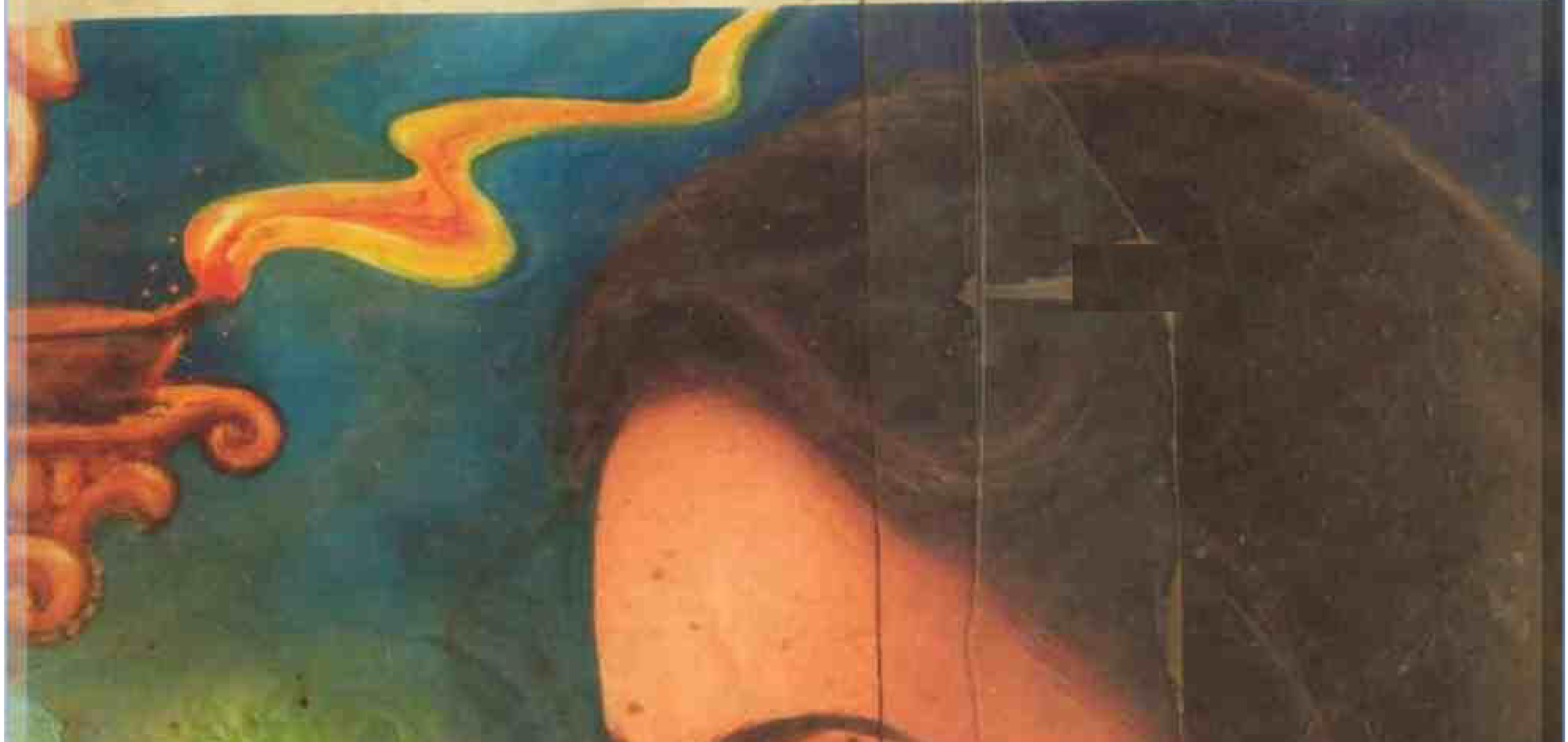
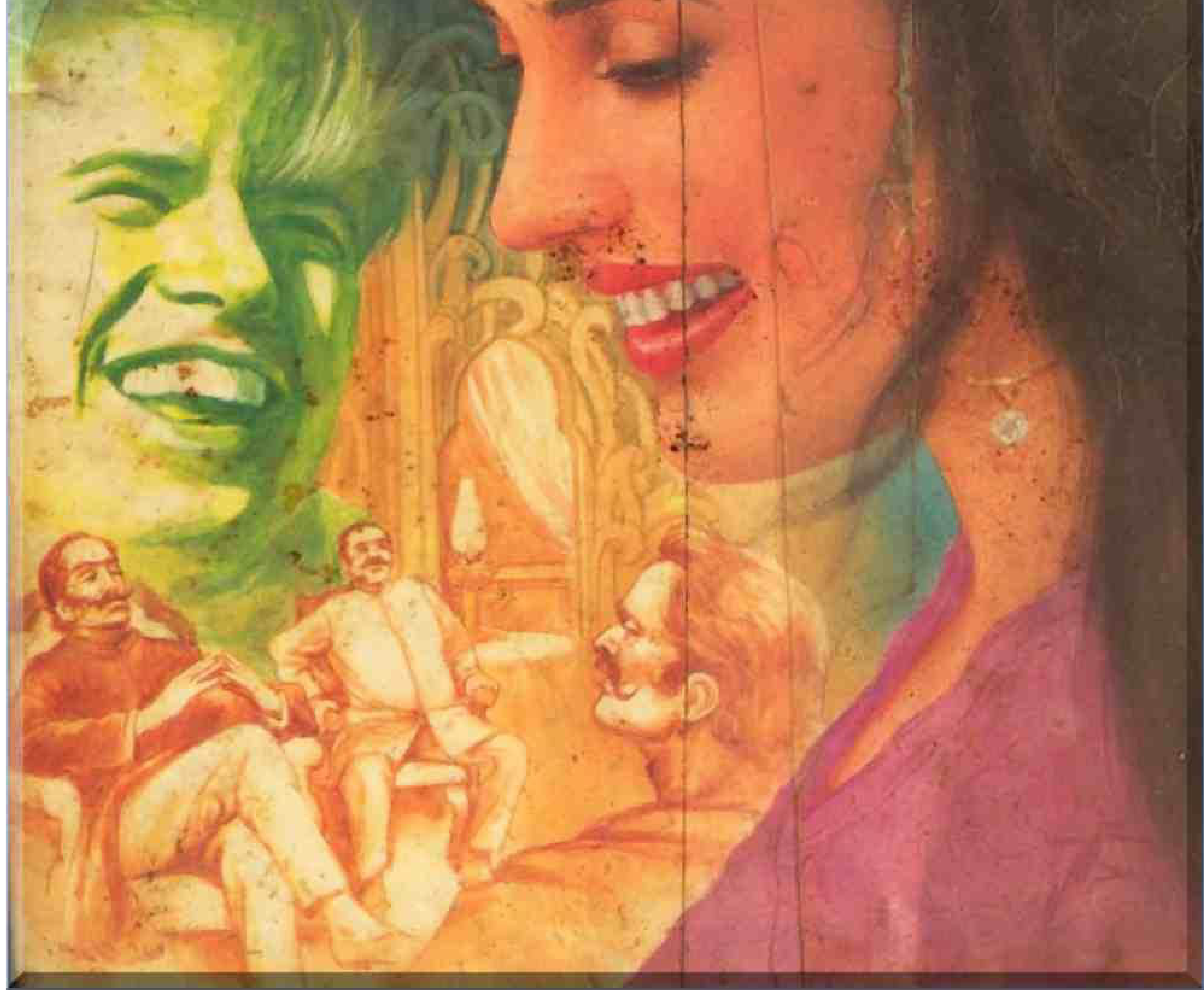
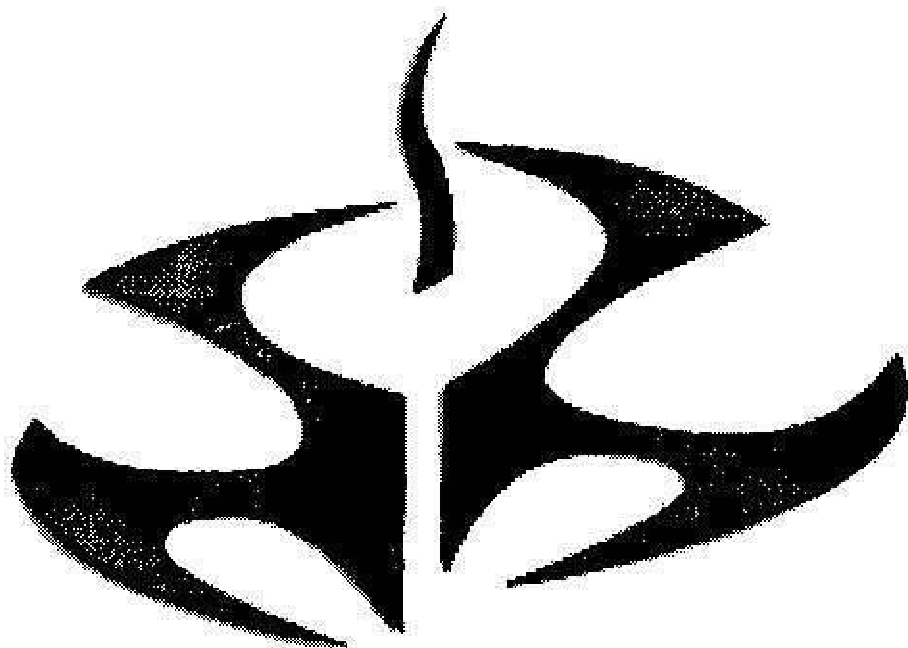
خواب زادہ

ایس ایم الیاس







Azam & Ali

aazzamm@yahoo.com
aleeraza@hotmail.com

aazzamm@yahoo.com

ہنگاموں کے بیوپاری

نعیم ملک

کی

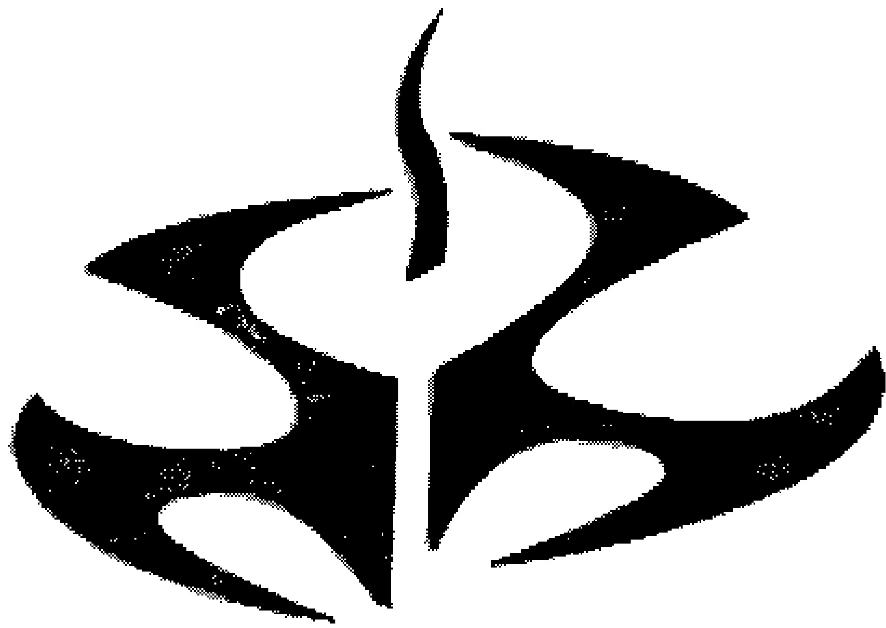
تہلکہ خیز سرگزشت

خواب زادہ

ایس ایم الیاس







Azam & Ali

aazzamm@yahoo.com
aleeraza@hotmail.com

شر	:	محمد علی قریشی
تمام	:	عبدالحفیظ قریشی
وّل	:	۱۹۹۸ء
ع	:	نیّر اسد پریس
ت	:	۱۵۰/- روپے

میجر نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "تھینک یوں کیپٹن۔" میں نے دروازہ کھول کر پائیدان کی طرف دیکھا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ شاید وہ نیچے گر چکا تھا۔ بوگی کے آخری سرے پر سرونٹ کلاس کی کھڑکی سے میرا محافظ اسی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں نے چیخ کر سوال کیا۔ "فائر تم نے کیا۔ ثابت خان؟" اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "یس سر۔" میں نے پلٹ کر میجر کی طرف دیکھا۔ بولا۔ "آپ کے اردلی نے گولی چلائی کیا کیپٹن؟" میں نے کہا۔ "ہاں ـــــ لیکن گاڑی رکنے والی ہے۔ گارڈ کے آنے سے پہلے بتائیے آپ زخمی تو نہیں ہیں؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں کیپٹن اس نے پستول کا کندہ مار کر کھڑکی کا شیشہ توڑا تھا کہ میں چیخ پڑا ـــــ وہ پیچھے ہٹ گیا۔" میں نے دیکھا اس کی سیٹ کے برابر والی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور بستر پر جا بجا شیشے کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "ٹھیک ہے میجر ـــــ وہ میرے واسطے آیا تھا ـــــ آپ کو دیکھ کر ہچکچا گیا ـــــ خیر کوئی بات نہیں ـــــ بہرکیف ڈاکو کا کم زیادہ بہتر ہے۔" ٹرین آہستہ ہوتے ہوتے رک گئی۔ میرا محافظ دوڑتا ہوا آیا اور کمپارٹمنٹ میں چڑھتے ہوئے بولا۔ "سر آپ ٹھیک تو ہیں نا؟" میں نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "ویلڈن بوائے ـــــ بدمعاش کو گولی لگی یا ایسے ہی گر گیا؟" وہ بولا۔ "شاید نہیں لگی وہ گھبرا کر گر پڑا ہے۔ میں نے بہت اوپر فائر کیا تھا۔" میں نے میجر کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔ "اگر گولی لگی بھی ہے تو کیا ہوا کیپٹن ـــــ ہمیں سیلف ڈیفنس کا حق ہے۔ وہ پستول سے مسلح تھا اور حملے کے ارادے سے آیا تھا ـــــ یہ اس کا ثبوت ہے۔" میں نے گاڑی رکتے دیکھ کر تیزی سے کہا۔ "ٹھیک ہے میجر ـــــ میں یہ نہیں کچھ اور سوچ رہا ہوں ـــــ اگر ان ڈسٹی گیشن کے سلسلے میں ٹرین چھوڑنی پڑی تو لیٹ ہو جاؤں گا۔ میری رخصت ختم ہے اور سلسلہ طویل ہے۔" میجر نے کہا۔ "نیور مائنڈ کیپٹن' گارڈ سے میں بات کرتا ہوں ـــــ" اس نے دروازے پر آ کر پیچھے کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے پکارا۔ "گارڈ ادھر آؤ۔" میں نے ہاتھ بڑھا کر تکیے کے نیچے سے سگریٹ لے کر سلگایا۔ گارڈ نے کمپارٹمنٹ کے سامنے آ کر "یس سر" کہا۔ میجر نے کہا۔ "زنجیر میں نے کھینچی ہے ـــــ ایک ڈاکو نے پستول سے کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا ہے ـــــ اور وہ ٹرین سے گر گیا ہے اب؟ ـــــ گاڑی بیک کراؤ اور وہ جس حالت میں بھی ہو ـــــ اسے

گرفتار کر لو۔" گارڈ نے اوپر آکر کھڑکی اور ٹوٹا ہوا شیشہ دیکھا اور نیچے اتر کے انجن کی طرف روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں ٹرین آہستہ آہستہ بیک ہونے لگی۔ تقریباً" ایک میل کے فاصلے پر ایک آدمی لائن کے قریب اوندھے منہ پڑا ہوا دکھائی دیا۔ ٹرین رک گئی اور ہم نے نیچے اتر کے اس کو پلٹ کر دیکھا۔ ذرا سی دیر میں مسافروں کا ہجوم ہو گیا۔ گارڈ اور پولیس نے بمشکل ہجوم کو سرکایا اور اس کے چہرے پر لیمپ کی روشنی ڈالی۔ پیشانی اور منہ خون میں تر تھا۔ غور سے دیکھنے پر میں صرف اتنا سمجھ سکا کہ یہ دگمبر ہرگز نہیں تھا۔ یوں بھی وہ خود اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ جسم پر گولی کے زخم کا کوئی نشان نہ تھا گو تمام جسم لہو لہان تھا۔ وہ زندہ تھا' گارڈ اور پولیس والوں نے مل کر اس کو بریک وین میں ڈالا اور ڈرائیور انجن کی طرف چل دیا۔ کمپارٹمنٹ میں پہنچ کر میں نے اپنے ہم سفر سے کہا۔ "میجر پستول نہیں ملا------" کہنے لگا۔ "مل جائے گا مال گھر پر ٹرین رکتے ہی پولیس کو مطلع کر دیں گے------ وہ خود تلاش کرتے پھریں گے۔ یہ ہمارا درد سر نہیں ہے------ یہ بتایئے پہچانا بھی یا نہیں؟" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ بولا۔ "پھر آپ کا خیال صحیح نہیں ہے------ وہ یقیناً ڈاکو------" میں نے کہا۔ "اگر ڈاکو ہوتا تو کھڑکی توڑ کے آپ کو کور کرنے کے بعد وہ اندر آنے کی کوشش کرتا یا کسی چیز کا مطالبہ کرتا۔ جو اس نے نہیں کیا------ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟" میجر سوچ میں پڑ گیا۔ چند لمحے بعد سر اٹھا کر بولا۔ "دیٹس رائٹ کیپٹن------ خیر مال گھر پر اس سے دریافت کریں گے وہ کون ہے اور کس ارادے سے آیا تھا------ بشرطیکہ اس کو ہوش آگیا------"

میں نے سگریٹ سلگایا اور اس کو جواب دینے کے بجائے آئندہ اقدام کے متعلق سوچنے لگا۔ اگر یہ دگمبر کا آدمی نہیں تھا تو میرا اور میجر کا مشترکہ مسئلہ تھا اور اگر تھا تو پھر؟ کیا مجھے ولاس پور جا کر براہ راست دگمبر کا حساب چکانا چاہئے یا ریزیڈنٹ اور مہاراجہ کو اطلاع دے کر ان پر معاملہ چھوڑ دینا چاہئے؟ نہیں' دونوں صورتوں میں گورنر کی ناراضگی کا خطرہ تھا۔ ہر ایکسی لینسی بھی کہاں تک میرا بچاؤ کریں گی------ اس وقت جبکہ ان کے مسائل جنگ کی وجہ سے اتنے الجھے ہوئے ہیں کہ کسی وقت فرصت نہیں ملتی۔ میرے ذاتی معاملات ان کی الجھنوں میں مزید اضافہ نہیں کریں گے اور پھر میں کیا چیز ہوں؟------ نہیں------ اس وقت خاموشی ہی بہتر ہے------ زیادہ سے زیادہ ثابت خاں کے ذریعہ ریزیڈنٹ کو------ ایک مختصر سا نوٹ لکھ دینا کافی ہو گا------ باقی وہ خود بیان کر دے گا------ بس یہی۔

گاڑی مال گھر پہنچ کر رکی۔ میں میجر کو ساتھ لے کر باہر نکلا اور ثابت خاں کو سامان کی نگرانی کے لئے اپنے کمپارٹمنٹ میں بٹھا کر بریک وین کی طرف چل دیا۔ ہم وہاں پہنچے تو گارڈ زخمی آدمی کو فرسٹ ایڈ دے کر لگیج اتروانے جا چکا تھا۔ صرف ایک پولیس مین بیٹھا

ہوا تھا۔ میں نے اوپر چڑھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔ "ہوش میں آیا یا بے ہوش ہے؟" پولیس مین نے فرش پر پڑے ہوئے آدمی کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہوش میں ہے جناب----- پانی پلایا تھا----- بولتا نہیں-----" میجر نے کہا۔ "اسے ہسپتال نہیں لے جاؤ گے؟" وہ کہنے لگا۔ "بمبئی سینٹرل پر ریلوے ہاسپٹل میں داخل کرائیں گے----- صاحب ٹکٹ تو ہے اس کے پاس----- انٹر کلاس کا-----" میجر نے کہا۔ "کس اسٹیشن سے سوار ہوا؟" بولا۔ "نوساری سے بمبئی تک کا ٹکٹ ہے-----" میں نے جھک کر زخمی کا بازو پکڑ کے ہلایا۔ وہ کراہنے لگا میں نے جھنجوڑتے ہوئے کہا۔ "اے ئی----- چائے پئے گا؟" اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور سر ہلایا----- پولیس مین نے ایک خوانچے والے سے چائے کی پیالی لے کر اس کے سامنے کر دی۔ میں نے اس کو سہارا دے کر بٹھایا۔ میجر نے کپ اٹھا کر اس کے ہونٹوں سے لگایا۔ دو تین گھونٹ لے کر کراہتے ہوئے وہ بولا۔ "میری ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ کندھا بھی-----" میں نے کہا۔ "ہم تمہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں----- ٹھیک ہو جاؤ گے----- میں نے دگمبو کو ٹیلی گرام کر دیا ہے----- شام تک وہ بھی بمبئی پہنچ جائے گا-----" وہ چائے کی چسکی لے کر بڑبڑایا۔ "اچھا کیا کیپٹن----- بڑی مہربانی-----" میں نے معنی خیز نگاہوں سے میجر کی طرف دیکھا۔ اس نے مسکرا کر آہستہ سے کہا۔ "یو ور رائٹ۔" میں نے چائے ختم ہوتی دیکھ کر سگریٹ نکالا اور اس کے ہونٹوں میں دیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا نام؟" اس نے آہستہ آہستہ سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور بڑبڑایا "شری دھر گوپال-----" میں نے اس کو لائٹ دی----- ایک کش لے کر کہنے لگا۔ "صاحب مجھے ایشور نے بہت بڑی سزا دے دی ہے----- کیا آپ اب بھی مجھے جیل بھجوائیں گے؟" میں ہنس دیا۔ "تم ابھی تک بہادروں کی طرح بات کر رہے تھے شری دھر اب ایک دم گر رہے ہو۔ اچھا میں وعدہ کرتا ہوں اگر تم سچ سچ بتا دو کہ کس نے تمہیں بھیجا اور کس لئے بھیجا تو پھر تم جیل نہیں جاؤ گے۔" وہ بولا۔ "صاحب میں آپ پر وشواش کرتا ہوں۔ لیکن-----" اس نے پولیس مین کی طرف دیکھا۔ میجر نے اس کا مطلب سمجھ کر پولیس مین کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا اور وہ پلیٹ فارم پر اتر گیا۔ اس نے سگریٹ کا کش لے کر بائیں ہاتھ سے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "کنور دگمبو سنگھ جی نے مجھے ایک ہزار روپیہ اور آپ کا فوٹو دیا اور کہا کیپٹن نعیم جسے ٹائیگر کہتے ہیں آج شام کی گاڑی سے بمبئی جا رہا ہے تم رات کو کسی وقت سوتے میں اسے ختم کر دو----- اگر کامیاب ہو گئے تو پانچ ہزار اور ملیں گے۔ شام کو چار بجے انہوں نے مجھے پستول اور گیارہ کارتوس دیئے اور ایم ٹی کی ایک گاڑی میں نوساری پہنچا دیا۔"

"وہ پستول کہاں ہے؟" میجر نے سوال کیا۔ وہ بولا۔ "میرے ہاتھ سے چھوٹ کر

سگریٹ کہیں ۔۔۔۔ بلساڑ پر میں گاڑی چلتے ہی آپ کے ڈبے کے فٹ بورڈ پر چڑھ گیا ۔۔۔۔ اور باقی تو آپ کو معلوم ہی ہے۔" میں نے سوال کیا۔ "تمہارا تعلق کس یونٹ سے ہے ۔۔۔۔ اور کیا تم مجھے جانتے ہو؟" وہ بولا۔ "میں کیولری میں لانس نائک ہوں ۔۔۔۔ اور آپ کو ٹائیگر نعیم کی حیثیت سے پہچانتا ہوں۔"

"میں تمہیں نہیں جانتا جوان ۔۔۔۔ لیکن تم مجھے قتل کرنے کو کیوں تیار ہو گئے جبکہ تم سے میری کوئی دشمنی نہیں ۔۔۔۔ کیا روپے کے لالچ میں؟" وہ بولا۔ "صاحب ۔۔۔۔ آپ ناراض ہو جائیں گے ۔۔۔۔" میجر نے کہا۔ "میں وعدہ کرتا ہوں انہیں ناراض نہیں ہونے دوں گا ۔۔۔۔ تم بے فکر ہو جاؤ ۔۔۔۔" کہنے لگا۔ "صاحب انہوں نے ہمارے کم سے کم دس جوان ختم کئے ہیں اور وہ قریب قریب سبھی کیولری اور ایم ٹی کے تھے ۔۔۔۔" میجر نے مسکرا کر میری طرف دیکھا ۔۔۔۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "شری دھر اگر میں اس وقت' جب تم نے پستول سے کھڑکی توڑ کر حملہ کیا' تمہیں شوٹ کر دیتا تو کیا یہ قتل ہوتا؟" اس نے گردن جھکا لی ۔۔۔۔ اسی وقت گارڈ نے وسل دیا اور ہم نیچے اترنے لگے ۔۔۔۔ پولیس مین اندر آ گیا۔ میں نے کہا۔ "جوان ہماری کوئی کمپلینٹ نہیں ہے ۔۔۔۔ ریلوے ایکٹ کے تحت اگر اس پر کوئی جرم عائد ہوتا ہے تو تم چالان کر سکتے ہو ۔۔۔۔" میجر نے اپنا کارڈ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "اگر ضرورت پڑے تو ہمیں بلا لینا۔" پولیس مین نے "بہتر ہے جناب" کہہ کر کارڈ جیب میں رکھ لیا اور ہم اتر کے اپنے کمپارٹمنٹ کی طرف چل دیئے۔

بمبئی سینٹرل پہنچ کر ہم نے ویٹنگ روم میں قیام کیا۔ شیو' غسل اور ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ریزیڈنٹ ولاس پور کے نام ایک مختصر سا خط لکھا۔ جس میں حملہ کرنے والے کا نام' اس کا تفصیلی بیان تحریر کرتے ہوئے ہزہائی نس کو مطلع کرنے کے سوا کوئی کارروائی نہ کرنے کی درخواست کی۔ مجھے خطرہ تھا کہ شاید وہ ہزایکسی لینسی کو اطلاع دیئے بغیر نہ رہیں گے ۔۔۔۔ اس لئے یہ بھی اشارہ کیا کہ اگر ہزایکسی لینسی سے اس واقعے کا ذکر نہ کیا جائے تو بہتر ہو گا۔" میجر میرے طرز عمل پر حیران تھا۔ میں نے خط لفافے میں بند کر کے ثابت خان کو دیا تو کہنے لگا۔ "کیپٹن مائنڈ نہ کرنا ۔۔۔۔ میں تمہارے متعلق جتنا غور کرتا ہوں تمہاری پر اسراریت بڑھتی جا رہی ہے ۔۔۔۔ میں اس شخص کو ڈاکو سمجھنے کے باوجود اس کے جرم کی سزا دلائے بغیر نہ رہتا ۔۔۔۔ تم نے یہ جاننے کے باوجود کہ اس نے تمہیں قتل کرنے کی کوشش کی' اسے معاف کر دیا ۔۔۔۔ کیوں؟ یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "میجر کیا اس نے تمہارے سامنے نہیں کہا کہ ۔۔۔۔ کہ یہ ہمارا آپس کا لین دین ہے؟" وہ ہنس دیا۔ کہنے لگا۔ "ہاں ایسا معلوم ہوتا ہے دونوں پارٹیاں ۔۔۔۔ با اصول ہیں ۔۔۔۔ اس نے جس آسانی سے اعتراف جرم

کیا۔ اتنی ہی آسانی سے تم نے اسے معاف کر دیا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ہاں میجر ہمارا معاہدہ کچھ ایسا ہی ہے۔" اس نے ہنس کر سگریٹ پیش کیا اور لائٹ دیتے ہوئے اردلی کو چلنے کا اشارہ کیا۔ میں نے اس سے اٹھ کر مصافحہ کیا اور ثابت خان کو تمام باتیں سمجھانے لگا۔۔۔۔۔ دس بجے کے قریب اس کو سو روپے انعام دے کر شام کی ٹرین سے واپس ہو جانے کو کہا اور ٹیکسی لے کر گورنمنٹ ہاؤس کی طرف چل دیا۔

گیٹ پر پہنچ کر ٹیلی فون کے ذریعے سیکریٹری کو اپنی آمد کی اطلاع دی اور ملاقات کے لئے ٹائم مانگا۔ انہوں نے کلب میں جا کر لنچ ٹائم کے دوران رنگ کرنے کو کہا۔ میں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھنا چاہا تو بولے۔ "سنو نعیم' میں اس وقت بہت مصروف ہوں۔۔۔۔۔ مبارکباد ملاقات پر دیو رہی۔۔۔۔۔ تفصیل سننے کے بعد۔۔۔۔۔ او کے؟" میں نے "تھینک یو سر" کہہ کر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ "سارجنٹ آن ڈیوٹی نے پھر سے سلیوٹ کر کے کہا۔ "سر مجھے افسوس ہے۔ سیکیورٹی کے پیش نظر ٹیکسی اندر نہیں جانے دی جائے گی۔۔۔۔۔ ہم نے آپ کا سوٹ کیس اور ہولڈال وغیرہ اتروا لیا ہے۔۔۔۔۔ آپ ڈرائیور کو پے منٹ کر کے یہیں سے رخصت کر دیں۔۔۔۔۔" میں نے "ویل آل رائٹ" کہہ کر ڈرائیور کو پے منٹ کر دیا۔ ٹیکسی واپس ہو گئی۔ میں نے سارجنٹ کی طرف دیکھا۔ اٹینشن ہو کر بولا۔ "سر' آپ کلب جا کر اپنے اردلی کو بھیج دیں۔ وہ سامان لے جائے گا۔" میں نے "او کے" کہہ کر سوٹ کیس اٹھایا اور کلب کی طرف چل دیا۔ نہ معلوم اس نے کیا سمجھا ہو لیکن سوٹ کیس میں تالا نہ تھا اور اس میں اب بھی اتنے کرنسی نوٹ تھے جو سارے گارڈوں کو کئی مہینے ڈنر' ڈانس اور ڈرنک فراہم کرنے کے لئے کافی تھے۔۔۔۔۔ میں اتنی بڑی قیمت پر ان کی دیانتداری کا امتحان نہیں لے سکتا تھا۔

کلب کے برآمدے میں پہنچتے ہی ایک اٹینڈنٹ نے اٹھ کر میرے ہاتھ سے سوٹ کیس لے لیا اور اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر لایا۔ بیڈ روم میں پہنچ کر میں نے اس کو گیٹ نمبر ون کے گارڈ روم سے اپنا ہولڈال منگانے کو کہا اور کوٹ کے بٹن کھولنے لگا۔ اس نے سوٹ کیس ریک پر رکھا اور باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ میں نے یونیفارم اتار کے سلیپنگ سوٹ پہنا اور سگریٹ سلگا کر بستر پر دراز ہو گیا۔ رات بھر کا جاگا ہوا تھا فوراً آنکھ لگ گئی اور جس وقت بیدار ہوا تو شام کے ساڑھے چار بج رہے تھے۔ مجھے معلوم نہیں اردلی کس وقت آیا اور ہولڈال رکھ کر چلا گیا۔ مسٹر ولسن نے بھی کوئی ٹیلی فون نہیں کیا کہ گھنٹی کی آواز سے آنکھ کھل جاتی۔ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ لہٰذا ان کی ملاقات کو پانچ بجے یا اس کے بعد کسی وقت پر ملتوی کیا۔ گھنٹی بجا کر اردلی کو بلایا اور چھوٹا حاضری لانے کا آرڈر دیا۔ وہ سر جھکا کر چل دیا۔ میں نے منہ ہاتھ دھوئے' یونیفارم پہنی اور ناشتہ وغیرہ کر کے فارغ ہوا تو پانچ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ سگریٹ سلگایا اور مسٹر ولسن کو

رنگ کیا۔ "ہیلو" کہتے ہی بولے۔ "آئی ایم سوری پرنسلی میں مصروفیت میں بالکل بھلا بیٹھا تھا ـــــ او کے، کس شیپ اور کس فارم میں ہو؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "یونیفارم میں ہوں سر۔" ہنس کر بولے۔ "میرا مطلب تھا سوبر ہونا؟" میں نے کہا۔ "سر یہ سوال کینٹرز اور ہیرلڈ سے نہیں کیا جاتا۔ آپ جانتے تو ہیں ـــــ حکم دیجئے ـــــ فوراً" سے پیشتر ـــــ آ جاؤں کیا؟" وہ بولے۔ "نہیں ـــــ ابھی نہیں ـــــ میں ہر ایکسی لینسی سے وقت لے رہا ہوں ـــــ ابھی ابھی ـــــ اس کے بعد تمہیں اطلاع دوں گا ـــــ اے ی، گلیمر بوائے ـــــ اگر ملاقات میں ایک گھنٹے کی تاخیر ہو تو شاید تمہیں میرے بنگلے پر آنا پڑے ـــــ " میں نے ہنس کر کہا۔ "شاید کیوں سر ـــــ مسز ولسن کو سلام کرنا میرے فرائض میں شامل ہے ـــــ ضرور آؤں گا ـــــ اچھا خدا حافظ۔"

میں نے ریسیور رکھ کر سوٹ کیس چیک کیا اور لاک کر کے ٹہلنے کے لئے باہر نکلا۔

برآمدے میں قدم رکھا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی نے واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ لپک کر کمرے میں آیا اور ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ آواز آئی۔ "ہیلو کرن۔" میں نے ماؤتھ پیس کو چوم کر کہا۔ "ہیلو لیو ڈارلنگ۔" قہقہہ لگا کر بولی۔ "ڈارلنگ، آئی لو یو ـــــ " میں نے بات کاٹ کر کہا۔ "شیور لیو، آسمانی باپ تم اور تمام مہ جبینوں پر بلا امتیاز رنگ و نسل اپنی رحمتیں نازل فرمائے جن کی فری لانس محبت مجھے بار بار ـــــ انکل عزرائیل کا شرمندہ احسان ہونے سے بچاتی ہے۔" بولی۔ "ڈارلنگ! کب ملاقات کر رہے ہو۔" میں نے کہا۔ "لیو! فی الحال تو ہر ایکسی لینسی سے انٹرویو کا انتظار ہے۔ مسٹر ولسن نے بتایا ہے کہ وہ مجھے ساڑھے چھ بجے تک کا کوئی وقت دے رہے ہیں۔" "تمہیں انٹرویو کے لئے ساڑھے چھ بجے حاضر ہونا ہے ـــــ ان دی مین ٹائم ـــــ بتاؤ نا؟" میں نے کہا۔ "ان دوران مسز ولسن کو سلام کرنے جاؤں گا۔ کار تو ہے نہیں لیو ـــــ کیسے باہر جائیں گے ـــــ تم نے نہیں خریدی کیا ابھی تک؟" ہنس کر کہنے لگی۔ "کس کے لئے؟" میں نے جواب دیا۔ "او ـــــ آٹھ بجے بتاؤں گا کس کے لئے ـــــ او کے؟ گڈ نائٹ ـــــ " اس نے گڈ نائٹ کہہ کر ریسیور رکھ دیا ـــــ میں نے ریسیور رکھ کر رسٹ واچ پر نظر ڈالی ـــــ ساڑھے پانچ بجنے والے تھے ـــــ چند منٹ مسٹر ولسن کے ٹیلی فون کا انتظار کیا۔ آخر مایوس ہو کر اٹھا اور ان کے بنگلے کی طرف چل دیا۔ اطلاعی گھنٹی کی آواز سنتے ہی ایک ملازمہ باہر نکلی اور مسکراہٹ بکھیرتی ہوئی بولی۔ "اندر آیئے کیپٹن ـــــ مسٹر ولسن آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔" میں اندر داخل ہوا۔ مسٹر ولسن اور ان کی بیوی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو دونوں مسکراتے ہوئے اٹھے اور مسٹر ولسن نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا۔ ان کی میم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے گلیمر وائے۔ ابھی ہم تمہارے متعلق ہی باتیں کر رہے تھے ـــــ جیمس نے مجھے تمہارے

حادثے کے متعلق بتایا ــــــ تم تو معلوم ہوتا ہے کوئی لازمی روح ہو ـــــ" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یہ آپ کی محبت ہے میڈم ـــــ حادثے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔" مسٹر ولسن نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "بیٹھو ـــــ اتنی دیر میں کیوں پہنچے؟" میں نے شکریہ ادا کر کے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "آپ کے ٹیلی فون کا انتظار کرتا رہا۔ آخر ـــــ" ہاتھ اٹھا کر بولے۔ "بس بس کیپٹن ـــــ مجھے معلوم ہے ـــــ ہر ایکسی لینسی سے میری باتیں ختم ہونے کے ایک منٹ بعد تمہیں اپائنٹمنٹ کی تمام تفصیلات معلوم ہو گئی تھیں ـــــ کیا غلط؟" میں نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "صحیح ہے سر ـــــ" بولے "اب کیپٹن ولاس پور میں ہونے والے حادثے کے متعلق ساری کہانی سناؤ ـــــ" میں نے کہا۔ "سر مجھے معلوم ہے آپ کے پاس اس کی ایک ایک تفصیل ہے لیکن میں درخواست کروں گا کہ اسے آف دی ریکارڈ رکھیے ـــــ مجھے افسوس ہے میں آپ کے لئے ایک مسئلہ بنتا جا رہا ہوں۔"

"نیور مائنڈ" انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "مسئلے بھی ہوتے رہتے ہیں اور انہیں حل بھی کرنا پڑتا ہے ـــــ" میں نے "ایز یو پلیز" کہہ کر تمام واقعہ سنا دیا۔ دونوں پوری توجہ سے سنتے رہے ـــــ مسکراتے رہے آخر مسٹر ولسن نے بزر دبایا اور ان کی ملازمہ ٹرے لئے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اور ہمارے سامنے رکھ کر چلی گئی ـــــ ہز ایکسی لینسی کی صحت کا جام پینے کے بعد میں نے انہیں ٹرین میں پیش آنے والا واقعہ بھی سنایا۔ مسکرا کر بولے۔ "یہ واقعی تم نے ہماری معلومات میں اضافہ کیا ـــــ بولو کون سے نام سے پکاروں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "جو آپ کو پسند ہو سر ـــــ" اسی وقت اطلاعی گھنٹی بجنے لگی۔ ان کی خادمہ تیزی سے دروازے پر پہنچی۔ مسٹر ولسن نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے وکٹر ہیرس پسند ہے کیپٹن ـــــ" کینتھ کو اندر آتے دیکھ کر مسکرائے اور "ہیلو مس کینتھ" کہہ کر میری طرف مخاطب ہو کر بولے۔ "لیٹ ہیں نا کیپٹن؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "یقیناً سر ـــــ" کینتھ نے گڈ ایوننگ کہہ کر مسز ولسن یک طرف چلتے ہوئے میز پر نظر ڈالی اور مسکرا کر ان کے قریب بیٹھ گئی ـــــ میں نے مزاج پرسی کی ـــــ مسز ولسن نے کہا۔ "مجھے تمہارے لیٹ پہنچنے کا افسوس ہے مس کینتھ! کیپٹن اپنے سفر کے حالات سنا رہے تھے ـــــ" مسٹر ولسن نے مسکرا کر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "اور وہ یقیناً ان سے زیادہ دلچسپ تھے جو تم نے ٹیلی فون پر سنے۔" کینتھ مسکرا دی۔ مسز ولسن نے کہا۔ "از اٹ؟" مسٹر ولسن نے اثبات میں سرہلا کر ایک گلاس میں انڈیلی اور کینتھ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے شکریہ ادا کر کے گلاس لے لیا اور میری طرف دیکھ کر بولی "کیپٹن مجھے امید ہے سفر خوشگوار رہا ہو گا۔" میں نے جواب دیا۔ "یقیناً مس کینتھ' بڑا خوشگوار اور بڑا پرافٹ ایبل رہا۔" مسٹر ولسن نے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم

ہے کیپٹن ـــــ لیکن کیا تم اپنی دوست کو ـــــ " میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ بتایئے ' کیا؟" انہوں نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔ بولیں "ڈائمنڈ رنگ۔" میں نے جھینپ کر کہا۔ "ڈائمنڈ رنگ حقیر چیز ہے مسز ولسن اور پھر اس کی افادیت کچھ نہیں ـــــ مس کینتھ کار لے لیں ـــــ " مسز ولسن نے کینتھ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ کینتھ نے کہا۔ "شکریہ کیپٹن ـــــ میں کار مین ٹین نہیں کر سکتی۔" میں نے کہا۔ "وہ پلس مینٹی نینس الاؤنس ہے مس کینتھ۔" مسز ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "منظور ہے ـــــ " میں نے سر جھکا کر کہا۔ "تھینک یو میڈم ـــــ کل صبح خرید لیں ـــــ " مسٹر ولسن نے کہا۔ "تم واقعی اچھے دوست ہو وکی ـــــ " کینتھ نے کوئی تبصرہ نہ کیا ـــــ گلاس ہونٹوں سے لگا کر چسکیاں لینے لگی۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "سکس ٹو ـ ینٹی مسٹر ولسن ـــــ " اٹھتے ہوئے بولے۔ "چلو۔" میں اٹھ کر کھڑا ہوا اور کینتھ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میں ایک گھنٹے بعد آپ سے ملوں گا مس کینتھ ـــــ اور اگر مسٹر ولسن گیراج سے ایک گاڑی منگا دیں گے تو ـــــ " مسٹر ولسن نے ہنس کر میری کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس کوئی گاڑی نہیں ہے کیپٹن! ہر ایکسی لنسی سے درخواست کرنا ـــــ چلو۔" میں نے لیڈیز کی طرف دیکھ کر سر کو خم دیا اور ان کے ساتھ چل دیا۔

ہم ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو ہز ایکسی لنسی اور لیڈی دونوں لائبریری سے ڈرائنگ روم میں داخل ہو رہے تھے۔ میں نے اٹینشن ہو کر سیلوٹ کیا۔ گورنر کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ ابھری اور بولے۔ "اے۔ مسٹر جگر ـــــ " ہر ایکسی لنسی نے مسکرا کر ان کے چہرے پر نظر ڈالی اور میری طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے ان کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر بوسہ دیا۔ بولیں۔ "وکی ہمیں اس حادثے سے تمہارے بچ جانے پر خوشی ہے۔ لیکن یقین نہیں کہ یہ سب صحیح ہے ـــــ ریزیڈنٹ نے جو تفصیلات ہمیں بتائی ہیں ان پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا ـــــ " میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یور ایکسی لنسی ـــــ ہز ایکسی لنسی نے سچ فرمایا' میں شعبدہ باز ہی ہوں ـــــ " وہ مسکرا دیں' گورنر نے ان کا بازو چھو کر اشارہ کیا اور دونوں صوفے پر بیٹھ گئے ـــــ ان کا اشارہ پا کر ہم بھی بیٹھ گئے۔ ہز ایکسی لنسی نے سیکریٹری کی طرف دیکھ کر کہا۔ "جیمس اس شیطان کی صحت کا جام پیو ـــــ اور صبح سب سے پہلے جانے والے ایئر کرافٹ سے کلکتہ کی طرف پارسل کر دو ـــــ " مسٹر ولسن نے سر جھکا کر کہا۔ "بہتر ہے یور ایکسی لنسی ـــــ " انہوں نے ہر ایکسی لنسی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اور یور ایکسی لنسی آپ ـــــ پلیز اس کو ولاس پور جانے کی اجازت نہ دیا کریں۔" ہر ایکسی لینی نے بزر دبا کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "شیور ـــــ شیور یور ایکسی لنسی واقعی یہاں کے جال

کو توڑ کر نکل جاتا ہے ---- آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ وکی مائنڈ یو۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "بہتر ہے یور ایکسی لنسی۔" ہز ایکسی لنسی ہنسنے لگے۔ "او کے ڈین ---- ابھی بھیج دیجئے یور ایکسی لنسی ---- ابھی ولاس پور میں چند پرنس اور باقی ہیں۔ جنہیں نہیں ہونا چاہئے۔" ہز ایکسی لنسی نے مسٹرولسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "جیمس' عیسائی ہونے کی حیثیت سے مجھے سچ بتاؤ کیپٹن نعیم پر کس کس کے قتل کا الزام ہے؟" مسٹرولسن نے سر جھکا کر کہا۔ "ایک بھی نہیں یور ایکسی لنسی۔" گورنر نے ہنس کر کہا۔ "یہ ہم بھی جانتے ہیں مائی لیڈی! لیکن آپ خود نعیم سے کیوں نہیں پوچھتیں کہ مہاراجہ ولاس پور کے ایڈی کانگ کو خودکشی کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟" ہز ایکسی لنسی نے ان کی طرف پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "اولڈ ایج ---- بوڑھا ہو چکا تھا ---- دوڑ بھاگ کی سکت نہیں رہی تھی ---- مہاراجہ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے ---- اور کیا کر سکتا تھا بے چارہ؟" ہز ایکسی لنسی نے نفی میں سر ہلایا اور میری طرف دیکھ کر ہنس دیئے۔ پھر مسٹرولسن کی طرف دیکھ کر بولے۔ "سگریٹ پیو جیمس۔" انہوں نے تھینک یو سر کہہ کر سگریٹ کیس اٹھا لیا ---- اندر سے ایک میڈ نے آ کر ڈرنکس کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ مسٹرولسن نے ہز ایکسی لنسی کے سامنے سگریٹ ---- کیس رکھ دیا اور گلاسوں میں انڈیلی۔ ہز ایکسی لنسی مسکرا کر دیکھتے رہے۔ مسٹرولسن نے ہز ایکسی لنسی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ناؤ ----"

میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ایکس کیوزمی مسٹرولسن ---- میں اس غیر مستحق عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہز ایکسی لنسی کا جام صحت تجویز کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ میری زندگی انہی کی صحت کی مرہون منت ہے۔" ہز ایکسی لنسی مسکرا دیں۔ مسٹرولسن نے کہا۔ "بی اٹ سو۔" سب نے گلاس اٹھا لئے۔ ہز ایکسی لنسی نے گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "ڈیول۔" رخصت ہوتے وقت ہز ایکسی لنسی نے مسکرا کر کہا۔ "جیمس فارگیٹ ایوری تھنگ وکی تین روز بمبئی ٹھہرے گا۔" مسٹرولسن نے مسکرا کر کہا۔ "بہتر ہے یور ایکسی لنسی۔" میں نے "شکریہ یور ایکسی لنسی کہہ" کر ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ ہز ایکسی لنسی نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا اور مسٹرولسن کے ساتھ چل دیا۔

باہر نکلتے ہی انہوں نے غور سے میرے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وکی' سچ بتاؤ یہ ایڈی کانگ ولاس پور کی خودکشی ----" میں نے ان کے پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے کہا۔ "سر' وہ میری خودکشی ہوتی ---- اگر ایک دوست نے پلیٹ تبدیل نہ کر دی ہوتی ----" وہ چلتے چلتے رک کر بولے۔ "گڈ لارڈ! اس کے معنی ہیں ہز ایکسی لنسی صحیح کہہ رہے تھے ---- کیا تم نے ریزیڈنٹ کو یہ بات بتائی تھی۔" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "آپ پہلے شخص ہیں سر جو میری زبان سے سن رہے ہیں ----" مسکرا کر بولے۔

"ایک بات اور ------ کون تھی وہ نوبل لیڈی جس نے تمہارے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالی؟" میں نے مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا اور بولے۔ "پہلے بتانا پڑے گا وکی ------ " میں نے کہا۔ "مسٹر ولسن پہلے آپ بتایئے آپ نے کیسے تصور کر لیا کہ وہ کوئی لیڈی ہی تھی؟" بولے۔ "جیسے ہز ایکسی لنسی نے سمجھ لیا وہ خودکشی نہیں تھی ------ " میں نے ان کے ہاتھ سے ہاتھ نکالتے ہوئے کہا۔ "آپ کا خیال بھی اتنا ہی صحیح ہے سر ------ لیکن آپ اس لیڈی کو نہیں جانتے ------ اس لئے نام سن کر کیا کیجئے گا ------ اب کیا میں امید کروں کہ مس کینتھ دس منٹ میں گاڑی لے کر کلب پہنچ جائے گی؟" نفی میں سر ہلا کر بولے۔ "میں گاڑی بھجوا رہا ہوں ------ لیکن کیا تمہیں سب سے پہلے ہچکنس سے نہیں ملنا چاہئے؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور "گڈ نائٹ سر" کہہ کر کلب کی طرف چل دیا۔

نصف گھنٹے بعد جبکہ میں کھانا کھا کر کافی کا آخری گھونٹ لے رہا تھا ایک ڈرائیور کار لے کر کلب پہنچ گیا۔ میں نے بریگیڈیئر ہچکنس کو ٹیلی فون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی۔ بولے۔ "مجھے مسٹر ولسن نے ابھی بتایا تم میرے پاس آ رہے ہو ------ آ جاؤ' لیکن میں تم سے ناراض ہوں کیپٹن!" میں نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے سر' میں نے آپ کو ناراض کیا ------ لیکن ایکس پلین کرنے کا موقع تو دیجئے۔" ہنس کر بولے۔ "آ جاؤ۔ وجہ ضرور بتائی جائے گی۔" میں نے گڈ نائٹ کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور آتے ہی گرفتار بلا ہو جانے پر کڑھتا ہوا باہر نکلا۔ سیڑھیوں کے قریب ایک بغیر فلیگ کی شیورلے کھڑی ہوئی تھی۔ ڈرائیور نے سلام کر کے پچھلا دروازہ کھولا۔ میں نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ہیڈ کوارٹرس۔" ڈرائیور نے "بہتر ہے" کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور گیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔

بریگیڈیئر ہچکنس اپنے بنگلے کے برآمدے میں آرام کرسی پر نیم دراز ٹیبل پر پیر رکھے پائپ پی رہے تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو مسکرا کر اٹھے' مصافحہ کیا اور ڈرائنگ روم کی طرف چلتے ہوئے کہنے لگے۔ "کافی لیٹ ہو گئے ہو لیکن۔" میں نے چونک کر کہا۔ "ازاٹ سر؟" بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "میرا خیال ہے بوائے۔" میں نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "اسی لئے آپ ناراض ہیں سر؟" وہ مسکرا دیئے ------ ایک کش لے کر پائپ ہاتھ میں لیتے ہوئے بولے۔ "ناراض ہونے کی بات ہے کیپٹن ------ میں نے تمہیں اپنا دست بوائے سمجھ کر کلکتہ بھیجا تھا۔ تم نے وہاں پہنچ کر ایک چھوٹا سا شعبدہ دکھایا۔ پروموشن لیا اور اڑ کر بمبئی پہنچ گئے۔ مادر مشفق نے ------ مجھے معلوم نہیں وہ تمہاری سرپرستی میں کس حد تک حق بجانب ہیں' تمہیں انٹیریئر جانے کا پاسپورٹ دے دیا اور تم دو ہفتے رومانس لڑانے کے بعد آج پہنچ رہے ہو۔ کرنل بشپ کلکتہ میں میری جان کو رو رہا

ہو گا کہ اچھا "ویسٹ بوائے" بھیجا جس کو ڈھونڈنے کے لئے ایک اور "ویسٹ بوائے" امپورٹ کرنا پڑے گا------ سنو کیپٹن اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو تمام سینٹی منٹس کو گڈ بائی کہو اور وہ کارنامہ کر کے دکھاؤ جس کی مجھے تم سے توقع ہے------ اگر ایک اٹیل کو گرفتار کر کے تم مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہو تو غلط ہے بوائے------ تمہیں پورے انارکیٹ ریکٹ کو ختم کرنا ہے------ تاکہ ہجکنس سر اٹھا کر کہہ سکے کہ ایسا ہوتا ہے اس کا "ویسٹ بوائے۔" میں نے ان کی لمبی چوڑی تقریر ختم ہونے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔ "سر کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں۔"

"کب جا رہے ہو کلکتہ؟" انہوں نے سوال کیا------ اور میں یہ کہنے کی جرات نہ کر سکا کہ مجھے تین روز یہاں ٹھہرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ڈپلومیٹک جواب دیا۔ "بہت جلد سر۔ مجھے صرف ایکی لنسیر کو رخصتی سلام کرنا ہے------" مسکرا کر بولے۔ "جلد کر ڈالو کیپٹن------ بشپ بڑا گھٹ رہا ہو گا۔" میں نے کہا۔ "سر! وہاں کیپٹن بریڈلے ہیں وہ------"

"نان سینس۔" انہوں نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "بریڈلے انٹیلی جینٹ ہے لیکن وہ اردو نہیں جانتا------ ان لوگوں کے خفیہ اڈوں میں داخل نہیں ہو سکتا------ اور اگر ایسی حماقت کر بیٹھے تو زندہ واپس نہیں نکل سکتا------ تم نکل سکتے ہو------ تم ان سے دوستی کا ڈھونگ بھی رچا سکتے ہو۔ اس مہم کی کامیابی کا انحصار تمہاری ذات پر ہے اس لئے میں چاہتا ہوں تم پہلی فرصت میں------ میرا مطلب ہے کل ہی کلکتہ روانہ ہو جاؤ------ میری دعائیں اور نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں------ ناؤ' بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟" میں نے رونے کی بجائے مسکرا کر کہا۔ "تھینک یو سر' تھینک یو ویری مچ۔" وہ مسکرا کر اٹھے' میری کمر تھپتھپائی اور مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مجھے اپنی شومئی قسمت پر افسوس تھا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ بریگیڈیر ہجکنس سے ملاقات میں حکم کی بیگم کو چڑی کا غلام پیٹ کر رکھ دے گا تو ہرگز یہاں نہ آتا۔ اب میرے لئے اس کے سوائے کوئی راستہ نہ تھا کہ کل صبح اٹھتے ہی کلکتے روانہ ہو جاؤں۔ ہر ایکی لنسی تو کجا مسٹر ولسن سے بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میری تین دن کی رخصت ایک ورڈ آف کمانڈ میں بھاپ کی طرح اڑ گئی ہے۔ شہر کی سڑکوں کی طرح میرے دماغ پر بھی بلیک آؤٹ چھایا ہوا تھا۔ ڈم لائٹ میں کار تیزی سے سڑک پر پھسلتی جا رہی تھی۔ پہاڑی عبور کر کے گورنمنٹ ہاؤس میں داخل ہوئی تو ساڑھے نو بج چکے تھے------ گیٹ پر ہی سارجنٹ نے سلیوٹ کر کے کہا "کیپٹن اگر مائنڈ نہ کریں تو اندر آ کر فرسٹ سیکریٹری کو فون کر لیں۔" میں گاڑی سے اتر کے گارڈ روم میں آیا تو اس نے نمبر

ڈائل کر کے ریسیور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ تیسری گھنٹی پر ریسیور اٹھایا گیا اور مسٹر ولسن نے کہا "ہیلو' از اٹ یو وکی؟" میں نے جواب دیا۔ "یس سر' میں ہی ہوں۔" بولے "وکی مائنڈ نہ کرنا' کلب میں آج ڈانس ہے۔۔۔۔۔ تم ڈسٹرب ہو گے۔۔۔۔۔ اس لئے پلیز گرین میں چلے جاؤ۔۔۔۔۔ سیکنڈ سیکریٹری نے کمرہ بک کرا دیا ہے۔۔۔۔۔ بل ہم ادا کریں گے۔" میں نے کہا۔ "ویش آل رائٹ سر' میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ بل کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تھینک یو۔۔۔۔۔ اینڈ گڈ نائٹ۔"

میں نے باہر نکل کر ڈرائیور کو اپنے بیڈ روم کی چابی دی اور کہا۔ "کلب اٹنڈنٹ سے میرا سوٹ کیس اور ہولڈال نکلوا کر گاڑی میں رکھو اور دس منٹ میں یہاں واپس پہنچ جاؤ۔" اس نے میرے ہاتھ سے چابی لی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ میں گارڈ روم میں جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ پینے لگا۔ تقریباً" پندرہ منٹ بعد گاڑی واپس آگئی۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے ہلکا سا ہارن بجایا اور میں اٹھ کر باہر آگیا۔ گاڑی کے اندر اندھیرا تھا۔ میں قریب پہنچا تو ڈرائیور نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "سر پچھلی سیٹ پر سامان رکھا ہوا ہے آپ دوسری طرف جا کر دروازہ کھول سکیں گے۔" میں نے انجن کے سامنے سے گزر کر پچھلا دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ میں نے دوسرے کونے میں کینتھ کو بیٹھے دیکھا اور "اوہ!" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ ایک موڑ سے گزرتے ہی ڈرائیور نے اندر لائٹ کر دی۔ کینتھ سرک کر میرے قریب آگئی۔ میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر آغوش میں لیتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "مسٹر ولسن نے بھیجا تمہیں۔" کہنے لگی۔ "نہیں۔۔۔۔۔ میں کلب میں تم سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔ وہاں آج ڈانس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ میں لان میں گھومتی رہی۔۔۔۔۔ تمہاری گاڑی آئی تو ڈرائیور سے معلوم ہوا تم گیٹ پر ہو۔۔۔۔۔" وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو کان کے قریب منہ لا کر بولی۔ "وکی معاف کرنا۔ میں نے ڈرائیور کو چکمہ دیا ہے کہ۔۔۔۔۔ میں کیپٹن کی وائف ہوں۔۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تم نے حقیقت کو چکمہ کیوں کہا۔۔۔۔۔ یہ میں معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔۔" اب وہ کھل کر ہنسنے لگی۔

ہوٹل گرین کے کاؤنٹر پر اس وقت مس جیزمن بیٹھی ہوئی چابی کا رنگ انگلی میں ڈالے گھما رہی تھی۔ ہمیں دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور گڈ ایوننگ کہہ کر چابی میری طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "روم نمبر ۱۰۵ تھرڈ فلور پلیز۔۔۔۔۔" میں نے چابی پورٹر کو دے دی اور وہ لفٹ کی طرف چل دیا۔ کینتھ بھی اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔ میں نے ریسپشنسٹ کو سگریٹ دیتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "مس جیزمن چابیوں کے رنگ کے سوا تمہاری انگلی میں کوئی رنگ فٹ نہیں آتی کیا؟" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔ "لائٹ دیجئے لیفٹیننٹ۔" میں نے اس کو لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "اور یہ وجہ ہے۔۔۔۔۔ تمہیں کیپٹن

بھی لیفٹیننٹ نظر آتے ہیں ـــــ او کے مس جیزمین اب ایکسپلین کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ " ہنس کر میرے کندھے پر دھواں چھوڑتی ہوئی بولی۔ "آئی ایم سوری کیپٹن ـــــ دراصل مشکل یہ ہے جنہیں ہم پسند کرتے ہیں وہ کبھی سنگل فائل میں چلتے ہی نہیں ـــــ " میں نے ہنس کر گڈ نائٹ کہا اور مڑ کر چلنے لگا تو مسکرا کر کہنے لگی۔ "کچھ تو کہئے کیپٹن کہ ہم بھی سہانے خواب دیکھیں۔" میں نے کہا۔ "ضرور دیکھئے مس جیزمین اگر گرین میں رہ کر بھی سرسبز نہ ہوئیں تو کہاں ہو سکو گی ـــــ کل میں سنگل فائل میں ہوں گا۔" اس نے "تھینک یو" کہہ کر سگریٹ ہونٹوں میں دبا لیا۔ میں لفٹ کی طرف چل دیا۔

تھرڈ فلور پر پہنچا تو کینتھ پورٹر سے سامان کمرے میں رکھوا کر اس کو ٹپ دے رہی تھی۔ میں نے اس کے ہاتھ میں ایک روپیہ دیکھ کر جیب سے ایک فائیور نکال کر پورٹر کو دیتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "ڈارلنگ تم ایک بلڈی کیپٹن کی بیوی ہو ـــــ ذرا فیاض بنو ـــــ " وہ مسکرا کر چپ ہو رہی۔ پورٹر نے تھینک یو سر کہا اور سلام کر کے تیزی سے لفٹ کی طرف چل دیا۔ میں نے کینتھ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے جملہ پورا کیا۔ "میری طرح۔" اس نے دروازہ لاک کیا اور میری گردن میں بانہیں ڈال کر جھولتے ہوئے بولی۔ "تمہاری طرح؟ ڈارلنگ تم خود بھی نہیں جانتے تم کیا کہہ رہے ہو ـــــ جانتے ہو کیا؟" میں نے اس کو چومتے ہوئے کہا۔ "نہیں۔ اگر جانتا تو تم سے اپنے جتنا فیاض ہونے کو کبھی نہ کہتا۔" وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

صبح ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد میں نے کینتھ کو پانچ ہزار روپے کا چیک اور ریزیڈنٹ ولاس پور کے نام ایک ٹیلیگرام لکھ کر دیا اور بتایا کہ ٹیلیگرام میں مورس گڈس ٹرین سے بمبئی بک کر کے آر آر تمہارے پتے پر بھیج دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ چیک کیش کرانے کے بعد تمہیں مسٹر ولسن سے ایک ہفتے کی رخصت حاصل کر کے شام کو سات بجے سے پہلے گرین واپس آنا ہے۔ کینتھ نے دونوں چیزیں وینٹی بیگ میں رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "کیا آج شام کو روانہ ہونا ہے؟" میں نے جیب سے چند نوٹ نکال کر دیتے ہوئے کہا۔ "ہاں ـــــ اور تم کچھ دور میرے ساتھ چل رہی ہو ـــــ چلو گی نا؟" اس نے میرا ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "امتحان لینے کی بھی ضرورت ہے کیا؟" میں نے نفی میں سر ہلا دیا ـــــ وہ دروازے کی طرف چل دی۔ ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور پلٹ کر کہنے لگی۔ "وکی' میں کسی لمحے بھی پلٹ سکتی ہوں ـــــ اس لئے پلیز ذرا بھی فیاض بننے کی کوشش نہ کرنا۔" میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا کر دیو کرتی ہوئی باہر نکل گئی۔

گیارہ بجے میں نے بریگیڈیئر ہکنس کو ٹیلی فون کر کے بتایا کہ میں آج شام کو کلکتہ

روانہ ہو رہا ہوں۔ بولے گڈ ـــــ بائی اسٹیم شپ یا ٹرین؟" میں نے کہا۔ "سر' بائی ٹرین ـــــ آپ کرنل بشپ کو لیٹریا کوئی پیغام دینا چاہیں تو فرمایئے۔" بولے۔ "صرف میرا سلام اور یہ بھی کہ میں نے تمہیں رخصت ختم ہونے سے پہلے دھکیلا ہے۔" مجھے ہنسی آنے لگی' ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "دیٹس آل رائٹ سر' لیکن' یہ میں اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتا۔" ہنس کر کہنے لگے۔ "ہاں ـــــ ٹھیک کہتے ہو ـــــ کون سی ٹرین سے جا رہے ہو؟" میں چکرا گیا۔ کلکتہ جانے کے لئے جی آئی پی لائن ہاوڑہ میل سے جانا پڑتا ہے جبکہ میں بی بی سی آئی سے جا رہا تھا جو دہلی سے پہلے کسی جنکشن سے کلکتہ سے کنکٹ نہیں ہوتی اس لئے میں نے گول مول سا جواب دیا۔ "سات بجے والے میل سے سر۔" یہ ٹائم ہاوڑہ میل کی روانگی کا تھا۔ فرنٹیر میل شام کو آٹھ بج کر بیس منٹ پر روانہ ہوتا تھا ـــــ ان کی زبان سے "او کے" سن کر مجھے اطمینان ہوا لیکن "گڈ بائی سر" کہتے ہی وہ بولے ـــــ "شاید میں کسی لیفٹنٹ کو تمہیں سی آف کرنے کو بھیجوں۔" میں نے "تھینک یو سر' گڈ بائی" کہہ کر پیچھا چھڑایا اور ریسیور رکھ کر پیشانی پر ہاتھ مارا ـــــ "کس خرانٹ سے واسطہ پڑا ہے نعیم۔"

کمنتھ پانچ بجے لوٹی تو میں شام کی چائے سے فارغ ہو کر ایوننگ نیوز کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ اس نے آتے ہی وینٹی بیگ کھول کر ٹیلیگرام کی رسید اور نوٹوں کی گڈیاں میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ ہے میری آج کی کارگزاری ـــــ اس کے علاوہ دس روز کی رخصت اور تمہاری روانگی کی اطلاع وغیرہ وغیرہ ـــــ " میں نے رسید اٹھا کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو ڈارلنگ۔" مسکرا کر بولی۔ "اور یہ ہز میجسٹی کے پورٹریٹس' کیا یہ میرا مینٹی نینس الاؤنس ہے؟" میں نے گڈیاں اٹھا کر اس کے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔ "چالیس فیصد تمہارا کار الاؤنس ـــــ ساٹھ فیصد ـــــ ٹرین میں سوار ہونے کے بعد بتاؤں گا۔" کہنے لگی۔ "ٹھیک ہے ـــــ سیٹیں بک کرائیں؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "ابھی طے نہیں کر سکا! تم سے مشورہ کرنا ہے ـــــ " اس نے سگریٹ کیس سے سگریٹ کھینچ کر ہونٹوں میں دباتے ہوئے کہا۔ "کہو ـــــ " میں نے اسے لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ "میں تمہیں پارہ گڑھ لے جا رہا ہوں۔" چونک کر بولی۔ "پارہ گڑھ؟ آر یو کریزی؟" میں نے جواب دیا۔ "نہیں ہونا چاہئے کیا؟" وہ کچھ دیر سگریٹ کی طرف دیکھتی رہی ـــــ میں اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھتا رہا۔ آکر میری طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "قدرتی ہے ڈارلنگ ـــــ تمہیں سروج کے بچے کو دیکھنا ہی چاہئے ـــــ " میں نے افسردہ ہو کر کہا۔ "میں نہیں' صرف تم دیکھو گی اور تین ہزار روپے معذرت کے ساتھ اس کو دے کر چلی آؤ گی ـــــ میں اسٹیشن پر تمہارا انتظار کروں گا۔" کہنے لگی۔ "ایک شرط پر میں تیار ہوں ڈیر ـــــ اگر تم مائنڈ نہ کرو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "بغیر سنے شرط

منظور ہے۔"
"نہیں۔" اس نے کہا۔ "سن لو ——— میں کلکتہ چل رہی ہوں۔ بولو منظور ہے۔"
"چلو' لیکن دس دن کی چھٹی میں کلکتہ پورا دیکھ بھی نہ سکو گی۔"
"چھٹی بڑھائی جا سکتی ہے ——— استعفیٰ بھی دیا جا سکتا ہے ——— وہ تمہاری۔"
وہ ہنس دی۔ "فیاضی پر منحصر ہے ڈیئر۔"
"اور مورس دس پندرہ دن میں بمبئی پہنچ جائے گی ——— اس کا کیا ہو گا؟"
"وہ کلکتہ ری ڈائریکٹ ہو سکتی ہے۔"
"وہاں پہلے ایک مورس موجود ہے۔"
"شاید وہاں ایک لیو کینتھ بھی موجود ہو ——— اس سے کیا فرق پڑتا ہے ———"
"یو آر ویل کم ڈین ——— میں خوش آمدید کہتا ہوں ڈارلنگ۔ لیکن کیا ایکس لینسیز اس کو پسند کریں گے ——— اب تو رشی بھائی کی تجارداری کی آڑ بھی نہیں ہے۔"
"میں خود بھی اس کو پسند نہیں کرتی ——— لیکن تمہاری فیاضی کو کہاں آواز دوں کہ ہر جگہ ہے اور کہیں نہیں ہے ——— اور میں نہ تمہارا ریزرویشن لیبل نوچ کر پھینک سکتی ہوں۔ نہ راہبہ بن سکتی ہوں ——— کاش تم نے عورتوں کو قتل کرنے کی بھی مشق کی ہوتی یا پھر میں تمہیں ٹھکانے لگا سکتی۔"
میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ انسانیت پر بڑا احسان ہو گا ——— پلیز ڈو اٹ ——— او کے' میں تمہیں ایک چانس دیتا ہوں ——— تم میرے ساتھ کلکتہ چل رہی ہو۔ اٹھو۔"
اس نے اٹھنے کی بجائے پیچھے سرک کر صوفے کی پشت گاہ سے کمر لگا دی اور تیوری چڑھا کر بولی۔ "تھینک یو ——— میں نہیں چل رہی۔" میں نے اٹھ کر اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "کیوں؟ ——— اچھا نہ کرو انسانیت پر احسان ——— مجھ پر ہی کرتی رہو ——— " اس نے میرا ہاتھ پکڑ کے کندھے سے ہٹایا اور کہنے لگی۔ "بیٹھ جاؤ اور سنجیدہ ہو کر بتاؤ کہ کیا تم اس لفظ کے معنی سمجھتے ہو؟" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "اگر واقعی چلنا چاہتی ہو تو اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم الفاظ و معنی کی بحث چھیڑ کر بیٹھ جائیں ——— ٹرین ہمارا انتظار نہیں کرے گی اور پھر ویسے بھی آج کل سیٹ ریزرویشن بہت وقت طلب کام ہے ——— اس لئے پلیز فوراً" ٹیکسی پکڑو' بمبئی سینٹرل پہنچ کر ڈیرول کے لئے فرسٹ کلاس کے دو ٹکٹ خرید کر کیپٹن پرنسلی کے نام پر سیٹ ریزرو کراؤ ——— میں آدھے گھنٹے میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں ——— گیٹ اپ ناؤ۔" وہ کسمساتی ہوئی اٹھی' وینٹی بیگ بند کر کے کندھے سے لٹکایا اور اپنا اٹیچی کیس اٹھانے لگی۔ میں نے اٹیچی کیس پکڑ کے کہا۔ "اسے رہنے دو' میں سامان کے ساتھ لے آؤں گا ——— " اس نے مسکرا کر ایڑیاں اٹھائیں اور میرا منہ چوم کر تیزی سے باہر نکل گئی۔ میں نے مینجر کو فون کر کے

اور ایک پورٹر ساتھ لے کر آنے کو کہا اور سامان پیک کرنے لگا۔

فرنٹیئر میل میں ہمیں سیٹ نہ مل سکی۔۔۔۔۔ بمشکل گجرات میل میں ریزرویشن ہوا۔ صبح کے پانچ بجے گاڑی بدلنی پڑی اور ساڑھے سات بجے ڈیرول پہنچے۔ یہاں ٹیکسی دستیاب نہ تھی صرف تانگے چلتے تھے۔ میں نے اپنا سامان کلوک روم میں رکھوا کر جمید کمنتھ کے حوالے کی اور اسے ہر حالت میں رات کے نو بجے والی ٹرین کی آمد سے ایک گھنٹہ قبل پہنچنے کی تاکید کر کے تانگے میں بٹھا کر پارہ گڑھ کی طرف روانہ کر دیا۔ اب مجھے پورے بارہ گھنٹے اس اسٹیشن پر گزارنے تھے۔ جہاں اس وقت ریلوے اسٹاف اور ہوٹل والوں' اسٹال والوں اور چند خوانچہ فروشوں کے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا ریفرشمنٹ روم میں داخل ہوا۔ بیرر نے مسکرا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ "صاحب بہادر بہت دنوں بعد تشریف لائے۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ہاں ہمارا ٹرانسفر ہو گیا۔۔۔۔۔ تم کیسے ہو؟" جھک کر بولا۔ "حضور کی مہربانی ہے۔۔۔۔۔ بریک فاسٹ لاؤں۔۔۔۔۔ یا" میں نے جواب دیا۔ "بریک فاسٹ۔" وہ سر جھکا کر اندر چلا گیا۔ میں سگریٹ سلگا کر ماضی میں پہنچ گیا۔ پندرہ بیس منٹ بعد بیرر ناشتہ اور چائے لے کر آیا اور میز پر ٹرے رکھ کر کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے چائے بناتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "وہ ہمارا دوست پولیس مین آج کل کہاں ہے؟" بولا۔ "حضور ٹرین آنے کے وقت تو پلیٹ فارم پر تھا۔۔۔۔۔ شاید اب پولیس لائن میں ہو گا۔" میں نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔ "پولیس لائنز یہاں سے کتنی دور ہے؟" کہنے لگا۔ "قریب ہی ہے صاحب بلاؤں کیا؟" میں نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ضرور۔۔۔۔۔ ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں۔" وہ سر جھکا کر چلنے لگا۔ میں نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "ایک منٹ۔۔۔۔۔ یہ اس کے بچوں کی مٹھائی کے واسطے دینا اور اس کو ساتھ لے کر آنا۔ ہم شام تک یہیں ہیں۔" اس نے نوٹ لے لیا اور "بہتر ہے حضور!" کہہ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ میں ناشتہ کرنے لگا۔

ناشتہ ختم کر کے میں نے چائے کا آخری کپ پیا اور میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔ کچن کے دروازے سے خانساماں نے سر نکال کر کہا۔ "حکم سرکار۔" میں نے ٹرے اٹھانے کا اشارہ کیا۔ وہ باہر نکل آیا اور ٹرے اٹھا کر نیپکن سے ٹیبل صاف کرنے لگا۔ اسی وقت بیرر اور پولیس مین کمرے میں داخل ہوئے۔ میں نے مسکرا کر ہیلو کہا۔ پولیس مین نے سلیوٹ کر کے کہا۔ "حضور کا مزاج تو اچھا ہے کپتان صاحب؟" میں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "بہت اچھا۔۔۔۔۔ بلکہ بہت ہی اچھا۔۔۔۔۔ اسی لئے تو پہلے تم کو یاد کیا۔" مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔ "یہ تو حضور کی مہربانی ہے سر۔۔۔۔۔" میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بیرر سے کہا۔ "ان کے لئے چائے لاؤ بھئی۔" بیرر

تیزی سے اندر چلا گیا۔ میں نے سگریٹ کیس اس کی طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ "آج میں شام تک یہیں ہوں۔" بولا۔ "صاحب! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے، میں تمام دن آپ کی خدمت میں ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تمہاری بیوی ناراض تو نہیں ہو جائے گی؟" وہ مسکرا کر بولا۔ "صاحب وہ بہت خوش ہے آپ نے دس روپے مٹھائی کے لئے——" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "وہ کوئی بات نہیں ہے—— کوئی بڑا مسئلہ ہو تو بتاؤ—— بلا تکلف۔"

"کوئی مسئلہ نہیں حضور—— آپ کی مہربانی——" اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ کا بتایا ہوا وہ سبق آج تک یاد ہے—— وہی۔ "یس—— لیڈیز کے لئے—— نو—— ملٹری افسروں اور راجکماروں کے لئے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اوہ—— شاباش——" بیرے نے بسکٹ اور چائے کی ٹرے لا کر اس کے سامنے رکھ دی۔ میں نے شروع کرنے کا اشارہ کیا اور وہ چائے بنانے لگا۔ بل ادا کر کے میں نے بیرے کو انعام دیا اور اس کو ساتھ لے کر باہر نکلا۔ اس نے ویٹنگ روم کھلوایا اور ہم اندر داخل ہوئے۔ میں نے ہولسٹر اتار کے میز پر رکھا اور آرام کرسی پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔ بیٹھ جاؤ دوست اور سگریٹ پیو—— شاید آج بھی تمہیں میرے لئے تکلیف——" وہ بولا۔ "سر تکلیف نہ کہئے—— مجھے خوشی ہو گی—— میرے خیال میں آپ آرام کریں۔ میں اپر کلاس گیٹ پر بیٹھتا ہوں اور——" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "او کے—— میں سو جاتا ہوں—— ایک بجے جگا دینا—— کھانا ساتھ کھائیں گے—— اور ہاں آج آنے والی ایک انگریز لیڈی ہو گی——" اس نے "بہتر ہے سر" کہہ کر سلام کیا اور باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بولٹ چڑھایا اور کوٹ اتار کے کاؤچ پر لیٹ گیا۔ چند منٹ میں میری انگلیوں سے سگریٹ چھوٹ کر فرش پر گر گیا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں اور غافل ہو گیا۔ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سن کر میری آنکھ کھلی اور میں انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھا۔ گھڑی پر نظر ڈالی تو تین بجنے والے تھے۔ میں نے کوٹ پہن کر ہولسٹر کندھے پر ڈالا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے پولیس مین کے بجائے بیرر کھڑا تھا—— مسکرا کر سلام کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "صاحب کھانا کھا لیجئے——" میں دروازہ بھڑا کر اس کے ساتھ چل دیا۔ اس وقت بھی پلیٹ فارم خالی پڑا تھا—— ڈیڑھ بجے والی گاڑیاں بھی جا چکی تھیں۔ میں نے بیرر سے پولیس مین کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ بمبئی سے آنے والی ٹرین سے ریلوے انسپکٹر آیا تھا وہ اس کو پولیس لائنیں لے گیا—— اس نے چلتے چلتے مجھے بتایا کہ صاحب کو دو بجے اٹھا دینا—— معاف کرنا حضور میں بھول گیا تھا۔" میں نے ریفریشمنٹ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ "اچھا ہوا میں دو گھنٹے زیادہ سو سکا—— یہ بتاؤ وہ واپس آئے گا یا

نہیں؟" اس نے کہا۔ "بس آنے والا ہی سمجھئے صاحب ----- اچھا آپ ہاتھ منہ دھوئیں میں کھانا لاتا ہوں۔"

چار بجے کے قریب جبکہ میں کھانا کھا کر بیٹھے بیٹھے اکتا چلا تھا ----- پولیس مین دروازہ کھول کر اندر آیا اور کہنے لگا۔ "صاحب ایک لیڈی ابھی ابھی کار سے اتری ہے ----- " میں نے سوال کیا۔ "انگریز یا ہندوستانی؟" وہ بولا۔ "انگریز ----- " میں نے بیرر کو دس روپے کا نوٹ دیا اور پولیس مین کے ساتھ باہر نکلا۔ کینتھ ویٹنگ روم سے اسی طرف آ رہی تھی ----- میں نے تیزی سے آگے بڑھ کر کہا۔ "اتنی جلدی؟" کہنے لگی۔ "ہاں واپس جانا ہے ----- میں تمہیں لینے آئی ہوں ----- " میں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے لینے آئی ہو' آر یو آل رائٹ؟" اس نے میرا ہاتھ تھام کر کہا۔ "آؤ بیٹھو گاڑی میں بتاتی ہوں۔" میں نے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ بے حد افسردہ اور مضمحل دکھائی دے رہی تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اس پر کوئی بہت بڑا حادثہ گزرا ہے ----- "خیریت تو ہے؟" میں نے سیڑھیوں کی طرف چلتے ہوئے گھبرا کر سوال کیا۔ "بولی خیریت ہے ----- آؤ سب بتاتی ہوں ----- " وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے اتری۔ سامنے اجیتا کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی کھڑکیوں پر پردے کھنچے ہوئے تھے۔ اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور مجھے سوار ہونے کا اشارہ کیا۔ میں نے اندر نظر ڈالی اور اسٹیرنگ سے گزر کے بائیں کونے میں بیٹھ گیا۔ کینتھ نے اندر آ کر وہیل سنبھالا اور دروازہ بند کرتی ہوئی بولی۔ "وکی۔ تمہاری سروج' اس کا بچہ' اجیتا' سب بالکل خیریت سے ہیں ----- میں نے ان سب کا اپنے ساتھ فوٹو کھنچوایا ہے ----- شام تک مل جائے گا ----- بہت خوبصورت ہے ----- تین مہینے اور کچھ دین کا ہے ----- اطمینان ہو گیا؟" میں نے کہا۔ "بہت بہت شکریہ۔ اب پلیز یہ بتاؤ۔ مجھے کہاں لے جا رہی ہو؟" اس نے گاڑی اسٹارٹ کر کے احاطے سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ "اٹولہ گارڈن۔" میں نے حیرت زدہ ہو کر کہا "ڈارلنگ اس سے پہلے کہ میں تم سے اٹولہ گارڈن یا بشیشر سنگھ کے متعلق سوال کروں' پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم مجھ سے اکتا چکی ہو؟" ٹرن لے کر سڑک پر گاڑی لاتے ہوئے بولی۔ "تمہارا مطلب ہے میں تمہیں ----- " میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "یہ مجھے ٹھکانے لگانے کا بہترین طریقہ ہے یا نہیں؟" اس کے ہونٹوں پر پھیکی مسکراہٹ ابھری اور غائب ہو گئی۔ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "کاش میں ایسا کر سکتی ----- لیکن ڈارلنگ کیا تم اپنے الفاظ بھی بھول گئے کہ تمہیں مٹا دینا انسانیت پر بہت بڑا احسان ہو گا؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "نہیں ----- میں اپنے الفاظ کبھی نہیں بھولا کرتا ----- چلو میں تیار ہوں ----- "

اس نے میرے چہرے پر نظر ڈالی اور خاموش ہو گئی۔ میں نے جیب سے سگریٹ

نکال کر سلگایا اور کش لینے لگا۔ اس نے تیزی سے بایاں ہاتھ بڑھا کر سگریٹ جھپٹ لیا اور ہونٹوں میں دبا کر کش لگایا۔ میں نے دوسرا سگریٹ سلگایا۔ اس نے گردن گھما کر کہا۔
"پرنسلی' ڈارلنگ ــــــ حفاظت خود اختیاری میں مجھ پر گولی نہ چلا دینا کہیں ــــــ" میں نے جواب دینے کے بجائے کندھے سے ہولسٹر اتار کر اس کے گلے میں ڈال دیا ــــــ مسکرا کر بولی ــــــ "شکریہ ڈارلنگ ــــــ اب میں کسی بھی انداز میں ــــــ"
"انسانیت پر احسان کر سکتی ہو۔ بے فکر ہو کر ــــــ" میں نے اس کا جملہ پورا کیا۔ کہنے لگی۔ "نہیں میں مائی لارڈ کی بھتیجی نہیں ہوں کہ پوری انسانیت پر احسان کرنے کا ٹھیکہ لے لوں۔ مجھے صرف ایک انسان کی بچی پر ــــــ نہیں اس پر بھی احسان نہیں ــــــ صرف معمولی سی ہمدردی کرنی ہے ــــــ" میں نے پھر اس کی بات کاٹی ــــــ "اور اس معمولی سی ہمدردی کے لئے تم ایک ایسے شخص کو قربانی کا دنبہ بنانے جا رہی ہو جس کے لئے ملک الموت بھی ہمدردی کے جذبات رکھتا ہے؟"
"شاید ملک الموت نے اس لڑکی کی حالت ابھی نہیں دیکھی ہے ــــــ ورنہ سب سے پہلے تمہارا گلہ دباتا ــــــ بلکہ سالم نگل کر ڈکار بھی نہ لیتا۔" میں نے اکتا کر کہا۔
"اب یہ پہیلیاں چھوڑو اور سادہ الفاظ میں بتاؤ مجھ سے کون سا کفر سرزد ہو گیا ــــــ میں نے کس لڑکی کو زندہ دفن کر دیا ــــــ یا کسی قتالہ عالم کو زبردستی حرم سرا میں مقید کر کے مسلح خواجہ سراؤں کے پہرے لگا دیئے؟"
"ہونہہ ــــــ میں لفاظی سے متاثر نہیں ہوتی۔" اس نے تیوری چڑھا کر کہا۔ "تم نے یہ سب کچھ نہیں کیا ــــــ لیکن کیا تم اس سے بھی انکار کر سکتے ہو کہ تم نے ــــــ سریکھا کو فلرٹ کر کے اس طرح بے رحمی سے ٹھکرا دیا کہ اس کا دماغی توازن ــــــ" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "سنو ــــــ" میں نے جھلا کر کہا۔ "تمہیں یہ سب بکواس کس نے سنائی؟" اس نے میرا ہاتھ جھٹک کر کہا۔ "اجیا نے ــــــ اس نے مجھے اس کے مکان پر لیڈی ڈاکٹر کی حیثیت سے لے جا کر اس کی حالت دکھائی ــــــ میرے آنسو نکل پڑے ــــــ وہ نیم پاگل ہو چکی ہے ــــــ وہ سوکھ کر آدھی رہ گئی ہے ــــــ وہ ــــــ اوگاڈ ــــــ" میں نے پھر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ــــــ بولنا چاہا تو شدت جذبات سے الفاظ گلے میں پھنس گئے۔ اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر کلچ پر پیر رکھا اور ہینڈ بریک کھینچ کر گاڑی کھڑی کر دی۔ کینتھ نے گھبرا کر کہا۔ "یہ کیا پرنسلی؟" میں نے کھڑکی کا شیشہ گرا کر سگریٹ باہر پھینکا اور بمشکل آواز پر قابو پاتے ہوئے بولا "سنو' میں کبھی نہیں بھولوں گا کہ تم نے مجھے ایکس پلین کرنے کا موقع دیئے بغیر مجھ پر ہینڈ گرینیڈ پھینکا ہے ــــــ کیا تم خود اس کا زندہ ثبوت نہیں ہو کہ میں اپنی کسی محبوبہ کو چھوڑ کر چل دینے کی حد تک ظالم نہیں ہو سکتا؟" اس نے میری طرف

دیکھے بغیر کہا۔ "رائٹ۔"

"پھر تم نے یہ کیوں کہا کہ میں نے سریکھا سے محبت کر کے اس کو چھوڑ دیا اور وہ ----- یقین کرو' وہ میرے لئے ابھی تک بہن کے سوا کچھ نہیں ہے ----- اب اگر وہ اپنی حماقت سے خودکشی کر لے یا ----- " کینتھ نے مسکرا کر میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگی۔ "معاف کرنا ڈارلنگ ----- میں اس کی حالت دیکھ کر جذباتی ہو گئی تھی ----- ورنہ اجیتا نے بھی مجھ سے یہی کہا کہ کرن کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے ----- "

"قصور؟ ----- اس نے مجھے بلا قصور میرے ضبط اور جذبہ ترحم کی وہ سزا دی ہے کہ تم اس کا تصور نہیں کر سکتیں ----- اب یہ بتاؤ کہ تم میری ناکردہ گناہ کی کیا سزا تجویز کرتی ہو؟" جواب دینے کے بجائے اس نے اسٹیرنگ وہیل پر سر رکھ دیا ----- میں نے اس کو سوچنے کا موقع دینے کے لئے دوسرا سگریٹ سلگایا۔ چند منٹ بعد اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا تو اس کی پلکیں نم آلود تھیں۔ مسکرانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ "پرنسلی' مائی سویٹ ہارٹ ----- مجھے بے حد افسوس ہے ----- " میں نے کہا۔ "فار گیٹ اٹ ہنی۔ صرف یہ بتاؤ اب کیا کریں؟ ----- میں اس کا محبوب یا شوہر تو نہیں بن سکتا ----- لیکن بھائی ہونے کی حیثیت سے بھی اس کی یہ حالت' جو تم نے بتائی' برداشت نہیں کر سکتا۔" کینتھ نے میرے ہونٹوں سے سگریٹ نکال کر دو تین کش لگائے اور کہنے لگی۔ "ڈارلنگ تو پھر اس کے گھر چلو ----- ممکن ہے تمہیں دیکھ کر وہ سنبھل جائے۔"

"اور یہ بھی ممکن ہے کہ مجھے دیکھ کر پتھر مارنا شروع کر دے ----- کرن کرن کہہ کر چیخنا شروع کر دے ----- تو پھر؟"

"چیختی رہے ----- وہاں اس کے ماں باپ کے سوا سننے والا کون ہے ----- اور وہ اس کے لئے تیار ہیں۔" میں نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "پانچ بجنے والے ہیں ----- آٹھ بجے ہمیں ہر حالت میں اسٹیشن پہنچنا چاہئے ----- کیا اس میلو ڈرامہ میں ویلین کا کردار انجام دینے کے لئے وقت ہے میرے پاس ----- یا مجھے ڈسمس ہو جانا چاہئے؟"

"پروا نہیں ----- اگر رکنا پڑا اور تم لیٹ ہو گئے تو میں سریکھا کے لئے اتنی قربانی دینے کو تیار ہوں کہ یہیں سے بمبئی واپس ہو جاؤں گی۔"

"اس قربانی کا اثر تم پر نہیں' مجھ پر پڑے گا ----- سریکھا اگر ٹھیک بھی ہو گئی تو میرے گھر میں شمعیں نہیں جلیں گی۔" وہ ہنس دی اور سگریٹ باہر پھینک کر گیئر لگاتی ہوئی کہنے لگی۔ "کلکتہ قلب شمالی پر واقع نہیں ہے ڈارلنگ ----- مجھے ایک ٹیلیگرام کرنا ----- مسز لیو ہیرس کے نام سے' میں پہلی ٹرین سے روانہ ہو جاؤں گی ----- "

اس نے اپنے ہاتھ کو بوسہ دے کر کلچ سے پاؤں اٹھانا شروع کیا۔ گاڑی چلنے لگی۔ میں نے "او کے" کہہ کر پشت گاہ سے کمر لگا دی۔

ہماری گاڑی حویلی میں داخل ہوتے ہی بشیشر سنگھ برآمدے میں پہنچ گئے۔ کینتھ نے سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر انجن بند کر دیا اور ہولسٹر میرے کندھے پر ڈال کر باہر نکلی۔ بشیشر سنگھ نے کہا۔ "بہت بہت شکریہ اس تکلیف کا ڈاکٹر---- میڈیکل باکس اندر ہے کیا؟" مسکرا کر بولی۔ "میں سریکھا کے لئے بہت بڑے ڈاکٹر کو لے کر آئی ہوں مسٹر سنگھ---- آپ گیٹ لاک کرا دیں پلیز۔" بشیشر سنگھ نے "تھینک یو ڈاکٹر" کہہ کر تالی بجائی اور دربان کو دروازے میں تالا ڈالنے کا حکم دیا۔ کینتھ نے میری طرف والا دروازہ کھول کر کہا۔ "آیئے کیپٹن پرنسلی---- " میں گاڑی سے باہر نکلا اور گڈ ایوننگ مسٹر سنگھ کہہ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مجھے دیکھ کر حیرت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں آخر سنبھلے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "میں آپ کی تشریف آوری کا بے حد ممنون ہوں کیپٹن---- اور پروموشن کی مبارکباد پیش کرتا ہوں---- آیئے۔" میں نے ان کے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "مجھے مس سریکھا کی بیماری کا سن کر آنا پڑا---- خدا ان کو صحت دے۔" کینتھ بولی۔ "مسٹر سنگھ بیٹھنے سے پہلے میں انہیں مس سریکھا کو دکھانا چاہتی ہوں۔" وہ دوسرے کمرے کی طرف چلنے لگی۔ اندر داخل ہوئی تھی کہ ایک زنانہ آواز آئی۔ "گیٹ آوٹ' یو ڈاکٹر---- " یہ سریکھا تھی۔ کینتھ نے کہا۔ "میں کیپٹن پرنسلی کو لے کر آئی ہوں مسی۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "وہ---- وہ فراڈ---- وہ کرن جو مر بھی گیا اور زندہ بھی ہے---- اگر کرن ہے تو کہاں سے آیا---- کیسے آیا اور کیپٹن پرنسلی ہے تو کیوں آیا---- کاہے کو آیا---- وہ بھی مر کیوں نہیں گیا---- اور شاید مجھ سے معافی مانگنے آیا ہو گا---- فراڈ---- جھوٹا---- لباڈیا' بزدل---- " میں خاموش کھڑا سنتا رہا۔ بشیشر سنگھ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "معاف کرنا کیپٹن---- میں آپ سے شرمندہ ہوں---- بہت بہت شرمندہ ہوں---- " میں نے آہستہ سے کہا۔ "ایسا نہ کہئے' مجھے اس کی حالت معلوم ہے مسٹر سنگھ۔" اسی وقت سریکھا کی آواز آئی۔ "ڈاکٹر تمہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ یہاں کیسے آ سکتا ہے؟" کینتھ نے مجھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "بلاتی ہوں۔ مگر تم وعدہ کرو کہ اس کے ساتھ ہوش سے بات کرو گی۔" وہ بولی۔ "اچھا' بلاؤ۔ لیکن وعدہ نہیں کرتی۔ اس نے ہی مجھ سے کون سا وعدہ کیا ہے؟" کینتھ نے کہا۔ "یہ اس کی عظمت ہے مسی۔ آیئے کیپٹن۔"

میں متاملانہ قدموں سے چلتا ہوا دروازے میں پہنچ کر رک گیا۔ وہ سامنے ہی مسہری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دائیں بائیں اس کی والدہ اور بہن اس کو تھامے بیٹھی تھیں---- وہ

نہایت لاغر ہو چکی تھی۔ گال پچک گئے تھے۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ یقین نہیں آتا تھا۔ یہ وہی گلرخ سریکھا ہے جس کی آنکھوں میں مے خانے رقصاں ہوا کرتے تھے اور رخسار گلاب کو شرماتے تھے۔ میرے دل کو زبردست دھچکا لگا۔ میں اس کی والدہ کو سلام کرنا بھی بھول گیا۔ وہ سریکھا کی کمر کے پیچھے منہ کر کے سسکیاں لینے لگی۔ سریکھا دیوانوں کی طرح آنکھیں پھاڑے میرے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر وحشت طاری تھی——— مجھے خاموش دیکھ کر کینتھ نے آہستہ سے کہا۔ "اسپیک کیپٹن۔ پلیز اسپیک۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "مس سریکھا——— کیا بات ہے مجھے بیٹھنے کو نہیں کہو گی کیا؟" میری آواز سنتے ہی دوسری طرف دیکھ کر چیخی۔ "ہو آر یو؟——— وہاٹ آر یو؟" کینتھ نے میری کمر پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھایا——— میں نے اس کے قریب جا کر کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں——— غصہ تھوک دو اور پلیز باتیں کرو——— " اس نے میری طرف منہ کر کے کہا۔ "آخ تھو——— لو تھوک دیا——— مانگو معافی——— " میں نے اس کی ٹھوڑی کو ہاتھ لگا کر منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "پہلے یہ بتاؤ مجھے پہچان لیا؟" قہقہہ لگا کر بولی۔ "پہچان لیا تم کیپٹن فراڈ ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈیٹس رائٹ——— " بولی۔ "شاباش——— اب تم کچھ کچھ سچ بولنے لگے ہو——— اچھا ہاتھ جوڑ کر معافی مانگو۔ مانگو مجھ سے معافی۔" میں نے کہا۔ "یہ تو بتاؤ کس بات کی؟" اس نے اپنی بہن سے ہاتھ چھڑا کر اپنی پیشانی دبانی شروع کر دی۔ کینتھ نے مسکرا کر کہا۔ "سوچئے' خوب سوچ کر بتائیے کس بات کی؟" اس نے سر کو جھٹک کر غور سے میری طرف دیکھا اب اس کی آنکھوں میں وحشت کی جگہ سوچ اور غور و فکر نے لے لی تھی۔ چند لمحے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کے بعد مسکرا کر بولی۔ "ڈاکٹر——— اب مجھے یاد آتا جا رہا ہے——— " اس نے پھر پیشانی پر ہاتھ پھرا کر کہا۔ "کیا یاد آیا تھا۔ کیپٹن——— ہاں' اوہ——— یہ تم لیفن پرنسلی ہو نا——— کیپٹن کب ہوئے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "پچھلے مہینے——— " بولی۔ "کانگریچولیشنز——— " میں نے کہا۔ "تھینک یو——— " مسکرا کر کہنے لگی۔ "اچھا کیپٹن بیٹھ جاؤ——— " کینتھ نے ایک کرسی مسہری کے قریب سرکاتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ گیا——— کینتھ اور بشیشو سنگھ میرے قریب دو کرسیوں پر بیٹھ گئے——— میں نے اس کا ہاتھ چھو کر کہا۔ "سریکھا' چائے نہیں پلاؤ گی؟" بولی۔ "ڈیڈی سے کہو کیپٹن——— میرے ایسے کیا لگتے ہو؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "تو پھر ڈیڈی کا بھی کیا لگتا ہوں——— بتاؤ؟" سر جھکا کر آہستہ سے بولی۔ "ڈیٹس رائٹ کزن۔" میں نے کینتھ کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا۔ "تم پھر بہکنے لگیں——— یہ کیپٹن پرنسلی ہیں۔ تمہارے دوست۔" ناک چڑھا کر بولی۔ "اوہ جانتی ہوں ڈاکٹر اچھی طرح جانتی ہو——— او کے ڈیڈی ان کے لئے چائے منگاؤ———

مٹھائی بھی کھلاؤ۔" میں نے کہا۔ "تم تو کہا کرتی تھیں انگریز مٹھائیاں نہیں کھاتے۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "تو یہ بھی تو کہا کرتی تھی کہ تم ایسے کہاں کے انگریز ہو۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا۔ "ہم مٹھائی کھائیں گے بشرطیکہ تم بھی ہمارے ساتھ کھاؤ۔" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "ڈیڈی سے پوچھ لو میں کبھی کچھ نہیں کھاتی۔" کینتھ نے مسکرا کر کہا۔ "ہمیں اس کی پروا نہیں تم کھاتی ہو یا نہیں۔ لیکن اس وقت کھانی پڑے گی ورنہ۔۔۔۔۔ " وہ بولی۔ " کھا لوں گی ڈاکٹر۔۔۔۔ لیکن اسے بھاگنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔ یہ بار بار گھڑی دیکھ رہا ہے ڈیڈی پھاٹک بند کرا دو۔۔۔۔۔" شیشر سنگھ نے ہنس کر کہا۔ "ہم نے پہلے ہی بند کرا دیا ہے۔ لو چائے آ گئی۔۔۔۔۔ یہیں پیو گی یا ڈرائنگ روم میں؟" اس نے ٹانگیں لٹکائیں اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نیچے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ میں نے اس کی ٹانگیں کانپتی دیکھ کر اس کا بازو پکڑ لیا اور اٹھ کر آہستہ آہستہ ڈرائنگ روم میں لا کر بٹھا دیا۔۔۔۔۔ اس نے میرا ہاتھ کھینچ کر کہا۔ "یہیں بیٹھ جاؤ کیپٹن۔۔۔۔۔ " میں اس کے برابر والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ ہمارے ساتھ چائے میں شریک بھی رہی۔ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نظر بچا بچا کر گھڑی دیکھتا رہا اور بے چین ہوتا رہا۔ سات بجے کے قریب میں نے کینتھ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اب چلیں ڈاکٹر کل پھر آئیں گے۔۔۔۔۔ امید ہے مس سریکھا صبح تک اور بہتر ہوں گی۔" کینتھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ہاں کیپٹن اب۔۔۔۔۔ " سریکھا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا اسکرٹ پکڑ لیا اور بولی۔ "سٹ ڈاؤن۔ مجھے بے وقوف نہ بناؤ ڈاکٹر۔۔۔۔۔ تم یہیں رہو گی۔" کینتھ میرے چہرے کی طرف دیکھتی ہوئی پھر بیٹھ گئی۔ میری نظروں میں بریگیڈیئر ہچکنس کا خونخوار چہرہ گھوم گیا۔۔۔۔۔ کینتھ نے مجھے موت کے منہ میں دھکیلنے کے بجائے کورٹ مارشل روم کے دروازے پر لا کھڑا کیا تھا۔ ایکس لینسیز تو بعد کی باتیں تھیں مجھے پسینہ آ گیا۔ شیشر سنگھ نے میری دلی کیفیت کا اندازہ لگا لیا۔ بولے۔ "ٹھیک ہے سریکھا۔ اب انہیں جانے کون دیتا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اپنا سامان لینے جا رہی ہیں۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں آ جائیں گی۔۔۔۔۔"

میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر کینتھ کی طرف دیکھا۔ "اچھا ڈاکٹر لے آیئے سامان۔۔۔۔۔ آج یہیں رہیں گے۔" کینتھ اٹھنے لگی۔ میں بھی اس کے ساتھ اٹھا۔۔۔۔۔ سریکھا نے ہاتھ بڑھا کر میرے کندھے سے ہولسٹر کھینچ لیا اور شیشر سنگھ کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔۔۔ میں نے ہنس کر اس کی طرف دیکھا اور کینتھ کے ساتھ کمرے سے نکل کر برآمدے میں پہنچا۔ کینتھ نے شرمندہ ہو کر کہا۔ "مجھے افسوس ہے کیپٹن۔" میں نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ "افسوس جیسی قیمتی چیز کو ضائع نہ کرو۔۔۔۔۔ فوراً" اجیتا" کے پاس جاؤ۔۔۔۔۔ انہیں بتاؤ تم سریکھا کی خراب حالت کے پیش نظر آج اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ راج محل سے کوئی تمہیں تلاش کرتا ہوا

یہاں آ جائے۔" کہنے لگی۔ "یہ تو ٹھیک ہے——— لیکن——— " میں نے اس کو گاڑی کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ "لیکن ویکن کچھ نہیں——— بس ایک مہربانی ضرور کرنا کہ جلد از جلد واپس آ جانا اور سروج کو کسی قیمت پر بھی یہاں نہ لانا پلیز——— " وہ سر جھکا کر گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ میں پلٹ کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا——— سریکھا نے دیکھتے ہی مسکرا کر کہا۔ "تھینک یو کیپٹن——— " میں ہنس کر اس کے سامنے بیٹھ گیا——— بشمشر سنگھ نے ہولسٹر میرے کندھے پر ڈال دیا۔ چند منٹ بعد انہوں نے سریکھا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اب آٹھ بجے ڈاکٹر واپس آ جائیں گی اور ان کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ تم سا وقت تک آرام کر لو۔" بولی۔ "ٹھیک ہے پاپا میں جا رہی ہوں۔" شمشیر سنگھ اس کا ہاتھ تھام کر اٹھے۔ اس نے اٹھتے اٹھتے پھر میرے کندھے سے ہولسٹر چھیننا چاہا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کہا۔ "اسے رہنے دو——— گولی چل جائے گی تو کوئی زخمی ہو جائے گا——— میں اب نہیں جا رہا۔" بشمشر سنگھ نے بھی میری تائید کی اور وہ متالمانہ قدموں سے بیڈ روم کی طرف چل دی——— میں نے اطمینان کا سانس لیا اور پاؤں پھیلا کر سگریٹ پینے لگا۔

نو بجے کے قریب کنتھ راج محل سے لوٹی۔ وہ کھانا کھا کر آئی تھی۔ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو سکی۔ بشمشر سنگھ نے میرے ساتھ کھانا کھایا۔ سریکھا ٹیبل پر ہمارے سامنے بیٹھی ہوئی انگور اٹھا اٹھا کر کھاتی رہی۔ میں نے اس کو شگفتہ خاطر پا کر کہا۔ "سریکھا اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟" بولی۔ "فائین——— " میں نے کہا۔ "لیکن میں سمجھتا ہوں ابھی تمہارے علاج کی ضرورت ہے۔ تبدیلی آب و ہوا بھی ضروری ہے اگر——— " مسکرا کر بات کاٹتی ہوئی بولی۔ "اس طرح جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو کہ میں غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤں کیپٹن——— "

"غلط فہمی؟" میں نے کہا۔ "غلط فہمی کیا؟" بولی——— "جیسے——— یہی، جیسے میرے ہاں کہتے ہی تم مجھے اپنے ساتھ بمبئی لے جاؤ گے۔" میں نے ہنس کر اس پر آخری حربہ استعمال کیا۔ "یہی کہنا چاہتا تھا مس سریکھا——— میں تمہیں بمبئی لے جانا چاہتا ہوں——— دیوالی قریب ہے میں گورنر کے سامنے تم سے راکھی بندھوانا چاہتا ہوں۔ کیا——— " راکھی کا نام سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ تیزی سے اٹھ کر انگوروں کی پلیٹ اٹھا کر میری طرف پھینکی۔ میں بائیں جانب جھک گیا۔ پلیٹ کمرے کے وسط میں جا گری۔ اس نے دوسری پلیٹ اٹھائی لیکن بشمشر سنگھ نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ڈپٹ کر بولے۔ "کیا کر رہی ہو سریکھا۔ لیفن نے کون سی غلط بات کہی——— " چیخ کر بولی۔ "تو میں نے کون سی غلط بات کہی——— راکھی باندھ رہی ہوں۔" میں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ "سریکھا' ڈیئر ناراض نہ ہو——— چلو میں تمہیں صرف

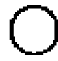
علاج کے لئے۔۔۔۔۔" بولی۔ "جہنم میں جاؤ کیپٹن اور اپنے ساتھ اس لیڈی ڈاکٹر کو بھی لے جاؤ۔" میں "آل رائٹ" کہہ کر ہنس دیا۔ شیشر سنگھ کو سر کا اشارہ کیا اور وہ اس کو سینے سے لگا کر سونے کے کمرے میں لے گیا۔ کینتھ نے میری طرف دیکھ کر آہستہ سے کہا۔ "تم نے اچھا کیا ڈارلنگ۔۔۔۔۔ کم از کم ان لوگوں کو تو تمہاری معصومیت کا پتہ چل گیا۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "چھوڑو۔۔۔۔۔ مجھے معصوم بننے کا شوق نہیں ہے۔ میں صرف اس پر ان الفاظ کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جو زیادہ خطرناک نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ ہسٹرک نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ ایک پلیٹ توڑ کر رہ گئی۔۔۔۔۔ خیر اسے میں تھوڑی دیر بعد پھر دیکھوں گا۔ یہ بتاؤ سروج اور اجیتا نے کیسے اجازت دی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ کسی نے فالو تو نہیں کیا تمہیں؟"

اس نے بیڈ روم کی طرف دیکھ کر پرس سے ایک لفافہ نکالا اور میری جیب میں سرکا دیا۔ "فوٹوز۔۔۔۔۔" اس نے کہا۔ "شاید اجیتا کچھ دیر بعد تم سے ملنے آئے۔" میں نے کہا۔ "اجیتا کی حد تک ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ سروج کو نہیں آنا چاہئے۔۔۔۔۔" کہنے لگی۔ "وہ خود بھی سمجھ سکتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن اب تم۔۔۔۔۔ لیٹ نہیں ہو جاؤ گے؟" میں نے اثبات میں سرہلا دیا۔ "بولی۔۔۔۔۔" میں تمہیں صبح کی ٹرین پر پہنچا سکتی ہوں۔۔۔۔۔ شام کی گاڑی سے خود بھی بمبئی واپس ہو جاؤں گی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "شکر ہے تمہیں حقیقت معلوم ہو گئی۔" وہ مسکرا کر سریکھا کے بیڈ روم کی طرف چل دی۔ میں سگریٹ سلگا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد وہ لوٹی تو ہشیشر سنگھ اس کے ساتھ تھے۔ انہوں نے سریکھا کے طرز عمل پر اظہار ندامت کر کے مجھ سے معافی مانگی۔ میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "وہ قابل معافی ہے مسٹر سنگھ۔۔۔۔۔ یقین فرمایئے مجھے آپ لوگوں سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ بہرکیف صورتحال یہ ہے کہ میں اس ڈاکٹر کینتھ کی مہربانی سے اتنا لیٹ ہو چکا ہوں کہ شاید ہی کورٹ مارشل سے بچ سکوں۔۔۔۔۔ کیا آپ مجھے فوراً" اسٹیشن جانے کی اجازت دے سکتے ہیں؟" کینتھ نے کہا۔ "ہاں مسٹر سنگھ۔۔۔۔۔ مس سریکھا اس وقت گہری نیند میں ہیں۔۔۔۔۔ اس وقت بہترین موقع ہے۔" وہ سر جھکا کر بولے۔ "بعد اظہار ندامت کیپٹن۔۔۔۔۔ لیکن ٹرین تو صبح سات بج کر بیس منٹ پر جائے گی۔۔۔۔۔ آپ کچھ دیر آرام کریں میں صبح پانچ بجے۔۔۔۔۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔ "شاید کوئی گڈس ٹرین تین بجے تک سورت پہنچا دے تو میں فرنٹیر میل پکڑ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر یہیں ہوں گی میرا مطلب ہے اجیتا دیوی کے پاس۔۔۔۔۔ یہ کل شام کو بمبئی جائیں گی۔۔۔۔۔ اگر ضرورت ہو تو آپ مس سریکھا کو ان کے ساتھ ممبئی لے جائیں۔" انہوں نے بہتر ہے کہہ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

ہم اسٹیشن پہنچے تو رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ میں نے کینتھ کو کلوک روم سے

سامان چھڑانے اور اسٹیشن ماسٹر سے بمبئی کی طرف جانے والی گڈس ٹرین کے متعلق انکوائری کرنے کو روانہ کر کے گاڑی کا دروازہ لاک کیا اور پردے کھینچ کر سیٹ پر دراز ہو گیا۔ نصف گھنٹے بعد اس نے آ کر بتایا کہ میرا سوٹ کیس اور ہولڈال اپر کلاس ویٹنگ روم میں رکھوا دیا گیا ہے اور ایک بجے کے قریب ایک گڈس ٹرین آنے والی ہے۔ میں اس کے ساتھ ویٹنگ روم میں آیا۔ سامان پر نظر ڈالی اور اس کو رخصت کر دیا۔

تین روز بعد کلکتے پہنچا تو ہاوڑہ جنکشن پر ایک اسٹاف کار میرا انتظار کر رہی تھی۔ مجھے تعجب ہوا کہ دہلی سے کیپٹن ہنٹرس (بریڈلے) کے نام ٹیلیگرام کرنے کے باوجود وہ میری گاڑی لے کر کیوں نہیں پہنچا۔ اسٹاف کار میں ڈرائیور کے ساتھ ایک حوالدار اور پچھلی سیٹ پر لیفٹیننٹ مائیکل بیٹھا ہوا تھا۔ ایک لیفٹیننٹ جو پلیٹ فارم پر مجھے رسیو کرنے آیا تھا' میرے ساتھ تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی تینوں نے باہر نکل کر سلام کیا۔ قلیوں نے سامان گاڑی میں رکھ دیا۔ میں نے ان کو پے منٹ کیا اور سب گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اسٹیشن کمپاؤنڈ سے باہر نکلتے ہی میں نے مائیکل سے ہنٹرس کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کھڑکی کا شیشہ چڑھایا اور سرگوشی کے لہجے میں بولا۔ "سر دو روز سے اس کا کوئی پتہ نہیں------" میں نے چونک کر کہا۔ "'کوئی پتہ نہیں' سے تمہارا کیا مطلب ہے لیفٹن؟" وہ کہنے لگا۔ "سر پرسوں گیارہ بجے کے قریب وہ موریس میں نکلے تھے۔ اس کے بعد نہیں لوٹے------ رات کے نو بجے تک انتظار کرنے کے بعد کرنل بشپ نے ان کی تلاش میں انٹیلی جینس اور ایم پی کے آدمی بھیجے جن میں میں بھی شامل تھا----- صبح پانچ بجے چوبیس پرگناز کے قریب ہمیں آپ کی موریس سڑک کے کنارے کھڑی ہوئی مل گئی۔ کیپٹن ہنٹرس کا کہیں پتہ نہ تھا۔" میں اس کی باتیں سن کر سناٹے میں آ گیا۔





میرے دائیں جانب بیٹھے ہوئے لیفٹننٹ نے مجھے خاموش دیکھ کر جیب سے سگریٹ کیس نکال کر میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "سگریٹ سر۔" میں نے سگریٹ لے کر سلگایا اور ایک طویل کش لے کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیفن جاتے وقت کیپٹن ہنٹرس نے کسی کو بتایا نہیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں؟"

کہنے لگا۔ "نو سر' وہ کئی روز سے انارکسٹوں کی تلاش میں پھر رہے تھے اور اکثر دس دس بارہ بارہ گھنٹے بعد لوٹتے تھے۔۔۔۔۔ انہیں کچھ کامیابی ہوئی یا نہیں' یہ ہمیں معلوم نہیں۔۔۔۔۔ شاید کرنل کو۔"

میں نے کہا۔ "آخری مرتبہ جاتے وقت وہ کس لباس میں تھے؟" کہنے لگا۔ "سفید قمیص' ڈارک گرین نکٹائی' گرے فلینل' ڈبل بریسٹ کوٹ اور پینٹس۔" میں آئی سی کہہ کر خاموش ہو گیا۔ مائیکل نے کہا۔ "سر' کرنل' بشپ اسی شام گرینڈ ہوٹل بھی گئے تھے۔ لیکن انہوں نے کچھ بتایا نہیں۔۔۔۔۔ شاید انہیں وہاں سے کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی۔۔۔۔۔ ورنہ ضرور بتاتے۔" میں نے کہا۔ "ظاہر ہے۔۔۔۔۔ چوبیس پرگنہ میں تفتیش کی کیا صورتحال ہے؟"

وہ کہنے لگا۔ "سر' عملی طور پر پورا علاقہ گھیرے میں ہے۔۔۔۔۔ کوئی شخص نہ وہاں سے نکل سکتا ہے نہ داخل ہو سکتا ہے' اندر بھی کافی آدمی سادہ لباس میں پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ مشتبہ مقامات پر چھاپے بھی مارے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔" میں نے پوچھا۔

"کوئی گرفتاری عمل میں آئی۔" دونوں نے بیک وقت کہا۔ "سر۔۔۔۔۔ گرفتاری اور رہائی کا سلسلہ تو بہت طویل ہے لیکن فائدہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔" میں خاموش ہو گیا۔

صبح کے سوا آٹھ بجے تھے کہ ہم دفتر کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے ڈرائیور کو سامان بنگلے پر پہنچانے کو کہا اور گاڑی سے اتر کے لیفٹننٹ مائیکل کے ساتھ دفتر میں داخل ہوا۔ کرنل ابھی نہیں آئے تھے۔ میں نے سارجنٹ آن ڈیوٹی سے اپنی کار کا اندراج کرایا اور کرنل بشپ کے بنگلے کا نمبر ڈائل کیا۔ چوتھی گھنٹی پر ریسیور اٹھایا گیا اور کرنل کی بھاری آواز سنائی دی۔ "ہیلو" میں نے ان کے منہ میں لقمہ ہونے کا اندازہ لگا کر اپنی عجلت پر شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "گڈ مارننگ سروس از۔۔۔۔۔"

"کیپٹن وکٹر۔۔۔۔" انہوں نے میری بات پوری ہونے سے پہلا کہا۔ میرے پاس تمہارے لئے اچھی خبر نہیں ہے بوائے۔۔۔۔ سن چکے ہو گے۔۔۔۔ ناشتہ کر لیا؟" میں نے کہا۔ "وہ کوئی بات نہیں ہے سر۔۔۔ مجھے آپ کو ناشتہ کرتے وقت زحمت دینے کا افسوس ہے۔۔۔۔ لیکن مجھے زبردست شاک پہنچا ہے۔ اس لئے فورا"۔۔۔۔" وہ بولے۔ "دیٹس آل رائٹ۔۔۔۔ تم دفتر میں ناشتہ کرو۔۔۔۔ میں نو بجے پہنچ رہا ہوں۔" میں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ شیو وغیرہ سے ٹرین میں فارغ ہو چکا تھا۔ کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ پینے لگا۔ تھوڑی دیر میں آفیسرز میس سے بریک فاسٹ پہنچ گیا۔ میں نے ناشتہ کیا' چائے پی اور نئے اٹھوا کا سگریٹ سلگایا۔ لیفٹننٹ مائیکل سے اپنی کار کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ گیراج میں ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کیپٹن ہنٹرس اپنی مرضی سے گاڑی کھڑی کر کے کہیں گئے اور پھر واپس نہ پہنچ سکے۔" میں نے کچھ سوچ کر گرینڈ ہوٹل کا نمبر ڈائل کیا اور مس برکلے کے متعلق دریافت کیا۔ ریسپ شسٹ نے بتایا وہ شام کے چار بجے سے دس بجے تک والی شفٹ میں ہے۔ میں نے بائی بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل بشپ آ گئے۔ میں نے اٹھ کر سلیوٹ کیا۔ ایک افسردہ سی مسکراہٹ ان کے ہونٹوں پر ابھری اور کہنے لگے۔

"کیپٹن کچھ لیٹ پہنچے۔۔۔۔ گو زیادہ لیٹ نہیں۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔ تمہارا سفر کیسا رہا؟" میں نے کہا۔ "اچھا رہا سر' شکریہ۔۔۔۔ میں نے آپ کا لیٹر کرنل ہچکنس کو دے دیا تھا۔۔۔۔ انہوں نے۔۔۔۔"

وہ میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے بول اٹھے۔ "انہوں نے مجھے اس کا جواب دے دیا بوائے۔۔۔۔ ہنٹرس غائب ہے۔۔۔۔ سن چکے ہو گے؟"

"میں نے سن لیا سر۔۔۔۔ میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔۔۔۔ اگر وہ زندہ ہے۔۔۔۔ آپ گرینڈ ہوٹل گئے تھے سر' کیا کچھ۔۔۔۔" میں نے پوچھا۔

"وہ وہاں گیا تھا۔۔۔۔ ایک ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرا' لنچ کیا' چند پیگ پئے اور واپس ہو گیا۔۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہ ہو سکا۔" انہوں نے کہا۔ "کیا وہ اس دوران تمام وقت تنہا رہا سر؟" انہوں نے اثبات میں سرہلایا۔ میں نے کہا۔ "اس کے ساتھ باہر نکلتے وقت کوئی تھا سر؟" انہوں نے نفی میں سرہلا کر کہا۔ "کوئی نہیں تھا کیپٹن۔" میں کچھ دیر تمام پہلوؤں پر غور کرتا رہا۔ پھر غیر اختیاری طور پر اٹھ کھڑا ہوا۔ کرنل نے میری طرف غور سے دیکھا۔ میں نے کہا۔ "میں گرینڈ ہوٹل جا رہا ہوں سر۔" وہ بولے۔ "چند گھنٹے آرام کرو۔۔۔۔ ایک بجے کے قریب مائیکل کو ساتھ لے کر چلے جانا۔" "نو سر۔" میں نے جواب دیا۔ "مائیکل کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ اور یونیفارم بھی نہیں ہونی چاہئے۔۔۔۔ ہاں لنچ ٹائم ضرور ہونا چاہئے۔"

وہ بولے۔ "او کے زیادہ سے زیادہ کتنی دیر میں لوٹو گے؟"

میں نے کہا۔ "میں کچھ نہیں کہہ سکتا سر۔۔۔۔۔" ٹھوڑی کھجاتے ہوئے بولے۔
"اچھا' لیکن ۔۔۔۔۔ کوئی نہ کوئی سادہ لباس میں موٹر سائیکل پر تمہارے دائیں بائیں یا آگے پیچھے ضرور ہو گا۔۔۔۔۔ اور وہ کوئی انڈین آفیسر ہو گا۔" میں نے "تھینک یو سر" کہہ کر سلیوٹ کیا اور دفتر سے باہر نکل آیا۔

بنگلے پہنچا تو میری کار احاطے کے باغیچے میں کھڑی ہوئی تھی اور ایک ڈرائیور اس پر شموز لیدر پھرا رہا تھا۔ میں نے گاڑی کے قریب رک کر اس سے پیٹرول کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ٹینک فل ہے۔ میں بنگلے میں داخل ہوا۔ اردلی اور خانساماں نے سلام کر کے چائے کے متعلق پوچھا۔ میں نے کوٹ کی جیب سے چابی نکال کر اردلی کو دی اور اسکاچ کی بوتل نکالنے کو کہا۔ اس نے سلیپنگ سوٹ میز پر رکھا اور الماری کھولنے لگا۔ میں نے خانساماں کو کافی تیار کرنے کو کہا اور وہ کچن کی طرف چل دیا۔ مجھے کوٹ اتارتے دیکھ کر اردلی بھی بوتل اور گلاس رکھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ کپڑے تبدیل کر کے چند پیگ پیے' کافی کا کپ چڑھایا۔۔۔۔۔ اور خانساماں نے کھانے کے متعلق پوچھا تو کہہ دیا کہ کھانا ہوٹل میں کھانا ہے۔ وہ ٹرے اٹھا کر چلا گیا اور میں اسے جگانے کا وقت بتائے بغیر سو گیا۔

تین بجے میری آنکھ کھلی تو اردلی اور اور مالی ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے گپیں لڑا رہے تھے۔ میں نے دروازے کا پردہ ہٹا کر دیکھا تو اردلی دوڑتا ہوا آیا۔ میں نے کہا۔ "تم نے مجھے لنچ کے لئے جگایا نہیں؟" وہ بولا۔ "صاحب خانساماں نے منع کر دیا تھا۔" میں نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "اس بے وقوف سے کہو جلدی چائے بنا کر لائے۔۔۔۔۔ میں نہا کر آ رہا ہوں۔۔۔۔۔" وہ دوسرے دروازے کی طرف دوڑا۔ میں نے سوٹ کیس سے کپڑے نکالے اور غسل خانے کی طرف چل دیا۔

اردلی کو اپنی روانگی کی اطلاع دینے کے لئے کرنل بشپ کی طرف بھیج کر کپڑے پہنے اور کھڑے کھڑے چائے پی ہی رہا تھا کہ ایک انڈین وی سی او موٹر سائیکل لئے ہوئے کمپاؤنڈ میں داخل ہوا اور سلیوٹ کر کے کہنے لگا۔ "سر میں آپ کی حفاظت پر مامور ہوں اور گرینڈ ہوٹل پہنچ رہا ہوں۔" میں نے اس کی زبان سے مامور کا لفظ سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "اپنا نام بتانے سے پہلے یہ بتاؤ کہاں کے رہنے والے ہو؟"

وہ بولا۔ "صاحب میرا وطن بجنور ہے۔۔۔۔۔ آپ مجھے سمن کہہ کر پکار سکتے ہیں۔"
میں نے اس کے سوٹ پر غائرانہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "او کے' سمن' میں ایک منٹ بعد روانہ ہو رہا ہوں۔" اس نے سلیوٹ کیا اور گاڑی گھما کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

گرینڈ ہوٹل پہنچتے پہنچتے میں نے تین مرتبہ اس کو کلوز اپ کرتے دیکھا اور وہ تینوں ٹرنگ اور ڈینجرس ہوا تھے۔ گرینڈ ہوٹل کے قریب پہنچ کر وہ میری گاڑی سے آگے

نکل گیا۔ میں نے اس کو کچھ دور جا کر ٹرن لیتے دیکھا اور ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں پورٹیکو کے قریب گاڑی کھڑی کر دی۔ انجن بند کر کے ڈور لاک کئے اور رسٹ واچ پر نظر ڈالی تو پونے چار بج رہے تھے۔

بار گراؤنڈ فلور پر تھا۔ میں دروازے پر پہنچا تو برآمدے میں کھڑے ہوئے واچ مین نے مسکرا کر سلام کیا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں شناخت کی چمک دیکھ کر رکتے ہوئے کہا۔ "کیسا ہے تم؟" پھر سے سلام کرتے ہوئے بولا۔ "صاحب بہادر کا بہت بہت مہربانی ہے۔" میں نے ہنس کر پتلون کی جیب سے پانچ روپے کا نوٹ نکالا اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ہم اور سے جاتے وقت تم کو بخشش نہیں دے سکا تھا۔"

اس نے جھک کر تیسرا سلام کیا اور گزرگاہ کی طرف دیکھ کر نوٹ لیتے ہوئے کہا۔ "خدا حضور کو سلامت رکھے۔" میں نے آگے بڑھ کر پردہ اٹھایا اور بار میں داخل ہو گیا۔ ہال کے بائیں جانب کاؤنٹر پر تین بارمیڈز کھڑی ہوئی تھیں۔ لیکن ان میں جین برکلے نہ تھی۔ ہال میں اس وقت بھی کافی رونق تھی۔ سہ پہر کی چائے کا وقت تھا اور بہت کم میزیں خالی تھیں۔ میں پہلی اور دوسری میڈ کو ہیلو ہیلو کرتا ہوا تیسری کے سامنے جا کر کاؤنٹر پر رکا۔ اس نے مسکرا کر "گڈ آفٹر نون" کہا۔ میں نے سگریٹ کیس نکال کر کاؤنٹر پر رکھا اور لائٹر نکالتے ہوئے کہا۔ "مس برکلے نہیں آئیں ابھی؟" دیواری گھڑی کی طرف دیکھ کر بولی۔ "پانچ منٹ میں پہنچنے والی ہے۔-----" میں نے سگریٹ کیس کھول کر اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے تھینکس کہہ کر سگریٹ لے لیا اور میرے چہرے کی طرف دیکھتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "صبح نو بجے کے قریب فون پر تم نے ہی-----" میں نے اثبات میں سر ہلا کر لائٹر جلایا۔ اس نے تیزی سے ہونٹوں میں سگریٹ دبا لیا۔ اسی وقت جین دوسرے سرے سے کاؤنٹر میں داخل ہوئی اور مسکرا کر بولی۔ "ہیلو کیپٹن اتنے دنوں بعد؟" میں نے پہلی میڈ کو لائٹ دے کر لائٹر بجھاتے ہوئے کہا۔ "میں باہر گیا ہوا تھا۔" کہنے لگی۔ "اور تمہارا فرینڈ ملا یا نہیں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "وہ ابھی تھوڑی دیر میں یہاں پہنچنے والا ہے۔" وہ گڈ کہہ کر اپنی ساتھی سے چارج لینے لگی۔ میں پہلی میڈ کے چہرے پر اپنے جملے سے مرتسم ہونے والے تاثرات دیکھ کر ہال میں جاتے جاتے رک گیا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے جین کی طرف دیکھ کر کہا۔ "مس برکلے پہلے مجھے اسکاچ کا ایک شاٹ دے دو پلیز۔" جین نے اکاؤنٹ بک پر نظر ڈال کر الماری سے بوتل اور گلاس نکالتے ہوئے کہا۔ "لنڈا کیش گن لو-----میں نے ٹوٹل دیکھ لیا۔"

میں نے گلاس تھام لیا۔ اس نے انڈیلنی شروع کی اور لنڈا کی طرف دیکھتی ہوئی اٹھلاتی چلی گئی۔ میں نے ہنس کر اس کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے کہا۔ "بس مس برکلے۔" اس نے مسکرا کر بوتل کاؤنٹر پر رکھ دی اور تھرماس سے ایک چمچہ برف لے کر گلاس میں

ڈال دی۔ میں نے گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا اور کاؤنٹر پر کہنی ٹکا کر پیتے پیتے لنڈا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی حرکات کسی قدر غیر مربوط تھیں---- میں آہستہ آہستہ چسکیاں لیتا رہا---- آخر اس نے جین کو چارج دے دیا اور گڈ بائی جین گڈ بائی کیپٹن کہتی ہوئی چل دی---- میں اس کو دور تک جاتے دیکھتا رہا اور جب وہ دروازے سے نکل گئی تو گلاس رکھ کر جین کی طرف مخاطب ہوا۔ "ناؤ جین!" وہ دونوں کہنیوں پر ٹھوڑی رکھ کر مسکرائی "یس وکی ڈارلنگ----" میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "ڈارلنگ تمہارا آدھا وکی مر چکا ہے---- باقی آدھے کو بچا سکتی ہو تو بچا لو----" مسکرا کر بولی۔ "بے چارہ وکی۔" میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مذاق نہیں ہے جین---- خدا کی قسم' میں موت کے دروازے پر کھڑا ہوں---- اور تمہیں میرے لئے کچھ کرنا ہے---- اگر تمہیں میری زندگی عزیز ہے۔"

وہ سنجیدہ ہوتی ہوئی بولی۔ "وکی تم مجھے بہت عزیز ہو---- میں تمہیں یاد کرتی رہی ہوں---- بتاؤ تمہیں کیا چاہئے---- میں تمہیں اپنے جسم سے خون دے کر بچانے کو تیار ہوں---- بولو کیا چاہئے ڈارلنگ۔" میں نے نفی میں سر ہلایا اور گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لینے کے بعد آہستہ سے کہا۔ "سنو جین' ہنٹرس کا تین دن سے کہیں پتا نہیں اور وہ میرا دوست نہیں کزن ہے----" اس نے گڈ گریشس کہہ کر سر پکڑ لیا۔ میں نے اس کو سگریٹ دیتے ہوئے کہا۔ "جین تمہاری دوست لنڈا کچھ جانتی ہے' میں شرط لگا سکتا ہوں----" وہ سوچ میں پڑ گئی۔ میں نے لائٹر جلا کر اس کے سامنے کیا۔ اس نے چونک کر تھینک یو کہا اور سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر سلگایا۔ ایک کش لے کر بولی۔ "وکی ڈارلنگ تم نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ کیپٹن ہنٹرس تمہارا----"

"اب بتا دیا۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "وہ میرا ماموں زاد بھائی ہے۔" وہ بولی۔ "اچھا ڈارلنگ تم لاؤنج میں چلو' میں اس مسئلے پر تم سے تفصیلی بات کروں گی۔ لیکن خدارا یہ نہ سمجھنا وہ کچھ زیادہ امید افزا ہوں گی۔" میں نے کہا۔ "یقیناً---- لیکن میں یہ امید ضرور کر سکتا ہوں کہ تم میرے لئے ہر قربانی دے سکتی ہو---- ٹو بی فرینک جین---- اسے اپنا امتحان سمجھو' اور اگر امتحان اتنے کم عرصے کی دوستی میں تمہیں اپنے لئے سخت لفظ نظر آتا ہے---- تو پہلے میرا امتحان لو----" وہ مسکرا دی۔ میں نے کہا۔ "جین پلیز اسے مذاق نہ سمجھو---- میں ذرا فنکشنگ ہوں---- مجھے وقت اور الفاظ ضائع کرنا پسند نہیں۔ تیزی سے آگے بڑھ کر اپنی پسند کی چیز جھپٹ لینا پسند ہے اس لئے فوراً" بتاؤ---- میں تمہارے کس خواب کی تعبیر ہو سکتا ہوں؟"

اس کی نظریں جھک گئیں مسکرا کر کہنے لگی۔ "وکی یا میں نہیں جانتی---- کیا ہم تکلفات کے تمام پردے چاک نہیں کر چکے۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "رائٹ۔ لیکن ہمیں وہ پردہ بھی چاک کرنا ہے جس کے پیچھے کزن ہنٹرس کو چھپایا گیا ہے ـــــ اچھا میں لاؤنج ہال میں جا رہا ہوں۔ جو کچھ کھانا پسند کرو بھجوا دو اور دس منٹ کے لئے آ جاؤ۔" اس نے "او کے" کہا اور میں ہال کے کونے میں جا کر ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

چند منٹ بعد ایک لڑکی کھانے اور ڈرنکس کی ٹرے لے کر آئی اور میز پر رکھ کر چلی گئی۔ اس کے جانے کے فوراً بعد جین کاؤنٹر سے نکل کر آئی اور میرے سامنے بیٹھ گئی ـــــ میں نے کھانا شروع کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہنی اب بلا تکلف بتاؤ' میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟"

وہ بولی۔ "حماقت کی باتیں مت کرو ڈارلنگ ـــــ مجھے سودے بازی سے نفرت ہے ـــــ کیا تم مجھے یہودی سمجھتے ہو؟"

میں نے ہنس کر بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اسکاچ سمجھتا ہوں جین ـــــ کھولو اور ـــــ چلو' دو پیگ پی کر بتانا ـــــ" اس نے مسکرا کر بوتل کھولی اور دو گلاسوں میں انڈیلی۔ میں نے گلاس اٹھا کر اس کے گلاس سے ملاتے ہوئے کہا۔ "محبت کے دیوتا کے نام۔"

کھانا ختم ہونے سے پہلے کوارٹر اسکاچ انڈیلنے کے بعد میں نے کہا۔ "جین اور" بولی۔ "اور۔" میں نے ہاتھ بڑھا کر بزر دبایا۔ بار مینجر نے کاؤنٹر سے جھک کر ہماری طرف دیکھا۔ میں نے ہاتھ سے کوارٹر اسکاچ کا اشارہ کیا۔ ایک منٹ میں ٹرے پر اسکاچ اور آئس کیوبس کا گلاس لے کر ایک لڑکی آئی اور بوتل کھول کر مسکراتی ہوئی چلی گئی۔ جین نے گلاسوں میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "وکی ـــــ دو روز پہلے کزن ہنٹرس ـــــ مائنڈ نہ کرنا میں اسے کزن کہہ رہی ہوں ـــــ یہاں لنچ کرنے آیا تھا ـــــ یہ لنڈا نے بتایا ـــــ اس وقت یہاں صرف ایک سیٹ خالی تھی۔ جس پر دو اینگلو انڈین لڑکے اور ایک لڑکی بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ وہ اجازت طلب کر کے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد وہ دونوں لڑکے اپنا بل ادا کر کے چلے گئے۔ وہ لڑکی بیٹھی رہی ـــــ کچھ دیر بعد ہنٹرس اس کے ساتھ باتیں کرتا ہوا دیکھا گیا۔ پھر اس نے شمپین منگائی۔ دونوں اڑھائی بجے تک پیتے رہے۔ اس کے بعد ہنٹرس نے اٹھ کر اس کا اور اپنا بل ادا کیا اور چل دیا۔ وہ لڑکی اس کے جانے کے دس منٹ بعد لنڈا کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔

میں نے گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "تمہارا خیال ہے۔ وہ مکس اپ ہو چکے تھے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "لنڈا کا خیال ہے' مکس اپ ہونے کے بعد انہوں نے قصداً اپنی روانگی میں دس منٹ کا وقفہ رکھا۔ تاکہ کوئی انہیں ساتھ دیکھ کر

شک نہ کر سکے۔ ہنٹرس نے طے شدہ مقام پر اس کا انتظار کیا ہو گا اور پھر------"

"ہنٹرس' عورتوں کا رسیا نہیں ہے جین------ کیا وہ لڑکی غیر معمولی طور پر حسین ہے؟"

"فل کریم۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "ا یکسپلوسیو------ وہ کسی کو بھی دیوانہ کر سکتی ہے------ تم سے تو استعفیٰ دلا سکتی ہے۔" میں ہنس دیا۔ وہ گلاس ہونٹوں سے لگا کر پینے لگی۔ "اس کے معنی ہیں۔" میں نے گھونٹ لے کر کہا۔ "یہاں شکار کی تلاش میں آتی رہتی ہے۔"

"کیا عمر ہے اس کی؟"

"پچیس چھبیس------ تمہارا جتنا قد' سرخی مائل بال' نیلی آنکھیں' گداز جسم------ اور کیا نہیں------ وعدہ کرو اس سے ملنے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

"اس طرح نہیں ملوں گا جس طرح ہنٹرس شکار ہو گیا------ واقعی ڈارلنگ شکاری نام رکھ لینے سے کوئی شکاری نہیں بن جاتا------ ویسے کچھ معلوم ہے------ کہاں رہتی ہے وہ؟"

اس کے بعد کافی دیر تک جین کے ساتھ باتیں ہوتی رہیں پھر وہ مسکرا کر اٹھتی ہوئی بولی۔ "بل پے کرو اور آگے چلو۔" میں نے جیب سے دو گریز نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "ا یکسیس بل ادا کرو ایک تمہارے لئے۔ میں ٹھیک نو بجے پھر پہنچ رہا ہوں------ بائی بائی۔" جین نے آگے بڑھ کر مینیجر سے بل لے لیا۔ میں ہوٹل سے باہر نکل کر کار کے قریب پہنچا------ دروازہ کھول کر وہیل سنبھالتے ہوئے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی بیک کر کے سڑک پر لا رہا تھا کہ پیچھے سے موٹر سائیکل کی آواز سنائی دی اور سمن تیزی سے آگے جاتا ہوا دکھائی دیا۔

میں بنگلے پر پہنچا تو ساڑھے چھ بج رہے تھے۔ دفتر کھلا ہوا تھا۔ لیکن کرنل بشپ جا چکے تھے۔ بنگلے میں داخل ہوتے ہی خانساماں نے چائے کے لئے پوچھا۔ میں نے آرام چیئر پر پھیلتے ہوئے کہا۔ "پہلے نیاز احمد (اردلی) کو میرے پاس بھیجو۔ پھر کافی بنا کر لاؤ۔" وہ تیزی سے پچھلے دروازے کی طرف چل دیا۔ میں سگریٹ سلگا کر کش لینے لگا۔ اردلی نے اندر آ کر سلام کیا تو میں نے کہا۔ "نیاز دوڑ کر کرنل صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کیپٹن آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" اردلی سر جھکا کر باہر نکل گیا۔ چند منٹ میں خانساماں نے کافی کا مگ لا کر میرے سامنے تپائی پر رکھ دی۔ میں نے سگریٹ کا آخری کش لے کر ایش ٹرے میں دبایا اور مگ اٹھا کر کافی پینے لگا۔ ابھی کافی ختم نہیں ہوئی تھی کہ باغیچے میں کار داخل ہوئی۔ میں نے مگ ہاتھ میں تھامے تھامے اٹھ کر دروازے سے باہر جھانکا یہ کرنل بشپ کی گاڑی تھی۔ میں نے پلٹ کر مگ تپائی پر رکھا اور باہر نکل کر ان کے قریب جا کر سیلوٹ کیا۔ وہ

دروازہ کھول کر باہر نکلے اور کمر کے پیچھے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے ایک کونے میں پہنچ کر بولے۔ "کوئی امید۔" میں نے کہا۔ "سر' امید تو بہت کچھ ہے۔۔۔۔ لیکن ابھی صرف امید ہے۔۔۔۔ میں نو بجے پھر جا رہا ہوں۔" وہ بولے۔ "جاؤ۔۔۔۔ ضرور جاؤ۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ تم کوئی نہ کوئی سراغ لگانے میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔" کرنل سے کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ پھر وہ بولے۔ "رات کو کسی بھی وقت واپس آؤ' مجھ سے ضرور ملنا۔" نے بہتر ہے کہہ کر سلام کیا اور وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔

میں سوا نو بجے کے قریب گرینڈ ہوٹل پہنچا تو سن پھر میرے ساتھ تھا۔ میں بار میں داخل ہوا کاؤنٹر کے قریب سے گزرنے لگا تو جین مصروف تھی۔ اس کے سامنے دو آدمی کھڑے ہوئے تھے اور کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے چسکیاں لیتے ہوئے آپس میں باتیں کرتے جا رہے تھے۔ جین نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور اجنبی کی طرح بولی۔ "وہاٹ کیپٹن آئی ڈو فار یو۔" میں نے اس کا انداز دیکھ کر کہا۔ "دو پیگ بورین۔" الماری سے بورین کی بوتل نکال کر کاؤنٹر پر رکھتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "اگر ٹائم ہو تو کونے میں ایک سیٹ خالی ہے سر' میں وہاں بھجوا سکتی ہوں۔" میں نے گردن گھما کر کونے کی طرف دیکھا۔ کونے سے پہلے ٹیبل پر فرنچ ونڈو کے قریب ایک مرد اور ایک لڑکی بیٹھے ہوئے کافی پی رہے تھے۔ مرد کی پشت اس طرف تھی۔ لڑکی کی پشت کھڑکی کی طرف' اس کے بالوں کا رنگ دیکھ کر جین کے مجھے اس طرف بھیجنے کی وجہ سمجھ میں آ گئی۔ تھینک یو میڈم کہہ کر کرسیوں سے بچتا ہوا کونے کی طرف چل دیا۔ آخری میز کے قریب سے گزرنے لگا تو دونوں نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ میں ان کی طرف دیکھے بغیر لاپرواہی سے میز کے قریب پہنچا اور بریف کیس ٹیبل پر رکھ کر ان کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ لڑکی کے چہرے پر ایک سرسری نظر ڈال کر بریف کیس کھولا اور کرنل ماما کا دیا ہوا سونے کا سگریٹ کیس نکال کر اس میں سے سگریٹ لیا اور سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔۔۔۔ مقصد اپنے تمول کا مظاہرہ کرنا تھا۔ ورنہ کوٹ کی جیب میں دوسرا معمولی سگریٹ کیس بھی تھا۔ ایک منٹ بعد ایک لڑکی بورین کا گلاس لے کر آ گئی اور ٹرے میز پر رکھ کر کہنے لگی۔ "ڈنر کے متعلق کیا حکم ہے سر؟" میں نے سگریٹ کیس اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "دس بجے۔۔۔۔" وہ سر کو خم دے کر بولی۔ "او کے۔۔۔۔ بیل آپ کے دائیں جانب ہے۔" میں نے تھینک یو کہہ کر گلاس اٹھایا۔۔۔۔ لڑکی پلٹ کر دیکھنے لگی۔ میں نے ایک گھونٹ لے کر برا سا منہ بنایا اور ہاتھ بڑھا کر گھنٹی پر رکھ دیا۔ لڑکی جاتے جاتے پلٹ کر تیزی سے قریب آئی اور بولی۔ "سر۔۔۔۔" میں نے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ بورین ہے؟" وہ میرے لہجے کی تلخی سے گھبرا گئی۔ سہم کر بولی۔ "معلوم نہیں سر' بار میڈ سے پوچھتی ہوں۔" وہ گلاس کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی۔ میں نے کہا۔ "اسے رہنے دو۔۔۔۔ بار میڈ کو یہاں

بھیجو------" لڑکی سر جھکا کر واپس ہو گئی۔ میز پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے اپنے ساتھی سے مسکرا کر باآواز کہا۔ "یہ لوگ بہت لاپروا ہیں۔" اس کے ساتھی نے میری طرف دیکھا اور لڑکی سے کہنے لگا۔ "شاید امریکن جنٹلمین ہے۔" لڑکی نے آہستہ سے کہا۔ "کیا اچھا ہو اگر یہ گلاس بار میڈ کے منہ پر پھینک دے۔" وہ سن کر ہنسنے لگا۔ مجھے بھی ہنسی آنے لگی' لیکن میں نے سگریٹ کا کش لے کر خود کو سنبھال لیا۔ اسی وقت جین میرے قریب آ کر گلاس اٹھاتی ہوئی بولی۔ "مجھے افسوس ہے سر' میں نے غلطی سے آپ کو------"

میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اسے کھڑکی سے باہر پھینک دو اور میرے لئے کوارٹر بورین بھیجو------" جین نے گھبراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن سر------" میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "نیور مائنڈ------ میرے اکاؤنٹ میں لکھ لینا۔"

وہ "بہتر ہے سر!" کہتی ہوئی پلٹی اور کاؤنٹر کی طرف چل دی۔ میں نے سگریٹ کیس اٹھا کر کوٹ کی جیب میں ڈالا اور سگریٹ پینے لگا۔ برابر والے ٹیبل پر سرگوشیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ لڑکی نے پرس سے سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے پھر میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف لا تعلقی سے دیکھتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف نظر ڈالی۔ جین ٹرے پر بوتل اور گلاس رکھے ہوئے چلی آ رہی تھی۔ میز پر بیٹھی ہوئی لڑکی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ جواب میں جین بھی مسکرائی اور ٹرے میز پر رکھ کر بوتل کھولنے لگی۔ اس نے قصداً کارک اوپنر گرا دیا اور جھک کر اٹھاتی ہوئی بولی۔ "یہی ہے وکی۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر گلاس میں انڈیلی۔ جین اوپنر لے کر کہنے لگی۔ "سر آپ پسند کریں تو پوٹاٹو چپس بھجوا دوں۔"

میں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "نہیں------ بس دس بجے ڈنر۔" وہ سر جھکا کر چل دی۔ میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں رگڑتے ہوئے ایک گھونٹ لے کر گلاس رکھ دیا اور سگریٹ کیس جیب سے نکالا' سگریٹ سلگایا اور پھر پینے لگا۔ تین گھونٹوں میں گلاس خالی کر کے رکھ دیا اور سگریٹ پینے لگا۔ لڑکی میز سے اٹھی اور متانلانہ قدموں سے چلتی ہوئی میرے پاس آ کر کہنے لگی۔ "ا یکسکیوزمی جنٹلمین------ ہمارے درمیان آپ کے سگریٹ کیس پر شرط لگی ہے۔" میں نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیسی شرط میڈم؟" وہ مسکراہٹیں بکھیرتی ہوئی بولی۔ "میں کہتی ہوں یہ خالص گولڈ ہے------ میرا دوست کہتا ہے رولڈ گولڈ------" میں نے ہاتھ بڑھا کر گلاس میں انڈیلی اور ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "شرط کیا لگائی ہے۔" وہ بولی۔ "ون پیگ آف اسکاچ ود سوڈا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تم ہار گئیں۔ یہ رولڈ گولڈ ہے مس او------ او مسز------"

وہ مسکرا کر بولی۔ "مس ہیلن اسمتھ۔" میں نے گلاس رکھ کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کہا۔ "وکٹر ہیرس۔" اس نے گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ میں نے اس کے دوست کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اس کے لئے ڈرنک ضائع نہ کرو مس اسمتھ------ میرے ساتھ پیو۔"

وہ مسکرا کر بولی۔ "تھینک یو مسٹر ہیرس------ اگر آپ تھوڑی دیر انتظار کریں۔" میں نے اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "آپ وعدہ کریں------ میں کلوزنگ ٹائم تک انتظار کروں گا۔" وہ مسکرائی اور او کے کہہ کر اپنی میز کی طرف چل دی۔ بزر دبا کر کرسی پر بیٹھتی ہوئی اپنے ساتھی سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگی۔ "تم ہار گئے مسٹر ولیم۔ اب ڈرنک معاف' کافی اور سگریٹ کا بل پے کرو------ چل رہے ہیں۔" میڈ نے آ کر ان کے سامنے بل رکھ دیا۔ ولیم نے اٹھ کر ہپ پاکٹ سے پانچ روپے کا نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھ دیا۔ میڈ پلیٹ لے کر چل دی۔ میں گلاس اٹھا کر پینے لگا۔ سوچ رہا تھا سگریٹ کیس نے تعارف کا مسئلہ تو حل کرا دیا اور اب جین کو سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم دونوں میں بڑا عیار کون ہے------ وہ یا میں؟------ کس کو معلوم------ پیتے پیتے نظر اٹھا کر بائیں طرف دیکھا تو وہ دونوں کاؤنٹر کے قریب پہنچ رہے تھے۔ چند منٹ بعد جین میرے قریب آئی اور مسکرا کر بولی۔ "فکسڈ اپ؟" میں نے گلاس رکھتے ہوئے کہا۔ "یس جین------ تھینک یو------ اچھا نوٹ کر لیا------" اس نے مسکرا کر کہا۔ "اب اس گلاس کو کیا کرنا ہے------ لے جاؤں؟"

میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ دس منٹ بعد آنے والی ہے------ شاید کھانا بھی کھائے------ دوسرے گلاس میں ڈال کر بھجوا دینا۔" اس نے اسکاچ کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "وہ زیادہ نہیں پیے گی وکی------ زیادہ اصرار کرو گے تو کھٹک جائے گی۔ اس لئے اگر ڈاؤن کرنا ہو تو پہلے ہی پیگ میں نظر بچا کر سگریٹ ایش جھاڑ دینا------ لیکن تمہارے لئے شاید یہ ممکن نہیں ہے------ او کے یہ ٹرک میں کروں گی------ تم صرف اتنا کرنا کہ بورین کے سوا کچھ نہ پینا------ او کے؟" وہ گلاس لے کر چل دی۔

دس بجے کے قریب جب کہ میں کھانے کا آرڈر دے چکا تھا اور لاؤنج میں بہت کم آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ہیلن نے ٹیبل کے قریب پہنچ کر ہیلو کہا۔ میں نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھتی ہوئی کہنے لگی۔ "مسٹر ہیرس مجھے آپ کو اسکاچ پر بگڑتے دیکھ کر بڑی ہنسی آ رہی تھی------ کیا آپ------"

میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "اکثر پیتا ہوں مس اسمتھ------ لیکن مجھے بورین کی خوشبو پسند ہے------ اور پھر دیکھئے نا بورین کے آرڈر پر اسکاچ------ ناراض ہونے کی بات نہیں کیا------ خیر چھوڑیئے------ کھانا کھائیں گی آپ؟"

مسکرا کر کہنے لگی۔ "شکریہ۔۔۔۔۔ کھانا کھا چکی ہوں۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "بورین' اسکاچ' جان ہیگ۔۔۔۔۔ یا لیڈیز ڈرنک شیری۔۔۔۔۔ کیا پینا چاہیں گی آپ؟ اوہ۔۔۔۔۔ سگریٹ تو لیجیے۔" میں نے وہی سگریٹ کیس کھول کر اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے سگریٹ کے بجائے سگریٹ کیس لے لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد سگریٹ نکال کر لوٹاتے ہوئے کہنے لگی۔ "مسٹر ہیرس۔ اس کے وزن سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ خالص سونے کا ہے۔" میں مسکرا کر جواب دینے لگا تھا کہ میڈ نے "ایکسکیوزمی" کہہ کر کھانے کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ میں نے اس کو روک کر کہا۔ "دو ہیگ۔" ہیلن نے مجھے دیکھتے ہوئے پا کر کہا۔ "جان ہیگ۔۔۔۔۔" لڑکی سر جھکا کر چلی گئی۔ میں نے اس کو لائٹ دی اور ہنس کر کہا۔ "واقعی سونے کا ہے۔۔۔۔۔ لیکن میں آپ کی شرط ختم کرانا چاہتا تھا تاکہ آپ۔۔۔۔۔ میرے ساتھ پی سکیں۔۔۔۔۔"

وہ ہنس دی۔۔۔۔۔ "کیوں' آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ میں آپ کے ساتھ۔" میں نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔ "میرا خیال تھا شاید آپ میری عزت افزائی کرنا پسند کریں گی۔۔۔۔۔ دراصل میں تنہائی سے بور ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اجنبی شہر میں یہ مشکل ہے۔"

"آپ کہاں رہتے ہیں؟" اس نے میری بات پوری ہونے سے پہلے سوال کیا؟"

"بمبئی" میں نے جواب دیا۔ "کل صبح ہی یہاں پہنچا ہوں۔" وہ بولی۔ "اوہ آئی سی۔" وہ میڈ کو آتے دیکھ کر اس سے مخاطب ہو گئی۔۔۔۔۔ اور ٹرے سے گلاس اٹھا لیا۔ میں "کیری آن پلیز" کہہ کر کھانا کھانے لگا۔ اس نے مسکرا کر گلاس والے ہاتھ کو سر سے بلند کیا اور پینے لگی۔ دو تین گھونٹ لے کر کہنے لگی۔ "بائی دی وے آپ یہاں ٹھہریں گے مسٹر ہیرس؟" میں نے کہا۔ "کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میرے والد سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹر ہیں۔"

"کس چیز کے؟" اس نے سوال کیا۔ میں نے کھاتے کھاتے جواب دیا۔ "پروویژن اشیا کے۔۔۔۔۔ یہاں آرمی کے ساتھ کوئی کنٹریکٹ ہوا ہے اور وہ برانچ کھولنا چاہتے ہیں۔" اس نے گھونٹ لے کر غور سے میری طرف دیکھا۔ "معاف کرنا مسٹر ہیرس' میں آپ سے ذاتی نوعیت کے سوال کر رہی ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "دیٹس آل رائٹ۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے ہم آگے چل کر اچھے دوست بن جائیں۔۔۔۔۔ میں آپ کو پسند کرنے لگا ہوں۔" وہ ہنس دی۔ گلاس خالی کر کے رکھتی ہوئی بولی۔ "سچ۔۔۔۔۔؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "آپ جانتی ہیں۔۔۔۔۔ اوہ بزر دبا کر اور منگایئے نا۔۔۔۔۔" میں نے بورین انڈیلتے ہوئے کہا اور خود ہی بزر پر انگلی رکھ دی۔۔۔۔۔ کہنے لگی۔ "کہیں ایسا نہ ہو گھر پہنچنا بھی مشکل ہو جائے۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "میں گاڑی میں بٹھا کر چھوڑ آؤں گا۔۔۔۔۔ کہاں رہتی ہیں آپ؟"

وہ بولی۔ "ریلوے لائنز میں۔۔۔۔۔ لیکن چھوڑیئے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "چھوڑ

دیا۔" وہ بھی ہنسنے لگی۔ میں نے سگریٹ کیس کی طرف اشارہ کیا اور وہ سگریٹ نکال کر لائٹر سے سلگانے لگی۔ دوسرے دو پیگ ہیلن نے بڑی مشکل سے ختم کیے میں بھی اس کے ساتھ بورین پیتا رہا اور جب وہ جھونکے کھا کھا کر سنبھلنے لگی تو "چلو" کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ سگریٹ کیس جیب میں ڈالا اور بریف کیس اٹھا کر چلنے لگا۔ وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور سنبھل کر میرے آگے آگے چلنے لگی۔ میں نے کاؤنٹر پر رک کر جین کے سامنے ایک نوٹ رکھا۔ اس نے بل کی طرف دیکھا اور دراز کھینچ کر اس میں نوٹ ڈال دیا۔ میں "کیپ دی چینج" کہہ کر ہیلن کے پیچھے چل دیا۔ دروازے سے نکلتے ہی اس نے رک کر میرا بازو تھامتے ہوئے کہا۔ "اب کہاں؟"

میں سیڑھیاں اتر کے اس کو اپنی گاڑی کے پاس لایا اور دروازہ کھول کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بمشکل اندر داخل ہوئی اور میں نے دروازہ بند کر کے انجن سٹارٹ کیا تھا کہ میرے کندھے پر سر رکھ دیا اور بولی۔ "آج کچھ زیادہ ہی ہو گئی ہیرو ـــــ تمہارا چھوٹا نام کیا ہے؟" میں نے گاڑی بیک کر کے نکالتے ہوئے کہا۔ "وکٹر ـــــ میرے دوست مجھے وکی کہتے ہیں۔" وہ مسکرا کر دیکھتی ہوئی بولی۔ "ہاؤ سویٹ ـــــ" میں نے پیچھے کی طرف نظر ڈالی۔ سمن سو گز کے فاصلے سے ہمارا پیچھا کر رہا تھا۔ گاڑی روڈ پر آتے ہی میں نے ٹوپ گیئر لگا کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا۔ وہ میرے جسم سے چپک گئی اور جذباتی انداز میں بولی۔ "وکی میں تمہاری کمپنی پسند کرتی ہوں۔" میں نے اس کو گدگداتے ہوئے کہا۔ "میں بھی ـــــ وعدہ کرو کہ جب تک میں یہاں ہوں' میرے ساتھ رہو گی۔"

"تمہارا مطلب ہے ـــــ مستقل طور پر؟" اس نے کندھے سے سر اٹھا کر کہا۔ "ہاں۔" میں نے جواب دیا۔ "مستقل طور پر ـــــ چوبیں گھنٹے ـــــ کار میں بھی ـــــ کلب میں بھی ـــــ کمرے میں بھی ـــــ کل میں تمہیں شاپنگ کرانا چاہتا ہوں۔" اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "آہ وکی ـــــ تم تو ایک گھنٹے میں ہی میری روح میں سما گئے ـــــ ڈارلنگ ـــــ کیا یقین کر لوں تم واقعی ایسے ہو؟" میں نے اس کا رخسار تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "آزما کر دیکھو۔" اس نے میرے بازو میں کاٹ لیا ـــــ اور سر کو جھٹک کر بولی۔ "نہیں شاید ـــــ میں شراب کے زیر اثر کوئی خواب دیکھ رہی ہوں ـــــ ہاں یہ خواب ہی ہے ـــــ اگر میں اتنی خوش قسمت ہوتی کہ تم جیسا خوبصورت شہزادہ مجھے پسند کرے تو کبھی باغی نہ ہوتی ـــــ" میں اس کے چہرے پر نظر ڈال کر مسکرا دیا۔ "ڈیئر کس سے بغاوت کی تم نے؟ کیا تم جیسی حسین لڑکی بھی ـــــ میں یقین نہیں کر سکتا۔" وہ بولی۔ "ڈارلنگ تمہیں معلوم نہیں اینگلو انڈین ہونا کتنی بڑی سزا ہے ـــــ لیکن اوہ ـــــ کیا میں بہک نہیں رہی ہوں ـــــ کیا میں تم پر ـــــ" میں نے اس کو سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ کر بھینچتے ہوئے کہا۔ "تم

مجھ پر اعتماد کر سکتی ہو ------ میں بھی اینگلو انڈین ہوں تمہاری طرح ------ میں بھی خود ساختہ وہائٹس سے کچھ کم بیزار نہیں ہوں ------ یہ اور بات ہے کہ میرے ڈیڈی لاکھوں کروڑوں کے مالک ہیں اور برٹش گورنمنٹ ان کا تعاون حاصل کرنے پر مجبور ہے ------ ورنہ ڈیم اٹ ------ "میں اظہار تمول کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دے رہا تھا۔ وہ بے چین ہو کر بولی۔ "اوہ ڈارلنگ ------ تم اب تک کہاں چھپے ہوئے تھے ------ خدا کے لئے جلدی کہیں چلو ------ میں تمہیں اپنی آنکھوں میں بٹھا لینا چاہتی ہوں۔" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے راستہ بتاؤ ------ مجھے یہاں کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے۔" اس نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ "پہلی کراسنگ پر دائیں جانب ٹرن لینا' چار فرلانگ پر ہوٹل ایکسلسیئر ہے ------ " میں نے اس کے اشارے پر چلنا شروع کیا اور چند منٹ میں ہوٹل کے سامنے پہنچ کر گاڑی پارک کر دی ------ انجن بند کر کے چابی نکالی اور سو کا ایک نوٹ اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "تم ری سپشن روم میں جا کر اپارٹمنٹ بک کراؤ ------ میں کار گیراج میں رکھوا کر آ رہا ہوں۔" اس نے نوٹ پرس میں ڈالا اور دروازہ کھول کر باہر نکلی اور مسکراتی ہوئی پورٹیکو کی طرف چل دی۔ میں نے گاڑی سے نکل کر دروازے لاک کئے اور آڑ میں جا کر سمن کو اشارہ کیا۔ ایک سیکنڈ میں وہ گاڑی کے پیچھے پہنچ کر رکا۔ میں نے آہستہ سے کہا "وہ میرے ساتھ ہے سمن ------ تم جا کر صاحب کو بتاؤ میں ایکسلیئر میں ہوں اور صبح دس بجے سے پہلے باہر نہیں نکلوں گا۔" وہ سر کے اشارے سے سلام کر کے چل دیا۔ میں ری سپشن روم میں پہنچا تو ہیلن کمرہ بک کرا چکی تھی۔ مینجر نے گڈ ایوننگ مسٹر ہیرس کہہ کر رجسٹر میرے سامنے کر دیا۔ میں نے سرسری نظر ڈال کر دستخط کر دیئے۔ رجسٹر میں مسز اینڈ مسٹر وکٹر ہیرس لکھا ہوا تھا۔ مینجر نے ریسپشنسٹ کو چابی دے کر سکینڈ فلور پر اپارٹمنٹ نمبر ۲۱۵ کھولنے کو کہا۔ ہیلن میرا بازو تھام کر لفٹ کی طرف چل دی۔

یہ ڈبل روم اپارٹمنٹ تھا۔ قیمتی فرنیچر اور فکچر سے آراستہ ------ ہیلن کے چہرے پر شراب مسکراہٹ بن کر پھیلنے لگی۔ میں نے رسٹ واچ کی طرف دیکھ کر ریسپشنسٹ سے کافی اور اسٹیٹ ایکسپریس کاٹن بھیجنے کو کہا اور وہ گڈ نائٹ کہہ کر چل دی۔ دروازہ بند ہوتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر مجھ سے ٹکرا گئی۔ میں نے اس کو سینے سے لگا کر چوم لیا۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ مجسم شراب بن گئی۔ اس نے خود میرا کوٹ اتارا۔ ٹائی کھینچ کر صوفے پر پھینکی اور ایک لمحے میں خود سپردگی کی تمام منازل طے کر لیں۔ نصف گھنٹے بعد بیرہ کافی اور سگریٹ لے کر آیا تو وہ غیر قانونی طور پر مسز ہیرس' بیگم نعیم اور شریمتی یوراج کرن بن چکی تھی۔

ساڑھے دس بجے صبح میں اس کو نیچے لے کر آیا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے سڑک پر نظر

ڈالی تو سمن موٹر سائیکل پر گزرتا دکھائی دیا۔ میں نے ہاتھ باہر نکال کر اس کو واپس ہونے کا اشارہ کیا اور بازار کی طرف ٹرن لیتے ہوئے ہیلن سے پوچھا۔ "کیا خریدنا چاہتی ہو؟" مسکرا کر کہنے لگی۔ "جو کچھ تم پسند کرو ڈارلنگ۔" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے ہر وہ چیز پسند ہو گی جو تمہاری پسند ہو ــــــ اچھا پہلے میرے کوٹ کی اندرونی جیب سے کچھ نوٹ نکال کر اپنے پرس میں رکھ لو ــــــ اس کے بعد ــــــ"

اس نے "ایز یو پلیز ڈارلنگ" کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند گریز نکال کر پرس میں رکھتی ہوئی بولی۔ "آٹھ سو ــــــ اور یہ کافی سے زیادہ ہیں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "نان سینس' مسز ہیرس اور آٹھ سو روپے شاپنگ کے لئے پرس میں لے کر جائے ــــــ چند اور نکالو ــــــ بلکہ ٹھہرو ــــــ" میں نے بایاں ہاتھ جیب میں ڈال کر جتنے نوٹ انگلیوں کی گرفت میں آئے' نکال کر اس کی گود میں ڈال دیئے' اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "وکی تم کتنے اچھے ہو۔" کہہ کر اس نے نوٹ پرس میں ڈالے اور بولی۔

"ڈارلنگ تم نے مجھے مسز کہا؟" میں نے سامنے سے نظر ہٹائے بغیر مسکرا کر جواب دیا۔ "ڈیئر تم نے ہوٹل میں مسز ہیرس نہیں لکھوایا۔" وہ ہنسنے لگی۔ میں بھی ہنس دیا۔

شام کو چھ بجے کے قریب شاپنگ کر کے لوٹے تو ہمارے ساتھ دو سوٹ کیس سامان سے بھرے ہوئے تھے۔ کمرے میں پہنچ کر چائے پیتے ہوئے میں نے کہا۔ "ہیلن تمہاری غیر حاضری سے تمہارے والدین تو ناراض نہیں ہوں گے۔" بولی۔ "فکر مت کرو ــــــ میں بالکل آزاد ہوں ــــــ پارٹی ورک میں ایک ایک ہفتہ ــــــ"

"پارٹی؟ ــــــ ورک؟" میں نے کہا۔ "کیسی پارٹی؟"

اس نے سگریٹ کھینچتے ہوئے کہا۔ "پولی ٹیکل پارٹی ــــــ میں نے رات کو نہیں کہا تھا کہ میں ریوولیوشنری ہوں۔"

"اوہ یس ــــــ" میں نے اس کو لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "ہاں تم نے کہا تھا ــــــ اب مجھے یاد آتا ہے ــــــ لیکن ہنی میں ــــــ اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا۔" مسکرا کر میرے گال پر چٹکی لیتی ہوئی بولی۔ "کب تک ڈارلنگ ــــــ ایک ہفتہ ــــــ ایک مہینہ ــــــ ایک سال ــــــ رومانس تھوڑے دن چلتا ہے۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ بولی۔ "یہ صحیح ہے ــــــ ہم ایک دوسرے کو فلرٹ کر رہے ہیں ــــــ کب تک کریں گے؟" میں نے اس کے بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "تو تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں ہیلن؟" بولی۔ "کرتی ہوں وکی ــــــ ہر چیز سے زیادہ کرتی ہوں ــــــ ہمیشہ کرتی رہوں گی ــــــ لیکن کیا محبت ہی دنیا میں ایک کام ہے کیا اس کے لئے سب کچھ چھوڑ دینا چاہئے۔ نظریہ' سیاست' انتقام' فکر معاش؟ فکر معاش تمہارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن کیا سیاست بھی؟" میں اس

کی باتیں سن کر حیران رہ گیا۔ وہ یکسر بدلی ہوئی نظر آنے لگی----- میں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا خیال ترک کر دیا اور مسکرا کر کہا۔ "ہیلن ڈارلنگ، تم آخر کس سے انتقام لینا چاہتی ہو----- فرسٹریشن کا شکار تو نہیں ہو کہیں؟"

"نہیں----- میں فرسٹریشن کی قائل نہیں ہوں۔ مجھے برٹش سے نفرت ہے----- وہ ظالم ہیں----- سو سال سے انڈیا کو ایکس پلائٹ کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے ہمارے ساتھ بھی سوتیلی ماں کا سلوک شروع کر دیا۔ ہم بھی انگریز ہیں----- لیکن انڈیا میں چند رشتے ہونے کے باعث انہوں نے ہمیں ڈسکارڈ کر دیا۔ ہم سے رشتہ کرنا پسند نہیں کرتے----- ہمیں اچھوت کی طرح نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں----- ہم انگلینڈ نہیں جا سکتے۔ انڈیا میں رہ نہیں سکتے----- کہاں جائیں؟ لارڈ آل مائٹی کے پاس؟ جہنم میں، نہیں، ہمیں انڈیا میں رہنا ہے----- انگریز عنقریب یہاں سے بھاگ رہا ہے----- اور جب بھاگ رہا ہے اور ہمیں چھوڑ کر بھاگ رہا ہے تو پھر ہم اس کو ایک لات کیوں نہ لگائیں کہ کم از کم انڈیا تو ہمیں اپنا سمجھے-----"

میں نے اس کی کمر تھپک کر کہا۔ "مجھے تم سے اتفاق ہے ڈیئر----- لیکن افسوس میں پولیٹکس میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ میرا فیلڈ نہیں ہے اور پھر میرے ڈیڈی کا لاکھوں روپیہ کاروبار میں پھنسا ہوا ہے اور میں ان کا ایک ہی بیٹا ہوں۔"

وہ مسکرا کر بولی۔ "کون کہتا ہے کہ تم ہم جیسے ہو جاؤ----- لیکن میں تمہیں اپنے متعلق بتا رہی ہوں-----"

میں نے مسکرا کر کہا۔ "تم لاکھوں میں ایک ہو ہیلن----- ہم لوگ اس انداز میں نہیں سوچتے----- ابھی تک انگریز کے دامن سے لپٹے رہنے پر فخر کرتے ہیں۔ اسی میں خوش ہیں کہ کم از کم ہندوستانیوں پر تو دھونس-----"

"وہ دامن اب پھٹ رہا ہے ڈارلنگ اور ہمیں خوشی سے گریبان تک پھاڑ ڈالنا چاہئے۔ اس نے کہا۔

"وہ اس کے پھٹنے پر شرمائے گا نہیں ہیلن----- اس کو پھینکے گا بھی نہیں----- چار ٹانکے لگا کر اوپن شرٹ کہنا شروع کر دے گا اور اسی طرح سینہ تان کر چلے گا۔ وہ بد ترین شکست کو بھی کامیاب پسپائی کہتا ہے-----"

اس نے قہقہہ لگایا----- اور اٹھتی ہوئی بولی۔ "کم آن وکی چلو بار میں چل کر کچھ پئیں-----" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "یہیں منگا لیتے ہیں----- روم سروس کو رنگ کر کے کوارٹر اسکاچ سوڈا اور کٹلیس وغیرہ منگاؤ-----" اس نے ریسیور اٹھا کر آرڈر دیا اور جلدی آنے کو کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ میں منہ ہاتھ دھونے کے لئے غسل خانے کی طرف چلا گیا۔ واپس آیا تو ہیلن ڈرنکس سامنے رکھے بیٹھی تھی----- اور میں اپنے ذہن

میں ایک سوال لئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاس میں انڈیلی' برف ڈالی اور مسکرا کر بولی۔ "اسکاچ تو تم پیتے نہیں وکی۔" میں نے ہنس کر گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اسکاچ کے ساتھ اسکاچ پیتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری صحت کا جام۔" اس نے گلاس آگے بڑھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ میں نے بھی پینی شروع کر دی۔ کوارٹر انڈیلنے کے بعد وہ میری گود میں گر گئی۔۔۔۔۔ اور آگے بڑھنے لگی تو میں نے اس کو بھینچتے ہوئے کہا۔ "ہنی اگر مائنڈ نہ کرو تو ایک بات پوچھوں۔" مسکرا کر بولی۔ "پوچھو۔۔۔۔۔ میں مائنڈ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔" میں نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھرا کر کہا۔ "تم کافی پڑھی لکھی اور پولیٹیشن قسم کی لڑکی ہو' ایں نا؟" وہ بولی۔۔۔۔۔ "درست۔" میں نے کہا۔ "مجھ پر یہ غیر سیاسی توجہ کس طرح فرمائی گئی؟" اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔ "وکی' میں تمہیں سچ بتا سکتی ہوں لیکن پہلے ورڈ آف آنر دو کہ مجھ سے کوئی۔۔۔۔۔" اسے ہچکچاتے دیکھ کر میں نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "مائی ورڈ آف آنر۔۔۔۔۔ میں تم کو کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہونے دوں گا ڈارلنگ۔۔۔۔۔ کیا تم مجھے اتنا ذلیل سمجھتی ہو کہ اپنی سویٹ ہارٹ سے دھوکا کر سکتا ہوں؟"

اس نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "نہیں' تم کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اچھا تو سنو' جس وقت تم آئے' میں نے تمہیں غور سے دیکھا' پسند کیا۔۔۔۔۔ بستر کے لئے نہیں' شکار کے لئے۔۔۔۔۔"

"شکار کے لئے۔۔۔۔۔ کیوں؟"

"انگریز سمجھ کر۔" اس نے کہا۔ "لیکن ذرا سی بات پر تمہارا اکھڑ جانا اور روپے کو پانی کی طرح استعمال کرنا دیکھ کر میں نے تمہیں امریکن سمجھا۔۔۔۔۔ اور امریکیوں سے ہمیں کوئی پرخاش نہیں۔۔۔۔۔ اس لئے دوست بننے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ اور پھر تم اتنے سویٹ ثابت ہوئے۔۔۔۔۔"

"ایک منٹ۔" میں نے کہا۔ "شکار سے تمہارا مطلب دوسری دنیا میں بھیجنا۔۔۔۔۔؟"

مسکرا کر بولی۔ "ہشت۔ وکی تم کتنے خطرناک ہو ڈیئر۔۔۔۔۔ کیا ہم جلاد ہیں۔ پکڑتے ہیں کسی مقصد کے لئے۔۔۔۔۔ جو سیاسی ہے۔"

"مثلاً" میں نے کہا۔ "میری سمجھ میں نہیں آیا ڈارلنگ۔" مسکرا کر بولی۔ "تو جانے دو کیوں اپنے دماغ کو تکلیف دیتے ہو؟"

"اچھا جانے دو ہی۔" میں نے کہا۔ "شاید تم میرے ورڈ آف آنر کو سیاست دانوں کا ورڈ۔۔۔۔۔" اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "ارے ڈارلنگ انہوں نے ہمارے کچھ ساتھی گرفتار کر رکھے ہیں۔۔۔۔۔ ہم ان کے افسروں کو پکڑ رہے ہیں۔ ایک دے

دیں۔۔۔۔۔ ایک ہم سے لے لیں۔ کیا سمجھے۔۔۔۔۔؟"
میں نے ہنس کر کہا۔ "سمجھ گیا۔۔۔۔۔ ڈارلنگ۔۔۔۔۔ اب ڈر رہا ہوں کہ اگر مجھے بھی پکڑ لیتیں تو۔۔۔۔۔"
مسکرا کر کہنے لگی۔ "پکڑ تو رکھا ہے۔۔۔۔۔ فرق اتنا ہے کہ تم کلکتے کے ہوٹل میں ہو اور وہ کہیں دور کی سیر کر رہے ہیں۔"
"کہاں کی۔" میں نے بے ساختگی سے کہا۔ وہ بولی۔ "یہ نہیں بتا سکتی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اتنا کچھ بتانے کے بعد ذرا سی بات پر میری دل شکنی گوارا کر لو گی۔" مسکرا کر بولی۔ "نہیں وکی۔ وہ دانا پور کی ایک حویلی میں ہیں۔۔۔۔۔ ہمیں کوئی بیچ کا آدمی نہیں مل رہا جو ملٹری چیف سے بات کر سکے۔"
میں نے ہنس کر کہا۔ "میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ بولو کس کو چھڑانا ہے۔۔۔۔۔ کس کے بدلے میں چھڑانا ہے؟"
"انیل کمار گھوش کو۔ لیکن کیا تم ایسا کر سکتے ہو وکی؟"
"کوشش کروں گا۔۔۔۔۔ کوئی مشکل کام تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ بدلے میں کس کو دو گی۔"
وہ بولی۔ "بے وقوف ہو وکی۔۔۔۔۔ یہ بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔ وہ فوراً" تمہیں گرفتار کر لیں گے۔" میں نے کہا۔ "میں انہیں لیٹر لکھ کر سائٹیل کر لوں گا۔۔۔۔۔ تم نام بتاؤ۔۔۔۔۔" وہ بولی۔ "تم اپنے ڈیڈی کو بلا لو وہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اور نام ہے کیپٹن ہنٹرس۔"
میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "او کے۔۔۔۔۔ کوشش کروں گا یہ میرا وعدہ ہے۔" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ میں اسے لے کر بار کو چل دیا۔
گرینڈ کی طرح ا یکسلیئر میں بھی بار اور لاؤنج کمبائن تھیں اور شام کا وقت ہونے کے باعث لاؤنج میں کسی میز پر دو کرسیاں خالی نہیں تھیں۔ ہم نے چند منٹ کاؤنٹر کے قریب رک کر انتظار کیا لیکن کوئی جگہ خالی نہ ہوئی۔ آخر میں نے منیجر کو ہاف بوربن اور سوڈا وغیرہ روم نمبر ۲۱۵ میں بھیجنے کو کہا اور پھر اپارٹمنٹ میں پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر پینے کے بعد جب ہیلن بار بار جھونکے کھا کر مجھ سے چپکنے لگی تو میں نے کہا۔ "ڈارلنگ۔۔۔۔۔ کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ تمہارا سامان گھر پہنچا دیا جائے۔"
اس نے میرے کندھے سے سر اٹھا کر کہا۔ "جلدی کیا ہے وکی؟" میں نے کہا۔ "اپنے ڈیڈی سے متعارف نہیں کرانا چاہتیں کیا مجھے؟"
خواب آلود آواز میں بولی۔ "اتنا قریب آنے کی کوشش تو نہ کرو وکٹر کہ میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاؤں کہ کل صبح ہوتے ہی پرپوز کرنے والے ہو!" میں نے ہنس کر کہا۔

"ڈارلنگ ابھی چھ مہینے تو یہاں کاروبار کے انتظام میں لگ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے ڈیڈی یہاں مکان بھی بنائیں یا----- خرید لیں----- یقین کرو----- اس سے پہلے میں والد کو شادی کا اشارہ بھی نہیں دے سکتا----- ویسے انہیں معلوم ہے----- ان کا لاڈلا فرشتہ نہیں ہے----- اب؟----- بولو کیا کہتی ہو؟"

مسکرا کر کہنے لگی۔ "یہ ٹھیک ہے وکی----- اتنے عرصے میں ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لیں گے-----" میں نے گلاسوں میں اور انڈیلتے ہوئے کہا۔ "پیو ڈارلنگ----- پھر چلتے ہیں----- اگر تمہارے ڈیڈی ہوئے تو چند منٹ ان سے باتیں کریں گے اور اگر نہ ہوئے تو سوٹ کیس رکھ کر چلے آئیں گے----- کھانا بہرحال یہیں کھائیں گے----- تمہیں بھوک تو نہیں لگ رہی نا؟"

نفی میں سر ہلا کر بولی۔ "نہیں----- لیکن میں ڈیڈی سے کیا کہہ کر-----"

میں نے مسکرا کر ایک گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کہنا ایک کامریڈ ہے جو تم میں دلچسپی لے رہا ہے۔" اس نے گھونٹ لیتے لیتے گلاس ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ "نان سینس----- ڈیڈی' کبھی یقین نہ کریں گے کہ تم کامریڈ ہو سکتے ہو' وہ تمہیں دیکھتے ہی کہیں گے----- میں شرط لگاتا ہوں ہیلن' یہ برٹش انٹیلی جینس کا آدمی ہے----- اور تم-----"

"مصیبت میں پڑنے والی ہو-----" میں نے قہقہہ لگا کر اس کا جملہ مکمل کیا۔ "او کے ہنی----- پھر تو میں ان سے ضرور ملوں گا اور ہر ہفتہ ملتا رہوں گا----- چند روز میں ڈیڈی یہاں آنے والے ہیں اور میں ان کی رالز میں تمہیں لے کر جاؤں گا----- تاکہ وہ مجھے کم از کم انٹیلی جینس چیف تو سمجھنے لگیں-----"

ہیلن نے قہقہہ لگایا اور گلاس رکھ کر میرے گلے میں بانہیں ڈال دیں----- میں نے اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر مسہری پر رکھ دیا۔ نصف گھنٹے بعد کھانا آگیا۔ چند لقمے کھانے کے بعد میرے ذہن میں ایک تازہ سوال ابھرا اور میں نے کھاتے کھاتے کہا۔ "ہیلن کیا واقعی تم کو انیل کمار کی رہائی سے دلچسپی ہے؟" مسکرا کر بولی۔ "پارٹی کو دلچسپی ہے-----" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھر جہنم میں جائے انیل بھی اور پارٹی بھی----- میرا ان سے کیا تعلق!" وہ کہنے لگی۔ "وکی تو کیا تم سنجیدگی سے اس مسئلے پر سوچ رہے ہو؟"

"خوب۔" میں نے اس کے چہرے پر نظریں جما کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "شاید تم کو یقین نہیں میں تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں-----"

"وکی۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "تم میرے لئے بہت کچھ کر سکتے ہو----- لیکن یہ بہت اہم مسئلہ ہے----- وہ انیل کو کسی قیمت پر چھوڑنے کو تیار نہ ہوں گے----- الٹا تم مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔"

"او کے۔" میں نے کھانے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔ "کل میں اپنے ایک دوست سے بات کر کے دیکھوں گا۔۔۔۔۔ اگر کوئی چانس نظر آیا تو بہتر ہے ورنہ۔۔۔۔۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اس کیپٹن کا؟"

"کیپٹن ہنٹرس۔" اس نے فارک رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "لیکن وکی اس کے رہا ہونے کے بعد مجھے انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ہنی تم میری دوست ہو۔۔۔۔۔ اگر وہ تمہاری طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھے گا تو میں اسے سچ مچ انڈر گراؤنڈ کر دوں گا۔۔۔۔۔ چرچ یارڈ میں۔" وہ ہنس دی۔ "او کے ڈارلنگ۔۔۔۔۔ پہلے مجھے پارٹی لیڈر سے مشورہ کر لینے دو پھر۔"

"ڈونٹ بی سلی۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "تم میرا تماشا بنانا چاہتی ہو۔ آل رائٹ' فارگیٹ اٹ۔۔۔۔۔ ہم صرف دوست رہیں گے۔۔۔۔۔ کیا ضرورت ہے انیل اور ہنٹرس کو اپنا درد سر بنائیں۔۔۔۔۔ کافی پیو۔۔۔۔۔ سیر کو چلتے ہیں۔۔۔۔۔ یا تم مناسب سمجھو تو مسٹرا سمتھ سے تعارف کرا دینا۔۔۔۔۔ یا صرف اپنا سامان رکھ کر چلی آنا۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

کافی ختم کر کے میں نے مینجر کو بل ادا کرتے ہوئے کہا۔ "ہم رات کو دیر سے لوٹیں شاید۔۔۔۔۔ اپارٹمنٹ ہمارے نام پر ہی رہے گا۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔ "آپ ہی کے نام پر رہے گا سر۔" میں نے ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ہنی میں گاڑی میں گیسولین ڈلوانے جا رہا ہوں۔ تم پورٹر کے ساتھ سامان لے کر دس منٹ میں نیچے پہنچ جاؤ۔۔۔۔۔ چابی لینا نہ بھولنا۔" وہ مسکرا دی۔

پارکنگ لاٹ میں گاڑی کے پاس پہنچتے پہنچتے میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ سمن کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی موٹر سائیکل بھی یہاں نہ تھی۔ میں نے چابی نکال کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور وہیل سنبھال کر گاڑی بیک کی۔ سڑک پر پہنچ کر ہارن بجایا اور پٹرول پمپ کی طرف چل دیا۔ گاڑی رکتے ہی ایک لڑکے نے کھڑکی کے قریب پہنچ کر سلام کیا۔ میں نے ٹینک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "فل کرو۔" لڑکے نے کچھ کہنا چاہا لیکن میرے چہرے کی طرف دیکھ کر "سر" کے سوا کچھ نہیں کہہ سکا اور سر جھکا کر پیچھے کی طرف چل دیا۔ اسی وقت سمن کی موٹر سائیکل' دائیں جانب والے دروازے کے قریب پہنچ کر رکی۔ میں دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "سمن میں اس کو لے کر ریلوے لائنز جا رہا ہوں۔ چیف سے کہو کہ ایک پرائیویٹ کار میں چار پانچ جوان جو آٹو میٹک ہتھیاروں سے مسلح ہوں۔ ایک گھنٹے میں ریلوے لائنز میں کلاس ون انجن ڈرائیوروں کے بنگلوں کے قریب پہنچ کر ہمارا انتظار کریں۔۔۔۔۔ ان کے پاس پٹرول فاضل ہونا چاہئے۔۔۔۔۔ ہمیں بہت دور۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے چھ سات گھنٹے کے سفر پر جانا

ہے۔۔۔۔۔" اس نے "بہتر ہے۔" کہہ کر گاڑی گھمائی اور تیزی سے روانہ ہو گیا۔ میں نے لڑکے کو پے منٹ کر کے گاڑی بیک کی اور ہوٹل کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر دروازہ کھول دیا۔ پورٹر نے دونوں سوٹ کیس پچھلی سیٹ پر رکھے۔ ہیلن نے اس کو ٹپ دی اور میرے برابر آ کر بیٹھ گئی۔ میں نے گاڑی باہر نکالی اور ریلوے اسٹیشن کی طرف چل دیا۔ ہیلن نے سگریٹ سلگا کر دیتے ہوئے کہا۔ "شاید ڈیڈی گھر پر نہ ہوں وکی۔" میں نے ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "تو پھر سیر کو نکل جائیں گے۔۔۔۔۔ دریا کتنی دور ہے؟" مسکرا کر بولی۔ "راستہ جانتی ہوں۔۔۔۔۔ فاصلہ معلوم نہیں!" میں نے اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "فاصلے کی پروا نہیں۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ جانے میں معلوم ہو جائے گا۔" وہ مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر اس نے راستہ بتانا شروع کیا۔ ایک پل عبور کرنے کے بعد تھوڑی دیر میں ریلوے کوارٹرز پہنچ گئے۔ مینٹل اسٹاف اور درجہ سوم اور درجہ دوم آفیسرز کوارٹرس سے گزرنے کے بعد ایک بنگلے کی روش کے قریب پہنچ کر اس نے کہا۔ "یہ ہے ہمارا بنگلہ۔" میں نے پھاٹک کے قریب پہنچ کر انجن بند کر دیا۔ وہ دروازہ کھول کر نیچے اتری اور کہنے لگی۔ "آؤ۔۔۔۔۔" میں نے سوٹ کیسوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے مجھے باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ خانساماں لے جائے گا۔ پہلے اندر آؤ ڈیڈی سے ملو۔۔۔۔۔ اگر وہ نہ ہوں تو تھوڑی دیر بیٹھو۔۔۔۔۔ پینگ گیسٹ کی طرح ایک دم سامان کے ساتھ اندر جا کر ان کو چکرانے سے کیا فائدہ؟"

میں نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ "ایز یو پلیز۔" اس نے میرے بازو کو ٹھوکا دیا اور چلتے ہوئے کہا۔ "گاڑی لاک کر دو وکی۔ میں اندر جا کر ڈیڈی کو دیکھتی ہوں۔"

میں نے گاڑی کے دروازے لاک کیے اور سگریٹ کا کش لیتا ہوا گرد و پیش کا جائزہ لینے لگا۔ چند منٹ بعد وہ واپس آئی اور مسکرا کر کہنے لگی۔ "آؤ ڈیڈی' جیفری میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" میں اس کے ساتھ بنگلے کے احاطے میں داخل ہوا۔ باغیچہ عبور کرتے ہی جیفری والے کمرے کا دروازہ تھا۔ جس کے اوپر لگا ہوا بلب بلیک آؤٹ کی وجہ سے روشن نہیں کیا گیا تھا۔ کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی ایک پینتالیس سالہ بھاری بھرکم بلند قامت شخص نے جو سلیپنگ سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ مسکرا کر "ویل کم" کہا۔ میں نے گڈ ایوننگ مسٹر اسمتھ کہہ کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے پر نظر ڈالی اور ٹھٹک کر رہ گیا۔ یہ وہی شخص تھا جو اس میل ٹرین کو ڈرائیو کر رہا تھا' جس میں میں نے انیل کو گرفتار کیا تھا۔ مصافحہ کرتے ہوئے اس نے بھی مجھے غور سے دیکھا اور اس کی مسکراہٹ حیرت میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیلن کی طرف دیکھا اور مری آواز میں بولا۔ "یو چیف۔۔۔۔۔" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "میرا نام وکٹر ہیرس ہے مسٹر اسمتھ۔" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "مجھے معلوم ہے میں نے

آپ کا شناختی کارڈ پڑھا تھا۔" میں نے ہنس کر ڈھٹائی کا سہارا لیا۔ "میرا شناختی کارڈ؟" شاید آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر اسمتھ۔۔۔۔" ہیلن نے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈی یہ تو پرسوں ہی بمبئی سے آئے ہیں اور ایک بہت بڑے کنٹریکٹر ہیں۔۔۔۔ آیئے اندر چلئے میں آپ کو سمجھاتی ہوں۔" وہ "او کے بے بی" کہہ کر کمرے میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہیلن نے میری کمر کو ہاتھ لگا کر کہا۔ "بیٹھو مسٹر ہیرس۔" میں اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہیلن نے گھنٹی بجا کر خانساماں کو بلایا اور کافی تیار کرنے کو کہا۔ مسٹر اسمتھ کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا' ان کے ہاتھ میں پائپ لرز رہا تھا۔ ہیلن کو کرسی پر بیٹھتے ہوئے دیکھ کر بمشکل اٹھے اور بولے۔ "ایک منٹ ہیلن۔" ہیلن ان کا ہاتھ تھام کر ایک طرف لے گئی اور دونوں پچھلے برآمدے کی طرف کھلنے والے دروازے کے قریب پہنچ کر سرگوشی کے لہجے میں باتیں کرنے لگے۔ میں سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔۔۔۔ مجھے یہاں آنے کی غلطی کرنے پر تمام بازی پلٹتی دکھائی دی۔ غنیمت تھا کہ وہ اسی کمرے میں موجود تھے۔ ورنہ میرے لئے کھل کر سامنے آ جانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔ اس مرحلے میں' میں ہیلن کا اپنے ہاتھ سے نکل جانا برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ خطرہ اب بھی موجود تھا۔ وہ کسی بھی لمحے ایکسکیوز می مسٹر ہیرس کہہ کر کھسکنے کی کوشش کر سکتی تھی لیکن جتنا وقت گزر رہا تھا میرے لئے فائدہ مند تھا۔ میں ایک فیصلے پر پہنچ کر مطمئن ہو گیا۔ مجھے ان کی باتیں سننے کی کوشش کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسانی سے سمجھا جا سکتا تھا کہ ان کے پیروں تلے کی زمین میں زلزلہ آیا ہوا ہے۔۔۔۔ مجھے خطرہ تھا مسٹر اسمتھ کا ہارٹ فیل نہ ہو جائے۔ وہ اس وقت تک باتیں کرتے رہے جب تک کہ خانساماں کافی لے کر نہ آ گیا۔ اس نے ٹرے میز پر رکھ کر چلتے ہوئے کہا۔ "مس اسمتھ کافی پی لیجئے۔" ہیلن نے گردن گھما کر دیکھا۔ مسٹر اسمتھ نے باآواز کہا۔ "آؤ۔۔۔۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔" دونوں متاملانہ قدموں سے چلتے ہوئے آکر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میں نے مسکرا کر ہیلن کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔ گھبراہٹ چھپانے کے لئے کافی پاٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کا ہاتھ کانپتے دیکھ کر میں نے کافی پاٹ لیتے ہوئے کہا۔ "مس اسمتھ میرا خیال ہے۔۔۔۔ تمہارے ڈیڈی نے میرے یہاں آنے کا کچھ اچھا اثر نہیں لیا۔۔۔۔"

ہیلن نے افسردہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔۔۔۔ میں نے کافی پیالی میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "ویل؟" مسٹر اسمتھ نے کھنکار کر گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ہیرس آپ یقین فرمایئے مجھے آپ کی تشریف آوری پر صرف خوشی نہیں بلکہ فخر ہے کہ آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا۔۔۔۔ لیکن کیا آپ کی یہ وزٹ محض دوستانہ نوعیت کی ہے؟"

میں نے کافی پاٹ ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کا کیا خیال ہے مسٹر اسمتھ؟ کیا

آپ مجھے مس ہیلن کا دوست نہیں سمجھتے؟" ہیلن نے پیالیوں میں شکر ڈالتے ہوئے کہا۔"
میں نے انہیں بتایا۔ مسٹر ہیرس میرے بہترین دوست ہیں---- لیکن---- جیسا کہ میں نے پہلے تم سے کہا تھا ڈیڈی کا خیال ہے تم----" اس نے استفہامیہ نظروں سے باپ کی طرف دیکھا---- مسٹر اسمتھ نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ٹو بی ویری فرینک---- ہیلن ایک برخود غلط لڑکی ہے مسٹر ہیرس یہ کسی مقصد میں---- جس کا اظہار اس وقت بے محل ہے ناکام ہو کر انتقاماً" ایک سیاسی پارٹی میں شامل ہو گئی اور----" وہ بولتے بولتے رک گئے۔ میں نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے---- اس سے کہیں زیادہ معلوم ہے مسٹر اسمتھ کافی پیجئے۔"

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "تو کیا یہ انتہائی خطرناک نہیں؟" میں نے کافی گھونٹ لے کر کہا۔ "ہو سکتا ہے---- لیکن یہ میری دوست ہیں اور ابھی تک تعاون کر رہی ہیں---- اس لئے کم از کم اس معاملے میں ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔" انہوں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "اوہ---- شکریہ---- مسٹر ہیرس---- بہت بہت شکریہ---- کیا میں اسے آپ کا وعدہ سمجھوں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "میں وعدہ بہت پہلے کر چکا ہوں۔" ہیلن نے کہا۔ "یہ صحیح ہے ڈیڈی۔" کہنے لگے۔ "تو پھر فوراً" ان کے ساتھ جاؤ اور جس طرح ممکن ہو---- کیپٹن---- کیا؟"

ہیلن بولی۔ "کیپٹن ہنٹرس۔" وہ بولے۔ "وہ جہاں بھی ہو ان کے حوالے کر آؤ---- اور مجھے یقین ہے مسٹر ہیرس تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہونے دیں گے۔" میں نے مسکرا کر سگریٹ کیس نکالا اور ہیلن کی طرف بڑھایا۔ اس نے سگریٹ کھینچ کر ہونٹوں میں دبایا۔ میں نے سگریٹ کیس مسٹر اسمتھ کی طرف سرکا کر اسکو لائٹ دی۔ مسکرا کر کہنے لگی۔ "معاف کرنا وکی' ڈیڈی نے مجھے خوف زدہ کر دیا تھا---- تم تو وہی ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "صرف تمہارے لئے مس اسمتھ---- ویسے تمہارے ڈیڈی کا خیال زیادہ صحیح ہے دوسرے سب مجھے کیپٹن وکٹر ہیرس کہتے ہیں---- اور میں کوئی اتنا اچھا آدمی نہیں ہوں---- دشمنوں کے لئے۔" اس کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری اور غائب ہو گئی۔

کافی پینے کے بعد میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور اٹھتے اٹھتے مسٹر اسمتھ کی طرف دیکھا۔ انہوں نے ہیلن کو مخاطب کر کے کہا۔ "بے بی کیپٹن تمہارے دوست ہیں---- جاؤ ان کی کامیابی کے لئے بھرپور کوشش کرو اور اپنا فیصلہ ان پر چھوڑ دو----" وہ آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور دروازے کی طرف چلنے لگی۔ مسٹر اسمتھ پھاٹک تک ہمارے ساتھ آئے۔ میں نے گاڑی کا دروازہ کھول کر ہیلن کو سوار ہونے کا اشارہ کیا اور وہ "گڈ بائی ڈیڈ" کہہ کر وہیل کے اس طرف جا کر بیٹھ گئی۔ میں نے مسٹر اسمتھ سے

مصافحہ کرتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہا۔ ”مسٹر اسمتھ میں آپ کے تعاون کا شکر گزار ہوں---- یقین فرمایئے مس **اسمتھ** ہنستی مسکراتی آپ کے پاس آئیں گی---- یہ میرا وعدہ ہے۔“ انہوں نے ”تھینک یو کیپٹن“ کہہ کر مصافحہ کیا اور پلٹ کر گیٹ کی طرف چل دیئے۔ میں نے وہیل پر بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ ”ہیلن ڈارلنگ اپنے بدلے ہوئے خیالات کو جھٹک ڈالو---- میں تمہارے لئے صرف وکی ہوں----“ اس نے مسکرا کر میرے کندھے پر سر رکھ دیا۔ پہلے موڑ پر ٹرن لیتے ہوئے میں نے ایک بنگلے کے قریب کرنل بشپ کی کار کھڑی ہوئی دیکھی۔ اب کسی کیمو فلیج کی ضرورت نہ تھی۔ میں کم از کم ہیلن اور اس کے والد کے سامنے خود کو ایکسپوز کر چکا تھا۔ گاڑی آہستہ کر کے کھڑکی سے سر نکال کر جھانکتے ہوئے ہاتھ سے فالو کرنے کا اشارہ کیا۔ انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی اور اسپیڈ بڑھا کر گیئر تبدیل کیا۔ ریلوے لائنز سے نکلتے ہی پچھلی گاڑی ہم سے دس قدم کے فاصلے پر ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ہیلن نے مسکرا کر کہا۔ ”یہ کار تمہارے دوستوں کی ہے وکی؟“ میں نے اثبات میں سرہلا کر بائیں ہاتھ سے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے سگریٹ سلگا کر میرے ہاتھ میں دیا اور اپنا سلگانے لگی۔ میں نے ایک دو کش لے کر کہا۔ ”ہیلن اب بتاؤ کس طرف چلنا ہے؟“ وہ بولی۔ ”چلتے رہو۔“ مضافات سے نکلنے کے بعد میں خود لیڈ کرونگی---- لیکن وکی----“ پھر وہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی اور میرے کندھے پر سر رکھ دیا۔ میں نے چند سیکنڈ کا وقفہ دے کر کہا۔ ”تم کچھ کہہ رہی تھیں----“ اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔ دو آنسو میری آستین پر ٹپ پڑے۔ میں نے بایاں ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ ”کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے ہنی----“ بمشکل خود کو سنبھالتی ہوئی بولی۔ ”تم پر اعتماد ہے ڈارلنگ---- اپنی حد تک تم کچھ بھی ہو مجھے تباہ نہیں کرو گے---- اور یہ بھی کم نہیں ہے لیکن میں تمہیں جس جگہ لے جا رہی ہوں۔ وہ ہماری پارٹی کا خفیہ مستقر ہے۔ جس کے لئے ہم نے حلف اٹھا رکھا ہے کہ زندگی کے بدلے بھی کسی پر ظاہر نہیں کریں گے---- اور تم نے یہ معاملہ اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا---- اپنے ساتھیوں کو بھی لے آئے اور وہ صرف کیپٹن ہنٹرس پر اکتفا نہیں کریں گے---- یا خدا! یہ میں نے کیا کیا؟“ وہ دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر سسکیاں لینے لگی۔ میں نے اس کی کمر تھپک کر کہا۔ ”ہیلن---- میں نے اپنے دوستوں کو کچھ نہیں بتایا---- وہ صرف میری حفاظت کے لئے میرے ساتھ آ رہے ہیں---- یقین کرو ہیلن انہیں کچھ نہیں بتاؤں گا---- مجھے کسی چیز سے بھی دلچسپی نہیں---- صرف ہنٹرس چاہیے---- خواہ تم تنہا جا کر لے آتا یا ہمیں ساتھ لے چلنا---- لیکن ہمارا جانا تمہارے لئے نقصان دہ ہو گا---- شاید وہ لوگ مقابلہ کریں اور پھر ہمیں بھی طاقت استعمال کرنی

پڑے۔۔۔۔ بولو کون سا راستہ اختیار کرنا چاہتی ہو؟"

وہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کچھ دیر بعد سر اٹھا کر بولی۔ "وکی۔۔۔۔ وہاں۔۔۔۔ میرا مطلب ہے اس بلڈنگ میں کم از کم دو تین لڑکے موجود ہوں گے۔۔۔۔ جو مسلح بھی ہیں خطرناک بھی ذرا سا شبہ ہونے پر وہ مجھے بھی ختم کر سکتے ہیں اور ان آفیسرز کو بھی۔۔۔۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے دوستوں کو کچھ فاصلے پر روک دو اور میرے ساتھ دروازے تک چلو۔۔۔۔"

میں نے سگریٹ کا آخری کش لے کر باہر پھینکتے ہوئے کہا۔ "منظور ہے۔۔۔۔ تم کتنی دیر میں لوٹو گی؟" کہنے لگی۔ "زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں۔ میں ان سے کہوں گی' مجھے پولیس ریڈ کی اطلاع ملی ہے اور کیپٹن ہنٹرس کو یہاں سے منتقل کرانے کے لئے آئی ہوں۔"

میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔ شاید ہنٹرس تم کو دیکھ کر مشتعل ہو جائے یا آنے سے انکار کر دے تو اس کو آہستہ سے کہہ دینا پرنسلی دروازے پر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔ او کے؟"

اس نے مضافات سے نکلتے ہی انٹر سیکشن پر دائیں جانب ٹرن لینے کا اشارہ کیا۔ میں نے سوال کیا۔ "اگر تم دس منٹ میں باہر نہ نکل سکیں تو۔" بولی۔ "دس منٹ سے پہلے دروازے پر ہوں گی۔۔۔۔ لیکن اگر کوئی میرے ساتھ باہر آیا تو کیا کرو گے؟" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ "کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔ کوشش کرنا ہنٹرس کے سوا تمہارے ساتھ کوئی نہ ہو۔۔۔۔ کسی حالت میں کوئی نہ ہو۔"

وہ خاموش ہو گئی۔ جنگل شروع ہوتے ہی میں نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھا دی۔ پندرہ بیس میل چلنے کے بعد اس نے ایک چھوٹے سے پل کے قریب بائیں جانب کچے راستے پر گاڑی سڑک سے اتارنے کا اشارہ کیا۔ میں نے کچھ فاصلے پر درختوں کے جھنڈ سے روشنی نظر آتے ہی گاڑی آہستہ کر کے ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "کیا داتا پور کو یہ سڑک نہیں جاتی ہیلن؟" کہنے لگی۔ "داتا پور یہاں کہاں وکی۔۔۔۔ بہر کیف ہنٹرس یہیں ہے اور پلیز اس سے زیادہ جاننے کی کوشش نہ کرنا۔"

میں نے اثبات میں سر ہلا کر پیچھے نظر ڈالی۔ پچھلی گاڑی چند قدم کے فاصلے پر سڑک سے کچے راستے میں اتر رہی تھی۔ وہیل پر لیفٹننٹ مائیکل بیٹھا ہوا تھا۔ درختوں کے جھنڈ سے نکلنے کے بعد تقریباً سو گز کے فاصلے پر بلڈنگ دکھائی دے رہی تھی۔ راستے کے دونوں طرف درختوں اور جھاڑیوں کا سلسلہ عمارت تک پھیلا ہوا تھا اور دروازے کے سامنے بلند و بالا درخت دکھائی دے رہے تھے۔ ہیلن نے دروازے سے کچھ فاصلے پر گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے بریک لگا کر دروازہ کھولا اور باہر نکل کر پچھلی گاڑی کو اشارہ کر کے تیزی

سے قریب جا کر کہا۔ "لیفٹن انجن بند کر دو اور نیچے اتر کے بلڈنگ کے قریب ترین درختوں کی آڑ میں دونوں طرف دو دو آدمی کھڑے ہو جاؤ۔" مائیکل چاروں آدمیوں کے ساتھ باہر نکل آیا۔ غنیمت تھا کہ کرنل بشپ نہیں آئے تھے اور ان کی گاڑی میں مائیکل سے بڑے رینک کا کوئی آدمی نہ تھا۔ کمان میرے ہی ہاتھ میں تھی۔ میں نے مائیکل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "میں دروازے پر جا رہا ہوں۔ اگر میری دوست کیپٹن کو نکال کر لانے میں کامیاب ہو جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ پھر تمہیں کلوزاپ کرنا ہے۔" اس نے "بہتر ہے" کہہ کر سر جھکا دیا۔ میں اپنی گاڑی کے قریب پہنچا اور وہیل پر بیٹھ کر دروازے کی طرف چلتے ہوئے ہیلن سے کہا۔ "ڈارلنگ فائنل ورڈ---- تمام جذبات سے بالاتر ہو کر اپنی اور میری عزت بچانے کی کوشش کرو---- یاد رکھو دس منٹ میں تمہیں ہر صورت میں واپس لوٹنا ہے---- اوکے؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے ایک درخت کی آڑ میں انجن بند کر کے دروازہ کھول دیا۔ وہ باہر نکل کر مکان کے دروازے کی طرف چلنے لگی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "خدا حافظ۔"

ہیلن دروازے پر پہنچ کر بائیں جانب مڑنے والی سیڑھی پر چڑھی اور ہاتھ اونچا کر کے کوئی چیز پکڑ کر ہلانے لگی۔ میں غور سے دیکھنے پر صرف اتنا سمجھ سکا کہ وہ کوئی ڈوری یا تار ہلا رہی تھی۔ اس وقت میں نے اپنے ساتھیوں کو درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ لے کر دونوں طرف سے بلڈنگ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان کے کندھوں پر وزنی ہاورسیک لٹک رہے تھے اور ہاتھوں میں ہلکی آٹومیٹک گنیں تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ مکان کے دونوں کونوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ میں دروازے سے دس قدم کے فاصلے پر ایک درخت کی آڑ میں عین سیدھ میں کھڑا ہوا تھا۔ دروازہ میرے پستول کی رینج میں تھا۔ چند منٹ بعد دروازے میں ایک چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک آدمی نے سر نکال کر دیکھا۔ ہیلن سیڑھی سے کود کر اس کے سامنے آگئی دونوں میں چند جملے تبدیل ہوئے۔ ہیلن نے میری گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔ کچھ دیر کھسر پھسر ہوتی رہی۔ اس کے بعد کھڑکی پھر بند ہو گئی۔ ہیلن باہر کی طرف کھڑی رہ گئی۔ اس نے قریب آ کر کہا۔ "ڈکی وہ کیپٹن کو لے کر آ رہے ہیں---- اچھا ہوا مجھے اندر جانے کی ضرورت نہ پڑی لیکن پلیز یہ بتاؤ وعدے کے مطابق ہنٹرن کو لے کر واپس ہو جاؤ گے نا؟" میں نے رسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "پہلے ہنٹرن کو خیریت سے پہنچنے دو تو ڈیئر۔" اس نے آگے بڑھ کر میرے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "ڈکی تمہارا لہجہ کچھ تبدیل ہوتا جا رہا ہے---- اوکے ڈارلنگ اگر تم نے کٹ منٹ سے کھسکنے کی کوشش کی تو تمہیں پہلے مجھے ختم ہوتے دیکھنا ہو گا----" اس نے پرس سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکال کر منہ میں رکھ لیا۔ میں نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں رخساروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "ڈونٹ بی اے فول ہنی---- ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پلیز اس کو منہ سے

نکال ڈالو۔۔۔۔ سائنائیڈ ہے کیا؟" اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "میں ابھی اسے کرش نہیں کر رہی۔۔۔۔ لیکن نکال نہیں سکتی۔" میں نے ہنس کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ " اوکے انہیں کہہ دو۔۔۔۔ ہنٹرس کو سونپنے کے بعد پندرہ منٹ میں دوسرے کسی راستے سے نکل جائیں۔۔۔۔ ہمیں ریڈ کا ڈرامہ ضرور کرنا پڑیگا اس کے بغیر میں اپنے آفیسرز کو مطمئن نہیں کر سکتا۔" وہ بولی "اوکے میں جاتی ہوں۔۔۔۔ تم گاڑی بیک کر کے رخ تبدیل کرو۔۔۔۔ میں نے انہیں اپنا منگیتر ظاہر کیا ہے۔ اس لئے تمہیں کوئی خطرہ نہیں' بلکہ وہ تمہارے بر وقت مدد کرنے پر احسان مند ہونگے۔۔۔۔" میں پلٹ کر گاڑی کی طرف چل دیا۔ وہ دروازے پر پہنچ گئی۔

میں نے گاڑی کو کمپاؤنڈ میں یو ٹرن دیا اور پھر اسی درخت کے نیچے لا کر انجن بند کر دیا۔ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور درخت کے تنے کی آڑ لے کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا' دس منٹ گزر گئے۔ ہیلن نے ایک بار پھر اوپر چڑھ کر ڈوری ہلائی اور نیچے اتر کر انتظار کرنے لگی۔ مزید پانچ سات منٹ گزرنے کے بعد کھڑکی کھلی اور ہنٹرس جھک کر کھڑکی سے باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ ہیلن اسے دیکھتے ہی پلٹی اور بغیر ایک لفظ کہے گاڑی کی طرف چلنے لگی۔ دروازے کی کھڑکی میں سے جھک کر ایک شخص ان کو گاڑی کی سمت جاتے دیکھتا رہا اور پھر کھڑکی بند ہو گئی۔ میں نے بلڈنگ کے اوپر والے حصے پر نظر ڈالی اور کسی کو نہ پا کر آڑ سے باہر نکل کر راستے پر آیا۔ ہنٹرس قریب پہنچ چکا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی چیخ کر بولا۔ "ہیلو۔" میں نے آہستہ سے "ہیلو بریڈ کہہ کر اس کی کمر پر ہاتھ رکھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں سے ٹیپ نوچ کر اس کے ہاتھ کھولے اور اگلی سیٹ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ "تم تو باقاعدہ احمق نکلے۔" وہ مسکرا کر پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "دیٹس رائٹ وکی۔۔۔۔ تھینک یو ویری مچ۔" میں نے ہنس کر پچھلا دروازہ کھولا اور ہیلن کو سوار ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ آہستگی سے سرک کر عین اس وقت میری آڑ لے کر بیٹھ گئی لیکن ہنٹرس نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا لیا۔ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا۔ "یہ کیا وکی۔۔۔۔ یہ تو۔۔۔۔"

میں نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ میری عزیز ترین دوست ہے اور تمہیں سب کچھ بھلا کر اسے دوست۔۔۔۔ کم از کم میری دوست کی حیثیت سے قبول کرنا ہے۔۔۔۔" ہنٹرس نے "اوکے" کہہ کر سر جھکا لیا۔ میں نے اسے سگریٹ اور لائٹ دے کر ہیلن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "خدا کا شکر ڈارلنگ۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔ اب وہ کیپسول میرے حوالے کر دو پلیز۔" اس نے کسی قدر ہچکچاہٹ کے بعد کیپسول منہ سے نکال کر مجھے دکھایا اور جھاڑیوں میں پھینک دیا۔ میں نے تھینک یو کہہ کر ہنٹرس سے کہا۔ "میں جا رہا ہوں بریڈ۔۔۔۔ پلیز کوئی گڑ بڑ نہ

کرنا۔" اس نے پھر اوکے کہا اور سیٹ کی پشت گاہ سے کمر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔ میں تیزی سے بلڈنگ کے کونے کی طرف دوڑا مائیکل اپنے دو ساتھیوں سمیت بے چینی سے میرا انتظار کر رہا تھا۔ قریب پہنچتے ہی بولا۔ "سر کیپٹن ہنٹرس ٹھیک ہیں نا؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "بالکل ٹھیک۔" بولا۔ "اب کیا حکم ہے سر؟" میں نے کہا۔ "کیپٹن مل گئے۔۔۔۔ انارکسٹ پچھلے دروازے سے فرار ہو گئے۔ اب بلڈنگ پر ریڈ کرنا بے مقصد ہے۔۔۔۔ بتاؤ کیا کریں؟" بولا "سر کیا عرض کر سکتا ہوں۔۔۔۔ آپ حکم دیجئے۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔" میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔۔۔۔ وائرلیس سیٹ ہے تمہارے ساتھ؟" اس نے گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ ایک انڈین جوالدار نے آگے بڑھ کر سیلوٹ کیا۔ میں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔ گاڑی میں چل کر کرنل صاحب سے ملاؤ۔" وہ بہتر ہے جناب!" کہہ کر تیزی سے کار کی طرف چل دیئے۔ میں نے گاڑی کے قریب پہنچ کر ٹائم پیس پر نظر ڈالی۔ اس وقت رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ حوالدار نے ماؤتھ پیس میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "سر کیپٹن ہیرس سے پراگریس رپورٹ۔"

میں نے "گڈ مارننگ سر" کہہ کر کیپٹن ہنٹرس کی بازیابی کی مبارکباد دے کر ہیلن کے تعاون اور اس سے کئے ہوئے وعدے کی تفصیل بیان کر کے آئندہ اقدام کے متعلق احکام طلب کئے۔ کچھ دیر خاموش رہ کر کہنے لگے۔ "اگر تمہارا خیال ہے کہ وہ لوگ فرار ہو چکے ہیں تو فوراً" واپس آ جاؤ۔ اچھا ہے وہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا رہیں کہ مس اسمتھ ہنٹرس کو اپنے طریقے پر نکال کر لے گئی ہے۔" میں نے کہا۔ "سر یہ غلط فہمی تو بہت دیر قائم نہیں رہ سکے گی۔ صبح ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مس اسمتھ نے ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ لہٰذا اگر آپ حکم دیں تو اس بلڈنگ کو ڈائنا مائٹ سے اڑا دوں۔"

وہ بولے۔ "نہیں یہ مناسب نہیں۔۔۔۔ تم پولیٹیکل حالات نہیں جانتے۔۔۔۔ اس لئے۔۔۔۔ واپس ہو جاؤ۔۔۔۔ یہی بہترین کامیابی ہے۔ ویل ڈن۔ سیدھے میرے بنگلے پہنچ جاؤ۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر آپریٹر کو اشارہ کیا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا۔ میں نے مائیکل کو واپسی کا اشارہ کیا اور اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

"ناؤ ہنٹرس۔" میں نے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "ڈرائیو کرنے کے موڈ میں ہو تو میں ہیلن کے ساتھ بیٹھ جاؤں۔۔۔۔ وہ تم سے زیادہ نروس ہو رہی ہے۔" وہ بولا۔ "بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ لیکن مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں۔" میں نے پچھلا دروازہ کھول کر ہیلن کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "گاڑی اسٹارٹ کرو۔۔۔۔ میں تمہارا کارنامہ سن چکا ہوں۔۔۔۔ سوال صرف یہ ہے کہ بشپ کو کیا کہو گے؟ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ۔۔۔۔" اس نے میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے انجن اسٹارٹ کر کے گیئر لگایا۔ گاڑی چلنے لگی۔۔۔۔ ہمارے ساتھی بھی اپنی گاڑی میں سوار ہو کر چلنے لگے۔۔۔۔ میں نے ہیلن اور ہنٹرس کو

سگریٹ اور لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ سڑک پر پہنچ کر ہنٹرس نے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے کہا---- "میں تو کچھ نہیں سوچ سکتا وکی---- کیا اولڈ بوائے کو تم نے ابھی کچھ نہیں بتایا؟"

میں نے ہنس کر کہا۔ "بریڈ میں چار دن میں ایک مرتبہ ان سے ملا ہوں---- تمہارے متعلق اب مجھے جو کچھ کہنا ہو گا وہ پہلی اطلاع ہو گی---- بتاؤ کیا کہنا ہے؟ کیا یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک مشتبہ شخص کا پیچھا کرتے کرتے چوبیس پرگنہ پہنچ گئے اور وہاں تمہیں چند آدمیوں نے مغلوب کر کے اغوا کر لیا۔"

اثبات میں سرہلا کر کہنے لگا۔ "یہی کہا جا سکتا ہے لیکن ہیلن کو کس طرح تصویر سے باہر رکھا جائے؟"

"کیا ضرورت ہے؟" میں نے ہیلن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ کہہ سکتی ہے تم بے ہوش تھے' اس نے تمہارا علاج کیا اور پھر اسی رات دوسری کار میں تمہیں شفٹ کر دیا گیا---- یہ تمہارے ساتھ وہاں گئی اور چھوڑ کر واپس کلکتہ آ گئی---- اس سے آگے پھر میں سنبھال لوں گا----"

ہنٹرس نے گردن گھما کر کہا۔ "ایز یو پلیز وکی---- مجھے امید ہے تم بشپ کو مطمئن کر لو گے۔" میں نے اس کے جواب دینے کے بجائے ہیلن کو گھسیٹ کر سینے سے لگا لیا---- سبق یاد رکھنا بے بی۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "تھینک یو وکی---- لیکن میرا کیا ہو گا---- کیا میں محفوظ ہوں؟" میں نے اس کو زور سے بھینچا اور وہ تلملا کر رہ گئی۔ "تم قطعی آزاد ہو ہنی----" میں نے کہا۔ "اگر اپنی حفاظت کر سکتی ہو تو میں پہلے تمہیں ریلوے لائنز میں پہنچانے کو تیار ہوں۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "نہیں---- میں تمہارے ساتھ چل رہی ہوں---- ریلوے کوارٹرز میں میرا تحفظ غیر یقینی ہے۔"

ہنٹرس نے پھر گردن گھما کر میری طرف دیکھا۔

ہم ہیڈ کوارٹر پہنچے تو صبح کے تین بج چکے تھے۔ کرنل بشپ دفتر میں موجود تھے۔ ہماری گاڑی کی آواز سنتے ہی دروازے پر آ گئے۔ میں نے ہیلن کو گاڑی میں ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور باہر نکل کر ان کو سیلوٹ کیا۔ ہنٹرس بھی میرے ساتھ باہر نکل چکا تھا۔ کرنل نے جواب سیلوٹ کر کے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "تم بھگوڑے نکلے۔" ہنٹرس نے مسکرا کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "آئی ایم سوری سر۔" انہوں نے میری کمر پر ہاتھ مار کر کہا۔ "ویل ڈن کیپٹن----" میں نے پھر سیلوٹ کر کے کہا۔ "تھینک یو سر۔" وہ پلٹ کر اشارہ کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئے اور بزر دبا کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ ایک حوالدار اندر داخل ہوا اور سیلوٹ کر کے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر میس سے برانڈی کافی اور بسکٹ وغیرہ لانے کو کہا۔ حوالدار

سلام کر کے تیزی سے باہر نکل گیا اور وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولے۔
"ڈیل۔"

میں نے انہیں مختصر الفاظ میں تمام واقعہ سنایا---- ہنٹرس کی اسٹوری کے لئے حتی الامکان راستہ ہموار کیا اور مسکرا کر کہا۔ "سر میں اس شریف خاتون کو ساتھ لایا ہوں---- اگر----" وہ میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے مسکرا کر بولے۔ "اچھا کیا کیپٹن---- تمہیں اس شریف خاتون کو پروٹیکشن بھی تو دینا ہو گا۔" میں نے کہا۔ "آپ صحیح فرما رہے ہیں سر---- اس وعدے کے بعد ہی اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔" وہ کچھ کہنے والے تھے کہ حوالدار اندر داخل ہوا اور ٹرے میز پر رکھ دی۔ کرنل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "دروازہ باہر سے بند کر دو۔" حوالدار نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ میں نے کرسی سے اٹھ کر گلاسوں میں دو دو پیگ برانڈی انڈیلی اور گلاس کیپٹن اور کرنل کی طرف سرکا دیئے---- گلاس اٹھاتے ہوئے بولے۔ "ڈکی ہمیں اس لڑکی کو پروٹیکشن تو ضرور دینا ہو گا---- لیکن----" انہوں نے گلاس والا ہاتھ اٹھا کر ٹوسٹ کرتے ہوئے ایک گھونٹ لیا اور آگے چلے---- "لیکن ہو سکتا ہے اس کے لئے ہمیں کسی جنگلے والے کمرے کا انتظام کرنا پڑے۔" ان کے الفاظ سن کر میں نے اپنے جسم میں بجلی کا سا جھٹکا محسوس کیا۔ گلاس سے برانڈی چھلک کر میری پتلون پر گری۔ میں گلاس میز پر رکھ کر آہستہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا---- کرنل نے میرے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا "شاکڈ؟" میں پتلون کی طرف دیکھے بغیر پھر کرسی پر بیٹھ گیا اور مری ہوئی آواز میں کہا۔ "یس سر---- آئی ایم شاکڈ انڈیڈ---- میں اس سے کمٹ منٹ کر چکا ہوں---- اور مجھے یقین ہے آپ میرے کئے ہوئے وعدے کا احترام کریں گے۔" انہوں نے آنکھیں سکیڑ کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "سٹ داؤن کیپٹن۔" میں کرسی میں سما گیا---- گلاس کی طرف اشارہ کر کے بولے۔ "میں نے سنا ہے وہ لڑکی خود بھی انارکسٹ ہے اور ہنٹرس کے اغوا میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے---- کیوں ہنٹرس کیا یہ سچ نہیں؟"

ہنٹرس نے کہا۔ "نہیں جناب---- جیسا کہ ہیرس کا بیان ہے۔ اس نے مجھے چھڑانے میں اہم کردار انجام دیا ہے۔"

کرنل مسکرا کر پینے لگے۔ میں نے سگریٹ نکال کر سلگایا وہ میری طرف دیکھتے رہے۔ آخر میں نے کافی پاٹ اٹھا کر پیالی میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "سر اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو مجھے بتائیں آپ سے یہ کس نے کہا کہ کیپٹن ہنٹرس کو مس اسمتھ نے----"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تو کیا یہ غلط ہے ڈکی؟" میں نے کہا۔ "بہت زیادہ غلط سر---- آپ کیپٹن ہنٹرس کی روداد سن کر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کیجئے---- میں مس اسمتھ کو ان کے مکان چھوڑ کر آتا ہوں---- اگر آپ چاہیں تو صبح

ان کو وہاں سے گرفتار کر لیں۔۔۔۔" میں نے کافی کا ایک گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھ دی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مسکرا کر بولے۔ "کیا کہو گے؟" میں نے کہا۔ "آپ پروا نہ کریں سر۔۔۔۔ کہہ دوں گا۔۔۔۔ مجھے افسوس ہے مس اسمتھ آپ کے جرائم ناقابل معافی ہیں۔ میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتا۔"

گلاس میز پر رکھتے ہوئے بولے "اوکے مس اسمتھ کے پاس جا کر یہ الفاظ اسی طرح سے دوہراؤ اور اس کا ردعمل مجھے آ کر بتاؤ۔۔۔۔ دس منٹ میں۔" میں نے سیلوٹ کیا اور اباؤٹ ٹرن ہو کر دروازے کی طرف چل دیا۔





دروازہ باہر سے بند تھا۔ میں نے ہینڈل گھما کر دو تین مرتبہ کھٹکھٹایا تو باہر سے اردلی سارجنٹ نے بولٹ سرکایا اور آہستگی سے کواڑ کھول کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ میں باہر نکلا اور کار کی طرف چلنے لگا۔ اندر سے کرنل نے گھنٹی بجائی اور سارجنٹ دفتر میں داخل ہو گیا۔ میں نے کار کے قریب پہنچتے پہنچتے گردن گھما کر دیکھا تو دروازہ بند ہو چکا تھا اور سارجنٹ تیزی سے میس کی طرف جا رہا تھا۔ ہیلن نے مجھے دیکھتے ہی گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلنے لگی۔ میں نے اس سے نگاہیں ملائے بغیر کہا۔ "باہر نہ نکلو ہیلن میں گاڑی میں آ رہا ہوں۔" وہ مسکرا کر پیچھے سرک گئی۔ میں آگے بڑھ کر گاڑی میں سوار ہو گیا۔ بیٹھتے ہی کہنے لگی۔ "مجھے نیند آ رہی ہے وکی کہیں زیادہ دیر تو نہیں ٹھہرنا پڑیگا۔۔۔۔؟" میں نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ "سگریٹ پیو ڈارلنگ نیند اڑ جائے گی۔" اس نے غور سے میری طرف دیکھا اور نگاہیں جھکا کر سگریٹ کھینچ لیا۔ میں نے اس کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ کش لے کر سگریٹ ہاتھ میں لیتے ہوئے ہیلن کی انگلیاں کانپ رہی تھیں۔ میری نگاہوں سے بچنے کے لئے اس نے پشت گاہ سے کمر لگاتے ہوئے کمزور سی آواز میں کہا۔ "کچھ گڑ بڑ ہے کیا وکی۔۔۔۔؟ تم خاموش اور بجھے بجھے سے ہو۔" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "ایسی کوئی بات نہیں ڈارلنگ۔۔۔۔ مجھے کون بجھا سکتا ہے۔۔۔۔ قدرت کے سوا۔"

"یقیناً نہیں۔" اس نے کش لے کر دھواں خارج کرتے ہوئے کہا "لیکن یہ ملازمت کا معاملہ ہے اور ملازمت بھی ملٹری کی جہاں سب سے بڑا وہائٹ ڈفر سب سے بڑا آفیسر ہوتا ہے۔ میں شرط لگا سکتی ہوں تمہارا یہ چیف انہی ڈفرس میں سے ایک ہے جن سے مجھے ہمیشہ نفرت رہی ہے۔"

"نہیں ہیلن۔" میں نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" تیزی سے بولی۔ "غلط فہمی تمہیں ہوئی ہے وکی۔ ایک لیڈی کا احترام نہ کرنا اس کے ان کلچرڈ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ میں زیادہ نہیں جانتی لیکن۔" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارا احترام کرتا ہوں ہیلن۔" اس نے بائیں ہاتھ سے میرا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔ "تم سویٹ ہو وکی۔۔۔۔ تمہیں مجھ پر اور مجھے تم پر ہر طرح کا حق ہے لیکن اس سے یہاں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سچ کہو' کیا چیف کو تم سے کوئی اختلاف

نہیں۔۔۔۔ میرے معاملے میں۔۔۔۔؟" میں نے پھر اس کو سائیڈ ٹریک کیا۔ "اگر اختلاف ہو بھی تو کیا فرق پڑتا ہے ڈیئریسٹ۔۔۔۔ میں دفتر کھلنے سے پہلے اس کے منہ پر استعفیٰ مار سکتا ہوں۔ لنچ ٹائم سے پہلے تمہیں ضمانت پر چھڑا سکتا ہوں اور ڈنر ٹائم سے پہلے تمہیں لے کر الوپ ہو سکتا ہوں اور کچھ۔۔۔۔؟" ہیلن حیرت زدہ ہو کر میری طرف دیکھنے لگی۔ جیسے اپنے کانوں پر اعتبار نہ آ رہا ہو۔ میں نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "ہیلن مائی لو تعجب نہ کرو۔۔۔۔ اب ملازمت میں میرے لئے کوئی کشش نہیں ہے۔" مسکرا کر بولی۔ "ہاں تم مجھے بتا چکے ہو تمہاری ڈیڈی بہت بڑے کنٹریکٹر ہیں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کنٹریکٹر نہیں ڈارلنگ وہ ہزہائی نس ہیں۔ والئی ریاست ہیں۔۔۔۔ اگر میرے حرم میں داخل ہو گئیں تو راج محل میں داخل ہوتے ہی تمہیں توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ یہ اور بات ہے میرے کان کھینچ کر گنیش جی جیسے کر دیئے جائیں اور میں ان سے پنکھے کا کام لینے لگوں گا۔" ہیلن نے قہقہہ لگایا اور دوسرے لمحے اس کی بانہیں میری گردن میں آ گئیں۔ میں نے اس کو چوم لیا۔ چند منٹ گرد و پیش سے بے نیاز ہو کر ہم ایک دوسرے میں کھوئے رہے۔ آخر ہیلن کے شانے تھپ تھپا کر "سو ڈونٹ وری" کہتا ہوا گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ دفتر کے دروازے پر ہنٹرس اور بشپ کھڑے ہوئے تھے۔ ہنٹرس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں نے جھینپ کر نظریں نیچی کر لیں۔ کرنل میری طرف دیکھنے کے بجائے گاڑی کی طرف بڑھے اور دروازے پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ "ایکس کیوزمی مس اسمتھ۔۔۔۔ میں ذرا مصروف تھا۔ بس ابھی آپ کو اندر بلاتا ہوں۔" ہیلن "تھینک یو کرنل" کہہ کر خاموش ہو گئی۔ بشپ پلٹ کر دفتر کی طرف چلنے لگے۔ ہمارے قریب پہنچتے ہی مسکرا کر بولے۔ "کم آن ان دکی۔" میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ اندر داخل ہوتے ہی کرسی کی طرف اشارہ کر کے بیٹھتے ہوئے کہنے لگے۔ "اب مجھے تمہاری اصلیت معلوم ہو چکی ہے۔" میں نے اپنی خفیف الحرکتی کو اصلیت سے تعبیر کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "جی ہاں جناب۔" مسکرا کر دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "نہیں یہ کوئی کہانی نہیں۔" میں ہنٹرس پر نظر ڈال کر کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے مسکراتے دیکھ کر کرنل سے مخاطب ہو کر کہا۔ "بہرکیف سر۔۔۔۔ اب مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ یہ میرا آخری کارنامہ ہے۔" مسکرا کر بولے۔ "کونسا۔۔۔۔؟ تمہارا مطلب ہے۔" میں نے ان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے تیزی سے کہا۔ "کیپٹن ہنٹرس کی نویافتگی سر۔۔۔۔ اور اب میں بصد ادب فوج سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔" کرنل نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیوں؟" میں نے کہا۔ "سر مس اسمتھ سے میرے کچھ وعدے ہیں جو میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ ممکن ہے آپ کے نزدیک وہ کچھ اہمیت نہ رکھتے ہوں لیکن میرے لئے ان سے انحراف ممکن نہیں ہے اور ماتحت ہونے کی حیثیت سے آپ کو ڈکٹیٹ کرانا بھی ممکن نہیں ہے۔ بس یہی

سر؟" مسکرا کر بولے۔ "تم احمق ہو وکی ---- سچ ----" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ہو سکتا ہے سر ---- مجھے یقینی طور پر کچھ معلوم نہیں۔" بولے۔ "رائٹ ---- مجھے معلوم ہے۔ تم ذہین ہونے کے باوجود اتنے احمق ضرور ہو جتنا ایک پرنس کو ہونا چاہئے۔ خصوصاً" جب سامنا ایک لیڈی سے ہو۔" میں نے چونک کر ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "اپنا حصہ ختم کرو۔" میں ان کے الفاظ میں کھو کر رہ گیا۔ بولے۔ "کیری آن بوائے ---- یا یہ چاہتے ہو کہ میں اٹھ کر کہوں ---- آپ کیا پینا پسند کریں گے یور ایکسی لینسی ----؟" میں نے جھینپ کر گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "نو سر ---- تھینک ---- لیکن ---- ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہنٹرس نے آپ سے۔" ہاتھ اٹھا کر بات کاٹتے ہوئے بولے۔ "اوکے ---- ہنٹرس نے مجھ سے جھوٹ بولا۔ تاکہ تمہارے استعفے دینے سے پہلے اس کو ڈسمس کر دیا جائے۔" میں نے کوئی جواب دینے کے بجائے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔ وہ اٹھ کر چلتے ہوئے کہنے لگے۔ "اب مجھے مس اسمتھ سے معذرت کرنا ہے۔ اچھا سچ کہنا پروپوز تو نہیں کیا ----؟" میرے بجائے ہنٹرس نے اٹھ کر کہا۔ "سر یہ پروپوز کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔" کرنل مسکرا کر باہر نکل گئے۔

میں نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور ہنٹرس کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ "بریڈ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم چیٹر بکس بھی ہو تو تمہارے لئے کبھی اس مصیبت میں چھلانگ نہ لگاتا۔"

وہ مسکرا کر بولا۔ "جھوٹ نہ بولو وکی ---- تم میرے لئے جہنم میں بھی چھلانگ لگا سکتے ہو اور میں تمہارے لئے جنت کو بھی ٹھکرا سکتا ہوں مجھے معلوم ہے اگر مسٹر ولسن کو اطلاع مل جائے کہ میں نے تمہیں ایکسپوز کر دیا تو وہ مجھے روسٹ کر کے آدم خوروں کو کھلا دیتے لیکن کیا کیا جائے اولڈ بوائے کسی طرح نمٹنے میں نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس کو تمہارا بیک گراؤنڈ بتانا پڑا ---- اور ---- اب تو ----" وہ ہنس دیا۔ "چیف نے خود بھی تمہاری چنگاریاں اڑتی ہوئی دیکھ لیں۔"

میں نے سر جھکا کر کہا۔ "مجھے اپنی اس حماقت پر افسوس ہے بریڈ۔" وہ بولا۔ "ڈیم اٹ ---- میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ اگر کرنل تمہاری ہسٹری سن کر باہر نہ نکلے ہوتے تو ان چنگاریوں کو مسکرا کر ویل کم ہرگز نہ کرتے۔"

"ویٹس رائٹ بریڈ۔" میں نے تسلیم کیا ----" اسی وقت کرنل اور ہیلن کمرے میں داخل ہوئے۔ میں نے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا اور بولتے بولتے رک گیا۔ کرنل نے ہیلن کو ہنٹرس کی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک گلاس میں برانڈی انڈیل کر اس کو دی۔ ہیلن "تھینک یو کرنل" کہہ کر پینے لگی۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "مس اسمتھ آپ نے واقعی کیپٹن ہیرس کے ساتھ بڑا تعاون کیا۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ

آپ نے برٹش آفیسر کو چھڑانے کے لئے خود کو خطرے میں ڈالا۔ بہرکیف اطمینان رکھئے ہم آپ کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کریں گے۔"

ہیلن نے کرنل کا شکریہ ادا کیا۔ کرنل کے بدلے ہوئے طرز عمل نے مجھے چکرا دیا۔ جب تک وہ پیتی رہی وہ نظر بچا بچا کر اس کی طرف دیکھتے رہے۔ میں اور ہنٹرس کھڑے کھڑے ان کی نظر بچا بچا کر اس محویت پر مسکراتے رہے۔ ہیلن نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھا تو اس کو سگریٹ پیش کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "اب آپ آرام کی ضرورت محسوس کر رہی ہوں گی۔ میرے خیال میں آپ کو گھر پہنچا دیا جائے۔ شام کو کسی وقت کیپٹن وکٹر آپ کو جا کر لے آئیں گے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ آپ کو اس کارگزاری کا بہترین صلہ دیا جائے گا۔" ہیلن شکریہ ادا کر کے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کرنل نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "کیپٹن تم ان کو گھر چھوڑ آؤ۔ اگر بہت تھکے ہوئے نہیں ہو۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ایز یو پلیز کرنل۔" وہ بولے۔ "ایک انڈین حوالدار کو پستول سے مسلح کر کے ساتھ لے جاؤ اور حفاظت کے لئے وہیں چھوڑ آؤ——" ہیلن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے۔ "آپ مائنڈ تو نہیں کریں گی نا؟" اس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "کرنل میں آپ کی ممنون ہوں۔" کرنل نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دے کر چھوڑتے ہوئے کہا۔ "گڈ نائٹ۔" وہ گڈ نائٹ کہہ کر دروازے کی طرف چل دی۔ میں نے کرنل کو سلیوٹ کیا اور باہر نکل کر حوالدار آن ڈیوٹی کو ایک سادہ لباس آدمی کا انتظام کرنے کا حکم دے کر ہیلن کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا۔ دروازہ بند کرتے ہی ہیلن نے کہا۔ "وکی چیف تو سوفٹ اینڈ ساؤنڈ تھا۔ تم کس بات سے گھبرا گئے تھے؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "پہلے نہیں تھا—— میں تمہارے لئے کسی اچھی خبر کے ساتھ نہیں بھیجا گیا تھا لیکن میرے باہر آتے ہی ہنٹرس نے سمجھایا کہ ہیلن کے ساتھ وعدہ خلافی ہونے پر ہیرس آج ہی ملازمت سے استعفے دے دیگا اور پھر میرا بیک گراؤنڈ بتا دیا۔ تمہارے پاس آئے تو اور بھی کچھ دیکھ لیا اور اب مجھے نیند آ رہی ہے ڈیئر—— ایکسلسیئر نہ چلیں——؟" اس نے مسکرا کر کہا۔ "نہیں وکی—— پہلے مجھے ڈیڈی سے ملنا ہے۔ وہ بے چین ہوں گے۔" میں نے کہا۔ "بے چین ہم بھی ہیں لیکن خیر سردست ان کی بے چینی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ بتاؤ کیا اس سے پہلے تم نے کبھی میرا نام نہیں سنا تھا——؟ میرا مطلب ہے ہوٹل میں ملاقات سے پہلے——؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں—— کیا مجھے جاننا چاہئے تھا——؟" میں نے جیب سے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے—— جاننا چاہئے تھا۔ تمہاری پارٹی میرے اور ہنٹرس کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے بلکہ ممکن ہے ان کے پاس ہمارا فوٹو بھی ہو۔"

وہ "آئی سی" کہہ کر خاموش ہو گئی اور سگریٹ لے کر ہونٹوں سے لگایا۔ میں نے

لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "افسوس کلکتے میں ہمارا نام بھی کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ وہ دوست بھی ہمیں نہیں پہچانتے جنہیں پتریکا کے ذریعے ہماری تصویریں اور----"

ہیلن نے "اوہ" کہہ کر میری بات کاٹی۔ "وکی بات گئی گزری ہو گئی لیکن ہوا یہ کہ اس پتریکا کی تمام کاپیاں پولیس کے ہتھے چڑھ گئیں وہ فوٹوگرافر بھی گرفتار ہو گیا اور کوئی کاپی ہمیں نہ مل سکی۔ تو تم ہی تھے وہ----؟" میں نے سر کو خم دے کر کہا۔ "آپ کا خادم۔" وہ ہنس کر دھواں خارج کرتی ہوئی بولی۔ "بازی پلٹ گئی وکی---- اب میں تمہاری خادمہ ہوں---- بتاؤ عارضی یا مستقل؟"

حوالدار اور گن مین کی آمد نے مجھے جواب کی زحمت سے بچا لیا میں نے سلیوٹ کے جواب میں اسے پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دروازہ کھول کر سوار ہو گیا۔ میں نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے حوالدار سے کہا۔ "کیپٹن صاحب سے کہنا میں ایک گھنٹے میں واپس آ رہا ہوں اردلی میرے کمرے میں موجود رہے۔" اس نے ویری ویل کہہ کر سیلوٹ کیا میں نے گیئر لگایا اور یو ٹرن لے کر گاڑی کمپاؤنڈ سے باہر نکالی۔

صبح کے تین بجے کے قریب ہم ریلوے لائنز میں پہنچے تو مسٹر اسمتھ کے بنگلے میں روشنی تھی۔ ہیلن نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ ایک کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے جیفری میں آئے اور دروازہ کھولا۔ میں نے گڈ مارننگ مسٹر اسمتھ کہا۔ مسکرا کر جواب دیتے ہوئے بولے۔ "میں بائبل پڑھ رہا تھا کیپٹن۔" میں نے ہیلن کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ "آپ کی نیک تمناؤں سے ہم بھی کامیاب لوٹے ہیں مسٹر اسمتھ----" کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "تھینک گڈ لارڈ۔" مجھے امید ہے کیپٹن تم نے اس مشن میں ایک سچے عیسائی کی طرح خونریزی سے گریز کیا ہو گا۔"

میں نے سگریٹ کیس نکال کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "مسٹر اسمتھ میں انسانی زندگی کا احترام کرتا ہوں۔ جب تک کہ میری اپنی زندگی کا احترام خطرے میں نہ پڑ جائے۔ یقین فرمایئے میرا دامن کسی بے گناہ کے خون سے آلودہ نہیں ہے اور پھر اس مشن میں تو مس اسمتھ ساتھ تھیں انہیں دیکھتے ہی انہوں نے کیپٹن ہنٹرس کو ہمارے ساتھ کر دیا اور ہم انہیں لے کر خاموشی سے چلے آئے۔"

انہوں نے سگریٹ لے کر کہا۔ "آپ نے بہت اچھا کیا کیپٹن---- میں تمام رات بے چین تھا۔ خیالات پریشاں نے مجھے سونے نہ دیا۔ میں تصور میں گولیاں اور بم چلتے دیکھ رہا تھا۔ چیخ پکار سن رہا تھا۔ عمارتیں شعلوں میں----" ہیلن نے ان کی بات کاٹ کر کہا۔ "ڈیڈی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں خیریت سے پہنچ گئی اور سب ٹھیک ہے۔" میں نے ان کو لائٹ دی اور اپنا سگریٹ سلگا کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "مسٹر اسمتھ اب میں اجازت

چاہوں گا۔ سروست مس ہیلن کی حفاظت کے لئے ایک سفید پوش گن مین یہاں چھوڑے جا رہا ہوں۔ آپ اس کے قیام کا انتظام کریں اور تم مس ہیلن اپنے دونوں سوٹ کیس اتروا کر لے آؤ۔" ہیلن کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مسٹر اسمتھ نے سوالیہ انداز میں اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور میرے ساتھ باہر نکل آئی۔ میں نے کار سے سوٹ کیس نکال کر گن مین کو دیئے اور ہیلن کو ساتھ روانہ کر کے گاڑی میں سوار ہو گیا۔

دوپہر کو اڑھائی بجے کرنل بشپ نے مجھے دفتر میں طلب کیا۔ اس وقت یہاں کیپٹن ہنٹرس کے علاوہ چند ایک برگیڈیئر اور ایک میجر جنرل بھی موجود تھے اور رات کے واقعے پر تبصرہ کر رہے تھے۔ میں نے سیلوٹ کیا تو میجر جنرل نے اٹھ کر مصافحہ کیا اور حسن کارکردگی پر شاباش دی۔ کرنل بشپ نے مجھے فوراً" مس اسمتھ کو کانفرنس روم میں لے کر پہنچنے کا حکم دیا۔ میں لیفٹننٹ مائیکل کو ساتھ لے کر ریلوے لائنز پہنچا۔ سفید کپڑوں میں ملبوس گن مین نے ہمارا استقبال کر کے جیفری میں بٹھایا اور مس ہیلن کو ہماری آمد کی اطلاع دی۔ مسٹر اسمتھ صبح آٹھ بجے ڈیوٹی پر جا چکے تھے۔ ہیلن اطلاع ملتے ہی جیفری میں آئی۔ رسمی آداب اور مصافحے کے بعد میں نے اس کو اپنی آمد کا مقصد بتایا۔ چند منٹ میں لباس تبدیل کر کے وہ ہمارے ساتھ باہر نکلی تو دروازے پر اردگرد کے بنگلوں میں رہنے والے عورتوں اور بچوں کا ہجوم تھا۔ اکا دکا مرد بھی موجود تھے۔ کار کے پاس پہنچتے پہنچتے کئی لیڈیز ہیلن کے گرد و پیش جمع ہو گئیں اور ازراہ ہمدردی فوجی افسروں کے ساتھ جانے کی وجہ دریافت کرنے لگیں۔ ہیلن کا جواب کسی کو مطمئن نہ کر سکا تو ایک اینگلو انڈین ریلوے آفیشل نے لیفٹننٹ مائیکل سے پوچھا کہ مس ہیلن کس سلسلے میں آپ کے ساتھ جا رہی ہیں۔ مائیکل نے میری طرف دیکھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ ایک دوستانہ تقریب میں شرکت کرنے جا رہی ہیں اور شام تک واپس آ جائینگی لیکن شاید یہ لوگ بھی ہیلن کی سیاسی سرگرمیوں سے واقف تھے اور "دوستانہ تقریب" ایک ایسی اصطلاح تھی جسے گرفتاری یا تفتیش کے سلسلے میں طلبی کا مفہوم بھی دیا جا سکتا تھا۔ لہٰذا دریافت کرنے والے نے مسکرا کر کہا۔ "سر ٹھیک ہے--- لیکن چونکہ آپ اس سے پہلے کبھی یہاں تشریف نہیں لائے اس لئے کیا مجھے اجازت دیں گے کہ میں ان کے ساتھ چل سکوں۔" میں نے ہنس کر ہیلن کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "دراصل میں آپ کو پوری بات نہیں بتا سکتا لیکن مس اسمتھ میری دوست ہیں اور واقعی دوستانہ تقریب میں جا رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے شام کو یہ کوئی اعزاز حاصل کر کے لوٹیں--- ناؤ پلیز مس اسمتھ۔" میں نے پچھلا دروازہ کھول کر سیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ ہیلن مسکرا کر گاڑی میں سوار ہو گئی لیکن میں نے دیکھا وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنے طور پر مطمئن کرنے سے گریز کر رہی تھی۔ مائیکل نے وہیل سنبھالا۔ میں

نے گن مین کو اس کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پچھلی سیٹ پر جگہ لی اور گاڑی چل دی۔ سب نے ہیلن کو ویو کیا۔ ریلوے لائنز سے نکلتے ہی میں نے اس کو پھر سے سبق یاد کرایا اور وہ ہنس ہنس کر اپنے والد کی گفتگو اور میرے متعلق ان کے خیالات بیان کرنے لگی۔

کانفرنس روم میں ہمارے پہنچنے تک مزید دو افسروں کا اضافہ ہو چکا تھا جن میں سے ایک بھی مجھ سے واقف نہ تھا۔ رسمی تعارف کے بعد پریزائڈنگ آفیسر نے مس اسمتھ سے چند سوالات کئے۔ کچھ دیر ان پر تبصرہ ہوتا رہا۔ حفاظتی اقدامات پر غور کیا گیا اور یہ سلسلہ ایک ڈیرھ گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد چائے اور شکریہ پر میٹنگ برخاست ہوئی۔ تنہائی ملتے ہی میں نے ہنٹرس کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے آخر تک حقیقت چھپائے رکھی اور اپنی بدترین مخالف کو بچانے میں میرے ساتھ ولی تعاون کیا۔ ہیلن کو رخصت کرتے وقت تمام آفیسرز نے اس سے مصافحہ کیا اور لیفٹنٹ مائیکل اور ایک گارڈ اس کو میری گاڑی میں بٹھا کر ریلوے لائنز چل دیے۔ گاڑی کے پھاٹک سے باہر نکلتے ہی کرنل بشپ نے مجھے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور دفتر میں داخل ہو گئے۔ اعلیٰ آفیسرز پھر کانفرنس روم میں پہنچ چکے تھے اور اردلی آفیسرز میس کی طرف دوڑ بھاگ میں مصروف تھے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی کرنل نے کہا۔ ”چلو یہ جھگڑا بھی نمٹا۔“ میں نے شگفتہ لہجے میں کہا۔ ”یس سر----“ ہنس کر بولے۔ ”ڈی بوائے اب تم مجھے اصل کہانی سے آگاہ کر سکتے ہو!“ میں نے سگریٹ کیس کھول کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”سر اصل کہانی ذرا مہنگی ہے۔ میں نے ہنٹرس کی جو قیمت ادا کی ہے شاید آپ ادا کرنے میں ہچکچائیں---- لیکن----“ میری بات کاٹ کر بولے۔ ڈیم اٹ وہ قیمت ہمیں معلوم ہے اور ادا کر دی جائے گی۔ یہ بتاؤ ہنٹرس کو چوبیس پرگناز لے جانے والی یہی لڑکی نہیں----؟“ میں نے بے دھڑک ہو کر جواب دیا۔ ”نو سر---- نیور---- اونھوں! ہنٹرس بہت پارسا ہے وہ' ہز ہولی نس ہے۔“ انہوں نے میری بات کاٹ کر کہا ”لیکن ہیلن ہیلن ہے اور ہنٹرس کو ٹوئنٹی فور پرگناز نہیں فورٹی ایٹ پرگناز بھی لے جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے وہاں جانے کی اور کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔“

”آپکا مطلب ہے وہ اس کو ہوٹل سے ٹوئنٹی فور پرگناز لے گئی؟ کیوں---- کیا ہوٹل میں کمرہ نہیں مل سکتا تھا----؟“

”تم نے ہیلن کو ہوٹل سے تلاش کیا۔ رائٹ؟ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہیلن نے ہنٹرس کو وہیں سے پھانسا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم اتنی جلدی اس کو تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے تھے۔“

میں نے ان کو جواب دینے کے بجائے لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ ایک کش

لے کر بولے۔ "بہر کیف یہ سب آف دی ریکارڈ ہے وکی اور مجھے خوشی ہے کہ وہ ہمیں مل گیا لیکن میری گڈ بکس میں آنے کے لئے اس کو کچھ زیادہ چالاک ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا۔ یقین کرو لیکن اگر صورت حال برعکس ہوتی تو ہنٹرس تمہیں نہیں چھڑا سکتا تھا۔ کیا غلط؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر---- لیکن ہنٹرس کے وسائل بھی تو محدود ہیں۔ کسی ایڈوانسڈ لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہی راک فیلر کا جانشین بننا پڑتا ہے۔ راہ پر لانا تو بعد کی بات ہے۔ اکثر تو صرف تھینک یو کہہ کر چل دیتی ہیں۔" کرنل نے قہقہہ لگایا۔ "شاید ٹھیک کہہ رہے ہو۔" میں نے ایش ٹرے میں سگریٹ جھاڑتے ہوئے کہا۔ "اس میں شاید نہیں لگتا سر---- کاش میں ایکس پلین کر سکتا۔ اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میرا اس مشن کے اخراجات کا بل آپ کو آنکھیں بند کر کے پاس کرنا ہو گا یا پھر ابھی کہہ دیجئے۔ گوٹو ہیل ود یور بل وکی اور میں کال ہی جہنم کی طرف چلا جاتا ہوں---- دس دن کے لئے۔" کرنل نے پھر قہقہہ لگایا۔ سنبھلے اور ہنستے ہنستے کہنے لگے۔ "دس دن کے لئے---- سوری وکی---- بل پاس کر دیا جائیگا۔ تفصیلات ہمیں معلوم ہیں تم نے انٹرٹین مینٹ کے علاوہ شاپنگ بھی کرائی ہے۔ سچ کہنا کوئی احمقانہ کمٹ منٹ تو نہیں کیا----" "نو سر---- اتنی فرصت کہاں؟ آپ دس یوم کی رخصت بھی اڑا گئے حالانکہ جہنم جانے کے لئے مانگی تھی۔" مسکرا کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے۔ "ناؤ---- ہنٹرس تمہارا انتظار کر رہا ہے گڈ نائٹ۔" میں نے سیلوٹ کر کے مصافحہ کیا اور گڈ نائٹ کہہ کر اباؤٹ ٹرن ہو گیا۔

رات کو کھانے کی ٹیبل پر ہنٹرس میرے ساتھ تھا۔ اس کی صحت کا جام پینے کے بعد کھاتے کھاتے میں نے ہنس کر کہا۔ "اولڈ بوائے تمہاری کہانی سے مطمئن نہیں ہے بریڈ---- وہ تمہیں شکار کرتے کرتے شکار ہو جانے پر یقین رکھتا ہے۔"

ہنٹرس مسکرا کر بولا۔ "کیا غلط کہتا ہے---- دل چاہتا ہے اعتراف کر لوں لیکن وہ محض بشپ نہیں کرنل بھی ہے۔"

"یہ دوسری حماقت ہو گی بریڈ۔" میں نے کہا۔ "کرنل مذاق کر رہے تھے۔ میں نے انہیں تمہاری پارسائی کا یقین دلا دیا---- بہر کیف اب تمہیں کچھ کر کے دکھانا ہو گا۔ صورتیں تو پہچاننے لگے ہو گے یا نہیں۔" اثبات میں سر ہلا کر بولا۔ "دو تین کو جانتا ہوں---- وکی تمہیں کیا بتاؤں تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکے ہیں۔ مہذب' شائستہ' با اخلاق مجھ کو ہر مرتبہ سر کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ میرے آرام و آسائش کا خیال رکھتے تھے۔" میں نے اس کا قطع کلام کر کے کہا۔ "آہ بریڈ میرا تو یہ خیال تھا تمہیں الٹا لٹکایا گیا ہو گا۔ تم نے پہلے نہیں بتایا وہ اس قدر مہمان نواز ہیں۔ کہو تو میں بھی ہو آؤں ایک ہفتے کے لئے----؟"

لیے۔۔۔؟"

"وہاں کوئی لڑکی نہیں ہے بوائے۔" اس نے ہنس کر کہا۔ "بس یہی ایک ہیلن ہے۔ آؤٹ ڈور ٹرکس کے لیے' سو تمہاری جیب میں ہے اب بتاؤ میں کیا کروں؟"

"صبر" میں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "میری گاڑی واپس آنے تک۔۔۔۔ نہیں کل دوپہر تک۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "میں نہیں سمجھا۔" میں نے گلاس میز پر رکھ کر کہا۔ "تمہارا سر اس گلاس کی طرح خالی ہے بریڈ۔۔۔۔ کیسے سمجھ سکتے ہو۔ تم نے ابھی تک مجھ سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ میرا بمبئی کا سفر کیسا رہا۔۔۔۔؟" وہ مسکرا کر بولا۔ "سوری وکی بتاؤ کہاں کہاں گئے۔ کس کس سے ملے۔۔۔۔؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "وقت گزر چکا۔۔۔۔ چند زخم کھائے تھے۔ تمہاری تلاش میں سرگرداں رہ کر یہ بھی ہوش نہ رہا کب مندمل ہو گئے۔ تھینک ٹو یو۔"

وہ بولا۔ "مجھے افسوس ہوا وکی تم واقعی بہترین دوست ہو اگر تم نہ ہوتے۔"

"بریڈ۔۔۔۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "فلیٹر نہ کرو مجھے میں تمہیں کزن کہہ چکا ہوں۔ جین کے سامنے۔"

"اوہ جین!" اس نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کیا اس نے اس سلسلے میں مدد کی۔۔۔۔؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے مجھے ہیلن تک پہنچا دیا اور اب کل دو بجے میں تمہیں لنڈا تک پہنچا دوں گا۔ وہ دہشت پسندوں کو سپورٹ کرتی رہی ہے۔ اسے بلیک میل کرنے میں مجھے کوئی عار نہ ہو گا۔ کچھ سمجھے؟" ہنٹرس "گاڈ بلیس یو" کہہ کر ہنس دیا۔

دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد میں ہنٹرس کو ساتھ لے کر ہوٹل ایکسل سیئر پہنچا۔ ٹوپ فلور پر ایک کمرہ بک کرا کے ہنٹرس کو وہیں چھوڑا اور گرینڈ ہوٹل کے سامنے گاڑی پارک کر کے بار میں داخل ہوا۔ اس وقت اڑھائی بجنے والے تھے اور لاؤنج میں کسی کسی میز پر چند جوڑے بیٹھے ہوئے تھے کاؤنٹر پر صرف ایک آدمی کھڑا ہوا گلاس ہاتھ میں لیے بار میڈ سے باتیں کر رہا تھا۔ میں لنڈا کے قریب پہنچ کر رکا۔ اس نے مسکرا کر کہا۔ "ہیلو۔۔۔۔" میں نے وہسکی کے شاٹ کا آرڈر دیا۔ اس نے پلٹ کر الماری سے بوتل اٹھائی اور گلاس اٹھاتے ہوئے راز دارانہ لہجے میں سوال کیا۔ مسکرا کر بولی۔ "جین اینڈ جین۔۔۔۔ اگلے مہینے وہ شادی کر رہی ہے پھر کیا۔"

"گڈ!" میں نے گلاس ہونٹوں سے ہٹا کر اس کا قطع کلام کیا۔ "آپنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" اس نے ہنس کر وایاں ہاتھ میرے سامنے کر دیا۔ تیسری انگلی میں انگیج منٹ رنگ چمک رہی تھی۔ میں نے ہنس کر کہا "نیور مائنڈ۔" بولی۔ "ڈارلنگ میرا منگیتر ہیوی ویٹ۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "دیٹ تمہارا پرابلم ہے

ہنی---- باکسر میں بھی ہوں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ جیتنے والے کی ہو جاؤ گی تو میں اس کو چیلنج کر سکتا ہوں۔" وہ ہنس دی اور میرے ہاتھ سے گلاس لیتی ہوئی بولی۔ "اوکے ڈارلنگ تم اسے ناک آؤٹ کر دو۔ میں اس کی انگوٹھی اس کے منہ پر مار دوں گی---- لیکن کیا تم سنجیدہ ہو----؟"

میں نے اس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے کہا۔ "بہت سنجیدہ ہنی---- لیکن اس وقت تم سے اس سے بھی کہیں زیادہ اہم مسئلے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں جین کو چارج دے کر ساڑھے تین بجے ہوٹل ایکسیل سیئر پہنچنا ہے۔ میں ٹوپ فلور پر روم نمبر 270 میں تمہارا انتظار کروں گا۔" اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی میں گلاس ہونٹوں سے لگا کر پینے لگا۔ گلاس خالی کر کے میز پر رکھا اور سگریٹ کیس کھول کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "چپ کیوں ہو گئیں ڈارلنگ---- کیا یقین نہیں آیا----؟" اس نے میرے چہرے سے نظریں ہٹائے بغیر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ابھی ہم ایک دوسرے سے اتنے واقف نہیں سر۔"

میں نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یقیناً نہیں لیکن جین آنے والی ہے اور میں اس کے آنے سے پہلے یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں۔ صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ تمہاری دوست ہیلن اسمتھ گرفتار ہو چکی ہے۔ کیپٹن ہنٹرس جس بے جا سے رہا کرا لیا گیا اور تم بھی اس میں انوالو ہو۔ اس سے پہلے کہ تم مصیبت میں گرفتار ہو' ایکسیل سیئر پہنچ کر کیپٹن ہنٹرس کو ہموار کر لو۔" میں نے سگریٹ دیتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔ اس کا رنگ سفید پڑ چکا تھا اور پیشانی پر پسینہ آ رہا تھا۔ "پریشان نہ ہو---- ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیپٹن تمہیں پسند کرتا ہے اور معاف کر دینے کے موڈ میں ہے۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔ اوکے یہ سگریٹ اور یہ تمہارا بل اور ٹیکسی فیئر۔" میں نے دو فائیورز اس کو دیئے اور گڈ بائی کہہ کر چل دیا۔ باہر نکل کر گاڑی میں سوار ہوا اور ہیڈ کوارٹرز پہنچ گیا۔

ہنٹرس صبح آٹھ بجے بنگلے پہنچا تو میں بستر پر بیٹھا ہوا چائے پی رہا تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر ہیلو کہا اور آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اردلی نے چائے کا مگ لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ میں نے مگ ہاتھ سے رکھ کر کہا۔ "ویل بریڈ؟" مسکرا کر بولا۔ "ڈائن---- تھینک یو وکی۔" میں نے ہنس کر سگریٹ سلگایا اور سگریٹ کیس اس کے سامنے رکھ دیا۔ چائے کی چسکی لے کر کہنے لگا۔ "وکی اب کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگا ہے کہ مجھ جیسے ایڈیٹ کے لئے زندہ رہنے سے مر جانا بہتر ہے۔ تم نے ایسا کیا کہہ دیا اسے کہ نگاہیں ملتے ہی شکست تسلیم کر لی۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ مگ ہاتھ سے رکھ کر اٹھا اور سرگوشی کے لہجے میں کہنے

لگا۔ "وکی وہ مستقلاً" میرے ساتھ رہنے کو تیار ہے لیکن سوال یہ ہے----" وہ ہنس کر خاموش ہو گیا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "سمجھ گیا جیب متحمل نہیں ہوتی۔" اثبات میں سر ہلا کر بولا۔ "ایک گرینیر آتشبازی کی نظر ہو گیا۔"

میں نے اس کی کمر پر دھپ جما کر دھکیلتے ہوئے کہا۔ "بیڈ روم میں جا کر سو جاؤ---- شام کو بات کریں گے۔" اس نے اٹینشن ہو کر سلیوٹ کیا اور مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دس بجے میں یونیفارم پہن کر باہر جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہو رہا تھا کہ اردلی سارجنٹ نے آکر کرنل بشپ کا سلام دیا۔ میں دفتر پہنچا تو سلام کرنے سے پہلے بولے۔ "وکٹر کیپٹن ہنڈرس رات کہیں گیا ہوا تھا؟" میں نے ان کے چہرے پر سنجیدگی طاری دیکھ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔ "لیس سر---- وہ ابھی لوٹے ہیں۔" کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "تمہیں معلوم ہے وہ کہاں رہا۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے بیٹھتے سوچ کر کہا۔ "میں ان کو ساتھ لے کر گیا تھا لیکن ہوٹل ایکمیل سیئر میں وہ کسی دوست سے ملنے چلے گئے اور----"

"اور تم واپس آگئے۔" انہوں نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "نان سنس---- کیپٹن مجھے معلوم ہے ایکمیل سیئر میں وہ کس دوست کے ساتھ رہا۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر اگر مجھے معلوم ہو تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے پرائیویٹ افیئرز میں----"

انہوں نے پھر میری بات کاٹی۔ "لک ہیر وکی---- مجھے اس سے زیادہ غصہ کسی بات پر نہیں آتا کہ میرے ماتحت مجھے ڈاج دینے کی کوشش کریں۔ صاف کیوں نہیں کہتے تم اسے سنہری مچھلیوں کو کانٹا لگانا سکھا رہے ہو۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "سر آپ مجھے معاف کیجئے---- لیکن کیا حملہ کرنے والی مچھلی کو پکڑنا اور روسٹ کر کے کھا جانا کوئی جرم ہے----؟"

کرنل نے آنکھیں سکیڑ کر میری طرف دیکھا اور پھر منہ پھرا کر مسکرا دیئے میں نے ان کا موڈ تبدیل ہوتے دیکھ کر کہا۔ "سر آسمانی باپ کا حکم ہے کوئی تمہارے دائیں رخسار پر چانٹا----"

"غلط۔" انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ بائیں رخسار پر چانٹا پڑا کرتا ہے---- وایاں۔" میں نے کہا۔ "سر میں لیفٹ ہینڈرز کی بات کر رہا تھا۔" وہ پھر ہنس دیئے۔ "یو آر اے فول وکی۔"

میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر ہر بڑے آفیسر کا یہی خیال ہے۔ میرے متعلق---- لیکن سنہری اور سفید مچھلیاں اس سے برعکس سمجھتی ہیں---- اور ان کی تعداد زیادہ ہے۔ ہاں تو میں یہ عرض کرنے جا رہا تھا کہ آسمانی باپ کے حکم کے بالکل برعکس مادر گیتی کا حکم

ہے' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت----" کرنل نے کہا۔ "وکی! تم ایک زندہ دل آدمی ہو کیا مسٹر ہچکنس کے ساتھ بھی اسی طرح کھل کر بات کر لیتے ہو یا مجھے بشپ آف کنٹربری کا نمائندہ خیال کر کے اعترافات کر رہے ہو؟

میں نے مغموم لہجے میں کہا۔ "سر میں ایک دل شکستہ انسان ہوں آپ سے کھل کر بات کرنے میں کچھ دیر کے لئے اپنی چوٹیں بھول جاتا ہوں۔"

"اوہ----!" کرنل نے چونک کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا واقعی تم زخم خوردہ ہو وکی؟ نو---- آئی ڈونٹ بیلیو----" میں نے اسی لہجے میں کہا۔ "میں آپ کو مجبور نہیں کروں گا سر لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔" انہوں نے پائپ کا کش لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے سگریٹ نکال کر سلگایا اور کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اب میں جا سکتا ہوں سر۔" انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ "بیٹھ جاؤ---- آج تم نے مجھے حیرت میں مبتلا کر دیا۔ میں تمہیں دنیا کے خوش نصیب لوگوں میں سے ایک سمجھتا تھا۔"

"بڑی حد تک یہ بھی صحیح ہے سر۔" میں نے کہا۔ "لیکن جہاں متعدد فتوحات ہوں وہاں کہیں نہ کہیں شکست بھی ہوتی ہے۔ زندگی مسلسل قہقہوں کا نام نہیں۔ اس میں آہیں اور کراہیں بھی ہوتی ہیں۔ زخم دینے ہی نہیں زخم کھانے بھی ہوتے ہیں---- اور میں نے ہزاروں زخم دیئے ہیں۔ نہ جانے کس کس کو---- لیکن جو زخم کھائے ہیں وہ زخم نہیں ناسور ہیں۔ لہٰذا آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں میں صرف خوش نصیب ہی نہیں دنیا کا بد نصیب ترین انسان بھی ہوں۔ معاف کیجئے سر---- میں کچھ زیادہ ہی بہک گیا۔"

کرنل نے مسکرا کر پائپ میز پر رکھ دیا اور اٹھ کر میری کمر تھپتھپاتے ہوئے بولے۔ "تم اموشنل ہو وکی۔ پرفیکٹ سولجر بنو۔ فتوحات پر جشن ممکن نہیں کہیں نہ کہیں پسپا بھی ہونا پڑتا ہے۔ زخم بھی کھانے ہوتے ہیں۔ یہی زندگی ہے۔" انہوں نے بولتے بولتے رک کر رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور مسکرا کر جیب سے ایک ٹیلیگرام نکال کر میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے "تھینک یو سر" کہہ کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنے لگا۔ ٹیلیگرام کینتھ کا تھا وہ شام کو چھ بجے اجیتا کے ساتھ بمبئی میل سے کلکتہ پہنچنے والی تھی اور مجھے ہر حالت میں ہاوڑہ جنکشن پر ریسیو کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ میں نے ٹیلیگرام سے نظر اٹھا کر کرنل کی طرف دیکھا مسکرا کر بولے۔ "کون آ رہا ہے۔" اور میں نے ٹیلی گرام کرنل کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے ٹیلی گرام پڑھ کر میری طرف مسکرا کر دیکھا اور بولے یہ چولیا تو سمجھ میں آ گئی لیکن دوسری رمبا جمبا کون ہے؟" میں نے نظریں ملائے بغیر کہا۔ سر یہ مس کینتھ کی پیشنٹ ہے۔ شاید تبدیل آب و ہوا کے لئے۔" بولے۔ "ٹھیک ہے بتاؤ میں کچھ مدد کر سکتا ہوں ----؟" میں نے سیلوٹ کر کے کہا۔ "نو سر تھینک یو ویری مچ۔" انہوں نے ادکے

کہہ کر ٹیلیگرام میرے ہاتھ میں تھما دیا اور میں دفتر سے باہر نکل آیا۔

شام کے چار بجے میں نے گرینڈ ہوٹل میں ایک ڈبل روم سوٹ بک کرایا اور بمبئی میل کی آمد سے پندرہ منٹ پہلے ہنٹرس کے ساتھ پلیٹ فارم پر پہنچ گیا۔ اس وقت ہم دونوں یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ ریفرشمنٹ روم کے سامنے سے گزرتے ہوئے ہنٹرس نے گھڑی پر نظر ڈالی اور میرے بازو کو ٹھوکا دے کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باہر کھڑے ہوئے ویٹر نے سلام کر کے کواڑ کھول دیا۔ ہم دونوں اندر داخل ہو گئے۔ میز پر جگہ لیتے ہی ایک ویٹر ہمارے پاس پہنچ گیا۔ ہنٹرس نے اس کو ڈرنکس کا آرڈر دیا۔ میں نے سگریٹ نکالے اور دونوں پینے لگے۔ میں نے گرد و پیش پر نظر ڈالی۔ کمرے میں چھ ہشت پہلو میز تھے جن کے گرد دو دو کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور اس وقت تین میزوں پر ایک ایک آدمی اور ایک کونے والی میز پر ایک لیڈی اور جنٹلمین بیٹھے ہوئے تھے۔ لیڈی کے ایک ہاتھ میں گلاس اور دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ ہولڈر پھنسا ہوا تھا جس سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔ مجھ سے نگاہیں ملتے ہی وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی۔ گلاس سے ایک گھونٹ لے کر اپنے ساتھی سے زیرلب کچھ کہا اور اس نے گردن گھما کر پہلے دیوار گھڑی کی طرف اور پھر میری طرف دیکھا۔ اسی وقت ویٹر نے ہمارے سامنے ڈرنکس کی ٹرے رکھ دی اور میں اس طرف متوجہ ہو گیا۔ مجھے لیڈی کے اشارے پر مرد کا اپنی طرف اس احتیاط سے دیکھنا کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا لیکن دونوں میں سے ایک کو بھی پہلے کہیں دیکھنا یاد نہیں آ رہا تھا۔ ہنٹرس نے گلاس اٹھا کر میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ ”کس کس صحت کا جام پروپوز کروں؟“

میں نے اس کے گلاس سے ملاتے ہوئے کہا۔ ”تمہاری صحت کا بریڈ---- تم نے بشپ کو میرا راز داں دوست بنا دیا اور تم خیر کافی عقلمند ہو اور مجھے تمہاری زندگی عزیز ہے۔“ مسکرا کر بولا۔ ”تھینکس فار کمپلی منٹس---- لیکن ہم اجیتا کی صحت کا جام لے رہے ہیں۔ کیری آن“ میں نے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔ وہ بھی پینے لگا۔ میں نے ایک گھونٹ لے کر گلاس منہ سے ہٹائے بغیر کہا۔ ”بریڈ اس لیڈی کو پہچانتے ہو----؟“ مسکرا کر کہنے لگا۔ ”تعارف کراؤ پہچاننے لگوں گا۔“ میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دو تین گھونٹ لے کر گلاس خالی کیا اور میز پر رکھتے ہوئے بولا۔ ”جلدی ختم کرو ٹرین آنے والی ہے۔ بل تو تمہیں ادا کر رہے ہو نا؟“ میں نے ایک سانس میں گلاس خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا۔ ”ظاہر ہے---- ویٹر----!“

ویٹر ”یس سر“ کہہ کر آگے بڑھا اور ہمیں اٹھتے دیکھ کر بل دے دیا۔ میں نے اسکو پے منٹ کیا اور سگریٹ سلگا کر دونوں دروازے کی طرف چل دیئے۔ کونے میں بیٹھے ہوئے جوڑے نے ایک بار پھر میری طرف دیکھا۔ اس مرتبہ ہنٹرس نے بھی نوٹ کیا۔ پلیٹ فارم

پر آتے ہی کہنے لگا۔ "وکی یہ لوگ تمہیں جانتے ہیں کیا؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "میرے جاننے والے مجھے دیکھنے کے بعد خاموش نہیں رہ سکتے کیپٹن۔" ہنٹرس کندھے اچکا کر رہ گیا۔

بمبئی میل دندناتا ہوا اسٹیشن میں داخل ہوا انجن ہمارے سامنے سے گزرا تو اس کی رفتار سے ایسا محسوس ہوا جیسے اس ٹرین کو یہاں رکنا ہی نہیں ہے لیکن تین چار بوگیاں گزرنے کے بعد فرسٹ سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹس ہمارے سامنے پہنچے تو ویکیوم اور بریکس کی ہلکی سی آواز کے ساتھ گاڑی ایک دم رک گئی۔ دروازے کھلنے لگے اور ہم سے چھ سات قدم کے فاصلے پر لیڈیز فرسٹ کلاس سے کینتھ اور اجیتا نمودار ہوئیں۔ میں "ہیلو" کہہ کر تیزی سے آگے بڑھا اور اجیتا کو نمستے کیا۔ ہنٹرس نے ہیٹ کو چھو کر گڈ ایوننگ کہا۔ قلیوں نے سامان باہر نکالا اور آخری سوٹ کیس اور اٹیچی لے کر اترنے والا ایک گوانی ملازم تھا۔ جو غالباً" کینتھ بمبئی سے ساتھ لے کر آئی تھی۔ باہر نکل کر سوٹ کیس اور ہولڈال وغیرہ کار کے لگیج بکس میں رکھوائے اور ہنٹرس نے ہمیں ہوٹل تک ڈرائیو کیا۔ میں راستے میں کینتھ اور اجیتا سے رسمی مزاج پرسی اور متعلقین کی خیر و عافیت کے سوا کوئی بات نہ کر سکا۔ ہوٹل پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد کھانے کا وقت ہو گیا اور اس وقت ہنٹرس بھی میز پر ہمارے ساتھ تھا اس لئے گفتگو کا زیادہ رخ کینتھ کی طرف رہا۔ کیونکہ کینتھ کے متعلق ہنٹرس بہت کچھ جانتا تھا اور اجیتا سے میرے کسی رشتے یا تعلق کے بارے میں وہ بالکل تاریکی میں تھا اور میں اب اس کی معلومات میں مزید اضافہ کرنا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد میں اسکو بار میں لے گیا۔ جین نے اس کو دیکھ کر مبارکباد دی۔ میں نے اس کے تعاون کا شکریہ ادا کر کے ڈرنکس کا آرڈر دیا اور دونوں کاؤنٹر پر کھڑے پیتے رہے۔ پندرہ بیس منٹ بعد میں نے پے منٹ کیا اور ہنٹرس کو لے کر باہر نکلا۔ کار کی چابی دیکر صبح آٹھ بجے واپس آنے اور کرنل بشپ کو مطمئن کرنے کی تاکید کر کے خدا حافظ کہا اور لفٹ کے ذریعے اجیتا کے اپارٹمنٹ میں پہنچا۔

یہاں وہ اس وقت تنہا تھی۔ کینتھ اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔ اس کا ملازم ویلیٹ روم میں تھا۔ اجیتا نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور مسکرا کر بانہیں پھیلا دیں۔ دوسرے لمحے وہ میری آغوش میں تھی۔۔۔۔ میں نے اس کو گود میں اٹھا کر صوفے پر بٹھایا تو اس کی سانسوں میں مجھ سے بھی کہیں زیادہ شراب کی خوشبو تھی۔ میں نے متعجب ہو کر اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اجیتا تم پینے لگیں۔۔۔۔ کب سے۔۔۔۔؟" اس نے نگاہیں جھکا کر میرے سینے پر سر رکھ دیا۔ میں اس کے بالوں میں انگلیاں پھراتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر کہنے لگی۔ "کرن اب زندہ رہنے کے لئے اس کے سوا کوئی سہارا نہیں۔۔۔ بتاؤ میں کیا کروں؟"

"ٹھیک ہے پرتیا۔۔۔" میں نے اس کو چوم کر کہا لیکن مجھے تمہارے پینے پر صدمہ پہنچا۔ حالانکہ میں خود بہت زیادہ پیتا ہوں۔" اس کے ہونٹوں پر افسردہ سی مسکراہٹ ابھری اور غائب ہو گئی۔ "اب میرے پاس کیا رہ گیا ہے کرن۔۔۔ مجو کی موت۔۔۔ جس طرح بھی ہوئی ہو گئی۔ میں نے تمہاری محبت میں اس کو خاموشی سے برداشت کر لیا۔ اب تم بھی نہ رہے تو کیا رہا؟ پتیما تاپ' بیوگی' محرومی۔۔۔ دوہرے دوہرے زخم۔۔۔ تم ہمارے ہاں مسکراہٹیں لے کر آئے اور آنسو دے کر چلے گئے۔ ہمیں مٹا کر مٹ گئے۔۔۔ یا مٹ کر ہمیں مٹا گئے۔ بات ایک ہی ہے۔۔۔ میرے زخموں کا علاج اب شراب ہی ہے پرتیم۔۔۔ اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔ اور تم اپنے ہاتھ سے پلاؤ تو اور بھی سکون ملے گا۔ پلاؤ کرن۔"

اس کی باتوں سے میرے دل پر چوٹ لگی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے اسے زور سے بھینچ لیا۔ آنسو ٹپک کر اس کی گردن پر گرے تو چونک کر میرے چہرے کی طرف دیکھا۔ "تم رو رہے ہو کرن؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ میں نے آستین سے آنکھیں پونچھیں اور مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "نہیں اجیتا۔۔۔ آؤ تمہیں اپنے ہاتھ سے پلاؤں۔ بتاؤ کہاں رکھی ہے۔۔۔؟" وہ میرا منہ چوم کر علیحدہ ہوتی ہوئی بولی۔ "میں خود لاتی ہوں کرن۔" میں اسے سنگھار میز کی طرف جا کر سوٹ کیس سے اسکاچ کی بوتل اور گلاس نکالتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کوٹ اتار کر ہینگر پر ڈالا تھا کہ وہ آ گئی اور بوتل اور گلاس ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ میں نے کھڑے کھڑے بوتل اٹھا کر دونوں گلاسوں میں انڈیلی اور ایک اس کے ہاتھ میں دے کر صوفے پر ٹکتے ہوئے کہا۔ "ہماری غیر فانی محبت کے نام۔" اس نے مسکرا کر گلاس ٹکرایا اور ہونٹوں سے لگا لیا۔ ایک جام پی کر دوسرا بھرنے لگی تو میں نے گلاس اٹھا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔ "صبح تک کافی ہے ہاں اب بتاؤ کیا میں نے بمبئی میں تم سے نہیں کہا تھا۔ میں تمہارے لئے محل تعمیر کرا سکتا ہوں۔ واپس نہ جاؤ۔۔۔ اور اگر جا رہی ہو تو بیماری کا بہانہ کر کے پھر چلی آؤ۔۔۔؟" اس نے سرک کر میرے کندھے پر سر رکھ دیا اور کہنے لگی۔ "مجھے یاد ہے کرن۔۔۔ لیکن میں پارا گڑھ کس طرح چھوڑ سکتی ہوں جاگیر کا انتظام کون کریگا۔"

"جاگیر ترک کر دو۔۔۔" میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری جاگیر ہوں۔ صرف حصہ داروں کی پرواہ نہ کرنا۔ میں دولت مشترکہ ہوں۔ تم چاہو تو برٹش کامن ویلتھ بھی سمجھ سکتی ہو۔"

وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ "گوارا ہے کرن۔۔۔ ایسا ہونا بھی چاہئے مجھے یاد ہے تم دوسری مرتبہ پارا گڑھ آئے تو ہربائی نس نے مہاراجہ سے کہا تھا کرن کی زبان مغل شہزادوں جیسی ہے۔ میں سمجھتی ہوں تمہاری محبت بھی مغل۔۔۔" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ

رکھ دیا اور وہ ہنس کر رہ گئی۔ میں نے کہا۔ "اچھا اب تم میرے ساتھ رہو گی---- جب تک میں یہاں ہوں۔"

اس نے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ایک ہفتے سے زیادہ نہیں کرن۔" میں نے "اوکے" کہہ کر دونوں گلاسوں میں انڈیلی اور ایک گلاس اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ ایک گھونٹ لے کر بولی۔ "تم نے سروج کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں پوچھا کرن۔"

میں نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "اچھا گہرے زخم کو نہیں چھیڑا کرتے۔ اگر میرے لئے یہ ممکن ہوتا کہ سروج کا ذکر کر سکوں تو پہلے اسی کا نام زبان پر آتا اور اس کے ساتھ یہ----" میں نے جیب سے کینتھ کا لایا ہوا فوٹو نکال کر اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ "کیا یہ مجھے دیوانہ کر دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔" اس نے فوٹو میری جیب میں سرکا دیا اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگی۔ "آئم سوری کرن۔" واقعی مجھے یہ ذکر نہیں چھیڑنا چاہئے تھا۔ ارے ہاں۔" اس نے بات کا رخ بدلا۔ "ونمالا کنسن ٹریشن کیمپ سے فرار ہو گئی۔" میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ "ونمالا کنسن ٹریشن کیمپ؟ میں نہیں سمجھا ڈیر۔" اس نے گھونٹ لے کر کہا۔ "میری دیورانی' کرن---- ہنس راج کی جرمن وائف۔" اس نے پھر گلاس منہ سے لگا لیا۔

اب میری سمجھ میں تمام واقعہ آگیا---- "اوہ!" میری زبان سے نکلا "لیکن یہ کیسے ممکن ہے' کون سے کیمپ میں تھیں وہ؟" اچھا نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم نہیں اتنا جانتی ہوں ہنس راج اس کی ضمانت دینے کے لئے دہلی اور بمبئی کی بھاگ دوڑ کر رہے تھے اسی دوران چند انگریز فوجی افسر پارا گڑھ آئے اور ان سے معلوم ہوا کہ وہ کنسن ٹریشن کیمپ سے کسی دوسری جگہ لے جائی جا رہی تھی کہ غائب ہو گئی۔ مشکل ہنس راج کی ہے ایک طرف بیوی کو تلاش کر رہا ہے دوسری طرف برٹش کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس فرار میں اس کا ہاتھ نہیں۔" میں نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "کچھ سمجھ میں نہیں آیا---- کتنا عرصہ ہوا اس کو فرار ہوئے؟"

"تقریباً" دو ماہ۔" اس نے جواب دیا۔ "تم پارا گڑھ پہنچے اس سے پہلے کی بات ہے---- خیر اٹھو---- اب نیند آ رہی ہے۔" وہ اٹھ کر کلوک روم کی طرف چلنے لگی۔ صوفے اور میز کے درمیان سے نکلتے ہی اس کے قدم ڈگمگا گئے۔ میں نے جھپٹ کر گرتے گرتے تھام لیا اور گود میں اٹھا کر کلوک روم کے دروازے پر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔

"اچھا سمجھ میں نہیں آتا تم جیسی نازک اندام جو چار اونس وسکی کے وزن سے تین قدم چلنے میں لچک کر رہ جاتی ہے۔ ایک سو اسی پونڈ کے کرن کو کس طرح اٹھا لیتی ت۔" اس نے ہنس کر کہا۔ "ابھی سمجھاتی ہوں۔" ذرا ڈگمگائی اور کلوک روم میں داخل ہو گئی۔ میں ۔۔ٹ سلگایا اور پلٹ کر مسہری کی طرف چل دیا۔

صبح سوا آٹھ بجے ہنٹرس کار لے کر پہنچا تو میں کیتھ اور اجیتا کے ساتھ چائے پی رہا تھا۔ لیڈیز کو گڈ مارننگ اور ہاؤ ڈو یو ڈو کرنے کے بعد اس نے میری طرف دیکھ کر زیر لب "بک اپ" کہا۔ میں نے اٹھ کر اس کو سگریٹ دیا۔ اجیتا نے شام کو پھر آنے کا وعدہ کر کے اجازت طلب کی اور ہنٹرس کے ساتھ چل دیا۔

ہیڈ کوارٹرس میں داخل ہوئے تو نو بج چکے تھے۔ بنگلے کی طرف ٹرن لیتے ہی میری نظر کرنل بشپ پر پڑی۔ وہ اپنے بنگلے سے نکل کر دفتر جانے والی سڑک پر گھوم چکے تھے۔ ہماری طرف ان کی پشت تھی۔ میں نے ہنٹرس کے بازو کو ٹھوکا دیا۔ اس نے دائیں طرف گردن گھما کر دیکھا اور کرنل پر نظر پڑتے ہی بریک لگا دیا۔ وہ آگے بڑھ کر برآمدے کی سیڑھیاں طے کر کے سنتری کا سلام لیتے ہوئے دفتر میں داخل ہو گئے۔ ہنٹرس نے تھینک گاڈ کہہ کر گیئر لگایا اور دو تین ٹرن لے کر گاڑی بنگلے کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئی۔ دس بجے شیو اور غسل سے فارغ ہو کر میں دفتر پہنچا تو ہنٹرس برآمدے میں ٹہل رہا تھا۔ میں نے سیلوٹ کیا تو کہنے لگا۔ "اولڈ بوائے ذرا زیادہ مصروف ہے۔ تھوڑی دیر انتظار کرنا پڑیگا۔" میں اوکے کہہ کر اس کے ساتھ برآمدے کی پیمائش کرنے لگا۔ چند منٹ بعد اندر سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ اردلی سارجنٹ پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوا اور دوسرے ہی لمحے باہر نکل کر بولا۔ "کیپٹن ہیرس پلیز۔" میں نے اندر جا کر سیلوٹ کیا۔ کرنل نے دو انگلیوں سے سلام کا جواب دے کر کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ میں تھینک یو سر کہہ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ منہ سے پائپ نکالتے ہوئے بولے۔ "میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھا تھا وکی ـــــ تمہاری دونوں دوست خیریت سے پہنچ گئی نا؟"

میں نے اس تمہید سے خائف ہو کر مودبانہ لہجے میں کہا۔ "جی ہاں وہ ٹھیک ہیں شکریہ۔" سنجیدہ ہوتے ہوئے کہنے لگے۔ "وکی مس کینتھ سے میں کسی حد تک واقف ہوں لیکن یہ تمہاری ـــــ آئی مین ـــــ کینتھ کی ہیشنٹ کون ہے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر کیا یہ کافی نہیں کہ وہ میری دوست ہے۔"

پائپ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "کافی ہے اور میں تم پر پورا ـــــ دوسرے تمام آفیسرز سے زیادہ اعتماد رکھتا ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ تم اموشنل ہو اور ـــــ"

"سر۔" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھے معاف فرمائیں۔ میں فرض کی راہ میں جذبات اور دوستانہ تعلقات کو حائل نہیں ہونے دیتا۔" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "دیٹس رائٹ ـــــ لیکن ہیلن کے معاملے میں تم نے مجھے فیصلہ بدلنے پر مجبور کیا۔" میں نے کہا۔ "نو سر میں آپ کو پہلے بتا چکا تھا کہ میں نے اس کو معافی دلانے کا وعدہ کیا ہے ـــــ اور میں سمجھتا ہوں وعدہ بھی فرض ہی کی حیثیت رکھتا ہے بہرکیف کیا آپ مجھے بتانا پسند نہیں کریں گے کہ میری اس دوست سے ان تمام باتوں کا کیا

تعلق ہے۔۔۔۔؟" وہ مسکرا کر بولے۔ "میرا خیال ہے وہ کسی اریسٹوکریٹ۔"

میں نے ان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "آپ کا خیال صحیح ہے سر۔۔۔۔ اور اگر اطلاع ہے تو اطلاع بھی غلط نہیں۔۔۔۔ وہ ایک رولنگ چیف کی بیوہ اور ایک ہزہائی نس کی بھانجی ہے۔"

ہنس کر کہنے لگے۔ "اور ایک کیپٹن کی ہونے والی بیوی ہے؟" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "نو سر نہ وہ کسی کیپٹن کی ہونے والی بیوی ہے۔ نہ یہ کیپٹن کسی کا ہونے والا شوہر ہے اور اب جبکہ میں آپ کی معلومات میں کافی اضافہ کر چکا ہوں۔۔۔۔" وہ پائپ والے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "میں بھی تمہاری معلومات میں اضافہ کروں گا۔ صرف یہ بتا دو کیا تمہاری یہ دوست کسی ایسے پرنس کی رشتہ دار ہے جس کی بیوی جرمن ہے۔۔۔؟" یقین رکھو یہ میرے اور تمہارے درمیان ہے۔"

میں نے کہا۔ "وہ جرمن لیڈی اس کے شوہر کے بھائی کی بیوی ہے اور کنسن ٹریشن کیمپ سے فرار ہو چکی ہے۔"

مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "یہ اسی نے بتایا تمہیں۔" میں چیف کی حماقت پر مسکرا دیا۔۔۔۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ پلکیں جھپکاتے ہوئے بولے۔ "ویل کیمر بوائے۔۔۔۔ یا تو تمہاری دوست تم پر بے حد اعتماد رکھتی ہے یا پھر تمہیں اعتماد میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔" میں نے کہا۔ "آپ کا خیال صحیح ہے سر۔۔۔۔ دوسرا۔۔۔۔ میرا مطلب ہے اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اس جرمن لیڈی کی نقل و حرکت سے واقف ہے اور اس کو کور دینے کے لئے یہاں آئی ہے تو پھر آپ اس کو غلط سمجھ رہے ہیں۔ وہ اتنے بڑے جرم کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔" جھینپ کر بولے۔ "مجھے افسوس ہے وکی۔۔۔۔ میرا یہی خیال تھا۔" میں نے کہا۔ "سر اگر آپ کا خیال ایک فیصد بھی صحیح ہے تو یقین فرمائیے وہ آپ سے بچ کر نہیں جا سکتی۔" بولے۔ "وکی مجھے تم سے یہی توقع ہے۔۔۔۔ ناؤ فار یور انفارمیشن۔۔۔۔ یہ مجھے ابھی تمہارے آنے سے نصف گھنٹہ پیشتر وائرلیس پر بتایا گیا ہے۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔ اس کا ذکر کسی سے نہیں آنا چاہئے۔ کیپٹن ہنٹرس سے بھی نہیں۔ جاؤ اس کو اندر بھیج دو۔" انہوں نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے مصافحہ کیا تو ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے بولے۔ "مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر سلیوٹ کیا اور باہر نکل گیا۔

چیف بوائے نے اعلیٰ افسر ہونے کے باوجود مجھے دوستانہ مراعات دیں۔ انہوں نے وائرلیس کے پیغام کی بنیاد پر ایک ہفتے کے لئے گرینڈ ہوٹل میں ایک کمرہ میرے نام پر بک کرا دیا اور میں اسی شام ایک سوٹ کیس میں اپنی ضروریات کی تمام چیزیں لے کر مستقل طور پر وہاں رہنے کو چلا گیا۔ رات کو کھانے پر کیتھ سے ملاقات ہوئی تو میں نے تنہائی ملتے

ہی اس کو اپنے کمرے کا نمبر بتا کر ڈپلی کیٹ چابی دے دی۔ کھانے کے دوران اجیتا نے کیتھ کی موجودگی میں بے تکلف کاگینک پی۔ میں نے حتی الامکان اس کو دو تین پیگ تک محدود رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ انجام کی پروا کئے بغیر پیش پیش رہنا چاہتی تھی۔ دوسری طرف کیتھ جو اس نو آموز کی کی پیسٹی سے واقف تھی مصلحتاً اس کو مسلسل ترغیب دلائے جا رہی تھی۔ میں تصور میں اجیتا کو لڑکھڑا کر گرتے اور کیتھ کو اسے اٹھا کر گٹھڑی کی طرح مسہری پر پھینکتے دیکھ رہا تھا۔ میں خود بھی کیتھ کو شہر کی سیر کرانے کے موڈ میں تھا لیکن آج مجھے اجیتا سے ونمالا کے سلسلے میں بات کرنا تھی۔ اس لئے آخر جب وہ تیسری مرتبہ اپنے گلاس میں انڈیلنے لگی تو میں نے ہاتھ بڑھا کر گلاس میز سے اٹھا لیا۔ اجیتا اس وقت اس حد تک متاثر ہو چکی تھی کہ اس کو گلاس نہ ہونے کا ذرا ہوش نہ تھا۔ وہ میز پر انڈیلے جا رہی تھی۔ شراب کے چھینٹے اس کی ساڑھی پر پڑنے لگے تو میں نے ویل ڈن اجیتا کہہ کر بوتل اس کے ہاتھ سے چھین لی۔ اس نے "پلیز ڈارلنگ کہہ کر میری طرف دیکھا اور ہچکی کے ساتھ جھٹکا کھا کر کرسی کی پشت گاہ سے کمر لگا دی۔ میں نے اٹھتے اٹھتے کیتھ کی طرف دیکھا اور اجیتا کو سہارا دے کر اٹھایا۔ وہ بالکل نڈھال ہو چکی تھی ٹانگیں اس کا وزن سہارنے سے قاصر تھیں۔ کیتھ نے اٹھ کر دوسری طرف سے تھاما اور دونوں نے مل کر اس کو مسہری پر تکئے کے سہارے بٹھایا۔ سر پر ہاتھ پھراتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "آج کچھ تیز تھی کرن۔" میں نے پانی کا گلاس اٹھا کر سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "پانی پیو---- تیز نہیں تھی تم زیادہ پی گئیں۔ نیٹ پی گئیں اور تیزی سے پی گئیں۔" اس نے دو تین گھونٹ پانی پیا اور کہنے لگی۔ "اب مجھے سو جانا چاہئے۔ ایں نا؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "اور کیا کر سکتی ہو----؟" مسکرا کر پیر پھیلاتی ہوئی بولی۔ "ٹھیک ہے کرن تمہاری کیتھ اب میری بھی عزیز دوست ہے اور خیر---- باہر نہ جانا۔" کیتھ نے اس کے جسم پر سوزنی ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہم یہیں بیٹھے ہیں اجیتا دیوی آپ بے فکر ہو کر سو جائیں۔" اس نے مسکرا کر شب بخیر کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

کیتھ میرا بازو تھام کر صوفے کی طرف چل دی اور بوتل کی طرف اشارہ کیا۔ جس میں نصف سے کچھ زیادہ باقی تھی۔ میں نے کھڑے کھڑے گلاسوں میں انڈیلی اور دونوں پھر پینے لگے۔ تھوڑی دیر میں اجیتا ہلکے ہلکے خراٹے لینے لگی۔ میں نے کیتھ کے کان کے پاس منہ لے جا کر کہا۔ "سچ کہنا---- اجیتا تمہیں چانس دے رہی ہے یا تم نے خود چانس لیا؟" پلٹ کر بولی۔ "وکی کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے میں نے کوئی ٹرک کیا----؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے گلاس میز پر رکھ دیا اور اپنے بیڈ روم کی طرف چلنے کا اشارہ کرتی ہوئی بولی۔ "آؤ بتاتی ہوں۔" میں خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیا۔ بیڈ روم میں پہنچتے ہی کیتھ نے دروازہ بند کر کے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "انگلی

جنس برانچ کے انٹیلی جینٹ کیپٹن یہاں پہنچنے کے بعد کل شام سے اب تک تم سے بات کرنے کے لئے صرف پانچ منٹ کی تنہائی نہ مل سکی حالانکہ مجھے جو کچھ کہنا ہے۔"

"کہہ ڈالو۔" میں نے ہنس کر اس کا قطع کلام کیا۔۔۔۔ "گالیاں بھی دے سکتی ہو لیکن ڈارلنگ میری مجبوری ملحوظ رہے۔ یہ پری پیکر تم نے خود اپنے پٹارے سے برآمد کی ہے۔" مسکرا کر بولی۔ "دیٹس آل رائٹ وکی۔ میں اس کی شکایت نہیں کر رہی۔۔۔۔ نہ پانچ منٹ میں تم مجھے کمپن سیٹ کر سکتے ہو یہ۔۔۔۔" میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر گھسیٹتے ہوئے پھر بات کاٹی۔ "اب صبح تک میں تمہارا اردلی سارجنٹ ہوں لیو۔۔۔۔ اجیتا۔۔۔۔" اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "ڈیم اٹ وکی۔۔۔۔ تمہاری طبیعت گناہوں سے اس قدر آلودہ ہو چکی ہے کہ اس سے ہٹ کر سوچ ہی نہیں سکتے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کیا وعظ فرمانے کے موڈ میں ہو؟ اوکے گو اہیڈ۔۔۔۔ پاک کرو مجھے۔" وہ ہنس دی۔ "تم ڈرنک ہو وکی۔۔۔۔ تم نشے میں ہو مجھے کچھ نہیں کہنا۔" میں نے اس کو گھسیٹ کر چوم لیا۔ "مجھے تم سے بہت بہت کچھ کہنا ہے۔۔۔۔ اور میں صرف تمہارے نشے میں ہوں۔"

ایک گھنٹے بعد ہم اجیتا کو دیکھنے کے لئے اس کے کمرے میں آئے تو وہ اسی کروٹ پڑی ہوئی سو رہی تھی۔۔۔۔ میں نے کیتھ کی طرف دیکھ کر بوتل اٹھائی اور گلاسوں میں انڈیلنے لگا۔ کیتھ نے اپنا گلاس اٹھا کر اجیتا کی طرف اشارہ کیا اور مسکرا کر پینے لگی۔ میں نے گلاس اٹھاتے اٹھاتے مسہری کی طرف دیکھ کر کہا۔ "صبح جاگنے پر اجیتا ٹھیک ہی ہوں گی نا؟" منہ سے گلاس ہٹائے بغیر جواب دیا۔ "یقیناً بالکل ٹھیک ہوں گی۔" آخری لفظ ادا کرنے میں شاید کوئی قطرہ سانس کی نالی میں چلا گیا اور کھانسنے لگی۔ اس نے گھبرا کر منہ پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ کھانسی پر قابو پا سکے' اجیتا کی آنکھ کھل گئی اور اس نے گردن گھما کر ہماری طرف دیکھا۔ کیتھ نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ "آئم سوری اجیتا دیوی۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔" اجیتا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کوئی بات نہیں ڈارلنگ پھر سنبھل کر بیٹھنے لگی۔ میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دباتے ہوئے کہا۔ "اٹھو نہیں اجیتا نیند اڑ جائے گی۔" پیشانی پر ہاتھ پھراتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "کرن شکریہ تم میرے لئے ابھی تک یہاں کھڑے ہو۔ میں تو سمجھی تھی میری آنکھ لگتے ہی میرے خیالات کی طرح گڈ مڈ ہو چکے ہو گے۔" کیتھ نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ اجیتا نے کروٹ لے کر سوزنی گھسیٹتے ہوئے کہا۔ "سو جاؤ کرن۔۔۔۔ صرف لائٹ آف کر دو پلیز۔" میں نے شب بخیر کہہ کر چلتے چلتے سوئچ پر ہاتھ مار دیا۔

صبح سات بجے چائے پینے کے بعد کیتھ نے کہا۔ "وکی سچ کہنا کیا تمہارا چیف تمہاری کارکردگی سے مطمئن ہے۔۔۔۔؟" میں نے سگریٹ کا دھواں اس کے منہ پر چھوڑتے

ہوئے کہا۔ "تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔۔؟" مسکرا کر کہنے لگی۔ "مجھے کچھ شک ہے۔ رات کو میں تم سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ بولی۔ "تم نے اسے مذاق میں اڑا دیا۔ اگر تم غیر معمولی طور پر ذہین ہوتے تو خیر اسے چھوڑو اب غور سے سنو میں ایک نہایت اہم راز کا انکشاف کرنے جا رہی ہوں۔ تمہیں معلوم ہے اجیتا کبھی شراب نہیں پیتی تھی۔ اب کیوں پینے لگیں۔۔۔۔؟" میں نے کہا۔ "میں ان کا پرائیویٹ سیکرٹیری کبھی نہیں رہا۔۔۔۔ یہ سوال مجھ سے کیوں؟" بولی۔ "اس لئے کہ تم جانتے ہو اور میں بھی جانتی ہوں کہ تم ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نہیں سیکنڈ ان کمانڈ ہو۔ انہوں نے چند روز پہلے۔۔۔۔" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ڈیئر میرے لئے وہ پینے سے پہلے بھی اجیتا ہے اور پینے کے بعد بھی اجیتا ہے۔ پوائنٹ کی بات کرو پلیز۔"

"بہتر ہے۔" اس نے زچ ہو کر کہا۔ "ونمالا کو تو اچھی طرح جانتے ہو۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اجیتا کے ان لاکی جرمن وائف۔۔۔۔ راؤنڈ اپ ہونے کے بعد فرار ہو گئی اور ابھی گرفتار نہیں کی جا سکی۔ یہی نا؟"

"یہی" اس نے مسکرا کر کہا لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی۔ میں اس سے آگے بھی بہت کچھ جانتی ہوں لیکن پہلے یہ بتاؤ۔۔۔۔ اگر وہ تمہیں مل جائے تو تمہارا طرز عمل کیا ہو گا۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔

"میں اس کو گرفتار کر کے کنسن ٹریشن کیمپ بھجوا دوں گا اور پندرہ دن کے اندر اندر میجر بن جاؤں گا۔" کیتھ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔ "مجھے یقین نہیں۔۔۔۔ وہ قریب قریب تمہاری رشتہ دار ہے۔ عورت ہے خوبصورت ہے۔۔۔۔ یعنی تمہاری کمزوری ہے۔۔۔۔ تم ان تمام چیزوں سے منہ نہیں موڑ سکتے۔" میں نے جل کر کہا۔ "تم بے وقوف ہو۔۔۔۔ میرے متعلق تم سے زیادہ جاننے والی عورت اس زمین پر نہیں ہے۔ اس کے باوجود تم ایسا کہہ رہی ہو۔ جس عورت سے میرے بزنس ریلیشنز نہ ہوں میں اسے شیخ دینار بن الریال القرصی کی حرام سرا میں بھیجنے کے سوا ہر سزا دے سکتا ہوں۔ اگر وہ مجرم ہے۔" اس نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ "ورڈ آف آنر دو۔" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "مائی ورڈ آف آنر۔۔۔۔ میں کسی حالت میں ایکسی لنسیز کی اعتماد شکنی نہیں کروں گا۔"

"تھینک یو ڈارلنگ۔" اس نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "تم نے خود کو بچا لیا اور۔۔۔۔ نہ جانے کس کس کو بچا لیا۔۔۔۔ لیکن اجیتا کو بچانے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ اس دلدل میں دھنس چکی ہے۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "کیا دیدہ دانستہ؟" وہ بولی۔ "نہیں اسے بلیک میل کیا گیا ہے۔ ہز راج کو ہیبت خان نے تمہارے اور اجیتا کے

تعلقات کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے اور یہ کہ گجراج کی موت حادثے سے واقع نہیں ہوئی بلکہ اجیتا نے اسے قتل کرایا۔ اس کی اسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر۔۔۔۔"

"ایک منٹ۔" میں نے اسے روکتے ہوئے کہا۔ "گجراج' رشی کے حادثے کے بعد کار ایکسی ڈنٹ میں۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس نے میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "اجیتا سیکنڈل سے ڈر گئی اور ونمالا کو سپورٹ کرنے کا وعدہ کر بیٹھی اسے معلوم ہے وہ کتنا بڑا جرم کر رہی ہے اور سخت پریشان ہے۔ پینے کا سلسلہ یہیں سے شروع ہوا ہے۔۔۔۔ کیا اس نے ابھی تک تمہیں اصل واقعہ نہیں بتایا۔۔۔۔؟" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ بولی۔ "خیر اب نازک ترین لمحہ قریب ہے۔ ونمالا اور اجیتا کے درمیان رابطہ قائم ہو چکا ہے اور وہ دو تین دن میں کلکتہ پہنچنے والی ہے۔ یہ ملاقات کہاں ہو گی۔ مجھے معلوم نہیں لیکن اس کے بعد اجیتا اگر پکڑی نہ گئی تو دوسرے روز ہی واپس ہو جائے گی۔ وہ صرف اس کو روپیہ فراہم کرنے آئی ہے۔" اس کی باتیں سن کر میرا دماغ چکرا گیا۔ کئی منٹ کچھ نہ بول سکا۔ کیتھ غور سے میرے چہرے کی طرف دیکھتی رہی۔ ونمالا میرے لئے پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے لئے میرے دل میں ہمدردی کا شائبہ تک نہ تھا لیکن اجیتا؟ اجیتا میری روح کا ایک حصہ تھی۔ اس نے میرے لئے پہلے ہی اتنی بڑی قربانی دی تھی۔ جس کی مثال مشکل سے مل سکتی تھی اور اب۔۔۔۔ اب تو اس پر تباہی میری ہی وجہ سے آئی تھی۔ اس کے لئے جان دے دینا میرے لئے امر ہو جانے کے مترادف تھا۔ میں نے ایک خاص فیصلے پر پہنچ کر سر اٹھایا اور کیتھ سے سوال کیا۔ "تمہیں یہ سب کس نے بتایا۔۔۔۔؟" وہ بولی۔ "نیور مائنڈ۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہو گیا اور یہ کافی ہے۔" میں ہنس دیا۔ "ڈارلنگ تم مجھے سب کچھ بتا کر اس محسن کا نام چھپانا چاہتی ہو جس کا مجھے اور تمہیں دونوں کو ممنون ہونا چاہئے۔" مسکرا کر بولی۔ "مسٹر ولسن نے اور اب پلیز کوئی سوال نہ کرنا۔" میں تھینک یو کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور اجیتا کے کمرے کی طرف چل دیا۔

دوپہر کو لنچ کے لئے تیار ہو کر اجیتا کے پاس پہنچا تو کیتھ شہر جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ میں نے اس کو اپنی کار کی چابی دے کر پانچ بجے شام سے پہلے واپس آنے کی تاکید کی اور دروازہ بند کرنے کے لئے اٹھا۔ کاریڈور میں آتے ہی کار کی چابی واپس لے کر جیب میں ڈالی اور ہوٹل سے باہر جانے کے بجائے اپنے کمرے کا نمبر بتا کر گڈ بائی کہا اور دروازہ بند کر کے اجیتا کے پاس پہنچ گیا۔ وہ اس وقت شگفتہ نظر آ رہی تھی اور ہنس ہنس کر رات کو بہک جانے پر ندامت کا اظہار کر رہی تھی۔ کھانے کے دوران اس نے میرے ساتھ پھر اسکاچ کے دو تین پیگ پیئے۔ کھانا ختم ہوتے ہوتے وہ پھر اسی طرح مخمور ہو چکی تھی۔ واش بیسن کی طرف جاتے ہوئے اس کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ میں نے اس کو تھام

کر صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ "شراب تمہارے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی اجیتا اور اب تو میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں نہ پیا کرو۔" اس نے گردن گھما کر میری طرف بھرپور نظروں سے دیکھا اور صوفے کی پشت گاہ سے کمر لگا لی۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں کرب کی گہری پرچھائیاں تھیں۔ کوئی جواب نہ ملنے پر میں نے سگریٹ سلگایا اور کش لگا کر آہستہ آہستہ اس کے منہ پر دھواں خارج کرنے لگا۔ اس نے مسکرا کر چہرے کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔ "اچھی لگی ہے کرن—— شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ بس—— اور تو کوئی بات نہیں——" میں نے ہنس کر کہا۔ "بات تو ہے اجیتا ڈیر—— تم نہ بتاؤ تو اور بات ہے—— شاید تمہیں مجھ پر وشواس نہیں۔" اس نے آگے سرک کر میرے شانے تھام لئے۔ "کرن پلیز——" اس نے قریب قریب چیخ کر کہا۔ میں نے اس کو گھسیٹ کر سینے سے لگا لیا اور کمر تھپکتے ہوئے کہا۔ "بولو—— اجیتا—— میری جان—— کچھ بتاؤ تو—— میں تمہارے لئے کیا نہیں کر سکتا؟" اس نے مجھے زور سے بھینچتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "کرن ڈارلنگ میں تمہیں تباہ نہیں کر سکتی—— اس لئے پلیز—— مجھے تنہا اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے دو۔" میں نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔ "اجیتا میرے اور تمہارے گناہ مشترک ہیں—— میں تمہارے ساتھ ہر سزا میں شامل رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے بتاؤ وہ کونسا گناہ ہے اور اس یقین کے ساتھ بتاؤ کہ میں تباہ ہونے والا ہوتا تو اب تک تیس چالیس مرتبہ تباہ ہو چکا ہوتا——" اس نے مسکرا کر میرا منہ چوم لیا اور سہمے ہوئے لہجے میں آہستہ آہستہ تمام واقعات بیان کر دیئے۔ جو کیتھ کی کہانی سے مختلف نہ تھے۔ میں نے تمام تفصیلات سن کر اس کی کمر تھپتھپائی۔ "یہ تو کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ڈیئر—— صرف یہ بتاؤ تمہاری ملاقات کہاں طے پائی ہے؟ ونمالا تمہیں کب اور کس انداز میں ملنے آئے گی؟" اجیتا گھبرا کر پیچھے سرک گئی اور رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھنے لگی۔ "نہیں کرن—— مجھے ڈر لگتا ہے——" میں نے ہنس کر کہا۔ "مجھ سے ڈر لگتا ہے اجیتا؟ خدا کے لئے اپنی اور میری حالت پر رحم کرو اور جلدی کرو—— یہ تعطل تم سے زیادہ میرے لئے سوہان روح ہے۔ اگر کیتھ آ گئی تو تمام کھیل بگڑ جائے گا۔ کم آن—— اسپیک اپ۔" اس نے ہونٹوں پر زبان پھرائی اور سہمے ہوئے لہجے میں بولنے لگی۔ "وہ کل شام کو آٹھ بجے والی پسنجر ٹرین سے تھرڈ کلاس زنانہ کمپارٹمنٹ میں برقع پوش مسلمان عورت کی حیثیت سے ہاوڑہ پہنچ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہو یہاں وہ ذکریا اسٹریٹ پر امجدیہ ہوٹل میں قیام کریگی۔ مجھے رات کو دس بجے اس سے ملنا ہے اور دس ہزار روپے اور کچھ غیر ملکی کرنسی دے کر چلا آنا ہے۔ رقم کی رسید اور خیریت سے پہنچ جانے کا خط لکھوا کر ہنس راج کو دینا ہے—— بس یہی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اب تم

بالکل محفوظ ہو اجیتا۔۔۔ فکر نہ کرو ہنس راج تمہیں بلیک میل نہیں کر سکے گا۔۔۔۔ یہ بتاؤ ونمالا کو یہاں کس نام سے پکارا جائے گا۔" وہ بولی۔ "اس کا نام مسعودہ بیگم ہو گا۔۔۔ لیکن شاید کمرہ کسی مرد کے نام پر ہو۔۔۔۔" میں نے ہاتھ بڑھا کر میز سے بوتل اٹھائی اور گلاسوں میں انڈیل کر ایک گلاس اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ تمہاری صحت کے نام۔" اس نے گلاس لے کر بلا تکلف پینی شروع کر دی۔ میں نے اپنا گلاس خالی کر کے اس کو صوفے سے اٹھایا اور مسہری پر لٹا کر کہا۔ "آرام سے سو جاؤ۔" اس نے مسمریزم کے معمول کی طرح آنکھیں بند کر لیں۔

میں نے دفتر کے سامنے گاڑی کا انجن بند یا اور اتر کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ سارجنٹ نے سلیوٹ کر کے دروازے کا پردہ اٹھا دیا۔ میں نے اندر داخل ہو کر کرنل کو سلام کیا۔ کاغذات سے نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے بولے۔ "ہیلو وکی۔۔۔۔ کوئی خاص بات؟" میں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "بیٹھ جاؤ۔" میں تھینک یو سر کہہ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے گھنٹی بجا کر اردلی سارجنٹ کو دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور میری طرف مخاطب ہو کر بولے۔ "ویل۔" میں نے کہا۔ "سر آپ کا خیال بالکل صحیح تھا لیکن میرا خیال بھی غلط نہیں تھا۔۔۔۔ ونمالا۔۔۔۔ آئی مین وہ جرمن پرنس عنقریب کلکتہ پہنچ رہی ہے۔۔۔۔" میز پر ہاتھ مار کر مسکراتے ہوئے بولے۔ "بہت خوب۔" میں نے مختصر الفاظ میں چند تفصیلات بتاتے ہوئے جن میں امجدیہ ہوٹل اور ونمالا کے لباس کا ذکر نہ تھا آخر میں کہا۔ "اجیتا نے یہ تمام باتیں خود ہی مجھے بتائی ہیں سر جیسا کہ میرا خیال تھا وہ بے حد کمزور دل کی مالک ہے۔" کرنل نے مسکرا کر غور سے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ "ویل کیپٹن۔۔۔۔ میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔ اگر وین مالا گرفتار ہو گئی تو ہم تمہاری دوست کو تصویر سے باہر رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ خواہ اس نے خود تمہیں انفارمیشن دی یا تم نے اس سے کسی طرح۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "نو سر۔۔۔۔ دراصل وہ بہت پریشان تھی۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اس کو بلیک میل کر کے اس خطرناک کھیل میں شرکت پر مجبور کیا گیا ہے۔"

"کس نے بلیک میل کیا۔۔۔۔؟" انہوں نے تیوری چڑھا کر سوال کیا۔ میں نے کہا۔ "ہنس راج' سر وہ اجیتا کے متعلق کچھ جانتا ہے جو۔۔۔۔" وہ مسکرا کر بولے۔ "سچ کہنا۔۔۔۔ وہ کچھ تم تو نہیں ہو۔۔۔۔؟" میں نے کہا۔ "نو سر میں اس حد تک اجیتا کا دوست نہیں کہ اس کا اسکینڈل کیا جا سکے۔" کرنل نے پائپ اٹھا کر ہونٹوں میں دبایا۔ میں نے اٹھ کر انہیں لائٹ دی۔ ایک کش لگا کر بولے۔ "اوکے بوائے۔۔۔۔ تم سینٹ وکٹر ہو لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا تمہیں ہر کیس میں لیڈیز ہی سراغ کیوں فراہم کرتی ہیں؟"

"دو کیسوں میں کیسے سر۔" میں نے جواب دیا۔ "انیل گھوش کی گرفتاری میں کوئی

لیڈی نہیں تھی۔" ہنس کر بولے۔ "اوکے---- اوکے اپنی دوست سے کہہ دو اس کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم اس کے شکر گزار ہیں۔" میں نے کہا۔ "تھینک یو سر---- اب کل یا پرسوں ونمالا آپ کے دفتر میں ہو گی۔" وہ بولے۔ "اوکے کتنے آدمی چاہئیں؟" میں نے تین انگلیاں اٹھا کر کہا۔ "ہنٹرس مائیکل اور سمن۔" کہنے لگے۔ "کل شام کو چھ بجے تمہارے پاس ہوں گے۔" میں نے اٹھ کر سیلوٹ کیا اور دروازے کی طرف چل دیا۔

رات کو ڈنر پر اجیتا بڑی حد تک مطمئن تھی لیکن آج بھی اسی طرح پینے میں مشغول تھی۔ کیتھ نے تیسرے جام پر ہنس کر کہا۔ "آج شہر کی سیر کو چلنا ہے اجیتا دیوی---- ذرا----" اس نے گلاس ہاتھ سے رکھ دیا اور کہنے لگی۔ "آج میں کل سے بہتر محسوس کر رہی ہوں لیکن سیر کو نہیں جا رہی۔ وجہ تم جانتی تو ہو۔" میں نے کیتھ کی طرف دیکھا۔ اجیتا کے الفاظ سے پتہ چلتا تھا کہ وہ اس کو بہت کچھ بتا چکی ہے۔" اجیتا میرے اس طرح کیتھ کی طرف دیکھنے کو چلنے کا اشارہ سمجھ کر بولی۔ "تم دونوں جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔" کیتھ رسٹ واچ پر نظر ڈال کر اٹھتے ہوئے بولی۔ "چلو پھر---- ہو آتے ہیں---- اجیتا دیوی مسہری تک چل کر دکھایئے۔" وہ چلنے کے بجائے ہنس کر صوفے پر نیم دراز ہو گئی---- میں کیتھ کو لے کر چل دیا۔ ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکلتے ہیں میں نے سگریٹ کیس کیتھ کو دیتے ہوئے کہا۔ "کہاں چلیں؟" سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے کہنے لگی۔ "کہیں نہیں مجھے تم سے بات کرنا تھی۔ آہستہ آہستہ ڈرائیو کرتے رہو۔" میں نے اس سے سگریٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔ "اوکے---- بات کرو۔" وہ بولی۔ "کیا اجیتا نے تمہیں بتایا اس کے آنے کا مقصد کیا ہے----؟"

"بتا دیا---- سب کچھ بتا دیا۔" میں نے جواب دیا---- مسکرا کر کہنے لگی۔ سچ بتانا ڈکی---- اس نے خود بتایا یا تم نے پوچھا تھا----؟" میں نے کش لے کر کہا۔ "ڈارلنگ جب اس نے تمہیں بتا دیا تو مجھ سے چھپا سکتی ہے----؟" ہنس کر بولی۔ "مجھے اجیتا نے کھل کر نہیں بتایا۔ مسٹر ولسن کی طرف سے ٹیپ ملنے پر میں نے اس سے ان ڈائریکٹ سوالات کر کے اتنا اگلوا لیا کہ آخر اس نے باقی خود بتا دیا۔" میں نے کہا۔ "اب وہ کل شام تک پہنچ رہی ہے اور اجیتا کو اس چکر سے نکالا جا سکتا ہے۔ بولو کیا کہتی ہو----؟" اس نے پلٹ کر کہا۔ اگر تم پر کوئی آفت نہ آئے تو نکال دو لیکن یہ ممکن نہیں ہے اور پھر اگر اجیتا نے ونمالا کے ساتھ دھوکا کیا تو ہنس راج کو کس طرح فیس کرے گی۔ آخر اس کے ہولڈ میں کچھ جان ہے تب ہی تو وہ اس کو نچا رہا ہے۔" میں نے کہا۔ "ہم اس کو بھی گھسیٹ ڈالیں گے۔ آخر وہ ونمالا کا شوہر ہے اور اس کے جرم میں عملی طور پر معاونت کر رہا ہے۔"

"پھر ٹھیک ہے وکی۔۔۔" اس نے کہا۔ "میں نے ذکریا اسٹریٹ کی طرف ٹرن لیا اور امجدیہ ہوٹل کا محل وقوع دیکھنے کے بعد ایک کیفے میں کافی پی کر ساڑھے دس بجے کے قریب واپس ہو گئے۔

دوسری شام پروگرام کے مطابق ہنٹرس' مائیکل اور سمن سات بجے مجھے ہاوڑہ اسٹیشن کے اپر کلاس ویٹنگ روم میں ملے۔ وہ اس وقت سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سمن شلوار قمیص' ہاف کوٹ اور سر پر انور کیپ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے ساتھ ایک سوٹ کیس اور ہلکا سا ہولڈال تھا میں سمر سوٹ میں برہنہ سر اور بغیر نکٹائی تھا۔ ٹرین آنے سے چند منٹ پہلے میں اپنے ساتھیوں کو پلیٹ فارم کی طرف روانہ کر کے باہر نکلا اور پلیٹ فارم ٹکٹ خرید کر تیسرے درجے کے مسافر خانے سے دوبارہ پلیٹ فارم پر پہنچا تو پسنجر ٹرین اسٹیشن میں داخل ہو رہی تھی۔ میں گیٹ سے کچھ فاصلے پر کراسنگ برج کے قریب کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں مسافر پل سے اتر اتر کے گیٹ سے گزرنے لگے۔ پلیٹ فارم پر ہجوم ہو گیا۔ مسافر خانے کے چاروں گیٹ کھلے ہوئے تھے اور پلیٹ فارم تیزی سے خالی ہوتا جا رہا تھا۔ دس منٹ گزر گئے۔ آخر سمن پل سے اترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے آگے آگے ایک قلی اس کا بستر اور سوٹ کیس لئے ہوئے تھا اور پیچھے کچھ فاصلے پر ایک شخص جو شیروانی۔۔۔ پتلون نما پاجامہ اور ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ ایک پانچ چھ سالہ بچے کی انگلی پکڑے دو برقع پوش عورتوں کے ساتھ پلیٹ فارم سے گیٹ کی طرف مڑا۔ سمن نے مجھے دیکھتے ہی چیخ کر ہلو خان صاحب کہہ کر دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ میں نے سلام وعلیکم سمندر خان کہہ کر اس کو سینے سے لگا لیا۔ "کیسا مزاج ہے آپ کا؟" کہتے ہوئے اس نے گیٹ سے گزرتے ہوئے صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے علیحدہ ہو کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "آؤ۔" وہ قلی کو اشارہ کر کے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ میں نے گیٹ سے نکلتے نکلتے مائیکل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ہاتھ سے سگنل دیا اور وہ پلٹ کر تیزی سے اپر گیٹ کی طرف چل دیا۔ میں نے مسافر خانے سے گزرتے ہوئے سمن کے برابر میں آ کر آہستہ سے سوال کیا۔ "کیسے شناخت کیا۔۔۔؟" بولا۔ "سر کمپارٹمنٹ سے اترتے وقت اس نے ایک سیکنڈ کیلئے نقاب اٹھایا تھا۔ اس کا سفید رنگ اور لمبوترا چہرہ۔۔۔" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔"

سمن نے وکٹوریہ اسٹینڈ کے قریب پہنچ کر ایک وکٹوریہ میں سامان رکھوایا۔ قلی کو پیسے دیئے اور ہم دونوں وکٹوریہ میں سوار ہو گئے۔ اسی وقت مائیکل میری کار میں آہستہ آہستہ سامنے سے یارڈ میں آتا ہوا دکھائی دیا۔ سمن نے سر باہر نکال کر کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی وکٹوریہ کی طرف اشارہ کیا اور کوچوان سے کہا۔ "ذکریا اسٹریٹ" وکٹوریہ چل دی۔ میں نے پچھلی کھڑکی کا پردہ سرکا کر دیکھا۔ وکٹوریہ میں وہی لوگ سوار ہو رہے تھے۔ مجھے اس شریف آدمی پر ترس آنے لگا۔ جو شاید اپنی سادہ لوح بیوی کی صلاح پر ونمالا کا ساتھ دیکر

ایک ایسی مصیبت میں پھنس رہا تھا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ شکل و صورت اور لباس سے وہ اس قماش کا آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ جو جان بوجھ کر اتنے بڑے جرم میں شمولیت کو تیار ہو سکے۔ ایسی صورت میں جبکہ اہل و عیال بھی ساتھ ہوں۔

تھوڑی دیر میں ہم امجدیہ ہوٹل پہنچ گئے اور تیسری منزل پر ایک کمرے میں فروکش ہو گئے۔ یہ کمرہ زینے کے قریب تھا۔ برابر والا کمرہ اور اس کے برابر والا اور سامنے والا' تینوں کمرے انگیج تھے۔ سامان رکھوانے کے چند منٹ بعد میں باہر نکلا اور کاریڈور میں ٹہلتے ٹہلتے آخری سرے پر پہنچ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔ ہوٹل کے صدر دروازے سے کچھ فاصلے پر میری کارفٹ پاتھ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور مائیکل سگریٹ کی دکان والے کو پیسے دے رہا تھا۔ اس نے گاڑی میں سوار ہونے کے بعد اوپر کی طرف نظر ڈالی اور سیٹی بجاتا ہوا طے شدہ پارک کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسی وقت ہوٹل کا مینجر ہمارے مطلوبہ افراد کے ساتھ زینے سے نمودار ہوا میں نے برقع پوش عورتوں کو کاریڈور میں آتے دیکھ کر لائٹر جلایا اور چہرے کے سامنے ہاتھوں کی آڑ کر کے سگریٹ سلگاتے سلگاتے دراز قد عورت کے چہرے پر نظر ڈالی۔ وہ اس وقت نقاب اٹھائے ہوئے تھی اور بچے کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ میں بیک نظر پہچان گیا وہ ونمالا ہی تھی۔ مینجر نے کاریڈور کے درمیان میں ایک کمرے کا تالا کھولا۔ میں بازار کی طرف رخ کئے کنکھیوں سے ان کو اندر داخل ہوتے دیکھتا رہا اور جب مینجر واپس چلا گیا تو اپنے کمرے میں آ کر اس کے حسن کارکردگی پر شاباش دی اور روم نمبر 45 پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایات دیکر ہوٹل سے چل دیا۔ زینے سے اترتے ہوئے میں نے ہوٹل کے ایک ملازم کو نئے مہمانوں کے لئے کھانے کی ٹرے لے جاتے دیکھا۔

امجدیہ ہوٹل سے دو سو قدم کے فاصلے پر مائیکل کار میں بیٹھا ہوا میرا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے مجھے گرینڈ ہوٹل تک ڈرائیو کیا۔ میں اوپر پہنچا تو ہنٹرس اجیتا کے اپارٹمنٹ میں بیٹھا ہوا کیتھ اور اجیتا سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے دروازہ بند کر کے ہنٹرس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "سب ٹھیک ہے کیپٹن ـــــ" ہنٹرس نے اجیتا کی طرف دیکھا۔ اجیتا نے میری طرف۔ میں نے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے وینٹی بیگ لیتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کے ساتھ چل رہا ہوں اجیتا دیوی ـــــ آپ کو صرف اس کو روپیہ دے کر اس سے رسید اور خط لینا ہے۔ یقین کیجئے ہم آپ کی موجودگی میں کوئی کارروائی نہیں کریں گے اور آپ پندرہ منٹ سے زیادہ اس کے ساتھ نہیں ٹھہریں گی۔" میری بات سن کر وہ کھڑی ہو گئی۔ میں نے ہنٹرس کو اشارہ کیا اور تینوں چل دیئے۔

امجدیہ ہوٹل کے سامنے گاڑی رکتے ہی میں اجیتا کے ساتھ باہر نکلا اور کاؤنٹر کے سامنے سے گزر کر زینے کی طرف گھوما۔ مینجر نے میری طرف دیکھا اور پھر کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ تیسری منزل پر پہنچ کر میں نے اجیتا کو روم نمبر 45 بتا کر اپنے کمرے کے

دروازے کا پردہ سرکا کر اندر جھانکا۔ کواڑ کی اوٹ میں کھڑے ہوئے سمن نے کہا۔ "ابھی لڑکا چائے دے کر گیا ہے۔" میں نے روم نمبر 45 کے دروازے کا بولٹ سرکانے کی آواز سن کر ایک قدم بڑھ کر پردے کی آڑ لے لی۔ دروازہ کھلا اور اجیتا نے کہا۔ "مسعودہ بیگم اسی کمرے میں ہیں نا۔۔۔؟" کھولنے والا مرد تھا۔ وہ اجیتا کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ آخر سنبھل کر بولا۔ "آپ کو کیسے معلوم ہوا محترمہ۔" اندر سے زنانہ آواز آئی۔ "انہیں آنے دیجئے بھائی صاحب۔" وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ میں اجیتا کو اندر داخل ہوتے اور دروازہ بند ہوتے دیکھ کر قریب کی کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔ بمشکل دس منٹ گزرے ہوں گے کہ سمن نے ہاتھ پیچھے کر کے مجھے اٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے پردے کے قریب آکر دیکھا تو اجیتا اور ونمالا دروازے سے نکل کر باہر آ رہی تھیں۔ زینے کے قریب پہنچ کر رکیں اور ونمالا نے پلٹ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "اپنا چسٹر اور وینٹی بیگ مجھے دو اجیتا میں تمہارے ساتھ چل رہی ہوں۔" اجیتا نے جواب دیا۔ "میں چسٹر دے سکتی ہوں ونمالا۔۔۔ لیکن ساتھ نہیں لے جا سکتی۔۔۔ تم گرفتار ہو جاؤ گی اور میں بھی مصیبت۔۔۔" ونمالا نے ایک جھٹکے سے برقع اتار کر زینے کے فریم پر پھینکا اور بولی۔ "لاؤ چسٹر۔۔۔" اجیتا نے چسٹر اتار کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس نے تیزی سے چسٹر پہن لیا۔ دایاں ہاتھ آستین میں ڈالتے ہوئے میں نے ایک چھوٹے سے پستول کی جھلک دیکھی۔ اجیتا دم بخود کھڑی تھی۔ ونمالا کوٹ کے بٹن لگا کر جیبوں میں ہاتھ ڈالتی ہوئی بولی۔ "تم چند منٹ یہیں ٹھہرو اجیتا۔۔۔ میں ابھی آئی۔" اجیتا نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ میں نے سمن کو باہر دھکیلتے ہوئے کہا۔ "جانے نہ پائے شوٹ کر سکتے ہو۔" سمن نے دوڑ کر فریم پر ہاتھ رکھے اور چار چار سیڑھیاں پھلانگ گیا۔ میں تیزی سے کاریڈور کے آخری سرے کی طرف دوڑا اور ٹرک کی طرف دیکھ کر پکارا۔ "مائیکل۔" ہنٹرس اور مائیکل دونوں کار سے نکل کر ہوٹل کے دروازے میں داخل ہو گئے۔ میں تیزی سے اپنے کمرے کی طرف چل دیا اور اس سے پہلے کہ کوئی سامنے وا لے کمرے سے نکل کر آئے۔ زینے سے برقع اٹھا



ونمالا کے ساتھ آنے والا شخص کمرے سے باہر نکلا اور راہداری میں کسی کو موجود نہ پا کر مجھ سے مخاطب ہوا۔ "جناب آپ نے ---- وہ ---- وہ ----" میں نے اس کو جھجکتے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔ "جناب ---- وہ ---- وہ ---- جسے مسعودہ کہتے ہیں۔ آپ کی شامت کو آواز دینے گئی ہے۔" اس نے میرے لہجے اور معلومات سے ہکلا کر پھر ہکلانا شروع کیا۔ "بس ---- سرکار میں واوا دونوں ----" میں نے جھنجلا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کاریڈور کے آخری سرے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "کیا نام ہے تمہارا اور مسعودہ سے کیا تعلق ہے تمہیں؟" بمشکل خود کو سنبھال کر بولا۔ "خادم کو شہباز احمد کہتے ہیں ---- مسعودہ بیگم سے ہمارا تعلق صرف اتنا ہے کہ وہ الہ آباد سے میری بیوی کی ہم سفر ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں تھا۔ اس لئے ہمیں ازراہ ہمدردی راستے بھر ان کے کھانے پینے کا انتظام کرنا پڑا اور یہاں پہنچنے پر ہمیں ایک رات کے لئے ہوٹل لے آئیں ---- صبح ان کے شوہر یہاں پہنچنے والے ہیں۔ ان کے آتے ہی ہم اپنے رشتہ داروں کے ہاں چلے جائیں گے۔"

میں نے سگریٹ سلگا کر کش لگاتے ہوئے کہا۔ "شاید تم صحیح کہہ رہے ہو ---- میرا بھی یہی خیال ہے کہ تم بڑے جرائم میں شریک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ "سرکار ---- کون ہیں یہ مسعودہ بیگم؟ کیا ----" اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے سمن ونمالا کو تھامے ہوئے زینے سے اوپر آتا دکھائی دیا۔ میں نے چیخ کر کہا "ٹیک ہر ٹو لیفٹ مائیکل۔" سمن "اوکے" کہہ کر پلٹا اور اس کو لے کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ شہباز نے تنہائی ملتے ہی کہا۔ "سرکار کیا یہ گرفتار کر لی گئی ہیں؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ "حضور مجھے بچائیے ---- میں ایک شریف اور عیال دار آدمی ہوں اور خدا جانتا ہے۔"

میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "یقیناً اور میں بھی تمہیں مجرم نہیں سمجھتا ---- لیکن اپنی حماقت کا خمیازہ ضرور بھگتو گے یہ عورت جرمن ہے اور کیمپ سے فرار ہوئی ہے اس لئے یقیناً جاسوس بھی ہے ---- کیا تم اور تمہاری بیگم دونوں میں سے کوئی بھی عقلمند نہیں جو شکل و صورت اور رنگ سے سمجھ سکے کہ یہ عورت ہندوستانی نہیں؟" وہ ایک "سرکار وہ پردہ نشین مسلمان عورت کے لباس میں ہونے کے علاوہ اتنی

شستہ اردو بولتی ہے کہ ہم اس کو کسی بڑے خاندان کی مصیبت زدہ خاتون سمجھ بیٹھے۔"

"وہ ایک راجکمار کی بیوی ہے---- رالز رائس میں سفر کرنیوالی کیا اسکا تیسرے درجے میں تنہا سفر کرنا تمہیں مشکوک نظر نہیں آیا---- خیر جاؤ اپنے کمرے میں بیٹھو---- خدا تم پر رحم کرے۔" میں نے کہا۔ اس نے جھک کر سلام کیا اور کمرے میں چلا گیا۔ میں اس کی گلو خلاصی کے امکانات پر غور کرتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلتے چلتے زینے پر کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں ہنڑس نمودار ہوا۔ اس کے ساتھ ہوٹل کا مینجر تھا۔ ہنڑس نے اوپر آتے ہی کہا۔ "کیپٹن جرمن لیڈی کو تمہاری گاڑی میں مائیکل اور سمن کے ساتھ ہیڈ کوارٹرز بھیج دیا ہے۔ میں نے مائیکل کو ایک گھنٹے کے اندر اندر گاڑی لے کر واپس پہنچے کو کہہ دیا ہے۔ میں نے "اوکے کیپٹن" کہہ کر مینجر کی طرف دیکھا۔ اس نے سر جھکا کر کہا۔ "کپتان صاحب میں ہوٹل کی شہرت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں---- تم پر یا تمہارے ہوٹل پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔" وہ بولا۔ "سرکار اخبارات میں۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "یہ فوجی راز ہے---- گرفتار ہونے والی جرمن جاسوس ہے---- اس واقعے کا اخبار میں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر گواہی کے لئے بھی طلب کیا گیا تو راز دارانہ طریقے پر کیا جائے گا---- تمہیں بھی کسی سے اس کا ذکر نہیں کرنا ہے۔" اس نے سر جھکا کر کہا۔ "بہت بہت شکریہ جناب۔" اب اگر پسند فرمائیں تو چائے وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔" میں نے ہنڑس کی طرف دیکھا۔ اس نے مینجر سے کہا۔ " دس منٹ میں اپنے ہاتھ سے----"

بولا۔ "بہتر ہے حضور دس منٹ میں۔"

مینجر کے جانے کے بعد میں ہنڑس کو ساتھ لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ اجیتا کرسی کے پچھلے حصے پر سر ٹکائے مڑی تڑی بیٹھی تھی۔ میں نے ہنڑس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے دروازے میں رکتے ہوئے کہا۔ "اجیتا دیوی مجھے آپ کو زحمت دینے کا افسوس ہے۔" سر اٹھا کر دیکھتی ہوئی بولی۔ "نہیں کیپٹن---- تمہارا اس میں کیا قصور؟" ہنڑس نے کہا۔ "خیر غنیمت ہے وہ گرفتار ہو گئی اور اب تھوڑی دیر میں چائے پی کر ہم آپ کو ہوٹل لے جا رہے ہیں---- اب آپ کو کوئی زحمت نہیں دی جائے گی۔" اجیتا۔

"تھینک یو کیپٹن" کہہ کر خاموش ہو گئی۔ میں نے دروازے میں کھڑے کھڑے سگریٹ سلگایا اور کاریڈور کی طرف گھوم کر کش لینے لگا۔ چند منٹ میں مینجر چائے کی ٹرے لے کر آ گیا اور ہنڑس نے پیالیوں میں انڈیل کر میرے حوالے کی اور اجیتا کے ساتھ بیٹھا ہوا پیتا رہا۔ مینجر کے چلے جانے کے بعد میں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ہریڈ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ خاندان جو اس جرمن لیڈی کے ساتھ یہاں تک پہنچا محض دیتی

ہمدردی کا شکار ہوا ہے۔" اجیتا نے ہونٹوں سے پیالی ہٹا کر کہا۔ "کیپٹن میرا بھی یہی خیال ہے۔"

میں نے ہاتھ بڑھا کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس خاتون کو کنسن ٹریشن کیمپ تک پہنچ جانے سے قبل اجیتا دیوی کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔" ہنٹرس "آئی سی" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈال کر کہا۔ "بارہ بجکر پینتیس۔" اجیتا کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی۔

ایک بجے کے قریب مائیکل اوپر آیا۔ اس کے ساتھ سمن کے علاوہ دو نوجوان اور تھے۔ مائیکل نے اجیتا کا فرکوٹ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "سر آپ اور کیپٹن ہنٹرس اجیتا دیوی کو ہوٹل لے جائیں۔ میں نے آپ کی گاڑی میں پانچ گیلن پٹرول ڈلوا دیا ہے۔ آپ کے جانے کے بعد ہم ان لوگوں کو جیپ میں ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے۔" میں نے جسٹر اجیتا کے حوالے کر کے برقع ایک جوان کو دیتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن ہنٹرس تمہارے ساتھ ہیڈ کوارٹر جائیں گے۔ انہیں کرنل سے ان لوگوں کے متعلق بات کرنی ہو گی ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔" کہنے لگا۔ "بہتر ہے سر" میں نے ہنٹرس کو دیکھ کر گڈ نائٹ کہا اور اجیتا کو ساتھ لے کر چل دیا۔

صبح آٹھ بجے چائے پی کر میں اپارٹمنٹ میں پہنچا اور غسل اور شیو وغیرہ سے فارغ ہو کر یونیفارم پہننے لگا۔ ساڑھے نو بجے کے قریب ہنٹرس نے گرینڈ ہوٹل لاؤنج سے ٹیلی فون کر کے مجھے بار میں آنے کو کہا——— میں نیچے اتر کے لاؤنج میں داخل ہوا تو وہ لنڈا کے سامنے کاؤنٹر پر کھڑا ہوا گلاس ہاتھ میں لئے اس سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے قریب پہنچ کر ہیلو کیپٹن، ہیلو لنڈا کہا تو وہ مسکرا کر وہسکی کے شاٹ کا آرڈر دیکر گلاس ہاتھ میں لئے کارنر والی میز کی طرف چلنے لگا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا گھوم کر آگے بڑھا اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "بریڈ کیسے زحمت فرمائی۔" بیٹھتے ہوئے بولا۔ "وکی اولڈ بوائے نے کہلوایا ہے جرمن لیڈی کو صبح چھ بجے کی ٹرین سے ناسک کیمپ روانہ کر دیا گیا ہے۔ اب تمہاری دوست کا پروگرام کب تک کلکتہ ٹھہرنے کا ہے۔" وہ بولتے بولتے رک گیا۔ ایک بار میڈ ٹرے لے کر آ گئی۔ میں نے گلاس اٹھا کر پیتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن شہباز خان کا کیا ہوا؟" بولا۔ "میں نے کرنل کو اس کی بے گناہی کے متعلق بتا دیا تھا۔

کرنل نے جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کے ساتھ ابھی تک کوئی سخت رویہ اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے اس کی فیملی کو اس کے رشتہ داروں کے ہاں بھجوا دیا اور اس کو پولیس کے حوالے کرنے کے بجائے انٹلی جینس کے ایک وی سی کو تفتیش کے لئے اس کے وطن بھیجنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ نیک چلن غیر سیاسی آدمی ثابت ہو گیا تو رہا کر دیا جائے گا——— ونمالا نے بھی اس کے متعلق یہی کہا ہے کہ———"

میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "خیر اس کے بیان کو تو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی---- چلو---- اور اپنی دوست کو پے منٹ کرو۔" اس نے مسکرا کر جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالا اور کاؤنٹر پر لنڈا کے سامنے رکھ کر چلنے لگا۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام کر روکتے ہوئے کہا۔ "یہ کافی نہیں ہے ہنٹرس کم از کم لنڈا کے لئے----" اس نے مسکرا کر پھر جیب میں ہاتھ ڈالا---- لنڈا نے کہا۔ "نہیں کیپٹن کافی ہے۔" میں نے ہنس کر سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "پھر تم سستی ہو لنڈا۔" ہنٹرس نے جھینپ کر ایک نوٹ اور رکھ دیا۔ میں نے اس کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں بھی ایسی ہی کم خرچ بالانشین کی تلاش تھی بریڈ---- میرا شکریہ ادا نہیں کرو گے۔" ہنس کر کہنے لگا۔ "وکی میرا خیال تھا کہ ایک پے منٹ اور شکریہ تم دونوں کو زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔"

میں نے اجیتا اور کیتھ کو چند گھنٹوں کے لئے ہیڈ کوارٹرس جانے کی اطلاع دی اور ہنٹرس کے ساتھ دفتر پہنچا تو ساڑھے دس بج چکے تھے۔ کرنل بشپ دفتر میں موجود نہ تھے۔ اردلی سارجنٹ نے بتایا وہ ایک گھنٹہ پہلے کار میں کہیں گئے ہیں اور آپ کو یہیں انتظار کرنے کو کہہ گئے ہیں۔ ہم اندر جا کر بیٹھ گئے اور سگریٹ پینے لگے۔ بارہ بجے کے قریب کرنل آ گئے اور انہوں نے مجھے اندر طلب کیا۔ انہوں نے مجھے مبارکباد دی ان کا لہجہ خشک تھا۔ میں نے اسے شدت سے محسوس کیا لیکن ماتحت ہونے کی حیثیت سے شکریہ ادا کرنا فرض تھا اس لئے لہجے کو نظرانداز کرتے ہوئے سر کو خم دیکر کہا۔ "تھینک یو سر۔" سگریٹ کا کش لے کر کہنے لگے۔ ہنٹرس نے بتا دیا ہو گا اس کو فسٹی نیشن کی طرف روانہ کر دیا گیا ہے؟" میں نے کہا۔ "یس سر بتا دیا۔" سگریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ " وکٹر میرا خیال ہے وین مالا تم سے اور تم اس سے واقف ہو---- کیا غلط؟" میں نے اپنے ذہن میں ابھرنے والے خدشات چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "سر---- میں صرف اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اسے زندگی میں پہلی بار کل رات دیکھا ہے۔" مسکرا کر بولے۔ "وہ اجیتا کماری کی قریبی رشتہ دار ہے۔"

"سر---- یہ میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں۔" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا "لیکن واقفیت کے لئے تعارف ضروری ہے اور وہ نہیں ہوا۔" انہوں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا "تم تو جانتے ہو گے کیپٹن؟" ہنٹرس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ نو سر نوٹ ایٹ آل۔" میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ "خیر یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے کیپٹن---- تمہاری کارکردگی قابل تعریف ہے تاہم میری پریشانی کا سبب صرف یہ ہے کہ تم ہر مسئلہ اس طرح حل کرتے ہو کہ نتیجے میں دوسرا مسئلہ---- خواہ معمولی ہی سہی ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔"

میں نے کرنل کا اشارہ سمجھ جانے کے باوجود سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "نہیں سمجھا

سر۔" قہقہہ لگا کر بولے۔ "ڈونٹ ٹیل می یو آر اے فول وہ۔۔۔۔ میں ابھی مس اسمتھ کے پاس سے آ رہا ہوں۔۔۔۔ وہ مسلح گارڈ کی موجودگی پسند نہیں کرتی۔ ہم بھی جنگ کے دوران اس پوزیشن میں ہرگز نہیں کہ ایک ایک آدمی کی حفاظت کے لئے ایک ایک جوان تعینات کریں۔۔۔۔ غیر معینہ مدت کے لئے۔۔۔۔"

میں نے پلٹ کر جواب دیا۔ "تو اسے جہنم میں جانے دیں۔"

وہ ہنٹرس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔ "اوکے۔۔۔۔ ناؤ ہاؤ اباؤٹ اجیتا" سر اس کے متعلق میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں البتہ آپ یقین کیجئے میں آپ کو کسی قسم کی زحمت نہیں دوں گا۔

وہ میری طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "از اٹ" میں نے جواب دیا۔ "یقیناً سر صرف مجھے دس روز کی رخصت دے دیجئے۔۔۔۔ تاکہ میں انہیں حفاظت سے بمبئی پہنچا آؤں۔" بولے۔ "رخصت مل جائے گی۔۔۔۔ لیکن شاید تمہیں ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔۔ ابھی اس کیس کی پروسیڈنگس۔۔۔۔"

میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "سر اس کیس کا کریڈٹ آپ کیپٹن ہنٹرس کو دے دیں تو مجھے بڑی خوشی ہو گی۔" کرنل حیرت زدہ ہو کر میری طرف دیکھنے لگے۔ بمشکل سنبھل کر بولے۔ "تم اب تک میری سمجھ میں نہ آ سکے۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یور ہمبل سرونٹ سر۔" ہنس کر بولے۔ "یہ سچ ہے۔۔۔۔ لیکن بسا اوقات تم مجھے اس طرح ڈکٹیٹ کرتے ہو کہ میں چکرا جاتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "سر میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔۔ "آپ کو ڈکٹیٹ کرنے کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ میرے درخواست کرنے کا انداز پسند نہ آیا ہو۔۔۔۔ کوشش کرونگا کہ آئندہ۔۔۔۔"

"نہیں۔" انہوں نے بات کاٹ کر کہا۔ "تمہاری صرف یہی کوشش ہونی چاہئے کہ فرائض کی تکمیل ہمیشہ اسی طرح ہوتی رہے ناؤ لک۔۔۔۔ کیا اس کیس میں تم ہنٹرس کے لئے ضرورت سے زیادہ فیاضی کا ثبوت نہیں دے رہے؟" میں نے کہا۔ "نو سر۔۔۔۔ ہنٹرس نے اس گرفتاری میں مجھ سے کم بھاگ دوڑ نہیں کی اس لئے میں کوئی فیاضی نہیں کر رہا۔۔۔۔ برابر کا حصہ دینا چاہتا ہوں جو انصاف کا تقاضہ ہے۔" ہنس کر بولے۔ "گلمیر بوائے ایسا انصاف انڈین اسٹیٹس میں ہی ہو سکتا ہے۔۔۔۔ برٹش آرمی میں ممکن نہیں۔۔۔۔ خیر چھٹی پر جا سکتے ہو۔۔۔۔ دو روز بعد۔" میں نے "تھینک یو سر!" کہہ کر ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ "ہارڈ لک فاریو بریڈ۔" ہنٹرس مسکرایا۔ کرنل نے کہا۔ "اوکے بوائز۔۔۔۔ دونوں جا کر مس اسمتھ کے لئے حفاظت کا کوئی اور انتظام کرو۔۔۔۔" ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ دونوں نے بیک وقت سلیوٹ کیا اور باہر نکل آئے۔

گاڑی پھاٹک سے نکلتے ہی ہنڑس نے کہا۔ "تو کیا انتظام کرو گے ـــــ سوائے اس کے کہ اگر اسمتھ گھر پر نہ ہوا تو ہیلن کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اندر چلے جاؤ گے اور میں جیفری میں بیٹھا بیٹھا سگریٹ پھونکتا رہوں گا ـــــ اگین ہارڈ لک فاری۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "میری جیب میں سے سگریٹ نکالو اور دونوں پھونکنا شروع کرتے ہیں ـــــ مشترکہ ہارڈلک کے نام پر۔"

ہم ہیلن کے بنگلے پہنچے تو نہ صرف مسٹر اسمتھ موجود تھے بلکہ ان کے ساتھ ہیلن کے علاوہ ایک مرد اور ایک عورت اور بھی جیفری میں بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی سب نے اٹھ کر استقبال کیا۔ ہیلن نے ہمارا تعارف کرایا۔ مصافحے اور مزاج پرسی کے بعد میں نے بیٹھتے ہی کہا۔ "مس اسمتھ کیا تم اب گارڈ کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں؟"

"کیپٹن" ہیلن نے جواب دیا۔ "میرے خیال میں ریلوے لائنز میں میرے لئے کوئی خطرہ نہیں ـــــ گارڈ کی موجودگی سے خواہ مخواہ سوسائٹی کی نظروں میں مشتبہ قرار پا جاؤں گی ـــــ میں نے چیف سے بھی یہی کہا تھا۔ انہوں نے بھی میرے خیال کی تائید کی۔"

میں نے ہنڑس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ٹھیک تو ہے کیپٹن۔" ہنڑس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "مسٹر اسمتھ نے کہا۔ "مجھے امید ہے آپ بھی کبھی یہاں آتے رہا کریں گے کیپٹن ہیرس ـــــ آپ کو تو سب جانتے ہیں کہ ہیلن کے دوست ہیں۔"

میں نے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ "یقیناً مسٹر اسمتھ میں جب تک یہاں ہوں ـــــ فرصت ملنے پر ضرور حاضر ہوتا رہوں گا۔" ہیلن نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔ میں سگریٹ سلگانے لگا۔ ہنڑس نے رسٹ واچ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بارہ بجنے والے ہیں کیپٹن چلنا چاہئے۔" میں نے ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "گارڈ کو اطلاع دو تیار ہو کر آ جائے۔ ہم اسے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ ہیلن نے خانساماں کو آواز دیکر بلایا اور میرے الفاظ دوہرائے۔ وہ سر جھکا کر باہر چلا گیا۔ ہیلن نے کھانے کے متعلق پوچھا تو ہنڑس نے کہا ہمیں لنچ پر کرنل کے ساتھ موجود ہونا چاہئے۔ اس نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا۔ چند منٹ بعد گارڈ تیار ہو کر آ گیا اور ہم اس کو لے کر چل دیئے۔

شام کو چار بجے میں گرینڈ ہوٹل پہنچا اور کیتھ اور اجیتا کو اپنی رخصت کے متعلق بتایا ـــــ اجیتا پاراگڑھ جانے سے گریزاں تھی۔ خود میرا بھی یہی خیال تھا کہ وہاں اس کے لئے خطرات کے سوا کچھ نہیں ہے۔ واپس ہوتے ہی ہنس راج اس کے لئے مصیبت بن جائے گا۔ گو اجیتا نے پروگرام کے مطابق ونمالا کو طے شدہ مقام پر پہنچ کر روپیہ پہنچا دیا تھا اور بظاہر اس کی گرفتاری میں اس کا کوئی اشارہ نہیں پایا جاتا تھا لیکن خود ونمالا کی غلطی سے گرفتاری اجیتا کی موجودگی میں عمل میں آئی۔ اس سے اس پر شبہ کا امکان اور بھی قوی ہو

گیا۔ وہ پریشان تھی۔ شام کے کھانے پر اس نے پھر شراب کا سہارا لیا۔
اجیتا کے سو جانے کے بعد کیتھ نے مجھے بتایا کہ اجیتا پاراگڑھ جانے کو قطعی تیار نہیں ہے۔ اس کا دیور ہرگز یقین نہیں کرے گا کہ ونمالا کی گرفتاری میں اس کا ہاتھ نہیں ہے۔" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "دراصل ہم ونمالا کو صبح چھ بجے گرفتار کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔ اجیتا سے ملاقات کے آٹھ گھنٹے بعد لیکن اس نے فرار ہونے کی کوشش کر کے خود ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ہمیں فوراً" ہاتھ ڈالنا پڑا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس نے مجھے پہچان نہ لیا ہو۔۔۔۔ جس وقت وہ گرفتار کر کے اوپر لائی گئی تو میرا اس سے سامنا ہو گیا تھا۔۔۔۔ بہرکیف اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں اجیتا کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔۔۔۔ بتاؤ کیا کریں؟"
کیتھ نے سگریٹ سلگایا اور سگریٹ کیس میری طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "مسٹر دلسن سے مل کر پروٹیکشن۔۔۔۔"
میں نے ہنس کر کہا۔ "نہیں۔۔۔۔ یہ راج محل میں رہنے والوں کے لئے ممکن نہیں ہے۔۔۔۔ اجیتا اس قسم کی درخواست نہیں کر سکتی۔۔۔۔ یہ ممکن ہے کہ وہ بمبئی میں رہنے لگے۔۔۔۔ وہاں اس کو پرائیویٹ اور پولیس دونوں طرح کا پروٹیکشن مل سکتا ہے۔"
"تم رہو گی اس کے ساتھ؟" مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔ "محل بنا دو گے؟" میں نے جواب دیا۔ "بنا دوں گا۔۔۔۔ میرے پاس اللہ دین کا چراغ ہے۔۔۔۔ سمجھو محل تیار ہو گیا اب؟" بولی۔ "حرم سرا میں کتنی رانیاں ہوں گی؟"
میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "نظر لگانا چاہتی ہو؟" اس نے ہنس کر پورا دھواں میرے منہ پر چھوڑ دیا۔ میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ڈارلنگ۔۔۔۔ تمہاری ذہانت کو زنگ لگ چکا ہے۔ اب تم کسی مسئلے کا حل۔۔۔۔" اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔ "ہنس راج کو بھی اعانت جرم میں گرفتار کر لو۔۔۔۔ لیکن یہ بات ثابت کرنے کے لئے اجیتا دیوی کو کھل کر سامنے آنا ہو گا۔۔۔۔ انہیں پہلے مخبر اور سرکاری گواہ بننا پڑے گا۔" اس نے کہا۔
"اونہوں۔" میں نے غیر اختیاری طور پر منفی انداز میں سر ہلایا۔ "اجیتا اتنی باہمت نہیں ہے۔۔۔۔ اور پھر اسے جنگ ختم ہونے کے بعد بھی یہیں رہنا ہے اور۔۔۔۔ ہنس راج کے علاوہ۔۔۔۔ اور راجکمار بھی ہیں وہ سب دشمن نہیں ہو جائیں گے؟" کیتھ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "دیٹس رائٹ۔۔۔۔" میں سر جھکا کر چل دیا اور اپنے اپارٹمنٹ میں آ کر سو گیا۔
دوسرے روز صبح نو بجے میں دفتر پہنچا تو دروازے پر ہی اردلی سارجنٹ سے معلوم ہوا کہ مس اسمتھ نے ایک گھنٹہ پیشتر ٹیلی فون پر بتایا کہ رات کسی نے ان کے بنگلے میں

داخل ہونے کی کوشش کی لیکن کتے کے بھونکنے سے خانساماں کی آنکھ کھل گئی اور اس نے مسٹر اسمتھ کی بندوق سے ہوائی فائر کیا تو بھاگ گئے مسٹر اسمتھ ڈیوٹی پر گئے ہوئے تھے اور وہ صبح تک جاگتی رہیں۔ میں "اوکے" کہہ کر اندر داخل ہوا۔ کرنل بشپ ابھی تک نہیں آئے تھے میں نے آفیسرز میس کو ٹیلی فون کر کے چائے بھجنیے کو کہا اور انتظار کرنے لگا۔ چائے کے ساتھ ہنٹرس بھی شیطان کی طرح نازل ہو گیا۔ اردلی نے ٹرے کونے والی میز پر رکھ دی اور میں ہنٹرس کو لیکر اس طرف چلا گیا۔ چائے پیتے ہوئے میں نے ہنٹرس کو ٹیلی فون کے متعلق بتایا۔ تیوری چڑھا کر بولا۔ "ہم اب تک اس کے ساتھ جس قدر ہمدردی کر چکے وہ کافی سے زیادہ ہے وکی۔۔۔۔ بشپ سے کچھ نہ کہنا ورنہ وہ تم سے ناراض ہو جائیں گے۔"

میں نے اس کے لہجے کو نظرانداز کر کے صورتحال پر غور کیا تو مجھے اس کی بات میں معقولیت نظر آئی۔ میں نے کچھ کہنے کے بجائے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "زگریت!" اس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور سگریٹ کھینچتے ہوئے بولا۔ "گرینڈ مرسی۔ میں تو جواب میں پنچ کا انتظار کر رہا تھا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ابھی میں تمہیں کفن میں نہیں دیکھنا چاہتا اولڈ بوائے۔" اس نے ہنس کر میری کمر پر دھپ رسید کی اور اٹھ کر کرنل کے سامنے والی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اردلی نے ٹرے اٹھا کر میز صاف کی اور باہر نکل گیا۔

گیارہ بجے کے قریب جب ہم انتظار کرتے کرتے اکتا چکے تھے کرنل بشپ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے اور "گڈ مارننگ بوائز" کہہ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "مجھے افسوس ہے بوائز میں تمہارے لئے کچھ اچھی خبر لے کر نہیں آیا۔" میں نے اٹھ کر سگریٹ کیس ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "دیٹس آل رائٹ سر۔" انہوں نے سگریٹ کھینچ کر ہونٹوں میں دبایا۔۔۔۔ میں نے لائٹ دی۔ ہنٹرس نے اٹھ کر اردلی سارجنٹ کو بریک فاسٹ لانے کو کہا۔ کرنل نے سگریٹ کا کش لے کر کہا۔ "وکی۔۔۔۔ میں چیف آف جنرل اسٹاف کے پاس سے آ رہا ہوں۔۔۔۔ وہ وین مالا پھر فرار ہو گئی ہے اور۔۔۔۔"

"سر۔۔۔۔" میری زبان سے بے اختیار نکلا اور اچھل کر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ "یہ کیسے ممکن ہے؟" ہنٹرس کے بھی یہی الفاظ تھے اور وہ بھی کھڑا ہوا تھا۔ کرنل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "خدا جانے۔۔۔۔ لیکن یہ حیقیقت ہے کہ وہ نکل گئی۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ لیفٹننٹ مائیکل بھی گیا۔" ہنٹرس نے کہا۔ "لیکن کیسے سر؟" بولے۔ "کل رات کو گیارہ بجے ایک پل سے گزرتے ہوئے اس نے گاڑی سے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی مائیکل نے بھی۔۔۔۔ مائیکل اچھا تیراک ہے۔۔۔۔ لیکن یونیفارم میں تھا۔ نہ معلوم بچ سکا یا۔۔۔۔ خیال یہ ہے کہ وین مالا نے خودکشی کے ارادے سے چھلانگ لگائی۔۔۔۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے وہ اچھی تیراک نہ ہو۔۔۔۔ کچھ سمجھ میں نہیں

آتا ۔۔۔ صبح کے چھ بجے تک کی اطلاع کے مطابق دونوں میں سے کسی کی لاش بھی برآمد نہیں ہوئی۔"

میں نے کہا۔ "یہ واقعہ کہاں پیش آیا؟" کہنے لگے۔ "الٰہ آباد کے قریب ۔۔۔ مجھے افسوس ہے ۔۔۔ وہ اچھا آفیسر تھا۔"

ہنٹرس نے کہا۔ "سر تین افسروں کی حراست میں سے ایک عورت کا اس طرح نکل جانا ہمارے لئے انتہائی ذلت آمیز ہے۔"

"یقیناً ہے۔" انہوں نے کہا "لیکن کیا کر سکتے ہیں۔ مائیکل جو سینئر آفیسر تھا اس کے ساتھ ختم ہو گیا باقی دو کو کورٹ مارشل کر کے سزا دے ڈالو ۔۔۔ فرق تو نہیں پڑتا ۔۔۔ اور پھر اس کا شوہر کیا وہ اس کہانی سے مطمئن ہو جائے گا۔ ہنگامہ برپا نہیں کرے گا۔"

میں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "آپ اس کو اعانت جرم میں گرفتار کر لیں۔ ایک طرح سے وہ خود بھی اس کی موت کا ذمہ دار ہے ۔۔۔ اگر ونمالا مرگئی ہے۔"

کرنل سوچ میں پڑ گئے ۔۔۔ اسی وقت اردلی سارجنٹ دروازہ کھول کر اندر آ گیا اور چائے کی ٹرے میز پر رکھ کر واپس چلا گیا۔ ہنٹرس نے اٹھ کر چائے بنانی شروع کر دی۔ کرنل نے چائے کی پیالی اٹھا کر ہونٹوں سے لگائی اور گھونٹ لے کے بولے۔ "شاید تم نے ٹھیک کہا ڈکٹر ۔۔۔ ہنس راج کو آزاد نہیں رہنا چاہئے۔" ہنٹرس نے دوسری پیالی میری طرف سرکا دی ۔۔۔ کرنل نے مسکرا کر کہا۔ "کیری آن۔" میں نے تھینک یو کہہ کر پیالی اٹھائی۔ ہنٹرس بھی پیالی اٹھا کر چائے پینے لگا۔ تھوڑی دیر خاموشی طاری رہی ۔۔۔ چائے ختم ہونے کے بعد کرنل نے دروازے سے پائپ نکالا اور سلگاتے ہوئے کہنے لگے۔

"لنچ کے بعد میں چیف آف اسٹاف سے مل کر ہنس راج کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ آف بمبئی کو میمورنڈم بھجوا رہا ہوں تم میں سے کون آنا چاہتا ہے میرے ساتھ؟" ہنٹرس نے کہا ۔۔۔ "دونوں۔" کرنل نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "تم تین بجے تک واپس آ سکتے ہو تو ہوٹل چلے جاؤ۔" میں نے کہا۔ "بہتر ہے۔" کرنل ہنٹرس باتیں کرنے لگے۔ میں گرینڈ ہوٹل جانے کے لئے بنگلے پہنچ گیا۔

شام کو دفتر بند ہونے کے وقت سے چند منٹ پہلے ہم چیف آف جنرل اسٹاف سے مل کر واپس ہوئے تو کرنل کا پی۔ اے ایک لمبا چوڑا ٹیلی گرام لئے ہوئے انتظار کر رہا تھا۔ اس نے لیفٹننٹ مائیکل کے بچ جانے کی خوشخبری کے علاوہ مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔ وہ پل سے سات میل کے فاصلے پر مچھیروں کی بستی میں کنارے پہنچ کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ صبح چھ بجے چند ماہی گیر انہیں اٹھا کر بستی میں لے گئے اور ہوش میں لانے کی تمام کوششوں میں ناکام ہو کر دس بجے بیل گاڑی میں ڈال کر قصبہ فتح پور کے ہسپتال پہنچا دیا۔ انہیں نمونیا ہو گیا ہے لیکن اب ٹھیک ہوتے جا رہے ہیں۔" کرنل نے قیدی کے متعلق

سوال کیا تو اس نے ٹیلی گرام ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "سر اس کا کہیں پتا نہیں---- لیکن ڈوب جانے کا بھی یقین نہیں کر سکتے کیونکہ مائیکل نے کئی بار اس کو لہروں میں بہتے ہوئے دیکھا لیکن دریا کی روانی تیز ہونے کے باعث اس کو پکڑ نہ سکے۔" کرنل نے چشمہ لگا کر تار پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد تار ہاتھ سے رکھ کر ہماری طرف دیکھا۔ "میرا خیال غلط تھا بوائز---- وین مالا اچھی تیراک ہے۔" اس نے خودکشی کرنے کے لئے چھلانگ نہیں لگائی---- یقیناً وہ نکل گئی اور اب----" انہوں نے کرسی کی پشت گاہ سے کمر لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور سگریٹ کا لمبا کش لیتے ہوئے بولے۔ "لک وکٹر---- اگر میں تمہاری دوستوں کی حفاظت کا انتظام کر دوں تو کیا وین مالا کی تلاش میں تم اللہ آباد جانے کو تیار ہو؟"

میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر---- کیا میں تعمیل حکم سے انکار کی جرات----" وہ بولے۔ "نہیں میرا مقصد یہ نہیں لیکن اس میں ایک بہت بڑی دشواری ہے۔"

"خصوصاً----" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ کر ہنٹرس کی طرف دیکھا---- ہنٹرس مسکرا دیا۔ کرنل نے اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ "ویل!" کہنے لگا---- "سر یہ وین مالا کے سامنے آنے کی پوزیشن میں نہیں ہے---- وہ اس کو کسی دوسری شیپ اور فارم میں پہچانتی ہے---- یہاں بھی یہ گرفتاری میں اس کے سامنے آنے کے بجائے بیک گراؤنڈ میں رہ کر گائیڈ کرتا رہا ہے۔" کرنل نے سگریٹ ایش ٹرے میں رگڑتے ہوئے کہا۔ "آئی سی---- ٹھیک ہے ہنٹرس---- اب میں کچھ کچھ سمجھ سکتا ہوں---- اوکے تم فوراً تیار ہو جاؤ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں بمبئی یا دہلی جانے والے کسی ایئر کرافٹ میں جگہ مل جائے---- ورنہ ٹرین تو ہے ہی----" ہنٹرس سیلوٹ کر کے باہر نکل گیا۔ کرنل نے میری طرف دیکھا---- میں نے ان کی نگاہوں سے بچنے کے لئے سگریٹ کیس نکال کر بڑھاتے ہوئے کہا۔ "سر اب اس کے ہاتھ آنے کا کوئی امکان نہیں---- اگر وہ ڈوبنے سے بچ گئی ہے تو---- جہاں تک میرا خیال ہے وہ تربیت یافتہ جرمن جاسوس ہے اور شاید اس نے کسی مقصد کے تحت ہی ہنس راج کے ساتھ شادی کی ہو۔"

ہوٹل پہنچتے ہی میں نے اجیتا کو ونمالا کے فرار ہونے اور ہنس راج کی گرفتاری کے انتظامات کے متعلق اطلاع دی اور پھر ان کی شادی کی تاریخ دریافت کی۔ میری باتیں سن کر اس پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔ میں نے اس کو اطمینان دلایا کہ یہ سب اسی کے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ہنس راج گرفتار ہونے کے بعد جنگ ختم ہونے سے پہلے کسی طرح باہر نہ آ سکے گا کہ اس کے لئے کسی پریشانی یا خطرے کا باعث بن سکے---- آخر تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد اس نے خود کو سنبھالا اور کہنے لگی۔ "کرن مجھے صحیح دن اور تاریخ تو یاد نہیں لیکن اتنا کہہ سکتی ہوں کہ 1937ء کے آخری مہینوں میں ہنس راج نے

ٹیلی گرام سے کھراج کو اپنی شادی میں شریک ہونے کے لئے جرمنی بلایا تھا۔۔۔۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث ہم شریک نہ ہو سکے۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "کافی ہے۔۔۔۔" وہ رسٹ واچ کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "کرن سات بجنے والے ہیں۔۔۔۔ اب واپس تو نہیں جاؤ گے نا؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "نہیں صرف کرنل کو ٹیلی فون کرنے کے لئے چند منٹ کے لئے نیچے جاؤں گا۔۔۔۔ اپنے نوکر کو بلا کر میرے لئے ایک پیکٹ سگریٹ منگواؤ۔" اس نے اٹھ کر بزر پر انگلی رکھ دی۔ میں نے اس کی کمر تھپتھپائی اور "کمنگ انسٹنٹلی" کہتا ہوا چل دیا۔

اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ کر میں نے کرنل کے بنگلے کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور کرنل کی آواز آئی۔۔۔۔ "ہیلو وکی بوائے۔۔۔۔" میں نے گڈ ایوننگ کر کے کہا۔ "اکتوبر 1937ء سر۔۔۔۔" بولے "اوہ! اس کے معنی ہیں شادی با مقصد تھی۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "میرا بھی یہی خیال ہے سر۔" بولے۔ "ناؤ لک۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہنٹرس اس مشن میں کامیاب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔۔ وین مالا۔۔۔۔ ناگن سے زیادہ زہریلی ہے اگر وہ اس کو تلاش کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔۔۔۔ وین مالا، ہیلن سے کہیں زیادہ۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گئے۔ مجھے ان کے آخری جملہ پر ان کی ذہانت کا معترف ہو جانا پڑا معلوم ہوتا تھا انہوں نے ہماری کہانی پر یقین نہیں کیا۔ "آپ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں سر۔" ہنس کر بولے۔ "میں تمہیں نہیں بھیج رہا۔۔۔۔ سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ دوسرا بیسٹ بوائے کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔ تمہیں بھیجنے سے کمپلی کیشنز پیدا ہو جائیں گے۔ گڈ نائٹ۔۔۔۔" انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔۔۔۔ میں نے اطمینان کا سانس لیا اور ماؤتھ پیس چوم کر ریسیور آہستہ سے کریڈل پر رکھ دیا۔

کھانا کھانے کے بعد میں نے کیتھ اور اجیتا سے کرنل بشپ سے ملنے کا بہانہ کر کے دو تین گھنٹے کے لئے اجازت طلب کی اور ریلوے لائنز کی طرف چل دیا۔ اس وقت نو بجنے والے تھے لیکن بلیک آؤٹ ہونے کی وجہ سے ابتدائے شب ہونے کے باوجود شہر کی چہل پہل ماند پڑ چکی تھی۔ سڑکوں پر وکٹوریہ گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں یا رکشاؤں کی آمد و رفت میں بھی کمی آ چکی تھی۔ کاروں اور ٹیکسیوں کے رش کا زور بھی ٹوٹ چکا تھا۔ کہیں کہیں کوئی گاڑی نظر آتی اور تیزی سے گزر جاتی۔ میں نے اس سے پہلے کبھی کلکتے کی سڑکوں پر بے رونقی کا یہ عالم نہیں دیکھا تھا۔ آج ویسے بھی میں کور سے محروم تھا۔ اس احساس کے ساتھ خدشات سر ابھارنے لگے۔ میں نے اس گھٹن سے جلد از جلد نجات پانے کے لئے مین روڈ پر آتے ہی ایکسی لریٹر پر دباؤ ڈالنا شروع کیا اور گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔ چند منٹ میں ریلوے اسٹیشن آ گیا اور یہاں قرب و جوار ہر اطراف میں سڑکوں پر ٹریفک

سگنل کی سرخ روشنی دیکھ کر گاڑی روکنی پڑی۔ میں نے بریک لگا کر سگریٹ سلگایا اور دائیں بائیں کھڑی ہوئی گاڑیوں پر نظر ڈالی۔ قطار بتدریج طویل ہوتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں گرین سگنل ہوا۔ گاڑیاں حرکت میں آئیں اور ٹریفک سامنے اور دائیں جانب دو حصوں میں تقسیم ہونے لگا۔ میں نے دائیں طرف ٹرن لیتے ہوئے مخالف سمت میں نظر ڈالی اور گیئر تبدیل کیا۔۔۔۔ گاڑی تیزی سے پل کی چڑھائی طے کرنے لگی۔ نصف فاصلے تک پہنچتے پہنچتے ہی کتنی گاڑیاں اوور ٹیک کر کے آگے نکلیں۔ تیسرا گیئر لگانے کے بعد میری گاڑی کا اسپیڈ و میٹر چالیس پر پہنچ گیا اور اب کوئی گاڑی اوور ٹیک نہیں کر رہی تھی۔ پل ختم ہوتے ہی میں نے بائیں جانب ٹرن لیا۔ بیک ویو مرر میں ایک کنور نیبل دس قدم کے فاصلے پر بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ سڑک ریلوے لائنز کو جاتی تھی اور شاذ ہی کوئی کار اس طرف جاتی دکھائی دیتی تھی۔ میں نے اس کو قریب آنے دیا اور ایک بار پھر بیک ویو پر غائرانہ نظر ڈالی۔ اس میں دو آدمی سوار تھے۔۔۔۔ ایک ڈرائیو کر رہا تھا اور دوسرا اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا۔ شکل و صورت سے دونوں بنگالی معلوم ہوتے تھے۔ پچھلی سیٹ پر کوئی نہ تھا اگر تھا تو اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ گاڑی نے چند قدم کا درمیانی فاصلہ کور کیا اور پھر رفتار کم کر کے اسی فاصلے پر آ گئی۔ میں نے سگریٹ نکالنے اور سلگانے میں اسپیڈ اور کم کی اور دھواں نکالتے ہوئے پھر کنکھیوں سے دیکھا۔ گاڑیوں کا درمیانی فاصلہ برقرار تھا۔ چند قدم چلنے کے بعد ریلوے لائنز کے مینیل اسٹاف کوارٹرز شروع ہو گئے اور میں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ پچھلی گاڑی میرا تعاقب کر رہی تھی یا میرا محض وہم تھا دو قطاریں گزرتے ہی دائیں جانب ٹرن لیا اور آہستہ آہستہ لائن عبور کر کے دوسری سڑک پر پہنچ کر بائیں طرف ٹرن لیتے ہوئے پیچھے کی طرف دیکھا۔ گاڑی اس طرف نہیں آئی تھی۔ کچھ دور جا کر ایکبار پھر بائیں طرف ٹرن لیا اور لائن عبر کر کے اسی سڑک پر آ گیا۔۔۔۔

اب اس گاڑی کا کہیں پتا نہ تھا۔ شاید وہ لوگ کہیں اور جا رہے تھے اور میرا انہیں اپنے تعاقب میں سمجھ لینا غلط تھا۔ میں تھوڑی دیر میں ہیلن کے بنگلے پہنچ گیا اور حاطے کے گیٹ کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے اندر داخل ہوا۔ ہیلن نے دروازے پر آ کر مجھے ریسیو کیا۔ آج مسٹر اسمتھ ڈیوٹی پر گئے ہوئے تھے۔ میں نے کرنل بشپ کے حوالے سے اس سے گزشتہ شب کا واقعہ دریافت کیا۔ اس نے درمیانی کمرے میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ڈی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں یہاں محفوظ نہیں ہوں۔" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "تمہیں گارڈ کو نہیں ہٹانا چاہئے تھا۔" وہ بولی۔ "میں نے غلطی کی لیکن اب؟ میرے والد کا دل بہت کمزور ہے اور مجھے اپنی جان سے زیادہ ان کی فکر ہے۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔۔ کیا ہونےوالا ہے۔" میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "دو تین روز بعد میں تمہیں اپنے پروٹیکشن میں لے لوں گا۔۔۔۔ ان سے کہہ دینا۔۔۔۔" مسکرا کر اٹھتی ہوئی

بولی۔ "شکریہ ڈارلنگ۔۔۔۔ مجھے خوشی ہے میں نے تمہیں سمجھنے میں غلطی نہیں کی۔۔۔۔ تم ابھی تک اپنے وعدے پر پورے اترتے چلے آ رہے ہو۔۔۔۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ "فلیٹر نہ کرو شوگر۔۔۔۔ اپنے خانساماں سے کہو چائے لے کر آئے۔" وہ پلٹ کر کچن کی طرف چل دی۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور کش لینے لگا۔ چائے پینے کے بعد ہم دیر تک باتیں کرتے رہے۔ دیواری گھڑی میں بارہ بجے تو میں کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ ہیلن نے بھی روکنے کی کوشش نہ کی اور اٹھ کر دروازے تک چھوڑنے آئی۔ میں اس کو شب بخیر کہہ کر باہر نکلا اور باغیچہ عبور کر کے سڑک پر آیا میری کار غائب تھی۔ میں حیرت زدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔۔ گاڑی کا دور دور تک کہیں پتا نہ تھا۔ بنگلوں کے گرد و پیش چکر کاٹ کر مایوس ہونے کے بعد پھر ہیلن کے بنگلے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔۔ وہ جیفری میں آئی تو ہاتھ میں ٹارچ لئے ہوئے تھی اور خانساماں بندوق لئے ہوئے اس کے ساتھ تھا۔ میں نے اس کا نام پکارا۔

"کیا بات ہے کیپٹن؟" اس نے میری آواز سن کر دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ میں نے اسے کار غائب ہونے کے متعلق بتایا۔۔۔۔ خانساماں نے کہا۔ "صاحب میرا کمرہ اسی طرف ہے اور میں جاگ رہا تھا۔ اگر انجن اسٹارٹ کیا گیا ہوتا تو۔۔۔۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "شاید وہ کچھ دور دھکیل کر لے گئے۔ خیر میں تلاش کر لوں گا۔۔۔۔ تم بے خبر ہو کر نہ سو جانا۔۔۔۔ میں یہی کہنے کو آیا تھا۔۔۔۔ گڈ نائٹ ہیلن۔"

ہیلن نے مجھے روکنے کی کوشش کی لیکن میں نے ڈیوٹی کا بہانہ کر کے دروازہ بند کر دیا اور پلٹ کر باہر نکل گیا۔ اب میرے لئے اس کے سوا کوئی رستہ نہ تھا کہ جس طرح بن پڑے بچتا بچاتا ریلوے اسٹیشن پہنچ جاؤں جہاں ٹیکسی مل سکتی تھی اور ملٹری پولیس کو اس وقوعے کی اطلاع دے کر کار کی تلاش میں بھی بھیجا جا سکتا تھا۔ چنانچہ میں راستے سے ناواقف ہونے کے باعث ایک طویل چکر کاٹ کر جنکشن میں پہنچنے میں کامیاب ہوا تو ڈیڑھ بج چکا تھا۔

ایم پی آفس کے برآمدے میں گارڈ نے سلامی دی اور سارجنٹ آن ڈیوٹی کو میری آمد کی اطلاع دی۔ سارجنٹ نے دفتر کی روشنی میں اضافہ کیا اور باہر نکل کر سیلوٹ کیا۔ میں نے مختصر الفاظ میں ریلوے لائنز سے اپنی کار گم ہو جانے کا واقعہ سنایا۔ پلیٹ نمبر نوٹ کرایا اور جلد از جلد دو تین موٹر سائیکلسٹ کو ریلوے لائنز اور شہر میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ سارجنٹ نے "بہتر ہے جناب" کہہ کر ریسیور اٹھایا اور ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کیا۔ میں آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔ چند منٹ ٹیلی فون پر سوال جواب کرنے کے بعد اس نے ریسیور لٹکا دیا اور میز کے قریب آ کر کہنے لگا۔ "سر چند منٹ میں تین ڈسپیچ رائیڈر پہنچ رہے ہیں۔۔۔۔ اگر آپ ہیڈ کوارٹرز جانا چاہیں تو ایک گاڑی لے کر

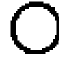
چلے جائیں۔" میں نے صورت حال پر غور کرتے ہوئے کہا۔ "نہیں میں ان کے ساتھ رہوں گا تم نے اچھا کیا۔۔۔۔ تین گاڑیاں منگا لیں۔" وہ "بہتر ہے" کہہ کر گارڈ روم کی طرف چل دیا۔ میں نے کرسی کی پشت گاہ سے کمر لگا کر آنکھیں بند کرلیں اور بازیابی کا پلان مرتب کرنے لگا۔ سب سے پہلی دشواری یہ تھی کہ میں کار اٹھائے جانے کا وقت تعین نہیں کر پا رہا تھا۔ یہ دس بجے سے رات کے بارہ بجے تک کسی وقت۔۔۔۔ غالباً" گیارہ بجے کے بعد ہٹائی گئی تھی اور مجرم وہی دو آدمی ہو سکتے تھے جنھوں نے پل سے ریلوے لائنز تک پیچھا کیا تھا۔

تھوڑی دیر میں سارجنٹ آ گیا اس کے ساتھ ریفرشمنٹ روم کا بیرر چائے کی ٹرے لئے ہوئے تھا۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈال کر چائے دانی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ پچیس منٹ گزر گئے وہ لوگ پہنچنے ہی والے ہیں۔ تم ان کے آتے ہی ایک جوان کو میری کار کا نمبر نوٹ کرا کے فوراً" ریلوے لائنز کی طرف روانہ کر دینا۔۔۔۔" سارجنٹ سلیوٹ کر کے دروازے کی طرف چل دیا۔ میں نے چائے تیار کی۔ دو تین بسکٹ کھائے اور ابھی نصف کپ چائے پی تھی کہ دروازے پر موٹر سائیکلوں کے انجن کی آواز سنائی دی۔ سارجنٹ برآمدے میں نکل کر انہیں ہدایات دینے لگا۔ میں نے جلدی جلدی چائے ختم کی اور سگریٹ سلگاتا ہوا اٹھا۔ بیرر کو پے منٹ کر کے باہر نکلا تو ایک موٹر سیکلسٹ روانہ ہو چکا تھا۔ دو کھڑے ہوئے تھے دونوں نے اٹینشن ہو کر سیلوٹ کیا۔ میں نے برآمدے سے اتر کر ان کا معائنہ کیا اور دونوں کو آٹو میٹک گنز سے مسلح پر کر کہا۔ "تم دونوں ایک گاڑی پر سوار ہو جاؤ۔" ایک جوان نے گاڑی تھما کر میرے قریب کر دی اور دونوں دوسری گاڑی پر آگے پیچھے بیٹھ گئے۔ میں نے سوار ہو کر گاڑی آگے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔ آؤ۔۔۔۔"

اسٹیشن روڈ سے پل پر ٹرن لیتے ہوئے بائیں جانب دس قدم کے فاصلے پر ایک بلڈنگ کے قریب ایک ٹریفک کانسٹیبل کو ٹہلتے دیکھ کر میں نے پل پر جانے کی بجائے گاڑی کا رخ اس طرف کیا اور قریب پہنچ کر روک دی۔ کانسٹیبل نے چونک کر ڈھیلا ڈھالا سا سیلوٹ کیا۔ میں نے سوال کیا۔ "جوان تم کتنے بجے سے اودھر ڈیوٹی پر ہے؟" بولا۔ "صاحب بہادر ہم گیارہ بجے آیا اور صبح چھ بجے ریگولر ٹریفک کانسٹیبل آئے گا تو۔۔۔۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "گیارہ سے بارہ بجے کے درمیان تم نے ریلوے لائنز کی طرف سے دو گاڑیاں آتی دیکھیں۔۔۔۔؟ ایک کنورٹیبل، دوسری سیڈان جس پر بمبئی کا پلیٹ نمبر ہے۔۔۔۔؟" کانسٹیبل ہونٹوں پر انگلیاں رکھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ چند سیکنڈ غور کرنے کے بعد کہنے لگا۔ "صاب ہم کو یاد پڑتا ہے۔ ایسا دو گاڑی اودر سے گزرا۔۔۔۔ لیکن ہم نمبر نہیں دیکھا سکا۔۔۔۔ اتنا دیکھا دونوں میں ایک ایک آدمی تھا اور وہ فوجی آفیسر نہیں تھا۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ "شاباش جوان تمہارا خیال صحیح ہے۔۔۔ اچھا وہ کس طرف گیا؟" بولا۔

"اور سے سیدھا سامنے کی طرف۔ آگے جا کر دائیں بائیں مڑ گیا ہو تو آپ ناکے پر جا کر پھر پولیس مین سے پوچھیں۔" میں نے ویلڈن کہہ کر گاڑی گھمائی اور اپنے جوانوں کو اشارہ کرتا ہوا تیزی سے بتائی ہوئی سمت چل دیا۔



صبح کے چار بجے تک سڑکوں کے چکر کاٹنے کے باوجود گاڑی کا کوئی سراغ نہ ملنے پر آخر تلاش سے دست کش ہو کر ہیڈ کوارٹرز پہنچ گئے۔ ہنٹرس شام کو میل سے الہ آباد جا چکا تھا۔ اردلی نے اٹھ کر میرے کمرے کا دروازہ کھولا اور میں اس کو جب تک کرنل بشپ خود مجھے طلب نہ کریں نہ جگانے کو کہہ کر سو گیا۔

دس بجے جب کہ میں نے چائے پی کر سگریٹ سلگایا ہی تھا۔۔۔۔ کرنل بشپ مجھے دفتر میں طلب کرنے کے بعد خود ہی آ گئے۔ میں نے گڈ مارننگ سر کہہ کر انہیں کرسی پیش کی اور خانساماں کو چائے لانے کا اشارہ کیا۔ وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "سچ کہنا وکی یہ پروٹیکشن تمہیں مہنگا نہیں پڑا؟" میں نے کہا۔ "نو سر میری گاڑی کہیں نہیں جاتی۔" وہ ہنس کر بولے۔ "چلی گئی۔۔۔۔ اور اگر شام تک کہیں نہ ملی تو تلاش جاری نہیں رکھی جائے گی پھر؟" میں نے خانساماں سے چائے کی ٹرے لے کر انکے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "جنرل انشورنس کمپنی کو گیارہ ہزار کا نقصان ہو گا۔۔۔۔ ویسے آج مس کھنتھ اور اجیتا دیوی کو بمبئی بھیج رہا ہوں۔۔۔۔ اور اس کے بعد۔۔۔۔"

انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تو کیا ان کے ساتھ نہیں جا رہے؟" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "نو سر۔" وہ "گڈ" کہہ کر چائے پینے لگے۔ میں نے جیفری میں جا کر یونیفارم پہننی شروع کر دی۔ دس منٹ بعد ٹپ ٹاپ ہو کر کمرے میں آیا تو وہ چائے پی چکے تھے۔ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے۔ "چلو دفتر سے اپنا چیک لے لو۔۔۔۔ شام تک ہنٹرس کی طرف سے ٹیلی گرام موصول ہونے پر اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شاید تمہیں الہ آباد بھیجنا پڑے۔" میں نے چلتے چلتے ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "وکی میں ہنٹرس کے متعلق کچھ زیادہ اچھی رائے نہیں رکھتا اور یہ ہماری پرسٹیج کا سوال ہے۔ وہ کتیا ہمارے آدمیوں کے ہاتھ سے ہی پھسل کر غائب ہوئی ہے۔۔۔۔" میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بھی خاموش چلتے رہے۔ دفتر میں داخل ہوتے ہی بولے۔ وکی تمہیں جانا ہی پڑے گا۔" پھر اپنے پی۔اے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے چیک ٹائپ کر دیا؟" پی۔ اے نے "یس سر" کہہ کر دراز سے چیک نکالا اور ان کے سامنے رکھ دیا۔ دستخط کر کے میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔ "اسٹاف کار لے کر امپیریل بینک جاؤ چیک کیش کراؤ۔ انشورنس کمپنی کو ٹیلی گرام سے کار گم ہو جانے کی اطلاع دو اور شام کو اپنی دوستوں

کو سی آف کر کے بنگلے پر مجھے ملو۔ میں نے چیک لے کر سیلوٹ کیا اور دروازے کی طرف چل دیا۔ ابھی ہینڈل کی طرف ہاتھ ہی بڑھایا تھا کہ انہوں نے میرا نام لے کر آواز دی۔ میں پلٹ کر پھر ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ کرسی سے کمر لگا کر میری طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کے لہجے میں بولے۔ "کیپٹن اگر تمہارا دوست تنہا جانے کو تیار نہ ہوں تو زیادہ اصرار نہ کرنا۔ میں نہیں چاہتا—— تمہارے درمیان رنجش پیدا ہو۔" میں نے نیچی آواز میں کہا۔ "تھینک یو سر—— میں آپ کو ٹیلی فون پر اطلاع دونگا۔" انہوں نے اثبات میں سرہلا کر کہا—— "رائٹ—— گو اہیڈ——" میں سلام کر کے چل دیا۔

چیک کیش کرا کے میں نے جنرل انشورنس کمپنی کی کلکتہ برانچ کو کار لفٹنگ کے واقعے کی اطلاع دی اور گرینڈ ہوٹل پہنچا تو کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ میں گاڑی پارک کر کے کھانا کھانے کے لئے بار میں داخل ہوا۔ کاؤنٹر سے گزرتے ہوئے دوسرے اسٹول پر بیٹھی ہوئی لنڈا نے مسکرا کر ہیلو کیپٹن کہا۔ میں نے اس کے سامنے پہنچ کر رکتے ہوئے لاؤنج پر نظر ڈالی اور کسی میز پر جگہ نہ پا کر اسکاچ کے شاٹ کا آرڈر دیا اور باتیں کرنے لگا۔ اس نے ڈرنک کا گلاس میرے سامنے رکھا اور مسکرا کر ہیلن کے متعلق پوچھا۔ "وہ ٹھیک ہے لنڈا۔" میں نے گلاس اٹھا کر گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "اس کے کامریڈ آج رات میری کار اڑا کر لے گئے——" ہنس کر کہنے لگی۔ "خدا کا شکر کرو کیپٹن اس وقت تم کار میں نہ تھے۔ میں نے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ "ہنی دو بجے ڈیوٹی سے آف ہو کر میرے ساتھ چرچ چلو دونوں مل کر شکر ادا کریں گے۔ لارڈ آل مائٹی سنگل فائل میں چلنے والوں کی کسی بات کا نوٹس نہیں لیتا۔" مسکرا کر بولی "اور اگر لارڈ نے ہمیں ساتھ دیکھ کر کہا۔ تم دونوں ایک دوسرے کے کچھ نہیں—— گیٹ آؤٹ——" میں نے گلاس خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا۔ "لاؤنج میں سیٹ خالی ہو رہی ہے ڈارلنگ کھانا کھانے کے بعد دیکھیں گے ہم ایک دوسرے کے کچھ ہو سکتے ہیں یا نہیں۔" وہ مسکرا دی۔ میں نے ایک نوٹ کاؤنٹر پر رکھ دیا اور خالی سیٹ کی طرف چل دیا۔

کھانا کھانے کے بعد میں اوپر پہنچا تو کینتھ اور اجیتا کے سامنے کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے اور وہ کافی پی رہی تھیں۔ اجیتا نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر گردن گھما کر دیکھا اور کہنے لگی۔ "دفتر سے آ رہے ہو کرن؟" کینتھ نے ہنس کر کہا۔ "نہیں ٹیبل فرنٹ سے۔" میں نے کینتھ کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "نہیں ریس کورس سے——"

اجیتا نے کافی پاٹ اٹھا کر ایک پیالی میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "ہار کر نا؟" میں نے اثبات میں سرہلا کر پیالی لیتے ہوئے کہا۔ "کار کھو بیٹھا—— رات کے بارہ بجے سے اب تک اسی سلسلے میں دوڑ بھاگ کرتا رہا۔" کینتھ نے مسکرا کر کہا۔ "بمبئی سے دوسری گاڑی لے آنا۔" میں نے کافی کا گھونٹ لے کر کہا۔ "شاید بمبئی نہ جا سکوں——" اجیتا نے

چونک کر میری طرف دیکھا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے کرن؟ ہم تمہارے ساتھ کے بغیر کیسے جا سکتے ہیں۔" میں نے سر جھکا کر کہا "اجیتا دیوی کار کا گم ہونا تو خیر اتنی بڑی بات نہیں لیکن ونمالا نے ہمارے اعلیٰ افسروں کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ کرنل بشپ مجھے ایکبار پھر اس کی تلاش میں بھیجنے پر مصر ہیں۔ حالانکہ انہیں بتا دیا گیا ہے میں اس کو فیس نہیں کر سکتا۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟" اجیتا پیالی ہاتھ سے رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور کینتھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ "مس کینتھ تم میرے ساتھ ہیڈ کوارٹرس چلو---- میں بشپ سے بات کرونگی۔" میں نے کہا۔ "کیا کہو گی؟" بولی۔ "یہی کہ تم ہمارے ساتھ بمبئی جا رہے ہو---- میں پاراگڑھ میں خود کو محفوظ نہیں سمجھتی اور تم ہی وہاں سے میرے منتقل ہونے کا انتظام کر سکتے ہو----" کینتھ یہ سن کر ہنس دی۔ اجیتا نے ہنس کر کہا۔ "میں اسے سچ مچ تو پاراگڑھ نہیں لے جا رہی تھی مس کیتھ----" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "تو پھر ہیڈ کوارٹرس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ٹیلی فون پر بات کر لو شاید مان جائیں----" اجیتا نے "ٹھیک ہے" کہہ کر مجھ سے کرنل بشپ کا ٹیلی فون نمبر لیا اور ریسیور اٹھا کر ڈائل کیا۔ تیسری چوتھی گھنٹی پر دوسری طرف ریسور اٹھا لیا گیا اور وہ "ہیلو اجیتا بول رہی ہے کرنل" کہہ کر بات کرنے لگی۔ چند جملے تبدیل کرنے کے بعد اس نے تھینک یو کرنل' گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور میری طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "کرنل نے کل سے تمہاری دس دن کی رخصت منظور کر لی ہے کرن---- میرے خیال میں ہمیں کل شام کی ٹرین سے روانہ ہو جانا چاہئے۔ کیوں مس کیتھ؟" کینتھ نے مسکرا کر کہا۔ "اوکے بائی جی----" میں سگریٹ سلگا کر کش لینے لگا۔ "رخصت دو روز سے منظور ہوئی پڑی ہے۔ اجیتا۔" میں نے کہا۔ "کرنل کو بیچ بیچ میں سرکٹ فلس پڑتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول کر چیخنے لگتے ہیں۔ "الہٰ آباد جاؤ---- وکٹر---- وین مالا کو تم ہی لا سکتے ہو زندہ یا مردہ۔"

اجیتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کرن---- مذہب' نام' عورت اور ڈرنکس کے معاملے میں تم بے حد بلکہ خطرناک حد تک تغیر پسند ہو لیکن خیر اس ذکر کو چھوڑو' روانگی کے متعلق سوچو اس یقین کے ساتھ کہ مجھ سے وعدہ کرنے کے بعد کرنل بشپ اب تمہاری رخصت منسوخ نہیں کر سکتے۔" میں سگریٹ کا کش لے کر خاموش ہو گیا۔ کینتھ نے میرا شانہ ہلا کر کہا۔ "کیا سوچ رہے ہو وکی؟" میں نے نظریں ملائے بغیر کہا۔ "چل رہا ہوں۔" مسکرا کر سرکتی ہوئی بولی۔ "نہیں کچھ اور سوچ رہے ہو---- بتاؤ کیا؟" میں نے کش لے کر سگریٹ کا دھواں اس کے منہ پر چھوڑتے ہوئے کہا۔ "سوچ رہا ہوں فوج میں داخل ہونے کے بعد میں دلیر ہونے کے بجائے بزدل ہوتا جا رہا ہوں تم نے نوٹ نہیں کیا؟"

کینتھ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "قدرتی ہے وکی۔۔۔۔ اس وقت تم پرنس تھے۔۔۔۔ لا ابالی۔۔۔۔ غیر ذمہ دار۔۔۔۔ اب کیپٹن ہو۔۔۔۔ احساس ذمہ داری نے تمہیں تشدد سے متنفر کر دیا۔۔۔۔ اور پھر وہاں لاتعداد دشمن تھے یہاں کون ہے۔ فرنٹ پر جاؤ گے تو پھر ویسے ہی خونخوار ہو جاؤ گے لیکن یہ ایک دم تمہیں پھر سے چنگیزی کا دورہ کیوں پڑنے لگا؟" میں نے اجیتا کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "چنگیزی بہت سخت لفظ ہے میں آنکھ کے بدلے آنکھ کا قائل ہوں۔۔۔۔ اور دورہ اس لئے پڑ رہا ہے کہ کئی آنکھیں ایسی ہیں جنہیں مجھے نکال ڈالنا چاہئے تھا اور وہ اب تک اپنے مالکوں کے چہرے پر ٹکی نظر آ رہی ہیں۔" اجیتا نے معنی خیز نظروں سے کینتھ کی طرف دیکھا اور اس نے میرے ہاتھ سے سگریٹ کیس کھینچتے ہوئے کہا۔ "شاٹ" کس کی آنکھیں۔۔۔۔ کونسی آنکھ کے بدلے میں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "سگریٹ پیو۔۔۔۔ وہ سب صوبہ بمبئی میں ہیں۔۔۔۔ اور جب تم مجھے وہاں لے جا رہی ہو تو خود دیکھ لینا۔ یہاں والے دوستوں کا ذکر بیکار ہے کیونکہ تم انہیں نہیں جانتیں۔۔۔۔ اوکے اجیتا دیوی۔۔۔۔ آپ آج شام کی ٹرین سے روانہ ہونے کی تیاری کیجئے۔ میں ہیڈکوارٹرس جا کر کرنل سے لیٹر وغیرہ لے آتا ہوں۔۔۔۔ ممکن ہے میری گاڑی کا بھی کچھ سراغ مل گیا ہو۔"

اٹھ کر چلنے لگا تو کینتھ نے ہاتھ پکڑ کے کہا۔ "ویٹ اے منٹ۔۔۔۔ یہ بتاؤ کیپٹن پہلے اجیتا دیوی کے لئے مکان تعمیر کراؤ گے۔۔۔۔ یا آئی بینک قائم کرنے کی مہم پر روانہ ہو جاؤ گے؟" میں نے ہنس کر ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔ "اگر اجیتا دیوی بمبئی رہنا پسند کریں تو میں اپنے قرض داروں کو نظر انداز کر سکتا ہوں' بشرطیکہ وہ میری زد پر نہ آئیں۔" کینتھ نے تھینک یو کہہ کر سگریٹ ہونٹوں میں دبایا۔ میں نے اس کو لائٹ دی اور وِش کرتا ہوا دروازے کی طرف چل دیا۔

میں ریلوے لائنز ہوتا ہوا ہیڈ کوارٹرز پہنچا تو شام کے پانچ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ دفتر کھلا ہوا تھا۔ میں گاڑی سے اتر کے تیزی سے اندر داخل ہوا۔ کرنل بشپ اپنی میز پر بیٹھے ہوئے شام کا اخبار پڑھنے میں محو تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو اخبار سے نظریں ہٹا کر میری طرف دیکھتے ہوئے چیخے۔ "ہے ای۔۔۔۔ ٹولیٹ کیپٹن۔۔۔۔ یہ لو اپنی کار کا انجام دیکھو۔" انہوں نے اخبار میری طرف بڑھایا۔ میں نے اخبار لے کر بے چینی سے اس پر نظر دوڑائی۔۔۔۔ آخری صفحے پر جلی ہوئی کار کے ڈھانچے کی تصویر تھی۔ عنوان تھا۔ ایک فوجی گاڑی جوانارکی کا شکار ہو گئی۔ نیچے تفصیلات تھیں۔ جن میں ریلوے لائنز یا ہیلن اسمتھ کا ذکر نہ تھا۔ رات کے پہلے نصف حصے میں کسی وقت شہر کے کسی مقام سے جا کر ہگلی کے کنارے جلا دیا جانا بتایا گیا تھا۔ میں نے اخبار کرنل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "دیٹس آل رائٹ سر۔۔۔۔ میں بہت جلد یہ قرض ادا کر دوں گا۔ اگر آپ نے

اجازت دی۔" مسکرا کر بولے۔ "اجازت ہے کیپٹن ـــــ ڈھونڈ نکالو اور بھون ڈالو ـــــ اپنی گاڑی کی طرح ـــــ لیکن تم تو بمبئی جا رہے ہو۔" میں نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "دس روز بعد سہی سر اچھا ہے۔ میرے دوست کچھ دن خوشیاں منالیں۔ میں یہ تو نہیں کہونگا کہ اس دوران آپ مس اسمتھ کے لئے تحفظ کا انتظام کریں ـــــ لیکن پھر بھی مجھے یقین ہے آپ اس کو خطرے میں نہیں پڑنے دیں گے۔" مسکرا کر بولے۔ "سوری کیپٹن ـــــ وہ تمہارا ہیڈیک ہے۔" بہتر ہو گا اسے بھی ساتھ لے جاؤ' تمہاری اجیتا دیوی زیادہ باوقار نظر آئیں گی اگر ان کے دائیں بائیں دو سفید گورنیس ہروقت موجود رہیں۔"

"تھینک یو سر۔" میں نے سر کو خم دے کر کہا۔ "لیکن اتنے مصارف کا میرا بجٹ اجازت نہیں دیتا۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "یہ صحیح ہے کیپٹن ـــــ کار ضائع ہو جانا تمہارے لئے بہت بڑا نقصان ہے اور انشورنس کمپنی ایک سال سے پہلے پے منٹ نہیں کریگی۔ اس وقت تک قیمتیں دوگنی ہو جائیں گی اور تمہارا نقصان اپنی جگہ برقرار رہے گا ـــــ اوکے کب روانہ ہو رہے ہو؟"

میں نے جواب دیا۔ "آج شام کو آٹھ بجے والی میل ٹرین سے سر۔" انہوں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے معلوم تھا۔ کیپٹن تم اب مجھے پہلو بدلنے کا موقع نہیں دو گے ـــــ اس لئے اجیتا دیوی سے بات کرنے کے بعد میں نے تمہارے پیپرز تیار کرا لئے ہیں۔" میں نے پھر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے لفافہ دراز سے نکال کر میرے ہاتھ میں دیا۔ اس میں اجیتا دیوی اور تمہارے لئے بمبئی تک کے دو فرسٹ کلاس ریلوے وارنٹ ہیں ـــــ مجھے افسوس ہے مس کینتھ کسی طرح فری ٹکٹ کی مستحق نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تمہارا پرابلم رہا۔"

میں نے لفافہ جیب میں سرکاتے ہوئے ایکبار پھر ان کا شکریہ ادا کیا اور ایک لیفٹننٹ کو ساتھ لے کر سیٹ ریزرویشن کے لئے اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا۔

صرف ریلوے ہی کیا نقل و حمل کے تمام ذرائع اور وسائل آرمڈ فورسیز کے محور پر گھوم رہے تھے۔ فوج کے لئے ہر جگہ ہر شعبہ حیات میں پرائورٹی پرائورٹی ترجیح ترجیح کے الفاظ گونج رہے تھے۔ ریلوے اسٹیشن کی تمام عمارتوں کی دیواروں پر ہر جگہ پوسٹرز اور بلے کارڈ چسپاں تھے۔ "افواہوں پر کان نہ دھرو ـــــ" "کیا آپ کا سفر کرنا ناگزیر ہے؟ سفر کرنا ہے تو سامان ساتھ نہ لیجئے (سامان سے مراد ٹفن کیریر ہولڈال اور بیوی جیسی ... تھیں غالباً") زبان بند رکھئے دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ "دیوار نہ چاروں طرف ہزاروں کانوں کے درمیان ایک شخص کی تصویر جو ایک ہاتھ سے ہونٹوں پر سلی ہوئی زپ کھینچ کر اپنا ساؤنڈ بیریر توڑ رہا تھا) کیپ دی وکٹر موونگ ـــــ" اسی پوسٹر کے سامنے ایک ساڑھے چار من وزنی' پینتالیس پچاس سالہ انگریز عورت کھڑی ہوئی نہ جانے کیا دیکھ رہی تھی۔ میرے ساتھی لیفٹننٹ نے چلتے چلتے اس سفید گوشت کے تودے پر نظر ڈالی اور

مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ وہ پہلی مرتبہ میرے ساتھ ہوا تھا اور مجھ سے زیادہ واقف نہ تھا۔ میں نے گردن گھما کر بالاقساط اس جائداد غیر منقولہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید یہ ملٹی والیوم لیڈی ایک ہی ٹکٹ میں ایک ہی مرحلے میں منزل مقصود پہنچنے کے لئے ویگن میں ایڈ جسٹ ہونے پر غور کر رہی ہے لیفٹن۔" لیفٹننٹ پاس ادب سے منہ پھرا کر پھر مسکرا دیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اپر کلاس بکنگ آفس میں داخل ہو گیا۔ میں سگریٹ سلگا کر پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا۔ چند منٹ میں فوجی پرائڈ نے اکاموڈیشن کا مسئلہ حل کر دیا لیفٹننٹ تین فرسٹ اور ایک سرونٹ کلاس ٹکٹ لے کر بکنگ آفس سے باہر نکلا تو ریزرویشن کلرک رجسٹر اور ریزرویشن لیبل لئے ہوئے اس کے ساتھ تھا۔ دونوں پلیٹ فارم کراس کر کے یارڈ میں گئے اور دس منٹ میں تھری سیٹ کمپارٹمنٹ پر لیبل لگا کر آ گئے۔ لیفٹننٹ نے ٹکٹ اور ریزرویشن پیپرز میرے حوالے کئے اور ہم ریزرویشن کلرک کا شکریہ ادا کر کے گرینڈ ہوٹل کی طرف چل دیئے۔

ساڑھے سات بجے کے قریب ہم دوبارہ اسٹیشن پہنچے تو ٹرین پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی تھی۔ ریزرویشن کلرک نے ہمیں کمپارٹمنٹ تک گائیڈ کیا اور دروازہ کھول کر کھڑا ہو گیا۔ قلیوں نے سامان کمپارٹمنٹ میں رکھا اور سیٹوں پر بستر پھیلا کر اتر آئے۔ میں نے اجیتا اور کینتھ کو سوار کرایا۔ ریزرویشن کلرک کا پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک فائیور تھمایا اور کمپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔ کینتھ سیٹ کی آخری کھڑکی کے شیشے پر چپکے ہوئے ایک کاغذ پر لکھی ہوئی عبارت پڑھنے میں مصروف تھی۔ اجیتا اپر برتھ پر رکھے ہوئے سوٹ کیس میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی کینتھ نے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ میں نے آگے بڑھ کر کاغذ پر نظر ڈالی تحریر تھا کیپٹن وکٹر ہیرس ---- تمہاری کار جہنم میں پہنچا دی گئی۔ عنقریب ہیلن اسمتھ کو بھی وہیں پہنچا دیں گے۔ اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو بمبئی سے واپس نہ آنا پلیز ---- ورنہ ----" نیچے کچھ حلقے اور لکیریں تھیں۔ جن سے کسی زبان کا کوئی لفظ نہیں بن رہا تھا۔ میں نے گڈ کہتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کاغذ نوچ لیا اور پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے لیفٹننٹ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ "یہ ایک دوستانہ وارننگ ہے ---- کوشش کرنا کہ ملاقات ہو جائے۔" لیفٹننٹ نے کاغذ پر نظر ڈال کر جیب میں سرکاتے ہوئے کہا۔ "شیور سر کل صبح ہم مارشلنگ یارڈ کے تمام کوارٹروں کو چھان کر رکھ دیں گے۔ یہ تھریٹننگ لیٹر آپ کے نام کا لیبل دیکھ کر یارڈ میں سے ہی کسی نے چسپاں کیا ہے۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "ریلوے میں باغیوں کے ہمدردوں کی کمی نہیں ہے۔ انیل کے سلسلے میں جتنی گرفتاریاں عمل میں آئیں سب ریلوے اسٹاف کی تھیں۔"

اس نے قریب آ کر نیچی آواز میں کہا۔ "سر ---- میں آپ کو سی آف کرنے کے بعد ریزرویشن کلرک سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔ "نہیں جلدی نہ

کرو۔۔۔ ابھی ان پر ظاہر نہ ہونے دو کہ تمہیں معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ کل صبح۔۔۔ ایک دم۔۔۔ آل راونڈ۔"

لیفٹننٹ "بہتر ہے" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اسی وقت انجن نے سیٹی دی۔ گارڈ نے وسل دے کر گرین سگنل دیا اور گاڑی آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ لیفٹننٹ نے اٹینشن ہو کر سیلوٹ کیا اور مصافحہ کر کے چل دیا۔ میں سگنل گزرنے تک دروازے کی کھڑکی سے دیکھتا رہا اور پھر شیشہ چڑھا کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کینتھ نے سرک کر قریب آتے ہوئے کہا۔ "یہ لولیٹر کس کا ہو سکتا ہے؟ وکی!" میں نے ہنس کر کہا۔ "چند دوست جو نہیں چاہتے کہ میں تم سے جدا رہوں۔" مسکرا کر بولی۔ "پھر؟" میں نے جواب دیا۔۔۔ "تم بتاؤ۔" اجیتا نے کہا۔ "تمہیں بمبئی پہنچتے ہی ملازمت سے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔" میں نے ہنس کر سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ "اجیتا دیوی میں کرن کی حیثیت سے مر چکا ہوں۔۔۔ شردھام اور پارہ گڑھ میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ایک فوج ہی تو ہے جہاں میں باوقار طور پر زندہ رہ سکتا ہوں اور عزت کی موت مر سکتا ہوں یہاں متعدد اعلیٰ حکام کی محبت اور ہمدردیاں حاصل ہیں جن کے بھروسے پر میں بے غل و غش ہر خطرے میں چھلانگ لگا سکتا ہوں اور کوئی مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔۔۔ یہ یونیفارم پہنے ہوئے نہ ہوتا تو پارہ گڑھ جانے اور تم سے ملنے کا تصور تک نہ کر سکتا تھا۔۔۔ کیا غلط؟" اجیتا مسکرا کر رہ گئی۔ کینتھ نے کہا۔ "نہیں۔۔۔ یہ بالکل صحیح ہے۔"

بمبئی پہنچ کر ہوٹل جانے سے پہلے میں نے مسٹر ولسن کو اجیتا دیوی اور مس کینتھ کے ساتھ اپنے آنے کی اطلاع دی۔ انہوں نے چند رسمی باتیں کرنے کے بعد مجھے ہوٹل پہنچ کر دوبارہ رنگ دینے کو کہا۔ میں نے خدا حافظ کہہ کر سلسلہ منقطع کیا اور گرین کا نمبر ڈائل کر کے ڈبل روم سوئیٹ بک کرا کے بوتھ سے باہر نکلا۔ تھوڑی دیر بعد ہوٹل سے گاڑی آ گئی اور ہم چند منٹ میں گرین پہنچ گئے۔ غسل اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر میں نے گیارہ بجے کے قریب پھر مسٹر ولسن کو فون کیا۔ انہوں نے اجیتا دیوی کے متعلق دریافت کیا اور کہنے لگے۔ "برنسلی کرنل ہچکنس ان سے ملاقات کے لئے گرین پہنچ رہے ہیں لیکن اس سے پہلے تم سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ میں فون ان کو دے رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مائی پلیژر سر۔" ایک سیکنڈ بعد دوسری طرف سے ہچکنس کی بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔ "ہیلو کیپٹن۔" میں نے تیزی سے کہا "گڈ مارننگ سر۔۔۔ مزاج گرامی؟" بولے۔ "فائن بوائے ہمیشہ کی طرح۔۔۔ بشپ نے ایک بار پھر تمہاری کارکردگی کی تعریف کی ہے لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ تم بہت ڈیفکلٹ ہو۔۔۔ اپنی بات منوا کر رہتے ہو۔ شاید غلط کہتا ہے۔ میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا وکٹر۔۔۔" میں نے "تھینک یو سر" کہہ کر بات ختم کر دی۔ وہ آگے چلے۔۔۔ "ناؤ کیپٹن۔۔۔ تمہاری یہ فرینڈ۔۔۔ اجیتا۔۔۔ کیسی

ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے پیس فل یا۔۔۔" میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔
"نہایت پر امن سر۔۔۔ آپ دیکھتے ہی سمجھ لیں گے کہ کس قدر بے ضرر عورت ہے۔"
بولے۔ "اوکے میں دس منٹ میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔۔۔ کس نام سے ریفر کروں؟" انہوں نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "کیپٹن پرنسلی سر۔" میں نے جواب دیا۔ کہنے لگے۔
"ٹھیک ہے۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ۔۔۔ اجیتا نے تمہیں خود بتایا یا تم نے چالاکی سے راز اگلوایا؟" میں نے کہا۔ "سر اس نے خود مجھے بتایا۔۔۔ ورنہ میرا تو یہ خیال تھا وہ مجھ سے ملنے کیلئے کلکتہ پہنچی ہے۔" بولے۔ "اوکے بوائے تھینک یو۔۔۔ بتا دو اسے میں ایک دوست کی حیثیت سے آ رہا ہوں۔۔۔ گڈ بائی۔" میں نے ریسیور رکھ دیا اور اجیتا کو کرنل کی آمد کے متعلق بتایا۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ "کرن۔۔۔ سوری وکی۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ایک مرتبہ پھر سوری کہو اور کیپٹن یا وکٹر کہہ کر مخاطب کرو۔" مسکرا کر بولی۔ "او کے کیپٹن۔۔۔ کہنا یہ تھا کہ شاید میں کرنل کو فیس نہ کر سکوں۔ اسلئے ایک دو پیگ وہسکی نہ پی لوں۔۔۔؟" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ فوراً" سمجھ جائے گا۔۔۔ تم پیئے ہوئے ہو۔۔۔ اور میں نے اس کے سامنے تمہارا جو امیج قائم کیا ہے وہ پاش پاش ہو جائے گا۔۔۔ تمہیں سیدھی سادی ایک بے ضرر خاتون نظر آنا چاہیے۔۔۔"
کہنے لگی۔ "یہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن کیپٹن یہ لوگ پینے کو برا تو نہیں سمجھتے۔"
"ہاں اجیتا دیوی۔" میں نے کہا۔ "برا نہیں سمجھتے۔۔۔ میں بھی برا نہیں سمجھتا۔ پینے والا' ہر پینے والے سے محبت کرتا ہے۔۔۔ لیکن یقین کرو نہ پینے والے کی عزت کرتا ہے۔ اس کو پینے والے سے زیادہ قابل اعتماد سمجھتا ہے۔۔۔ اس لئے پلیز۔۔۔ ڈارلنگ یہ راز درون میخانہ ہے۔۔۔" وہ ہنس دی۔
"مائی ڈیئر۔۔۔ کیپٹن۔۔۔ وکٹر۔۔۔ تم خود اپنی تردید کر رہے ہو نہیں کیا؟"
میں نے کپ بورڈ سے بوتل اٹھا کر گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "خود تردید اس کو کہہ سکتی ہو ڈیئریسٹ۔۔۔ وہ صداقت تھی جسے تم نے بیر لول ٹرتھ کہا۔۔۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ نیم صداقت ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "ہے تو' لیکن کیا ایسی صداقت تمہیں زندہ رکھ سکتی ہے؟" میں نے دو گھونٹوں میں گلاس خالی کر کے کپ بورڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔ "ہاں جب صداقت تمہیں موت کی سرحد تک لے جائے تو پھر جھوٹ سے کام لو اور ایک ہزار میل پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔ میری طرح۔۔۔ میں غیر ضروری سچ اور غیر ضروری جھوٹ دونوں سے پرہیز کرتا ہوں۔" ہنس کر بولی۔ "مجھے معلوم ہے کرن۔۔۔ تمہارے خیال سے کہیں زیادہ معلوم ہے۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "کیا میں اتنا بھی نہیں جانتا سنو پرتا۔۔۔ میرے لئے تم محبت اور ایثار کی دیوی ہو۔" اس نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا اور "تھینک یو کرن" کہہ کر خاموش ہو گئی۔

میں نے اٹھ کر اسے سینے سے لگا لیا اور کمر تھپتھپانے لگا۔ آخر کینتھ کو اپنے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر اجیتا کے بالوں سے ہونٹ ہٹا کر آہستہ سے علیحدہ کیا اور صوفے پر بیٹھا دیا۔
ری سپشن کاؤنٹر سے کرنل ہچکنس کی آمد کا ٹیلی فون ملتے ہی میں نے باہر نکل کر لفٹ کے دروازے پر ان کا استقبال کیا اور اپارٹمنٹ میں لے کر آیا۔ کرنل مس کینتھ سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔۔ اس کے ساتھ مصافحہ و معانقہ ہونے کے بعد میں نے اجیتا دیوی سے ان کا تعارف کرایا۔ چند رسمی جملے تبدیل کرنے کے بعد تینوں آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ میں نے بزر دبا کر کینتھ کے ملازم کو بلایا اور کپ بورڈ کی طرف اشارہ کیا۔ سگریٹ کیس اور لائٹر کرنل کے سامنے رکھے۔ انہوں نے سگریٹ نکالا اور میں نے کھڑے کھڑے ان کو لائٹ دی۔۔۔۔ ملازم نے ایک ٹرے میں اسکاچ کی بوتل اور تین گلاس نکل کر میز پر رکھ دیئے۔ میں نے گلاسوں میں انڈیل کر کرنل اور کینتھ کو پیش کرنے کے بعد ایک گلاس اٹھا لیا۔ کرنل نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اجیتا کی طرف دیکھا۔ میں نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "میرا" دو گھونٹ پینے کے بعد کرنل نے میری طرف دیکھ کر آغاز گفتگو کیا۔ "مسٹر ہنس راج کو حراست میں لے لیا گیا کیپٹن۔۔۔۔ کل اس کو کلکتہ روانہ کر دیا جائے گا۔" میں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ اچھا ہوا سر۔۔۔۔ وہ اپنی بیوی کے فرار میں بھرپور تعاون کرتا رہا ہے۔" اثبات میں سرہلاتے ہوئے بولے۔ "بشپ نے ہمیں تمام تفصیلات بھجوا دی ہیں ہم اجیتا دیوی کے تعاون کے شکرگزار ہیں۔۔۔۔ کہ انہوں نے اصول کے لئے تمام رشتوں کو نظرانداز کر کے محب وطن ہونے کا ثبوت دیا۔" اجیتا دیوی نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "کرنل یہ میرے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ تھا اور حقیقت تو یہ ہے کہا اگر مس کینتھ اور کیپٹن ہیرس نہ ہوتے تو میں اس سازش سے نکلنے میں ہرگز کامیاب نہ ہوتی۔" کرنل نے اثبات میں سرہلا کر کہا۔ "یقیناً" آپ کو کسی طریقے سے اتنا آگے دھکیل دیا گیا تھا کہ آپ کسی مدد کے بغیر پیچھے ہٹنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔ شاید آپ کو بلیک میل کیا گیا اجیتا دیوی۔۔۔۔ آپ کی کسی کمزوری سے فائدہ اٹھایا گیا یا نہیں؟"

اجیتا نے اثبات میں سرہلایا۔ "ایک حادثہ جس میں میں تباہ ہو گئی' لٹ گئی۔"

"آپ کا مطلب ہے کار کا حادثہ جس میں آپ کے شوہر جل کر ہلاک ہو گئے؟" کرنل نے پوچھا۔

"وہی کرنل۔۔۔۔ ایک ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد دفعتاً" وہ حادثہ ہنس راج کو قتل نظر آنے لگا لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب ونمالا کیمپ سے فرار ہو چکی تھی۔ اس نے مجھے دھمکیاں دینی شروع کیں اور اس کے پاس شہادتیں موجود ہیں کہ یہ روڈ ایکسی ڈنٹ نہیں سوچا سمجھا قتل تھا اور میں نے کسی کے ذریعے کرایا تھا اور پھر چند روز بعد وہ مجھے

ونمالا کے سلسلے میں تعاون کرنے لئے ہموار کرنے لگا۔" اجیتا نے کہا۔ "شاید آپ اسکینڈل سے ڈر گئیں ورنہ ایک ڈیڑھ سال بعد اس کو ثابت کرنا ناممکن تھا۔ بائی دے وے لاش کو دفن کیا گیا تھا یا جلایا گیا تھا؟" کرنل نے پوچھا۔ "جلایا گیا تھا۔" اجیتا نے آبدیدہ ہو کر جواب دیا۔ اس کی آواز شدت جذبات سے بھرائی ہوئی تھی۔ کرنل نے سگریٹ کا کش لے کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ "ہنس راج ہماری تحویل میں ہے۔ اس نے انٹیروگیشن میں اعتراف کر لیا ہے کہ اس نے ونمالا کو اجیتا دیوی کے ذریعے روپیہ بھجوایا—— لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ اجیتا دیوی مرضی سے کلکتہ جانے کو تیار ہوئیں۔"

میں نے کہا۔ "سر—— نیچرل ہے—— وہ اجیتا دیوی کو بلیک میل کرنے کا اعتراف کیسے کر سکتا ہے۔ ہنس راج کے حادثے کو قتل ظاہر کرنا—— ایک کھوکھلی دھمکی کے سوا کچھ نہ تھا—— وہ ثابت کیسے کر سکتا تھا—— اب اگر ہم کہیں بھی تو وہ صاف انکار کر دے گا۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر بولے۔ "یقیناً—— لیکن کیا ہم اجیتا دیوی سے اس کا سامنا کرائیں؟" میں نے چند لمحے غور کر کے جواب دیا۔ "سر آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں—— میرے خیال میں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں—— ایکسکیوزمی سر—— آپ اسے کرنل بشپ کی طرف میرا ڈکٹیٹ کرنا تو نہیں سمجھے نا؟" کرنل نے قہقہہ لگایا—— "وہاٹ اے سلی کو سچن وکی؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر—— کرنل بشپ کا یہی طریقہ رہا ہے۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "میں بشپ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں—— یقین کرو وہ مجھ سے بہتر انسان ہے۔ میں کسی کے جذبات کا احترام نہیں کرتا اور وہ ہر شخص کے جذبات کو ملحوظ رکھتا ہے۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "سر یہ اعتراف ہی آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔" ہنس کر بولے۔ "ڈونٹ فلیٹری کیپٹن۔" میں اجیتا دیوی کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ انہوں نے بوتل اٹھا کر اپنے گلاس میں انڈیلی اور پینے لگے۔ کنتھ نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ کرنل نے دو تین گھونٹ لے کر گلاس میز پر رکھا اور پھر اجیتا کی طرف مخاطب ہو گئے لیکن اب باتیں ذاتی نوعیت کی تھیں۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا اس کیس میں ملوث ہونے کے بعد وہ اجیتا کے لئے خاندان والوں کی طرف سے پیدا ہونے والی مشکلات سے پریشان تھے۔

انہوں نے پھر گلاس اٹھایا اور گھونٹ لے کر بولے۔ "کیپٹن میں سمجھتا ہوں ہمیں اجیتا دیوی سے ہنس راج کی ایک ملاقات ضرور کرانی چاہئے تاکہ یہ ایکس پلین کر سکیں کہ ونمالا کی دوبارہ گرفتاری میں ان کا کوئی اشارہ نہیں تھا۔ مجھے یقین ہے اس طرح ان کی پوزیشن صاف ہو جائے گی۔" میں نے کہا۔ "ایز یو پلیز سر۔" انہوں نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھا اور اٹھتے ہوئے بولے۔ "یہ ٹھیک ہے وکٹر شاید تم مسٹر ولسن سے ملنے جاؤ

گے۔۔۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "یقیناً سر۔" بولے "آؤ پھر میں تمہیں گورنمنٹ ہاؤس ڈراپ کرتا ہوا چلا جاؤں گا اور آپ اجیتا دیوی چار بجے کی چائے میرے بنگلے پر پئیں گی۔۔۔ پلیز۔۔۔" اجیتا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ "شکریہ کرنل۔۔۔ ضرور حاضر ہوں گی۔" وہ کہنے لگے۔ "سواری؟" کینتھ نے کہا کرنل گاڑی ہے۔۔۔ میں گورنمنٹ ہاؤس سے لے آؤں گی۔" کنپٹی کھجاتے ہوئے بولے۔ "اوہ! تو پھر کیپٹن کو یہیں رہنے دو۔۔۔ تم چلو۔۔۔ گاڑی لے کر آ جانا۔۔۔" کینتھ "بہتر ہے کرنل۔" کہہ کر خاموش ہو گئی۔ میں انہیں لفٹ تک پہنچانے کو ساتھ ہو لیا۔ لفٹ اوپر آتے آتے میں نے کینتھ سے اپنے لئے ایکسی لنسیز سے ملاقات کا وقت لے کر آنے کو کہا اور سی آف کر کے اپارٹمنٹ کو لوٹا تو اجیتا صوفے سے پشت لگائے وہسکی کے گھونٹ لے رہی تھی۔

مجھے دیکھ کر گلاس والا ہاتھ دوسری طرف کر کے مسکرا دی۔ میں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "یو ڈارلنگ اگر ڈر رہی ہو۔"

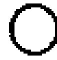
گلاس والا ہاتھ منہ کے قریب لاتی ہوئی بولی۔ "ہاں کرن مجھے اس بے ہنگم کرنل سے ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔ کہیں یہ چائے بھی ٹریپ تو نہیں؟" میں نے اسکے ہاتھ سے گلاس لے کر اس کے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "یو اجیتا۔۔۔ لیکن اس یقین کے ساتھ کہ کرنل تمہارے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ تمہارا کرن ہرایکسی لنسی کا منہ بولا بیٹا ہے۔۔۔ اور بمبئی ہمارا اپنا شہر ہے۔۔۔ کلکتہ نہیں تھا۔" اس نے گلاس ہاتھ میں لے کر منہ چوم لیا۔

ڈیڑھ بجے کے قریب کینتھ کار لے کر واپس آئی تو ہم کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کھانے کے متعلق پوچھا تو اجیتا کے برابر میں جگہ لیتی ہوئی بولی۔ "نہیں مسٹر ولسن سے اپائنٹ منٹ لینے میں ہی ایک گھنٹہ لگ گیا۔ تمہیں ساڑھے پانچ بجے ان کے بنگلے پہنچنا ہے اجیتا دیوی یہیں رہیں گی۔۔۔ میں ان کے ساتھ ٹھہروں گی۔۔۔ گاڑی میں ایک گیلن سے زیادہ پٹرول نہیں ہے۔۔۔ بس یہی چند اطلاعات تھیں کیپٹن۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تھینک یو۔۔۔ اب کھانا شروع کر دو۔"

ساڑھے تین بجے جب کہ سیریمونیل یونیفارم پہن کر تیار ہو چکا تھا اور اجیتا کلوک روم میں تھی۔ کرنل ہچنس کے پی اے نے ٹیلی فون کر کے کرنل کی طرف سے یاد دہانی کی۔۔۔ چند منٹ بعد اجیتا لباس تبدیل کر کے باہر نکلی اور میں اس کو لے کر ہیڈ کوارٹرز کی طرف روانہ ہو گیا۔

ہم کرنل کے بنگلے پر پہنچے تو وہ جیفری میں ٹہل رہے تھے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ہمیں کار سے باہر نکلتے دیکھ کر برآمدے میں آئے اور مسکرا کر اجیتا کا استقبال کیا۔ میں نے برآمدے میں رک کر ان کے اردلی کو گاڑی میں پٹرول ڈلوانے کو کہا۔ کرنل اجیتا کو ساتھ

لے کر کمرے میں چلے گئے۔ اردلی نے کرنل کے ڈرائیور کو بلا کر تمام بات سمجھائی اور میں اس کو گاڑی کی چابی دے کر کمرے میں پہنچا تو کرنل اور اجیتا آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ ان کے سامنے ٹیبل پر چائے کی ٹرے رکھی ہوئی تھی۔ جس پر چائے کے سوا بہت کچھ سامان تھا۔ مجھے بیٹھنے کو کہہ کر کرنل نے گھنٹی بجائی۔ میں تھینک یو سر کہتا ہوا ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ خانساماں نے بغلی دروازے سے داخل ہو کر چائے والی ٹرے میز پر رکھ دی اور پیالیوں میں چائے انڈیلنے لگا۔ ناشتے اور چائے کے دوران کرنل اجیتا دیوی سے ہنس ہنس کر مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔ ساڑھا چار بجے کے قریب وہ ایکس کیوزمی اجیتا دیوی کہہ کر اٹھے اور جیفری کی طرف چل دیئے۔ ان کے جانے کے بعد میں صوفے کی پشت گاہ سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا اور اجیتا سے باتیں کرنے لگا۔ چند منٹ بعد اردلی نے اندر آ کر چابی دیتے ہوئے کہا۔ "صاحب بہادر۔۔۔۔ کوارٹر ماسٹر نے صرف ایک گیلن پٹرول دیا ہے اور کلرک رجسٹر لئے ہوئے کھڑا ہے آپ اس پر دستخط کر دیں۔" میں نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "میں وہ اندر آ کر دستخط نہیں کرا سکتا۔" میں نے جیب سے فاؤنٹین نکالا اور اردلی کے ساتھ چل دیا۔ ابھی ہم دروازے سے پانچ چھ قدم کے فاصلے پر تھے کہ ایک لیفٹننٹ ہنس راج کے پہلو بہ پہلو چلتا ہوا کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا۔ اس غیر متوقع تصادم سے میں سناٹے میں آگیا۔





مجھے دیکھتے ہی لیفٹننٹ نے اٹینشن ہو کر سلیوٹ کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے "کم ان" کہہ کر ہنس راج کے چہرے پر نظر ڈالی۔ وہ حیرت زدہ ہو کر اجیتا کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اجازت ملتے ہی لیفٹننٹ اس کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ میں نے اجیتا کو "ہیلو ہنس راج" کہہ کر اٹھتے دیکھا اور اردلی کے ساتھ باہر نکل گیا۔ برآمدے میں پہنچتے ہی حوالدار کلرک نے سلیوٹ کر کے رجسٹر میرے سامنے کر دیا۔ میں نے مشینی انداز میں آخری اندراج پر دستخط کر کے رجسٹر اس کو لوٹا دیا اور وہ سلیوٹ کر کے چل دیا۔ میں اس واقعے پر غور کرتا ہوا اپنی گاڑی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ مجھے حیرت تھی کہ یہ سب کس طرح ہوا۔ کرنل بچکنس نے اجیتا سے ہنس راج کی ملاقات کرانے کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ ملاقات وہ اپنے بنگلے پر میری موجودگی میں کرانا چاہتے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ ہنس راج کو کسی نا معلوم مقام پر نظر بند کر کے رکھا گیا ہو گیا اور وہ اجیتا کو چائے پلانے کے بعد وہاں لے جائیں گے۔ اگر مجھے ساتھ چلنے کو کہا گیا تو معذوری ظاہر کر کے پیچھا چھڑا لوں گا ــــــ لیکن ایسا نہ ہوا ــــــ ہنس راج کا اچانک یہاں پہنچنا اور اس سے چند منٹ پہلے کرنل کا "ایکسکیوزمی" کہہ کر کھسک جانا میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا ــــــ بہرکیف جہاں تک میرا خیال تھا ہنس راج نے مجھے دیکھا نہ تھا دروازے پر آتے ہی اس کی نظر اجیتا پر پڑ گئی تھی اور شائد وہ خلاف توقع اس کو اچانک یہاں دیکھ کر اس قدر گھبرا گیا تھا کہ کسی اور طرف دیکھنے کا ہوش ہی نہ رہا تھا اور پھر مجھے تو بغور دیکھنے پر بھی پہچان جانا اس کے لئے ممکن نہ تھا یونیفارم میں ہونے کے علاوہ ویسے بھی میں اس کے تصور سے باہر کی چیز تھا۔ کم از کم ان حالات میں جب کہ وہ اپنے مسائل میں اس بری طرح گھرا ہوا تھا۔ یہاں تک پہنچ کر میں نے لاپرواہی سے کندھوں کو جھٹکا دیا اور سگریٹ سلگا کر گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل گھمایا۔ اسی وقت جیفری میں سے کرنل کی آواز آئی ــــــ "ہے ای وکٹر۔" میں نے پلٹ کر دیکھا۔ کرنل تولئے سے ہاتھ پونچھ رہے تھے۔ میں "یس سر" کہہ کر ان کے قریب پہنچا۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "میں نے باتھ روم جانے سے پہلے فون کیا تھا کہ ہنس راج کو بھیج دیا جائے ــــــ وہ ــــــ" میں نے بات کاٹ کر کہا۔ "وہ آ گئے سر ــــــ آپ کے ڈرائنگ روم میں اجیتا دیوی کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں ــــــ ایک لیفٹننٹ ان کے ساتھ ہے۔" بولے۔ "اوہ ــــــ تو پھر آؤ

نا؟؟" میں نے کہا۔ "سر میں ان سے نہیں مل سکتا۔" ٹھوڑی کھجاتے ہوئے بولے۔ "اوہ۔۔۔۔ وکی سچ کہتا کیا مجھ سے یہ حماقت نہیں ہوئی کہ تم سے پوچھے بغیر۔۔۔۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "ڈزنٹ میٹر ہچ سر۔۔۔ وہ مجھے دیکھ نہیں پائے۔۔۔۔" انہوں نے تولیہ دور کھڑے ہوئے اردلی کی طرف پھینکا اور بولے۔ "اوکے بوائے تم آفیسرز میس میں بیٹھو میں چند منٹ میں اس کو رخصت کر کے تمہیں رنگ کروں گا۔ میں نے کوئی جواب دینے کے بجائے رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "کوئی اپائنٹ منٹ ہے کیا؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولسن۔۔۔۔ ایٹ ہاف پاسٹ فائیو۔" کندھے اچکا کر بولے۔ "اوہ پانچ بجنے والے ہیں۔ اچھا تم روانہ ہو جاؤ۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اجیتا دیوی کو میں خود ہوٹل چھوڑ آؤں گا۔" میں نے بہتر ہے کہہ کر سلیوٹ کیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر سوار ہو گیا۔ وہ اندر چلے گئے۔

گیٹ پر حفاظتی انتظامات پہلے سے کہیں زیادہ سخت ہو چکے تھے۔ گارڈ نے سلامی دے کر گارڈ روم کے سامنے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے گیٹ سے چند قدم آگے جا کر انجن بند کر دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے گارڈ انچارج نے سیلوٹ کر کے کہا۔ "سر مسٹر ولسن آپ کو ساڑھے پانچ بجے ریسیو کریں گے۔ ابھی پندرہ منٹ آپ گارڈ روم میں انتظار کیجئے۔" میں "اوکے" کہہ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اندر داخل ہوتے ہی میری نظر دیوار پر آویزاں بورڈ پر پڑی۔ جلی حروف میں لکھا تھا "آفیسرز اندر داخل ہونے سے پہلے اپنے ہتھیار گارڈ کے حوالے کر دیں۔ بحکم مسٹر جیمس ولسن سکریٹری۔" میں نے نوٹس پڑھتے ہی کاندھے سے ہولسٹر اتار کر انچارج کے حوالے کر دیا۔ اس نے تھینک یو سر کہہ کر ہولسٹر لے لیا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور کرسی پر بیٹھ کر کش لگانے لگا۔ چند منٹ گزرے ہوں گے کہ وہ پھر آیا اور کہنے لگا۔ "سر اب آپ مسٹر ولسن کے بنگلے جا سکتے ہیں۔ واپس جاتے وقت اپنا پستول لے لیجئے۔" میں کرسی سے اٹھ کر باہر نکلا اور گاڑی میں سوار ہو کر بنگلے کی طرف چل دیا۔ دوسرے گیٹ پر گارڈ نے اٹینشن ہو کر سلامی دینے کے سوا کوئی مزاحمت نہ کی اور میں سر کے اشارے سے جواب دیتا ہوا تیزی سے بائیں جانب گھوم گیا۔

پورٹیکو میں انجن بند کر کے گاڑی سے باہر نکلا اور سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچا تو ساڑھے پانچ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور دروازے کے قریب کھڑا ہو کر کش لینے لگا۔ دو تین منٹ بعد رسیپشن روم کی دیواری گھڑی میں گھنٹے کی آواز کے ساتھ کال بیل بٹن پر انگلی رکھ کر دبائی۔ آخری گھنٹے کی اسٹرائیک کے ساتھ دروازہ کھلا اور مسٹر ولسن کی میڈ نے جھانک کر باہر دیکھا۔ "گڈ ایوننگ کیپٹن" کہہ کر پورا دروازہ کھول دیا اور ایک طرف کھڑی ہو گئی میں گڈ ایوننگ میم کہتا ہوا اندر داخل ہوا وہ میرے

ساتھ ری سپشن روم سے گزرتی ہوئی ڈرائنگ روم کے دروازے پر پہنچی اور پردہ اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔ میں کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے ہی صوفوں پر مسٹر ولسن' مس کینتھ اور سیکنڈ سکرٹیری بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سیلوٹ کیا۔ سیکنڈ سکرٹیری نے ہیلو کیپٹن کہہ کر مصافحہ کیا۔ میں نے آگے بیٹھ کر ہیلو مس کینتھ کہا۔ مسٹر ولسن نے ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کرتے ہوئے سامنے والے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ میں تھینک یو سر کہہ کر بیٹھ گیا۔ مزاج پرسی کے بعد مسکرا کر بولے۔ "وکٹر ہمیں تمہاری کارکردگی کی اطلاع مل گئی۔ ہچکنس تمہاری سروسز کا معترف ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تم فرائض کی ادائیگی میں جذبات کو حائل نہیں ہونے دیتے۔" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "سر مجھے معلوم ہے۔ فرض اور جذباتی لگاؤ دو مختلف چیزیں ہیں اور انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہی رہنا چاہئے۔۔۔۔ افسوس یہ ہے کہ وہ۔۔۔۔ آئی مین۔۔۔۔ وِنمالا ایکبار پھر ہماری انگلیوں میں سے پھسل کر نکل گئی۔" مسکرا کر بولے۔ "خیر وہ انگلیاں تمہاری نہ تھیں۔" سیکنڈ سکرٹیری نے کہا۔ "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مسٹر ولسن میں سمجھتا ہوں کیپٹن وکٹر کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے وقار کا خیال ہے اور یہ احساس ہی انہیں فرض کو تمام رشتوں پر ترجیح دینے پر اکساتا ہے۔" مسٹر ولسن نے مسکرا کر کینتھ کی طرف دیکھا اور بزر پر انگلی رکھ کر دباتے ہوئے بولے۔ "کرنل بشپ کا بھی یہی خیال ہے لیکن ایک خیال اور بھی ہے کہ ایسی کوئی کامیابی نہیں جس میں وکٹر نے اپنی شرائط نہ منوائی ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "سر یہ زمانہ قبل مسیح کی بات ہے۔ اب وہ میرے متعلق اپنا خیال تبدیل کر چکے ہیں۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "نہیں اب وہ محتاط ہو گئے ہیں اور میرا خیال ہے انہوں نے یہ اچھا ہی کیا۔۔۔۔ کبھی غلطی نہ کرنے والا آدمی خطرناک ہوتا ہے۔۔۔۔ لیکن قدم قدم پر غلطی کر کے گرفت میں نہ آنے والا مجسم خطرہ ہوتا ہے۔ کیا نہیں مس کینتھ؟" کینتھ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔ "آپ صحیح کہہ رہے ہیں مسٹر ولسن۔" میں نے کہا۔ "میں نے خود کو خطرے میں محسوس کر کے آپ کے دامن میں پناہ ڈھونڈتا ہوں مسٹر ولسن میں کسی کے لئے کیا خطرہ ہو سکتا ہوں۔" مسٹر ولسن میڈ کو ڈرنکس کی ٹرے لے کر آتے دیکھ کر بولتے بولتے رک گئے۔ میڈ نے ٹرے ان کے سامنے رکھ دی اور سر جھکا کر واپس ہو گئی۔ انہوں نے گلاس اٹھا کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ "پیو وکی تم واقعی بہت امن پسند ہو۔۔۔۔ کچھ دنوں سے۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر گلاس اٹھا لیا۔ میرے ساتھ ہی کینتھ اور سکرٹیری نے بھی اپنے گلاس اٹھا لئے اور آخری فتح کے نام پر پینے لگے۔

چند گھونٹوں میں گلاس خالی ہو ہو کر میز پر پہنچنے لگے۔ کینتھ نے سگریٹ کیس کھول کر پیش کرنا شروع کئے۔ میں نے سگریٹ لیتے ہوئے مسٹر ولسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر کنور ہنس راج کے متعلق آپ نے کیا طے کیا؟" کہنے لگے۔ "ہچکنس کی طرف سے

ابھی فائنل رپورٹ نہیں آئی۔ مہاراجہ پاراگڑھ کو اطلاع دے دی گئی ہے اور اگر وہ اس کی ضمانت دینے کو تیار ہو گئے تو ممکن ہے اس کو پاراگڑھ بھیج دیا جائے۔۔۔۔" میں نے لائٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اگر ایسا ہوا تو اجیتا دیوی کے لئے پاراگڑھ رہنا خطرناک ہو جائے گا۔" مسکرا کر بولے۔ "یہ ہزہائی نس پاراگڑھ کی ذمہ داری ہو گی۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "سر اگر آپ کرنل ہچکنس کی طرح میری ناقص رائے کو ڈکٹیٹ کرنا نہ سمجھیں تو میں عرض کروں گا کہ اجیتا دیوی کی حفاظت مہاراجہ پاراگڑھ کی نہیں ہماری ذمہ داری ہے انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرنے میں اپنے تمام خاندان کی مخالفت کا خطرہ مول لیا ہے۔ ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو کبھی نظرانداز نہیں کرتے۔" مسٹر ولسن نے سیکنڈ سکرٹیری کی طرف دیکھا اور کہنے لگے "یہ ٹھیک ہے لیکن دونوں میں سے کس کو جاگیر سے محروم کیا جا سکتا ہے؟" میں نے تیزی سے جواب دیا۔ "ہنس راج کو۔۔۔۔ وہ مجرم ثابت ہو چکا ہے۔۔۔۔ لیکن سوال جاگیر ضبط کرنے کا نہیں صرف اس کو پاراگڑھ سے دور رکھنے کا ہے تاکہ وہ اجیتا کو پریشان نہ کر سکے وہ ایک لاوارث بیوہ ہے اور اپنی حفاظت نہیں کر سکتی خاندان میں بہت سے ایسے کزن موجود ہیں جو اس کی جاگیر پر دانت رکھتے ہیں اور ہنس راج کے ساتھ مل کر یا اس کی دشمنی کی آڑ لے کر اجیتا کو صاف کر دینے میں ذرا پس و پیش نہ کریں گے۔"

سیکنڈ سکرٹیری نے کہا۔ "دیٹس رائٹ۔" مسٹر ولسن بولے۔ "اچھا میں کل ہچکنس سے بات کر کے جواب دوں گا۔" میں نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کے حکم کا انتظار کروں گا اور اب۔۔۔۔ ایک اور درخواست۔۔۔۔ ایکسی لنسیز سے ملاقات۔۔۔۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "مس کینتھ ان کے پاس ہو آئی ہیں۔۔۔۔ ہر ایکسی لنسی نے خود ہی کل گیارہ بجے کا وقت دیا ہے۔" میں نے بہتر ہے کہہ کر کینتھ کی طرف دیکھا کہنے لگے۔۔۔۔ "اور اب تم جانے کی اجازت چاہو گے؟" میں نے غور سے ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "نو سر۔۔۔۔ ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔ جانے کی اجازت مسز ولسن دیں گی۔۔۔۔ کہاں ہیں وہ؟" بولے۔ "ہر ایکسی لنسی کے ساتھ ہیں۔" میں نے جھینپ کر کہا۔ "مجھے افسوس ہے انہیں سلام نہ کر سکا۔ خیر کل ساڑھے دس بجے سے پہلے ان ہی کے پاس حاضر ہوں گا۔ تم چل رہی ہو مس کینتھ؟" بولی۔ "مجھے ابھی کچھ دیر ٹھہرنا پڑے گا کیپٹن۔۔۔۔ ڈنر ٹائم پر بہرکیف پہنچ جاؤں گی۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ایز یو پلیز۔۔۔۔ میرے ساتھ چلتیں تو سواری کا پرابلم حل ہو جاتا۔" سیکنڈ سکرٹیری نے کہا۔ "ہم انتظار کریں گے۔" میں نے اوکے کہہ کر مصافحہ کیا اور رخصت ہو کر کلب کی طرف چل دیا۔

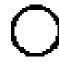
اٹینڈنٹ نے سلام کر کے گیسٹ روم کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے اندر داخل ہوتے

ہوئے کوارٹر اسکاچ اور کافی کا آرڈر دیا اور ٹیلیفون اٹھا کر کرنل چکنس کا نمبر ڈائل کیا۔ چھوتھی پانچویں گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی۔ "چکنس۔" میں نے سلام کر کے اپنا نام بتایا تو کہنے لگے۔ "وکی ابھی چند منٹ پہلے میں نے اجیتا دیوی کو ہوٹل روانہ کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے بوائے میری غلطی سے تمہیں تکلیف پہنچی۔ خیر اجیتا دیوی کہہ رہی تھیں ہنس راج ان کو دیکھ کر اتنا گھبرا گیا تھا کہ تمہاری طرف نظر بھی نہ اٹھا سکا۔" میں نے کہا۔ "دیٹس آل رائٹ سر۔۔۔۔ اب آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ میرا مطلب ہے نظربندی کے لئے بمبئی ہی رکھنا پسند کریں تو بہتر ہو گا۔۔۔۔ یہاں آپ آسانی سے ان کی نقل و حرکت پر کنٹرول رکھ سکتے ہیں۔" وہ ہنس کر بولے۔ "تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے کہا۔ "سر میں سمجھتا ہوں اگر پاراگڑھ بھیج دیا گیا تو اجیتا دیوی کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔" وہ بولے۔ "میرا بھی یہی خیال ہے۔ میں ان کے پاس کمرے میں پہنچا تو وہ دونوں تیز لہجے میں باتیں کر رہے تھے مجھے دیکھ کر خاموش ہو گئے اور پھر آپس میں بہت کم باتیں کیں ہنس راج اجیتا کو دوست نہیں سمجھتا۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔۔۔۔"

"آپ کا خیال بالکل صحیح ہے سر یہ دونوں ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔" میں نے کہا۔

"نہیں رہیں گے۔۔۔۔ لیکن کہیں تم ان ڈائریکٹ یہ تو کہنا نہیں چاہتے کہ ہنس راج کو پاراگڑھ بھیج دیا جائے اور اجیتا دیوی کو یہاں سے روک لیا جائے۔" انہوں نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں سر میں آپ سے چالیں نہیں چل سکتا۔۔۔۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میں اجیتا دیوی کی حفاظت کو اپنے محکمے کے علاوہ بھی اپنی ذمہ داری تصور کرتا ہوں۔" میں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ "اوکے ایسا ہی ہو گا وکٹر مجھے خوشی ہے تم نے مجھ سے فرینک ہو کر بات کی۔۔۔ بہرکیف چیف سے رپورٹ کرتے وقت میں ملحوظ رکھوں گا کہ تمہاری درخواست کے مطابق انتظام کیا جائے اور کچھ؟"



پہاڑی کے پیچ و خم سے گزر کے ہموار سڑک تک پہنچتے پہنچتے مجھے محسوس ہونے لگا کہ گاڑی میرے کنٹرول میں نہیں آ رہی۔ پوری سڑک پر لہریئے لیتی ہوئی ہر موڑ پر پروٹیکشن وال سے رگڑ کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔ پہلے ہی چوراہے پر ٹریفک کانسٹیبل نے گاڑی کی مستانہ روی دیکھ کر وسل بجا کر رکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے موقع غنیمت جان کر کلچ دبایا اور کانسٹیبل کے قریب پہنچ کر گاڑی روک دی۔ اس نے غور سے میری طرف دیکھا اور سیلوٹ کر کے کھڑا ہو گیا۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر شیشہ نیچے گرایا۔ وہ گھبرا کر بمشکل کہہ سکا۔ "لاشنگ ٹائم سر۔" میں نے اس کو قریب بلا کر کہا۔ "جوان ہم گاڑی کنٹرول نہیں کر سکتا۔۔۔۔ کوئی ڈرائیور بلاؤ۔" اس نے پھر سیلوٹ کیا اور ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف چل دیا۔

میں نے انجن بند کر کے جیب سے سگریٹ نکالا اور سلگا کر پینے لگا۔ ہر کش کے ساتھ میرا سر بوجھل ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے اس صورت حال پر تعجب ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ آج میں کچھ زیادہ ہی پی گیا تھا—— لیکن نہ اتنی زیادہ کہ مجھ پر غنودگی کی سی کیفیت طاری ہونے لگے۔ میں نے گھبرا کر سگریٹ باہر پھینک دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکلا اسی وقت پولیس مین ایک خاکی وردی میں ملبوس ٹیکسی ڈرائیور کو ساتھ لئے ہوئے آ پہنچا۔ ڈرائیور نے آگے بڑھ کر سلیوٹ نما سلام کیا۔ میں نے دروازے کا سہارا لے کر خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "ڈرائیور ہم کو گرین تک ڈرائیو کرو——" اس نے "بہتر ہے" کہہ کر مجھے پچھلی سیٹ پر بٹھایا اور وہیل پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔ میں نے پولیس مین کا شکریہ ادا کیا۔ گاڑی چوراہے سے ٹرن لے کر چرنی روڈ پر آتے ہی فراٹے بھرنے لگی۔ میں نے پشت گاہ سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

ہوٹل گرین کے سامنے گاڑی رکتے ہی میری آنکھیں کھل گئیں۔ ڈرائیور نے انجن بند کرتے ہوئے گردن گھما کر میری طرف دیکھا اور باہر نکل کر پچھلا دروازہ کھولا۔ میں نے مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ڈرائیور نے میرا بازو تھام کر باہر نکالا۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میں نے خود کو کسی قدر بہتر محسوس کیا۔ "آئم آل رائٹ ناؤ۔" میں نے مسکرا کر اس سے بازو چھڑاتے ہوئے کہا اور جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر اسے دیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ ڈرائیور نے سلام کرتے ہوئے کہا۔ "صاحب بہادر ہمارا فرض تھا۔ آپ کا شکریہ ہمارے لئے بہت بڑا انعام ہے جناب۔" میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "صرف اتنی تکلیف اور کرنا ہے کہ گاڑی کو پارکنگ لاٹ میں پہنچا کر ڈور لاک کرو اور چابیاں دے جاؤ۔" ڈرائیور "بہتر ہے" کہتا ہوا سر جھکا کر دروازے کی طرف چل دیا۔ میں نے اندر آ کر کاؤنٹر کی طرف قدم بڑھائے ریسپ شنسٹ کو اشارے سے بلایا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ریسپ شنسٹ مسکرا کر آ گئی اور فلیپ بند کر کے کرسی پر بیٹھ گئی۔ میں نے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کچھ لوگ غریب ہوتے ہوئے بھی بڑے خوددار ہوتے ہیں۔" سگریٹ نکالتی ہوئی بولی۔ "یس کیپٹن ہوتے ہیں اور اس کو قائم رکھنے میں اور بھی غریب ہو جاتے ہیں—— آج تمہاری طبیعت کچھ خراب ہے کیا؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "تھی—— اب نہیں رہی—— تمہیں دیکھ کر——" مسکرا کر کہنے لگی۔ "اوہ—— تھینک یو کیپٹن اگر یہ سچ ہے تو میں بھی انعام کی مستحق ہوں—— نہیں کیا؟"

میں نے کہا۔ "یقیناً ہی—— بہت دنوں سے—— میں خود کو تمہارا قرض دار سمجھتا ہوں۔" بولی۔ "او کے—— سمجھتے رہو کیپٹن—— سگریٹ نہیں پی رہے کیوں؟" "کافی پینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ۔" میں نے جواب دیا۔ ریسیور اٹھاتی ہوئی بولی۔

"اوکے کیپٹن ــــ لیکن پے منٹ میں کروں گی۔" اسی وقت ڈرائیور نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کار کی چابی میرے سامنے رکھ دی اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔ میں نے چابی اٹھا کر جیب میں رکھ لی۔ جیز مین نے روم سروس کا نمبر ڈائل کر کے کافی بھیجنے کا آرڈر دیا اور ریسیور رکھ کر میری طرف دیکھا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "جیز مین' میں پہلے ہی تمہارا مقروض ہونے کا اعتراف کر چکا ہوں اب اتنا زیر بار بھی نہ کرو کہ بلوں کی ادائیگی بھی تم کرنے لگو۔" کہنے لگی۔ "اطمینان رکھو کیپٹن میں ڈیبٹ نوٹ نہیں بھیجوں گی۔ مجھے معلوم ہے تم بہت لوگوں کے مقروض ہو۔" ویٹر کی آمد نے مجھے جواب دینے کی زحمت سے بچا لیا۔ اس نے ویٹر سے ٹرے لے کر ٹیبل پر رکھ دی اور کرسی پر بیٹھ کر کافی انڈیلنے لگی۔ میں نے سگریٹ کیس نکال کر ٹیبل پر رکھ دیا۔ پیالی میری طرف سرکاتی ہوئی مسکرا کر کہنے لگی۔ "کیا میرا خیال غلط ہے؟" میں نے سگریٹ کیس کھول کر سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "ہاں ڈارلنگ غلط ہے ــــ میں مقروض کسی کا نہیں ہوں۔" اس نے سگریٹ ہونٹوں میں دباتے ہوئے میری طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا۔ میں نے اس کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا اور کپ اٹھا کر کافی پینے لگا ہنستے ہنستے بولی۔ "بھول جانے کی عادت تو نہیں؟" میں نے نفی میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "تم ریمائنڈ کرا سکتی ہو ــــ" وہ مسکرا کر کافی پینے لگی۔

کافی پینے کے بعد میں نے خود کو بہتر محسوس کیا۔ کرسی سے اٹھ کر کاؤنٹر سے باہر نکلا۔ کاریڈور میں چل پھر کے دیکھا۔ ٹانگوں میں کوئی لرزش نہ تھی۔ میری خود اعتمادی بحال ہونے لگی۔ جیزمین میری نقل و حرکت کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں نے جھینپ کر کہا "تھینک یو ڈارلنگ تم نے واقعی مجھے ٹھیک کر دیا۔ اب میں چل سکتا ہوں۔" مسکرا کر کہنے لگی۔ "جادو نہیں کیا کیپٹن ــــ تمہارا علاج ہی ہاٹ ڈرنک تھا اس وقت ــــ کتنی اسکاچ پی تھی تم نے؟"

میں نے چلتے چلتے رک کر اس کی طرف دیکھا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا ڈیئر۔" میں نے کاؤنٹر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اسکاچ سے مجھے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر حد سے نہ گزر جاؤں۔ آج تو میں نے چار پیگ سے کچھ ہی زیادہ پی ہو گی۔" اس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "آج کل وہسکی کیاب ہے اس لئے اکثر اس میں کنٹری لکر کی ملاوٹ کی جا رہی ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "نان سینس ــــ گورنمنٹ ہاؤس کی سپلائی میں ملاوٹ کر کے کنٹریکٹرز کو جیل جانا ہے ــــ تم شاید گرین کی بات کر رہی ہو ڈیئر۔"

"میں تمام بمبئی کی بات کر رہی ہوں کیپٹن۔" اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں دباتے ہوئے کہا ــــ "اور صرف تم سے کہہ رہی ہوں ــــ اپنی ذات تک محدود رکھنا اور آئندہ پیتے وقت ملحوظ رکھنا کہ ہر انگلش برینڈ میں تھرٹی پرسینٹ کنٹری شامل ہے ــــ ویسے اگر پیتے رہو تو چند روز میں عادی ہو جاؤ گے۔ ویسے بھی کوئی زہر تو نہیں۔" میں نے ہنس

کر کہا۔ "شکریہ جیزمین ــــ آئندہ خیال رکھوں گا ــــ اچھا اب پیغام؟"

وہ مسکرا کر بولی۔ "یہی کہ اندر آ کر بیٹھ جاؤ ــــ میڈم کے کمرے میں ان کا کوئی رشتہ دار ملاقات کے لئے آیا ہوا ہے ــــ اس کی واپسی تک انہوں نے آپکو یہیں ٹھہرنے کا کہا ہے۔" میں تھینک یو کہہ کر خاموش ہو گیا اور اجیتا کے "رشتہ دار" کے متعلق سوچنے لگا۔ یقیناً یہ پاراگڑھ سے آنے والا ہی ہو سکتا تھا۔ جیزمین نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔

"اندر آ جاؤ کیپٹن راہداری میں کھڑا رہنے سے تو میڈم کے اطلاع دینے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ــــ" میں اوکے کہہ کر پھر کاؤنٹر کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔ جیزمین نے سگریٹ کا پیکٹ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "شاید تم میڈم کے مہمان کے متعلق سوچ رہے ہو کیپٹن۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا ــــ کہنے لگی۔ "سنو وہ تیس بتیس سال کا جوان آدمی ہے گول چہرہ' گندمی رنگ' چھوٹی چھوٹی مونچھیں' شیروانی' جودھ پوری بچر اور صافہ پہنے ہوئے ہے۔ انگریزی روانی سے بولتا ہے نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہیں ــــ کچھ پال اوہ اجے پال کہا تھا اس نے یاد آیا کچھ کون ہے وہ؟" میں نے کہا۔ "نو جیزمن میں اسے بالکل نہیں جانتا ــــ شاید وہ مجھے جانتا ہو۔"

مسکرا کر بولی۔ "پرنس کی حیثیت سے؟" میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کو مسکراتے دیکھ کر کہا۔ "نان سینس' میں اس ریاست کی ریزیڈنسی میں سیکنڈ لیفٹنٹ تھا۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "مجھے یقین ہے کیپٹن تم سچ کہہ رہے ہو' اچھا پھر یہ آنکھ مچولی کیوں ــــ اوہ ــــ آئم سوری ــــ پلیز فارگیٹ اٹ!" میں نے مسکرا کر کہا۔ "نیور مائنڈ ــــ تم دوست کی حیثیت سے بات کر رہی ہو جیزمن ــــ لیکن ابھی اتنی دوست بھی نہیں ہو کہ اتنے ٹیڑھے سوالات کر سکو اور میں ان کے سیدھے جوابات دے سکوں۔"

وہ مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ کاریڈور میں کسی کے پیروں کی آہٹ سن کر میں نے اس طرف نظر دوڑائی اور کینتھ کو آتے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کینتھ مجھے دیکھ کر چلتے چلتے رک گئی۔ میں نے کاؤنٹر سے باہر نکل کر کہا۔ "میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا مس کینتھ چلو پہلے لاؤنج میں چل کر کھانا کھائیں۔" کینتھ نے مسکرا کر میرے چہرے پر نظر ڈالی اور پلٹ کر چلتی ہوئی بولی۔ "آؤ۔" میں اس کے ساتھ چلنے لگا۔ دروازے پر پہنچتے ہی رک کر کہنے لگی۔ کاؤنٹر پر کس تقریب میں رک گئے تھے؟" میں نے اس کو وجہ بتائی مسکرا کر بولی۔ "ہو سکتا ہے کل تک مہاراجہ پاراگڑھ بھی پہنچ جائیں۔"

میں نے اس کا ہاتھ تھام کر گاڑی کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "میں کل واپس جا رہا ہوں۔" وہ بولی۔ "کہاں؟ کلکتہ؟" میں نے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ جھک کر اندر داخل ہو گئی۔ میں نے وہیل سنبھال کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ "اگر

ایکسی لنسی نے اجازت دے دی تو ولاس پور جاؤں گا ---- تمہارے ساتھ۔" اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میں نے پیچھے کی طرف دیکھ کر گاڑی بیک کی اور گیئر تبدیل کر کے سڑک کی طرف گھمائی۔ کہنے لگی۔ "وکی میں تمہارے ساتھ فرنٹ پر جانے کو تیار ہوں لیکن کسی ریاست کا نام نہ لینا پلیز۔" میں نے ہنس کر سگریٹ کیس اس کو دیتے ہوئے کہا۔ "تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔" سگریٹ نکالتے ہوئے بولی۔ "ٹھیک ہے وکی ---- تم نے مجھے زندگی میں شریک نہیں کیا موت میں کس طرح شریک ہو جاؤں؟"

میں نے ہارن بی روڈ کی طرف ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا خیال ہے ----" اس نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "میرا خیال ہے تم موت کی وادی میں جا رہے ہو ---- میں وہاں نہیں جا سکتی ڈیئر آل ----" میں نے ہنس کر کہا۔ "آج تم ڈپلومیسی کو بالائے طاق رکھ کر لیفٹننٹ کی طرح بات کر رہی ہو ---- ازنٹ اٹ لائک ہر ماسٹرس وائس؟" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ گردن گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ میں نے اس کے ہاتھ سے سگریٹ کیس لینا چاہا تو اس نے ہاتھ کھینچ کر اپنی گود میں رکھ لیا۔ میں نے سگریٹ کیس چھوڑتے ہوئے کہا۔ "میں ناراض نہیں ہوا۔" ایک جھٹکے سے گردن گھما کر دیکھتی ہوئی بولی۔ "میں ناراض ہو گئی ہوں اور تمہیں بھی ناراض ہونا پڑے گا ---- اگر ولاس پور جانا چاہتے ہو ----"

میں نے جواب دینے کے بجائے ایک کیفے کے سامنے پہنچ کر انجن بند کر دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "آؤ۔" پشت گاہ سے کمر لگا کر سگریٹ کا کش لیتی ہوئی بولی۔ "میں کھانا کھائے بغیر کیسے آ سکتی تھی ڈیئر ---- تم جاؤ میں گاڑی میں بیٹھی رہوں گی۔" میں نے اوکے کہہ کر دروازہ بند کیا اور کیفے کی طرف چل دیا۔

کھانا کھا کر گرین کی طرف لوٹتے ہوئے کینتھ کا موڈ بالکل بدلا ہوا تھا۔ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی مسکرا کر بولی۔ "وکی میں تمہارے ساتھ ولاس پور چل رہی ہوں۔" میں نے کہا۔ "میں پارا گڑھ جاؤں گا ولاس پور کا ارادہ بدل دیا۔" کہنے لگی۔ "پھر تو ٹھیک ہے ---- ڈارلنگ وہاں تو تم میرے بغیر جا ہی نہیں سکتے۔" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "یقیناً ---- لیکن اس مرتبہ تنہا جاؤں گا۔" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

ہم گرین پہنچے تو رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی جیزمین نے کہا۔ "کیپٹن چند منٹ پہلے میڈم نے آپ کو اور مس کینتھ کو یاد کیا تھا۔ ان کے مہمان تو آپ کے جانے کے دس منٹ بعد ہی چلے گئے تھے۔" میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کینتھ کے ساتھ لفٹ کی طرف چل دیا۔

بزر پر انگلی رکھتے ہی اجیتا نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول دیا ہم اندر داخل ہو گئے۔ کینتھ نے دروازہ لاک کیا اور میں اجیتا کے ساتھ صوفوں کی طرف چل دیا۔ اس کے چہرے

سے گھبراہٹ نمایاں تھی۔ میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "کون تھا؟" وہ بولی۔ "تم اسے نہیں جانتے کرن۔۔۔۔۔ ہزہائی نس کے سکریٹری کا اسسٹنٹ تھا۔ کل شام تک وہ پہنچ رہے ہیں تاج میں سوٹ بک ہو چکا ہے۔ اب؟"

"شاید وہ ہنس راج کی ضمانت کے سلسلے میں آ رہے ہیں انہیں آنا بھی چاہئے تھا۔۔۔۔" میں نے کہا۔

"مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اگر ہنس راج پارا گڑھ گیا تو میں کسی شرط پر بھی وہاں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ وہ مجھے ونمالا کی گرفتاری کے لئے ذمہ دار سمجھتا ہے۔۔۔۔" اس نے کہا۔

"تم یہیں رہ جاؤ۔۔۔۔ میں نے مسٹر ولسن سے کہہ دیا ہے۔ کل ایکسی لنسیز سے بھی یہی درخواست کروں گا۔ سردست مس کینتھ تمہارے ساتھ رہیں گی۔ ایک دو مہینے میں تمہارے لئے مکان کا انتظام ہو جائے گا۔۔۔۔ پھر اپنے ملازموں اور متعلقین کو بھی بلا لینا۔" میں نے اسے اطمینان دلایا۔

"ہزہائی نس شاید ہی رضا مند ہوں۔" اس نے خدشہ ظاہر کیا۔ کینتھ نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "اجیتا دیوی اس میں صرف آپ کی رضا مندی کو اہمیت حاصل ہے۔۔۔۔ ہزایکسی لنسی مہاراجہ کو آپ کے ذاتی معاملے میں بولنے کی اجازت بھی نہیں دیں گے۔"

اجیتا نے کہا "اور میری جاگیر کا انتظام؟"

میں نے جواب دیا۔ "اسٹیٹ مینجر کرے گا۔" کینتھ نے کہا۔ "بہتر ہو گا آپ راجکماری سروج کے بچے کو ایڈوپٹ کر لیں تاکہ۔۔۔۔" میں نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے کہا۔ "یہ بعد کی بات ہے۔۔۔۔" اجیتا نے مسکرا کر کہا "لیکن کرن میں سمجھتی ہوں یہ پہلا اقدام ہونا چاہئے۔ جاگیر کا وارث مقرر ہونے کے بعد دوسرے امیدواروں کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور پھر میرا ہے بھی کون؟" اس کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ "اس تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے اجیتا۔" میں نے اپنے ضمیر کی ملامت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ "وہ تمام لوگ راجکمار کے خون کے پیاسے ہو جائیں گے اور۔۔۔۔ گاڈ فاربڈ۔۔۔۔ نہیں اجیتا۔۔۔۔ ایسی غلطی نہ کرنا تم اور سروج اس کی حفاظت نہیں کر سکو گی۔" اجیتا نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو کرن۔ شنو کے خطرے کی وجہ سے ہم راجکمار کو شردھام نہیں جانے دے رہے۔۔۔۔ ایک معمولی سی جائداد کے لئے کیا پارا گڑھ میں بھی اس کے دشمن پیدا کر لیں؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "ڈیئر یو آر۔۔۔۔ اچھا اب بے فکر ہو کر سو جاؤ۔۔۔۔ تمہاری جاگیر کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا بلکہ شردھام بھی تمہاری اور سروج کی مشترکہ ریاست ہو گی اگر ہندوستان جرمنوں کے قبضے میں نہ چلا گیا۔" وہ مسکرا کر اٹھی اور مسہری کی طرف چل دی۔

صبح آٹھ بجے کے قریب جب کہ میں شیو اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر یونیفارم پہن رہا تھا اجیتا کے سرہانے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے تیزی سے جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔ اجیتا نے کروٹ لے کر میری طرف دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ ائیرپیس میں مسٹر ولسن کی آواز ابھری۔ میں نے گڈ مارننگ سر کہہ کر مزاج پوچھا۔ کہنے لگے "وکٹر تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا آج کون بمبئی پہنچ رہا ہے؟" میں نے جواب دیا۔ "معلوم ہو گیا سر میں پندرہ منٹ میں آپ کو گڈبائی کہنے کے لئے حاضر ہو رہا ہوں۔" ہنس کر بولے۔ "ویل ڈن پرنسلی تم نے کبھی مجھے مایوس نہیں کیا اور اگر اس وقت پندرہ منٹ میں پہنچ گئے تو میں تمہیں سیدھا ایکسی لنسیز کے پاس لے جا رہا ہوں —— لیکن پلیز اتنی جلدی بھی نہ کرنا کہ ایکسیڈنٹ کر بیٹھو —— گڈ بائی ——"

میں نے ریسیور رکھ کر اجیتا کی طرف دیکھا۔ وہ بے خبر سو رہی تھی۔ میں نے جھک کر اس کا منہ چوم لیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور مسکرا کر کہا۔ "تھینک یو۔" میں نے اس کا شانہ تھپتھپا کر کہا۔ "جا رہا ہوں پرتیا اور شاید رخصت ہونے کے لئے حاضر نہ ہو سکوں اس لئے گڈ بائی —— ایک گھنٹے بعد مس کینتھ کے ساتھ میرا سوٹ کیس گورنمنٹ ہاؤس بھجوا دینا۔" وہ بستر سے اٹھنے لگی۔ میں نے ہاتھ رکھ کر پھر لٹا دیا۔ مسٹر ولسن کا ٹیلی فون ریسیو کرنے کے ٹھیک بارہ منٹ بعد میں گیٹ سے گزر کے گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچ چکا تھا۔ ایک گارڈ نے آفس چیمبرز سے مجھے ہزایکسی لنسی کے بنگلے جانے کا سگنل دیا اور میں نے مسٹر ولسن کے بنگلے جانے کے بجائے دائیں جانب ٹرن لیا —— پورٹیکو میں گاڑی سے اترتے ہی برآمدے میں انہوں نے مجھے ریسیو کیا۔ میں سیلوٹ کیا تو مسکرا کر میرے شانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے بولے۔ "اسپلنڈڈ!" میں نے سر کو خم دے کر کہا۔ "تھینک یو سر۔" انہوں نے ریسپشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ "چند منٹ انتظار کرنا پڑیگا۔ ریسپشنسٹ کے پاس بیٹھو —— میں تھوڑی دیر میں تمہیں بلاتا ہوں۔" میں آگے بڑھ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا وہ اندر چلے گئے۔ ریسپشنسٹ نے اٹھ کر مزاج پوچھا اور سگریٹ ٹرے میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے سگریٹ سلگایا۔ وہ کھڑی کھڑی کلکتے کے حالات باتیں کرنے لگی۔ اس کی کمپنی میرے لئے بورڈم ہونے لگی۔ میں نے مختصر سے مختصر الفاظ میں اپنے تمام مسائل ایکسی لنسیز کے سامنے پیش کرنے کے لئے سوچنا چاہتا تھا اور وہ مجھے اپنی بے ربط اور غیر متعلق باتوں میں الجھائے ہوئے تھی۔ میں نے اس کو جھٹکنے کے لئے دو تین مرتبہ رسٹ واچ پر نظر ڈالی لیکن وہ اس کو کچھ اور سمجھی اسی طرح سوالات کرتی رہی۔ آخر میں نے اکتا کر کہا۔

"مس لارنس کلکتہ بہت ہنگامہ خیز شہر ہے اگر آپ کبھی وہاں گئیں تو آپ کو بڑی مایوسی ہو گی۔ بنگالی کسی بھی انداز میں وہائٹس سے کوآپریٹ نہیں کرتے۔" مسکرا کر بولی۔ "

کیپٹن میں صرف اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے آپ کو زحمت دے رہی ہوں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "اوہ۔۔۔۔ ونڈ رفل انڈیا نہیں پڑھی آپ نے۔" شاید وہ میرا مقصد سمجھ گئی۔ مسکرا کر کہنے لگی۔ "آئم سوری کیپٹن" میں نے اس کا قطع کلام کر کے کہا۔ "میرے پاس ہے کلکتہ پہنچتے ہی آپ کو بھیج دوں گا۔۔۔۔" وہ تھینک یو کہہ کر اپنے ٹیبل کی طرف چل دی لیکن اسی وقت دروازہ کھلا او رمیڈ نے باہر نکل کر کہا۔ "کیپٹن ہیرس پلیز۔" میں اٹھ کر دروازے کی طرف چل دیا۔

ایکسی لنسیز ڈرائنگ روم کی دیوار پر لٹکے ہوئے نقشے کے سامنے کھڑے ہوئے کچھ دیکھ رہے تھے۔ مسٹر ولسن کے ہاتھ میں فولڈ کیا ہوا صبح کا "ٹائمز آف انڈیا" تھا۔ جس کے سرورق پر چھ کالمی سرخی دور سے نظر آ رہی تھی۔ بظاہر ہمارے نقطہ نظر سے یہ ایک اچھی خبر تھی لیکن جب میڈ نے میری آمد اناؤنس کی اور انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو تینوں کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔ میں نے رک کر سلیوٹ کیا تو ہزایکسی لنسی نے مسکرا کر ہیلو کہا اور ہرایکسی لنسی نے "ہے ای" کہتے ہوئے مسکرا کر میرے چہرے کے دونوں طرف ہاتھ لگائے۔ میں نے ان کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر چوما۔۔۔۔ مزاج پرسی کی اور ہزایکسی لنسی سے مصافحہ کیا۔ وسط کمرے میں پہنچ کر صوفوں پر بیٹھنے کے بعد مسٹر ولسن نے اخبار ہزایکسی لنسی کے سامنے رکھ دیا۔ میں نے دیکھا ان کے چہرے پر فکر و تردد کی گہری پرچھائیاں ابھی تک موجود تھیں۔ شاید محاذ جنگ کی صورتحال اخبار سے برعکس تھی۔ ہرایکسی لنسی خود کو سنبھالنے میں شوہر سے زیادہ کامیاب تھیں۔ انہوں نے ونمالا کی گرفتاری کے سلسلے میں میری کارگزاری کی تعریف کی۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "یورایکسی لنسی اس کارروائی میں اجیتا دیوی کا تعاون ہماری کامیابی کا باعث ہے لیکن جیسا کہ ہونا ہی چاہئے تھا۔ ان کے لئے پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔" انہوں نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "جیمس سے سن چکی ہوں۔۔۔۔ شاید میں اجیتا دیوی سے نہ مل سکوں لیکن ان کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔۔۔۔ وہ یہیں رہیں گی۔۔۔۔ شاید تم یہی چاہتے ہو۔۔۔۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے یورایکسی لنسی۔۔۔۔ تھینک یو ویری مچ۔۔۔۔" ہزایکسی لنسی نے پائپ سلگاتے ہوئے میری طرف دیکھا اور دھواں خارج کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "ویٹ اے منٹ وکٹر۔۔۔۔ کیا تم نے اجیتا دیوی اور سروج کے سامنے خود کو ایکسپوز نہیں کیا؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یہ ناگزیر تھا یورایکسی لنسی لیکن یہ آج بھی ایک ایسا راز ہے جسے پارا گرھ میں ان دو کے سوا تیسرا کوئی نہیں جان سکا۔" انہوں نے پائپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ خطرناک صورتحال ہے۔" ہرایکسی لنسی نے کہا۔ "نہیں۔۔۔۔ میں نے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد اس کو پارا گڑھ جانے کی اجازت دی تھی۔" ہزایکسی لنسی نے مسکرا کر اخبار اٹھا لیا اور پڑھنے میں

مسروف ہو گئے میں نے ہرایکسی لنسی کی طرف دیکھا۔ کہنے لگیں۔ "گمبر ہوا ہے۔ آج چار بجے سے پہلے تمہیں بمبئی کو گڈ بائی کہنا ہے---- کلکتہ جاؤ گے یا----؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ولاس پور یورایکسی لنسی اگر آپ اجازت دیں۔" مسکرا کر بولی۔ "صرف ریزیڈنسی کی حدود تک---- تمہارے دوست وہاں آ کر تم سے مل سکتے ہیں۔" ہزایکسی لنسی نے اخبار ہاتھ سے رکھ کر ان کی طرف دیکھا۔ وہ مسٹر ولسن کی طرف مخاطب ہو کر بولیں۔ "ریزیڈنٹ کو اس کے پہنچنے کی اطلاع دے دو جیمس ہماری طرف سے کہنا کیمپ کی چار دیواری سے باہر نہ نکلنے دیا جائے۔" مسٹر ولسن نے سر کو خم دے کر کہا۔ "بہتر ہے یورایکسی لنسی---- ویسے مجھے یقین ہے وکٹر آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔" ہزایکسی لنسی نے کہا۔ "وکٹر اس مرتبہ اگر کوئی مسئلہ پیدا کیا تو خود کو بالکل تنہا پاؤ گے۔" میں نے ذو معنی جواب دیا۔ "ایسا نہیں ہو گا یورایکسی لنسی۔" مسٹر ولسن منہ پھرا کر مسکرا دیے ہزایکسی لنسی نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یقیناً" ایسا نہیں ہو گا۔" میں نے اٹھ کر ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا---- ہزایکسی لنسی کو سیلوٹ کیا اور گڈ بائی کر کے مسٹر ولسن کے ساتھ چل دیا۔

برآمدے میں آتے ہی کہنے لگے۔ "وکی بریک فاسٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟" میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "اگر کلب میں چلنے پر اعتراض نہ ہو تو آیئے---- میں ناشتہ نہیں کر سکا تھا۔ کہنے لگے۔ "اوکے تم جا کر چائے کا آرڈر دو میں ریزیڈینٹ ولاس پور کو ایکسی لنسیز کا پیغام دے کر دس منٹ میں پہنچ جاؤں گا۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر سیلوٹ کیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر سوار ہو گیا۔ وہ پھر ڈرائنگ روم کی طرف چل دیئے۔

انٹرنیشنل کلب کے سامنے گاڑی رکتے ہی اٹینڈنٹ نے تیزی سے باہر آ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور جھک کر سلام کیا۔ میں نے انجن بند کر کے باہر نکلتے ہوئے اس کو دو آدمیوں کے لئے بریک فاسٹ کا آرڈر دیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ سگریٹ سلگا کر ریسیور اٹھایا اور کرنل پاپا کو شردھام سے فوراً" ولاس پور پہنچ کر برٹش کیمپ میں انتظار کرنے کا فونوگرام بک کرایا۔ تھوڑی دیر بعد اٹینڈنٹ چائے کی ٹرے لے کر آیا تو اس نے ٹرے رکھ کر کہا۔ "صاحب بہادر کیا آپ سکریٹری صاحب کا انتظار کر رہے ہیں؟" میں "اوہ" کہہ کر اٹھا اور تیزی سے نکل کر برآمدے میں پہنچا تو وہ سیڑھیوں سے گزر کے اوپر آ چکے تھے میں ان کو کمرے میں لے آیا اور کرسی پیش کر کے چائے بنانے لگا بیٹھتے ہی کہنے لگا۔ "ریزیڈنٹ کو تمہارے متعلق پیغام دے دیا ہے وکٹر---- تمہیں ٹرین سے جانا ہے۔" میں نے چائے تیار کر کے پیالی ان کی طرف بڑھائی اور اپنی پیالی اٹھائی۔ ایک گھونٹ لے کر بولے "آج کل پٹرول کی قلت ہے اس لئے کار میں سیر کرنا تکلیف کے سوا

کچھ نہیں۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ٹھیک ہے سر ولاس پور میں کیمپ سے باہر نکلنے پر تو پابندی ہے اس لئے کار کی ضرورت بھی کیا ہے۔" مسکرا کر بولے۔ "کیمپ میں گاڑیوں کی کمی نہیں ہے۔۔۔ میں نے اشارہ کر دیا ہے۔ "اور پھر ریذیڈنٹ سے تمہارے ذاتی تعلقات بھی اچھے ہیں وہ تمہارے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔"

میں نے پیالی ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہا۔ "یقیناً سر مجھے معلوم نہیں ان کی ہمدردی میں آپ کے اشارے کو کس حد تک دخل ہے صرف۔۔۔۔" انہوں نے بات کاٹ کر کہا۔ "ڈونٹ فلیٹری۔۔۔ بتاؤ اس کے علاوہ اور کیا کچھ کر سکتا ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "عرض کرنے جا رہا تھا لیکن آپ نے میرے دلی جذبات کو فلیٹری کہہ کر زبان بند کر دی۔"

مسکرا کر بولے۔ "اب کہہ ڈالو۔۔۔ مختصر الفاظ میں۔۔۔۔" میں نے سگریٹ کیس نکال کر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "اگر میں ایک ہفتے میں واپس نہ آ سکوں تو کرنل بشپ کو ٹیلی گرام۔۔۔۔" بولے۔ "اوہ۔۔۔ دیٹس آل؟" میں نے انہیں لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو سر۔۔۔ اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ اسے ٹاپ سیکریٹ سمجھئے۔۔۔" مسکرا کر بولے۔ "اوہ ٹاپ سیکریٹ۔۔۔ یشودھرا کے متعلق کچھ؟"

میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔۔۔ "اچیتا دیوی کے متعلق۔۔۔ اگر مائنڈ نہ کریں تو میں آپ کو ایک بیئرر چیک دینا چاہتا ہوں آپ اپنے طور پر ان کے مستقل قیام کے لئے مضافات میں ایک مکان تعمیر کرا دیں تاکہ وہ۔۔۔۔" ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "ویٹ اے منٹ۔۔۔ وہ ایک قسم کی پرنسس ہے کیا وہ خود۔۔۔۔" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "وہ محل تعمیر کرا سکتی ہے لیکن یہ میری خواہش ہے کہ سروست اس کو زیربار نہ ہونے دیا جائے۔" بولے۔ "اوکے۔۔۔ تم گرین ہوٹل جاؤ۔۔۔ میں ٹیلی فون پر اس سے بات کر کے تم سے چیک طلب کر لوں گا۔۔۔ شاید تم اس کو چیک اس لئے نہیں دے رہے کہ اکاؤنٹ نعیم کے نام سے ہے۔" میں نے کہا۔ ایک وجہ یہ بھی ہے لیکن حقیقت یہ ہے میں اب ہوٹل جانا نہیں چاہتا۔۔۔ کل شام کو پاراگڑھ کا سکریٹری یہاں پہنچ چکا ہے۔ میں کنتھ سے کہہ آیا ہوں کہ میرا سامان لے کر یہاں آ جائے۔" انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کہا۔ "اوکے لاؤ چیک۔"

میں نے جیب سے چیک نکال کر لکھا اور ان کے حوالے کر دیا۔ وہ ایک سرسری سی نظر ڈال کر مسکرائے اور چیک جیب میں رکھ لیا۔ چائے کا آخری کپ پی کر انہوں نے گارڈ روم کا نمبر ڈائل کر کے سارجنٹ سے کہا کہ تھوڑی دیر میں مس کنتھ کیپٹن ہیرس کا سامان لیکر آ رہی ہے۔ اس کو انٹرنیشنل کلب بھیج دیا جائے۔ ریسیور کریڈل پر رکھ کر اٹھتے ہوئے بولے "اوکے گلیمر بوائے اب چلتا ہوں۔۔۔" میں بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا

میں نے جیب سے چیک نکال کر لکھا اور ان کے حوالے کر دیا۔ وہ ایک سرسری سی نظرڈال کر مسکرائے اور چیک جیب میں رکھ لیا۔ چائے کا آخری کپ پی کر انہوں نے گارڈ روم کا نمبرڈائل کر کے سارجنٹ سے کہا کہ تھوڑی دیر میں مس کینتھ کیپٹن ہیرس کا سامان لیکر آ رہی ہے۔ اس کو انٹر نیشنل کلب بھیج دیا جائے۔ ریسیور کریڈل پر رکھ کر اٹھتے ہوئے بولے "اوکے گلیمر بوائے اب چلتا ہوں۔۔۔۔۔" میں بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور گاڑی تک چھوڑنے آیا۔ انہوں نے وہیل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تمہارا ٹاپ سیکریٹ میری جیب میں ہے وکی۔۔۔۔ اور اگر اجیتا دیوی نے اسے قبول کر لیا تو واپسی پر تم دیکھو گے ولسن" سے بڑا جادوگر کوئی نہیں ہے۔" میں نے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین ہے سر۔" انہوں نے مسکرا کر گاڑی بیک کی اور بنگلے کی طرف روانہ ہو گئے۔

لنچ پر کینتھ میرے ساتھ تھی۔ وہ میرے سوٹ کیس کے علاوہ اپنا سامان بھی لے کر آئی تھی اور ولاس پور جانے کو تیار تھی۔ میں نے اجیتا کی تنہائی کا عذر پیش کر کے ٹالنا چاہا تو اس نے بتایا کہ پاراگڑھ سے مہاراجہ کے ساتھ اس کے دو نوکر شام کو چھ بجے بمبئی پہنچ رہے ہیں۔۔۔۔ اس لئے وہ بالکل فارغ ہے۔

کینتھ کو سنجیدگی سے آمادہ دیکھ کر میں چکرا گیا۔ اس کو ولاس پور لے جانا کسی طرح مناسب نہ تھا۔ آخر مجھے اس کو بھی اس راز میں شریک کرنا پڑا جسے مسٹرولسن کے سوا کسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔ بمشکل وہ اس شرط پر اجیتا کے ساتھ ٹھہرنے پر آمادہ ہوئی کہ مکان تعمیر ہونے کے بعد اس کا مستقل قیام وہیں رہے گا۔۔۔۔ شام کو چار بجے رخصت ہوتے وقت میں نے مسٹرولسن پر اشارۃً" ظاہر کر دیا کہ کینتھ کچھ تلف ہوتی جا رہی ہے مسکرا کر کہنے لگے۔ "کوشش کرنا کہ کبھی اختلافات کی نوبت نہ آنے پائے۔" میں سمجھ گیا کہ وہ کہنا چاہتے تھے کینتھ تمہیں ہندوستان سے بھاگنے پر مجبور کر سکتی ہے۔

صبح سات بجے ٹرین ولاس پور اسٹیشن پہنچی تو پلیٹ فارم پر سینکڑوں فوجی کھڑے ہوئے تھے۔ جابجا ٹرنکوں اور بستروں کے انبار تھے شاید اسی گاڑی سے کہیں روانہ ہونے والے تھے۔ اپر کلاس گیٹ کے سامنے میری نظر میجر وڑائچ اور کرنل گجندر سنگھ پر پڑی۔ گاڑی رکتے ہی وہ میرے کمپارٹمنٹ کے برابر والے فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ کی طرف بڑھے ان کے ساتھ میجر واٹسن' کیپٹن ہاورڈ اور لیفٹنٹ مائیکل وغیرہ تھے۔ میں دروازہ کھول کر پلیٹ فارم پر اترا تو تینوں مسکرا کر آگے بڑھے اور ہیلو کہہ کر مصافحہ کیا۔۔۔۔ ایک سپاہی نے کمپارٹمنٹ میں سے میرا سوٹ کیس وغیرہ اتارا۔ پھر میں نے میجر وڑائچ اور کرنل سے مصافحہ کیا۔ مزاج پرسی کے بعد معلوم ہوا ان کی یونٹ فرنٹیر جا رہی تھی۔ کرنل گجندر سنگھ نے اقبال سنگھ کے متعلق بتایا کہ وہ ناگدہ سے تبدیل ہو کر گودھرا ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ وہ مجھ سے اب صرف تین گھنٹے کے فاصلے پر تھا اور میں آسانی

سے اس سے مل سکتا تھا۔ ٹرین روانہ ہونے کے بعد ہاورڈ نے چلنے کا اشارہ کیا اور ہم پلیٹ فارم سے نکل کر گیٹ کے سامنے کھڑی ہوئی اسٹاف کار میں سوار ہو کر چند منٹ میں کیمپ پہنچ گئے۔ ریزیڈ ینشیل کوارٹرس سے گزرتے ہوئے میجر واٹسن نے کہا۔ "کیپٹن تمہارے قیام کے لئے وہی کمرے کھلوائے گئے ہیں جن میں تم پہلے ٹھہرتے رہے ہو لیکن کیا کوئی اور بھی آنے والا ہے؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں میجر لیکن کیا وہ ابھی تک نہیں پہنچے؟" اس نے مائیکل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ریزیڈنٹ کے بنگلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "شاید آج شام تک پہنچ جائے۔ کون ہے؟" میں نے جواب دیا۔ "کرنل ارجن سنگھ آف" میں باونی کا نام لیتے لیتے رک گیا اور بات بدل دی۔ انہوں نے مجھے اپنا متبنہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔" وہ "اوہ" کہہ کر مسکرا دیا۔ مائیکل نے بنگلے کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر گاڑی کا انجن بند کر دیا۔ ہم دروازہ کھول کر باہر نکلے اور چبوترے پر چڑھنے لگے۔ اردلی سارجنٹ نے سلیوٹ کر کے دروازے کا پردہ اٹھایا۔ سامنے ہی ریزیڈنٹ اور ان کی میم دونوں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے اندر داخل ہو کر سلیوٹ کیا تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے میم نے سلام کے جواب میں مسکرا کر میرے شانے پر ہاتھ مارا۔ ریزیڈنٹ نے مصافحہ کر کے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں شکریہ ادا کر کے ان کے سامنے میجر واٹسن کے پاس بیٹھ گیا۔ مزاج پرسی کے بعد انہوں نے لیکسی لنیز اور مسٹر ولسن کی خیریت دریافت کی میں نے ہنس کر کہا۔ "میرے آنے کا مقصد آپ کے کیمپ میں محصور ہو جانے کے سوا کچھ نہیں۔" ریزیڈنٹ نے بیوی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "یہ سچ ہے ڈارلنگ ——— مجھے ایسی ہی ہدایات ملی ہیں۔" میم نے ہنس کر کہا۔ "خوب ——— تو نعیم پھر تمہارے لئے تو یہ ایک بڑا ہوئی۔" ریزیڈنٹ نے بزر دباتے ہوئے کہا۔ "خیر وہ ہدایات میرے لئے ہیں ——— میجر واٹسن اپنے جونیئر دوست کے ساتھ تعاون کرنے کا مجاز ہے۔" واٹسن نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گیا۔ ریزیڈنٹ نے سگریٹ ٹرے کی طرف ہاتھ بڑھایا اسی وقت خانساماں نے آ کر چائے کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ ریزیڈنٹ نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ نعیم اس مرتبہ ہزہائی نس کی سلامی کے لئے نہیں جا سکو گے۔" میں نے استفہامیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔ سگریٹ سلگاتے ہوئے بولے۔ "میں نے انہیں ٹرین کے حملے سے متعلق تمہارا نوٹ دکھا کر دگمبر کو ریاست سے نکال دینے کو کہا تھا۔ وہ سن کر بہت برہم ہوئے لیکن دگمبر کو میرے سامنے نہیں بلایا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ دگمبر چلا گیا۔ نہ معلوم اس کے جانے کا انداز کیا تھا۔ لیکن اس کی بیوی ابھی یہیں ہے ——— شاید وہ اس کو چھوڑ چکا ہے ——— اس لئے تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مہاراجہ کے تاثرات کیا ہوں گے۔" میم نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "نعیم ——— تم خواہ مخواہ معاملے کو طول دیے جا رہے ہو۔ کورٹ شپ کرو اور جھگڑا ختم کر ڈالو۔" ریزیڈنٹ نے مسکرا کر پیالی اٹھائی اور بیوی کی

طرف دیکھ کر نفی میں گردن ہلائی۔ "ہیلپ بہت سوچنا پڑے گا مائی لیڈی۔" پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ "تم پہلے یشودھرا سے بات کرو نعیم۔۔۔۔ اپنے دوستوں سے رابطہ قائم کرو۔۔۔۔ اس کے بعد حالات کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ میجر واٹسن تمہیں گائیڈ کریں گے۔ مائیکل تمہارے ساتھ رہے گا۔۔۔۔ اوکے؟۔۔۔۔ ہیلپ چائے پیو اور" میں نے کہا۔ "سر میں گاڑی کہاں سے لاؤں؟" انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ٹیلی گرام نکالتے ہوئے کہا۔ "کرنل ارجن سنگھ۔۔۔۔ شام تک یہاں پہنچ جائیں گے اور وہ باقی کار ہی آئیں گے۔" میں نے لیس سر کہہ کر چائے کی پیالی اٹھائی۔ وہ بولے۔ "شاید تم نے انہیں بلایا ہے۔۔۔۔ کسی خاص مقصد کے تحت؟"

میں نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔ "سر میں نے انہیں بلایا ہے۔۔۔۔ لیکن خاص مقصد کوئی نہیں ہے ملاقات کے سوا۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "تم میری سمجھ میں نہیں آ رہے نعیم۔۔۔۔ بالکل نہیں آ رہے۔۔۔۔ گاڈ ہیلپ یو۔" میں نے پیالی ہونٹوں سے لگا کر ہیلپ گول کر دیا۔

میجر واٹسن قیام گاہ تک میرے ساتھ آئے اور برآمدے میں کھڑے ہوئے اردلی کو چند ہدایات دے کر سہ پہر کی چائے پر پھر آنے کو کہہ کر رخصت ہو گئے۔ میں نے کمرے میں آ کر سوٹ کیس سے کپڑے نکالے۔ یونیفارم اتار کر غسل کیا اور اردلی سے لنچ ٹائم پر جگانے کو کہہ کر بیڈ روم کا دروازہ بند کر لیا۔ سگریٹ سلگا کر بستر پر بیٹھتے ہی ذہن میں چترا کی تصویر ابھری۔ مخالفت اور دشمنی ہونے کے باوجود اس کے انجام پر مجھے افسوس ہونے لگا۔ جو کچھ میں نے سنا اگر وہ سچ تھا تو اس کی بربادی میں میرے سوا کسی کا ہاتھ نہ تھا۔ اس نے میرے خلاف جو کچھ کیا وہی اسے کرنا چاہئے تھا لیکن۔۔۔۔ سگریٹ کے کش کے ساتھ میرے خیالات نے پلٹا کھایا۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ لیکن کیا جو کچھ میں نے کیا وہ مجھے نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔۔۔؟ نہیں مجھے یہی کرنا چاہئے تھا۔۔۔۔ ورنہ میں کہاں ہوتا میرا وجود ایک بار نہیں کئی بار مٹ چکا ہوتا۔ ندی کے حادثے سے میری سخت جانی بچا گئی۔۔۔۔ زہر سے ساوتری کی قربانی بچا گئی۔۔۔۔ "ریسٹ ہاؤس سے" میں نے رک کر اہتماماً کہا۔ "خدا کی مہربانی بچا گئی۔۔۔۔" مجھے اس طرح قافیہ پیائی کے ساتھ سوچنے پر ہنسی آ گئی اور دوسرے ہی لمحے اپنی دماغی کیفیت پر غور کر کے سنجیدہ ہو گیا۔ ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا اور سادھنا دیوی کا نمبر ڈائل کیا۔ گھنٹی بجنے لگی بجتی رہی۔۔۔۔ کوئی اٹھانے والا نہ تھا۔ پانچویں مرتبہ رنگ ختم ہوتے ہوتے اکتا کر کریڈل پر ہاتھ رکھا اور یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری گھنٹی پر ریسیور اٹھایا گیا اور آواز آئی "ہیلو۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "یشو۔" دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔ میں چند لمحے انتظار کر کے بولا "ڈارلنگ ناراض ہو گیا؟" جہیلپ ملا۔ "اوہ ٹائیگر، تیرے قربان، میں ساوتری بول رہی ہوں۔ یشودھرا دیوی تو شری حضور کے

ڈرائنگ روم میں ہیں---- شاید دیر سے آئیں۔" میں نے کہا۔ "انہیں بتا دینا---- برٹش کیمپ کے اسی نمبر پر ٹیلی فون کریں---- اور ساوتری میری آتما---- میری دیوی---- میرے پاس الفاظ نہیں کہ اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں---- میں تم سے محبت ہی نہیں عقیدت بھی رکھتا ہوں---- تمہیں پوجتا ہوں---- میں تو خود کو اس قابل بھی نہیں سمجھتا کہ تم پر قربان ہونے کو کہہ سکوں---- وعدہ کرو کہ تم یشودھرا کے ساتھ میرے پاس آؤ گی۔" اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن آواز بھرانے لگی اور وہ نعیم کہہ کر رہ گئی پھر کوشش کی اور بمشکل کہہ سکی۔ "میں آ رہی ہوں نعیم---- بتاؤ کہاں تلاش کروں؟" میں نے جواب دیا---- "ابھی آ جاؤ---- میں امین پور روڈ والے گیٹ پر ملوں گا۔" اس نے ماؤتھ پیس کو چوم کر ریسیور رکھ دیا۔ میں نے ریسیور رکھ کر یونیفارم پہنی۔ پستول ہولسٹر سے نکال کر لوڈ کیا اور جیب میں ڈال کر کمرے سے باہر نکلا۔ اردلی نے حضور کہہ کر سوالیہ نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے ہاتھ کے اشارے کرتے ہوئے کہا۔ "امین پور گیٹ تک جا رہا ہوں۔" وہ سر جھکا کر بیڈ روم میں داخل ہو گیا۔ میں گیٹ کی طرف چل دیا۔ دفتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے دروازوں پر چلمن دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا لیکن دفعتاً ریکارڈ روم سے ایک حوالدار کلرک نے باہر نکلتے نکلتے اٹینشن ہو کر زور دار سیلوٹ کیا اور اس وقت مجھے اس کا ڈسپلن ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے بگل بجا کر میری موجودگی کا اعلان کیا ہو تاہم ناگوار گزرنے کے باوجود سر کے اشارے سے جواب دیتا ہوں قدم بڑھا کر کونے کی طرف گھوم گیا اور کرنل گجندر سنگھ کے بنگلے کے پہلو سے گزرتا ہوا چند سیکنڈ میں گیٹ پر پہنچ گیا۔ سڑک پر اکا دکا گاڑیوں اور سائیکل سواروں کی آمد و رفت جاری تھی۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور گیٹ کے وسط میں رک کر نیشنل گارڈن کی طرف دیکھنے لگا۔ بائیں جانب پہرے پر کھڑے ہوئے گیٹ گارڈ نے بندوق کے بٹ پر ہاتھ مار کر ایک بار پھر مجھے چونکایا۔ میں نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر اسی طرف دیکھنے لگا۔ دس منٹ گزر گئے اور میں بور ہونے لگا۔ انتظار سے بھی اور گارڈ کی موجودگی سے بھی آخر سگریٹ پھینک کر پلٹا اور گارڈ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "جوان شہر سے میرے کچھ دوست آنے والے ہیں---- ممکن ہے کوئی لیڈی بھی ہو اگر کیمپ میں آنا چاہے تو کلب کے سرے والے روم کی طرف گائیڈ کر دینا۔" اس نے اٹینشن ہو کر کہا۔ "بہتر ہے جناب۔" میں نے دوسرا سگریٹ سلگایا اور اپنی قیام گاہ کی طرف چل دیا۔ ابھی نصف فاصلہ طے کیا تھا کہ گیٹ کی طرف سے ہارن کی آواز سنائی دی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ گیٹ پر ایک کار کھڑی ہوئی تھی جسے فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے میں پہچان نہ سکا لیکن پہرے والے کو ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کرتے دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ میری قیام گاہ کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور کار میں آنے والی ساوتری ہی تھی۔ میں نے چلتے چلتے رک کر ہاتھ اٹھایا۔ کار اندر داخل ہو گئی اور چند سیکنڈ میں

میرے قریب پہنچ کر رک گئی۔ یہ یشودھرا کی بلیو پیکارڈ تھی۔ مجھے تعجب ہوا کہ یشودھرا کس طرح آ گئی۔ اگر وہ نہیں ہے تو ساوتری اس کی گاڑی کیسے لے آئی۔ جب کہ نہ وہ ڈرائیو کر سکتی ہے نہ ڈرائیور کو ساتھ لا سکتی ہے لیکن دوسرے ہی لمحے اگلی سیٹ کا دروازہ کھلا اور یہ تعطل ختم ہو گیا۔ دروازہ کھولنے والی ساوتری تھی۔ اس نے مسکرا کر شبھ آ گمن کہا اور میں گاڑی میں سوار ہو گیا۔ دروازہ بند کیا اور اس کو آغوش میں لے کر چوم لیا۔ کھڑکیوں کے رنگین شیشے بیٹھنے والوں کے فری اسٹائل کو دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل رکھنے کے لئے کافی تھے اور پھر دنیا میں اس وقت تھا بھی کون چند لمحے دونوں پر وارفتگی کی کیفیت رہی۔ آخر اس نے سنبھل کر وہیل پر ہاتھ رکھا اور گیئر لگاتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ " نعیم آج میں نے تمہیں وکٹ پر پہنچنے سے پہلے درمیان میں لپک لیا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اوہو بھاگیہ دیوی۔" گاڑی رینگنے لگی۔ اس نے گیئر بدلنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ مسکرا کر کہنے لگی۔ "پریتم۔۔۔۔ اس وقت میں دیوی نہیں صرف ایک عورت بن کر آئی ہوں۔" میں نے اس کے الفاظ کی گہرائی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "یقیناً ڈارلنگ ہر دیوی عورت ہی ہوتی ہے اور ہر عورت۔۔۔۔" اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر میرے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "اور ہر عورت کا ایک دیوتا بھی ہوتا۔" میں نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "تسلیم۔۔۔۔ اور اب تم کیا کہنا چاہتی ہو یہ بھی جانتا ہوں۔" مسکرا کر بولی۔ "اس پر بھی تسلیم کہو۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے ہنس کر سامنے نظر ڈالی اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی۔ "پہلا کمرہ" کہہ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ میرے برآمدے کے سامنے مائیکل موٹر سائکل پر سوار ایک پیر سیڑھی پر رکھے ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔ گاڑی قریب پہنچی تو نیچے اتر کے موٹر سائیکل پیچھے ہٹائی اور برآمدے میں کھڑا ہو گیا۔ ساوتری نے سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر انجن بند کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ میں اس کو ساتھ لے کر برآمدے میں پہنچا تو مائیکل نے سیلوٹ کیا۔ اردلی نے دروازے کا پردہ ہٹایا اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ بیڈ روم میں آتے ہی میں نے اس کو مسہری پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اردلی کو میس سے چائے وغیرہ لانے کو کہا۔ اردلی سر جھکا کر چلا گیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا ساوتری ابھی تک اسی طرح کھڑی ہوئی تھی۔ میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بٹھایا اور کہا۔ "ساوتری مجھے آج معلوم ہوا تم کار چلا سکتی ہو۔"

مسکرا کر کہنے لگی۔ "جانتی ہوں بہت پہلے سے۔۔۔۔ یشودھرا دیوی نے اور بھی پرفیکٹ کر دیا۔ صرف لائسنس نہیں لے سکی۔" میں نے ہنس کر سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس بھی لائسنس نہیں ہے۔۔۔۔ اور یشودھرا کے پاس بھی شاید ہی ہو۔۔۔۔ کیسی ہیں وہ؟"

"وہ اچھی ہیں۔۔۔۔ لیکن شاید آج وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں میں انہیں اطلاع

دے کر نہیں آئی۔" اس نے کہا۔

"میں کہدوں گا---- میرے پاس گاڑی نہیں ہے میں نے ٹیلی فون پر گاڑی بھیجنے کو کہا تھا۔"

"نہیں---- تمہیں دیکھنے کے بعد تو وہ مجھے سات خون معاف کر سکتی ہیں---- یہ گاڑی انعام میں دے سکتی ہیں---- اور کیا نہیں دے سکتیں اگر میں مانگنے کی جرات کر سکوں۔"

میں نے اس کے لہجے اور زیر لب تبسم سے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ آگے چلی۔ "انہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں چاہتی ہوں---- انہیں اور بھی بہت کچھ معلوم ہے۔ وہ تمہیں اس قدر چاہتی ہیں کہ تمہاری ہر غلطی کو مسکرا کر نظر انداز کر دیتی ہیں---- میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ میں ایک رات تمہارے بنگلے میں گزار چکی ہوں۔ صبح تک تمہارے سینے پر سر رکھے سوتی رہی ہوں لیکن اس خود سپردگی کے باوجود تم نے میری نسائیت کا احترام کیا ہے۔"

میں نے پھر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ اس نے نگاہیں جھکا کر کہا۔ "معاف کرنا نعیم---- شاید تم اسے غداری سمجھو گے---- لیکن ایسا نہیں ہے۔" انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "نعیم ایسا نہ ہوتا تو میں اس کو کبھی نہ چاہتی اتنا طویل انتظار کبھی نہ کرتی۔ اور یہ سچ ہے نعیم---- وہ تمہیں پوجتی ہیں۔ تمہیں اور بھی بہت سی راجکماریاں پوجتی رہی ہیں۔ پوج رہی ہیں---- اس میں میرا بھی اضافہ سہی' انہیں ناگوار نہیں گزرا---- وہ اب بھی مجھے اسی طرح چاہتی ہیں۔ پجارنیں آپس میں لڑا نہیں کرتیں۔ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتی ہیں۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "ساوتری تم یہ سب کچھ کس لئے کہہ رہی ہو پتا---- اس گوشت پوست کے لئے جو آج اپنی عارضی رعنائیوں سے تمہاری نگاہوں کو خیرہ کر رہا ہے اور کل ایک گولی یا زہر کا ایک گھونٹ اس کو مٹی----"

اس نے چیخ کر میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور میرے سینے پر سر رکھ کر سسکیاں لینے لگی۔ میں نے اس کے بالوں پر منہ رکھ کر دونوں ہاتھوں سے بھینچ لیا اور کمر تھپکتے ہوئے کہا۔ "آئم سوری ہنی اچھا میں امر ہوں---- کبھی نہیں مروں گا---- ہمیشہ تم سے پیار کرتا رہوں گا---- بس؟" اس نے سر اٹھا کر میرے چہرے کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔ اس کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔ میں نے جھک کر اس کے ہونٹ چوم لئے۔ وہ سنبھل کر پیچھے ہٹی اور سنجیدہ ہوتی ہوئی بولی۔ "میں وہ ساوتری نہیں ہوں نعیم جو تم سمجھ رہے ہو میرا بائی بھی نہیں ہوں---- جو دنیا کے ہر مرد کو فانی سمجھ کر امر پریم کی تلاش میں پتھر کی مورتیوں کے سامنے ماتھا رگڑ رگڑ کے لہولہان ہو جائے اور دنیا کے عیش کو تیاگ کر ایک

آکتارہ اور چند بھجن چھوڑ جائے۔ جنہیں جھانجھ اور اکتارے پر گاگا کر برہمن چٹکی چٹکی آٹے کی بھکشا مانگتے پھریں۔ نہیں میں گوشت پوست کی بنی ہوئی پڑھی لکھی ساوتری ہوں۔ مجھ سے دیوتاؤں جیسی زبان میں باتیں نہ کرو گوشت پوست کی ضرورت اور مطالبات کو ملحوظ رکھو۔۔۔۔ تم نے کہا تھا۔۔۔۔ ساوتری میں تمہیں دل و جان سے چاہتا ہوں لیکن محبت کے یہ معنی نہیں کہ تمہیں لوٹ کر چل دوں۔" اس وقت میں نے تمہارے جذبے کا احترام کیا تھا۔ آج بھی اسی طرح احترام کرتی ہوں لیکن ڈارلنگ یہ احترام میرے زخموں کا علاج نہیں ہے۔ میرے جسم کا مطالبہ پورا نہیں کرتا۔ محبت کچھ اور چاہتی ہے۔۔۔۔ تکمیل۔۔۔۔ آسودگی کچھ بھی کہہ لو۔۔۔۔ یوگیہ۔۔۔۔ ایوگیہ۔۔۔۔ جائز۔۔۔۔ ناجائز۔۔۔۔ لافل اور ان لافل' خود ساختہ الفاظ ہیں جو تحریروں اور تقریروں میں ہی اچھے لگتے ہیں۔ جسمانی مطالبے کی زد میں آنے کے بعد ہوا کے جھونکے کے ساتھ اڑ جاتے ہیں۔۔۔۔ کیا غلط؟"

میں نے اس کے دلائل سے متاثر ہو کر کہا۔ "نہیں ساوتری تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔۔" مسکرا کر میرے سینے سے چمٹتی ہوئی بولی۔ "آج میں لٹنے کے لئے آئی ہوں پریتم۔" میں نے اس کو زور سے بھینچ کر چوم لیا۔

سٹنگ روم میں قدموں کی آہٹ سن کر ہم سنبھل گئے۔ اردلی پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوا اور چائے کی ٹرے میز پر رکھ کر چائے پیالیوں میں انڈیلنے لگا۔ ناشتے کا سامان اور کراکری ایرسٹوکریٹس کے شایان شان تھا۔ مجھے اردلی کی ذہانت پر خوشی ہوئی۔ وہ چائے تیار کر کے پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے ساوتری کو شروع ہو جانے کا اشارہ کر کے پیالی اٹھاتے ہوئے اردلی کی طرف دیکھا۔ "لیفٹننٹ مائیکل چلے گئے؟" کہنے لگا۔ "چلے گئے حضور ان کی موٹر سائیکل کھڑی ہوئی ہے۔۔۔۔ آپ باہر جانا چاہیں گے تو ایک منٹ میں پہنچ جائیں گے۔"

میں نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔ "ابھی میں کہیں نہیں جا رہا۔" اس نے "بہتر ہے۔" کہہ کر سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور ٹیبل پر رکھ کر سٹنگ روم میں چلا گیا۔ چائے ختم کرنے کے بعد میں نے پردہ کھسکا کر اردلی کو اشارہ کیا اور وہ ٹرے اٹھا کر لے گیا۔ میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے ساوتری کی طرف دیکھا۔ اس نے مسکرا کر نگاہیں جھکا لیں۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "تھوڑی دیر میں کرنل پاپا آنے والے ہیں ڈارلنگ۔" بولی۔ "تمہارا مطلب ہے کرنل ارجن سنگھ یا۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "وہی اگر ریزیڈنٹ نے اجازت دی تو میں ان کے ساتھ راج محل آؤنگا۔ ورنہ تم۔۔۔۔ بتاؤ کس طرح ملو گی؟ کہاں ملو گی؟" کہنے لگی۔ "اب تو یشودھرا دیوی کے ساتھ ہی آ سکتی ہوں۔" میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں جھٹکتے ہوئے کہا۔ "شاید وہ نہ آ سکیں تو؟" میں نے پوچھا۔

"میں تمہیں فون پر بتاؤں گی۔" اس نے کہا۔

"میں انتظار کروں گا۔۔۔۔ کوشش کرنا کہ۔۔۔۔ اوہ ڈیئر۔۔۔۔ ڈیئر خوب یاد آیا۔۔۔۔ اگر کسی طرح کامیاب نہ ہو سکو تو گیارہ بجے کے بعد شاگرد پیشہ دروازے پر پہنچ جانا۔"

وہ مسکرا دی۔ سرگوشی کے لہجے میں بولی۔ "یہ بہت خطرناک ہے ڈارلنگ۔۔۔۔ نہیں میں تمہاری زندگی کو اتنی غیر اہم نہیں سمجھتی تین چار مرتبہ راجکمار ہو۔۔۔۔ کیپٹن ہو۔۔۔۔ ولاس پور کی زمین پر تمہارے خون کی پیاسوں کی تعداد۔۔۔۔"

"وہ سب اپنے خون کے پیاسے ہیں ڈارلنگ۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم جانتی تو ہو۔"

وہ بولی۔ "جانتی ہوں۔۔۔۔ لیکن میں وہاں نہیں آؤں گی اور تم اس طرح مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ وعدہ کرو۔۔۔۔"

میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ایز یو پلیز ہنی۔۔۔۔ جو حکم آپ کا۔۔۔۔" وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور مسکرا کر میرا ہاتھ تھامتی ہوئی بولی۔ "کچھ تو بدلو نعیم تم شہزادے ہو اور میں تمہاری داسی ہوں ایسے بھی اور ویسے بھی۔"

میں نے اس کے شانے تھپتھپا کر کہا۔ "اوکے ڈارلنگ۔ اب کیا کہوں تم میری کیا ہو۔۔۔۔ صرف یہ بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کروں۔۔۔۔ میرا مطلب ہے اس وقت؟" وہ مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ میں نے جھک کر سوٹ کیس سے چیک بک نکالی اور لکھنے لگا۔ بولی۔ "یہ کیا نعیم؟" میں نے دستخط کر کے چیک اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تمہارا خرچ ڈارلنگ اب تم میری ذمہ داری ہو۔۔۔۔" وہ کچھ دیر میری طرف دیکھتی رہی پھر مسکرا کر ہاتھ بڑھایا اور چیک لے لیا۔ میں نے کہا۔ "تھینک یو۔۔۔۔ شام کو میں پاپا سے تمہارا تعارف کراؤں گا۔۔۔۔ انہیں معلوم ہو جانا چاہئے تم۔۔۔۔" اس نے آگے بڑھ کر میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے اس کا ہاتھ ہٹا کر کہا۔ "کیوں ڈیئر؟" ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔ "نہیں نعیم۔۔۔۔ پلیز نہیں۔۔۔۔ میں یشودھرا کے مقابلے میں نہیں آ سکتی۔۔۔۔ میں انہیں بھی تمہاری طرح پوجتی ہوں وہ بہت اونچی ہیں اور انہیں مجھ سے اتنی سیڑھیاں اونچا ضرور رہنا چاہئے کہ میرا سر ان کے چرنوں تک ہی رہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کمپلیکس۔" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "وفاداری۔۔۔۔ خیر پھر کسی وقت ایکس پلین کرونگی۔۔۔۔ اب اجازت دو۔۔۔۔ رات کو نو اور دس بجے کے درمیان اسی گیٹ پر۔۔۔۔" میں نے "اوکے" کہہ کر اس کی کمر پر ہاتھ رکھا اور دروازے تک پہنچایا۔ وہ گاڑی میں سوار ہوئی اور اسٹارٹ کرتی ہوئی کہنے لگی۔ "میں راج محل پہنچتے ہی تمہیں فون کرونگی۔" میں نے اظہار تشکر میں سر جھکایا۔ اس نے گیئر لگایا اور ویو کرتی ہوئی چلی گئی۔

میں نے یونیفارم اتار کے سگریٹ سلگایا اور بستر پر دراز ہو گیا۔ سگریٹ ایش ٹرے

میں پھینکا اور کروٹ لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسی وقت ٹیلیفون کی گھنٹی جھنجھنائی اور میری نیند اڑ گئی ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا۔ ہیلو کہتے ہی آواز آئی۔ "نعیم میں پہنچ گئی ہوں۔ یشودھرا آنے ہی والی ہیں۔ تم تھوڑی دیر بعد انہیں رنگ کرنا۔ میری ملاقات کا ذکر نہ کرنا ——— نہ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں سمجھ گئے نا؟" میں نے کہا۔ "سمجھ گیا ———" اس نے بائی بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ میں نے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر میجر دلیش کھ کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی رنگ پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی "لیفٹنٹ۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "ڈیڈی کھانا کھا چکے؟" بولے۔ "اوہ یہ میں کس کی آواز سن رہا ہوں ——— کہاں سے بول رہے ہو نعیم۔" میں نے کہا۔ "سکس تھری اور سکس ——— آ جایئے ساتھ کھانا کھائیں گے ——— پئیں گے ——— خوب پئیں گے ——— اگر یہاں خالص مل گئی تو ———" بولے۔ "یہ چلا ——— میں خالص نخالص کی پروا نہیں کرتا۔" انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔ میں نے چند منٹ توقف کر کے پھر یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحے بعد ریسیور اٹھانے کے ساتھ آواز آئی۔ "جی" یہ یشودھرا ہی تھی۔ میں نے آواز پہچان کر کہا۔ "یشودھرا اٹس می۔" بولی۔ "ہائے میں مرجاؤں نعیم کب آئے؟" میں نے کہا۔ "بھئی ——— لیکن مرگئیں تو میں کیا کرونگا جانم ——— یم لوک جانے کی بجائے برٹش کیمپ آ جاؤ ——— آ رہی ہو؟" کہنے لگی۔ "تمہیں معلوم ہے نیک روحیں رات کے اندھیرے میں گلے ملا کرتی ہیں۔ ساڑھے سات کے بعد ——— گیٹ پر ملنا ——— سلامی کے لئے نہیں آ رہے؟" میں نے کہا۔ "آ جاؤں کیا؟ ڈرتا ہوں پترا ڈیڈی کے جھگڑے سے ہزہائی نس مجھ سے ناراض نہ ہو گئے ہوں۔"

"نہیں۔" اس نے کہا۔ "وہ تم سے ناراض نہیں ہیں۔ تم نے بڑی رواداری کا ثبوت دیا ہے۔ انہیں ٹرین میں تم پر حملہ کیے جانے کی اطلاع مل گئی ہے۔ تمہیں یہ سب کس نے بتایا ریزیڈنٹ نے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں ڈارلنگ۔" میں نے جواب دیا۔ "یہ ان کا خیال ہے ہزہائی نس نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ تم سے پترا ڈیڈی کے تعلقات کیسے ہیں؟"

"رسمی ——— دل میں گنجائش نہ ان کے ہے نہ میرے ہے۔"

"اوکے ڈارلنگ' چار بجے تک کرنل پاپا آنے والے ہیں اگر میں ان کے ساتھ راج محل نہ آ سکوں تو پھر تمہیں پہنچنا ہے۔ میں گیٹ پر انتظار کروں گا ——— سادھنا ڈیڈی کو میرا سلام کہنا۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "انہیں ساتھ لے کر آؤں گی ——— خود کہہ لینا ——— بائی بائی ———" اس نے رابطہ توڑ دیا۔ میں ریسیور کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ مجھے پروگرام تلپٹ ہوتا نظر آ رہا تھا۔ اردلی کو اندر آتے دیکھ کر میں نے ریسیور رکھ دیا کہنے لگا۔ "صاحب لنچ کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں نے رسٹ واچ کی طرف دیکھ کر کہا۔ تھوڑی دیر میں

میجر دلیش کھ آنے والے ہیں ---- ان کے آنے کے بعد لانا ---- ہاف اسکاچ کے ساتھ۔" وہ "بہتر ہے جناب" کہہ کر چلا گیا ---- میں سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔

ڈیڑھ بجے کے قریب اردلی نے پردے سے جھانک کر کہا۔ "صاحب اسٹیٹ کی ایک کار گیٹ سے اسی طرف آ رہی ہے شاید میجر صاحب آ رہے ہیں۔" میں نے کھڑکی کا پردہ سرکا کر پریڈ گراؤنڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہی ہیں لپک کر جاؤ ---- اور پانچ منٹ میں کھانا لے کر پہنچ جاؤ ----" اردلی غائب ہو گیا۔ میں نے سلیپر پہنے اور دروازے پر پہنچا تو وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہے تھے۔ میں سلام کر کے آگے بڑھا تو تیزی سے برآمدے میں آ کر مجھ سے لپٹ گئے۔ میں نے مزاج پوچھتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈی ---- پٹرول کی قلت ہے انجن تو بند کیجئے۔" بولے۔ "سوری بوائے ---- ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتا ---- تمہارے پاس آنے کے لئے گاڑی میں سوار ہونے جا رہا تھا کہ ہزہائی نس نے فون پر خان بہادر چغتائی کو فوراً" لے کر آنے کا حکم دیا۔ میں نے جاتے جاتے تمہیں دیکھنے کو ----"

میں نے کہا۔ "ڈیڈی میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا ہے۔" مسکرا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے بولے۔ "شام کو میرے بنگلے پر یا جس وقت تمہیں فرصت ہو ---- اوکے میں چلا۔" میں نے کہا۔ "ایز یو پلیز ڈیڈی۔" انہوں نے مصافحہ کیا اور کار میں سوار ہو گئے ---- چلتے چلتے کہنے لگے ---- نعیم سیر تفریح بہت ہی ہوشیاری سے ---- بہتر ہے ان دور رہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "شکریہ ڈیڈی۔" وہ مسکرا کر ویو کرتے ہوئے گاڑی گھما کر گیٹ کی طرف چل دیئے۔ میں ان کی وارننگ پر غور کرتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ کھانے میں کوئی لذت نہ تھی۔ میجر دلیش کھ کے اس طرح آ کر ایک منٹ میں واپس ہو جانے پر مجھے حیرت کے علاوہ تشویش بھی تھی ان کی عجلت کے پس پردہ مصروفیت کے علاوہ کوئی ایسی بات بھی نظر آ رہی تھی جسے وہ کھل کر نہ کہہ سکے۔ پھر ان سے دور رہنے کی تاکید کر کے انہوں نے بہت کچھ کہہ دیا تھا۔ شادی ساوتری نے ہزہائی نس کی ناراضگی کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ صحیح تھا۔ یشودھرا کی معلومات ناقص تھیں۔ میں کھانا کھانے کے بعد دیر تک پیتا رہا۔

تین بجے کے قریب ایک کار برآمدے کے سامنے آ کر رکی۔ انجن کو ریس دینے کی آواز سے رالز کا اندازہ لگا کر میں اٹھا اور سلیپر پاؤں میں اٹھا کر باہر نکلا۔ کرنل پاپا فل یونیفارم میں گاڑی سے باہر نکل رہے تھے۔ خضاب آلودہ مونچھیں چڑھی ہوئی تھیں اور وہ اکیاون سال کی عمر میں پینتیس سالہ چاق و چوبند جوان نظر آ رہے تھے۔ ان کے ٹرن آؤٹ نے مجھے حیرت میں مبتلا کر دیا۔ مسکرا کر سلام کیا اور دونوں ہاتھ مصافحے کے انداز میں تھام کر سیڑھیوں سے اوپر کھینچا ان کے ہاتھوں کی گرفت میں اب بھی جوانوں جیسی طاقت تھی۔ اوپر آتے ہی انہوں نے مجھے سینے سے لگا کر پیشانی چومی۔ میں ان کو لئے ہوئے اندر داخل

ہوا اور مسہری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "پاپا یہ کیا۔" ہنس کر تکیے کے سہارے بیٹھتے ہوئے بولے۔ "موبلائز ہونے کے لئے بمبئی جانے کا حکم ملا ہے۔۔۔۔ امید ہے تم سے پہلے یورپ پہنچ چکے ہوں گے۔" میں نے سگریٹ کیس ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "پاپا آپ کو کیا ضرورت تھی؟" سگریٹ لیتے ہوئے بولے۔ "دیکھتے نہیں اٹینشن ہوتے ہی جوانی لوٹ آئی۔ پڑا پڑا بنیوں کی طرح توند کے بل موٹا ہوتا چلا جا رہا تھا۔" میں نے ان کو لائٹ دے کر اردلی سے گلاس دھلوایا اور وہسکی انڈیل کر دی۔۔۔۔ ہاتھ سے منع کرتے ہوئے بولے۔ "چھوٹا حاضری منگاؤ' مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" میں نے اردلی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "صبح کے مواق" وہ سلام کر کے تیزی سے باہر نکل گیا۔ کرنل نے سگریٹ کا کش لے کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "یشودھرا سے ملے؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "ٹیلی فون پر بات کی ہے۔ ٹھیک ٹھاک ہے واتا ورن کچھ انوکل نہیں معلوم ہوتا۔" غیر اضطراری طور پر گلاس اٹھا کر گھونٹ لیتے ہوئے بولے۔ "ماحول سازگار نہیں کیا مطلب؟ کیا مہاراجہ ناراض ہیں تم سے؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ایسا ہی لگتا ہے پاپا۔۔۔۔ میں رات کو تفصیل سے بات کرونگا۔" ایک طویل گھونٹ لے کر گلاس رکھتے ہوئے بولے۔ "مجھے افسوس ہے کرن۔۔۔۔ میں دس بجے والی ٹرین سے روانہ ہو جاؤں گا اور ابھی ریزیڈنٹ سے ملنا ہے۔۔۔۔ راج محل جانا ہے۔۔۔۔ کئی کام ہیں۔"

میں نے منہ بنا کر کہا۔ "پھر میں بھی یہاں رہ کر کیا کروں گا۔ آپ کے ساتھ بمبئی چل رہا ہوں۔" انہوں نے حیرت کے انداز میں میری طرف دیکھا۔ اسی وقت اردلی نے آکر ناشتے کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ میں نے "اوکے" کہہ کر اردلی کو سر کے جھٹکے سے اشارہ کیا اور وہ سر جھکا کر کمرے سے نکل گیا۔ کرنل بسکٹ اٹھاتے ہوئے کہنے لگے۔ "تو اس رانڑ کا کیا بنے گا۔۔۔۔ میں تو اسی خیال سے لے کر آیا تھا کہ جب تک تم یہاں ہو شان سے راج محل جاؤ آؤ اور روانہ ہوتے وقت یشودھرا کے پاس چھوڑ جاؤ۔۔۔۔ شانتی کرن تو اس کو دیکھتے ہی رونے لگتے ہیں۔" میں نے چائے دانی اٹھا کر پیالیوں میں انڈیلتے ہوئے انہیں ونمالا کی گرفتاری اور ہنس راج اور اجیتا کے بمبئی میں موجود ہونے کا واقعہ سنایا۔ کھاتے کھاتے رک کر کہنے لگے۔ "تمہیں تو نہیں دیکھا ہنس راج نے؟" میں نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے نفی میں سر ہلایا "لیکن آپ کو اجیتا سے ملنا ہے اور زیادہ سے زیادہ [illegible] کرنا ہے۔ ایچ ایچ پارا گڑھ بھی پہنچ چکے ہیں۔ اجیتا گرین میں کینتھ کے ساتھ ہے۔" بولے "تو پھر تمہارا بمبئی جانا خطرناک ہے۔۔۔۔ اچھا یہاں کیا معاملہ ہے جو بھاگ رہے ہو؟ میں نے مختصر الفاظ میں تمام واقعہ سنایا انہوں نے ناشتہ ختم کر کے سگریٹ سلگایا اور تکیے سے کمر لگا کر سوچنے لگے۔ میں نے پردہ ہٹا کر اردلی کو اشارہ کیا اور وہ ٹرے اٹھا کر لے گیا۔ چند لمحے غور کرنے کے بعد کرنل نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ میں ریزیڈنٹ

سے مل کر راج محل جا رہا ہوں---- اگر ہزہائی نس کو تمہاری طرف سے برہم پایا تو تمہارا ذکر نہیں کروں گا اور اگر سب ٹھیک ہوا تو تمہیں فون کر کے بلا لونگا۔"

میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے پاپا---- آپ یشودھرا سے بھی ملیں---- چترا سے بھی اور میجر دیش مکھ سے بھی----" بولے۔ "ملوں گا---- لیکن کرن۔" وہ مسکرائے اور سگریٹ کا کش لے کر چپ ہو گئے۔ میں نے کہا۔ "جی پاپا---- آپ کچھ کہہ رہے تھے۔" بولے۔ "ہاں---- تم سے غلطی ہوئی ہے تم نے چترا کو اجیتا کی طرح ہینڈل کیوں نہیں کیا؟" میں نے سر جھکا لیا۔ یہ جملہ کم از کم اب جب کہ وہ مجھے ایڈوپٹ کر چکے تھے میری توقع کے خلاف تھا' ورنہ شردھام کے راج محل میں جب وہ میرے لئے کرنل ماما تھے دوست کی طرح بے تکلف انداز میں جاہے جو کچھ کہہ ڈالتے تھے---- "مجھے خاموش دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔ "خیر چھوڑو---- لیکن صحیح حل یہی تھا۔" میں نے کہا۔ "مجھے معلوم ہے پاپا---- لیکن پھر نتیجہ بھی وہی کچھ ہوتا---- اجیتا کی طرح وہ بھی میرے سینے پر سوار ہو جاتی۔"

مسکرا کر بولے۔ "یہ بھی ٹھیک ہے---- خیر دیکھا جائیگا۔ اچھا میرے خیال میں اب مجھے ریزیڈنٹ سے مل لینا چاہئے---- تم تو مل چکے ہو نا؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ انہوں نے مسہری سے اٹھ کر پیک کیپ سر پر رکھی اور چلنے لگے۔ میں ان کے ساتھ کار تک آیا۔

ساڑھے چار بجے کے قریب کیپٹن ہاورڈ آ گیا اور ہم شام ہونے تک پیتے رہے۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب مجھے اس کی موجودگی سے کوفت ہونے لگی' وہ جما ہوا تھا اور پئے جا رہا تھا اور میں خود کو حد ادب کے قریب پہنچتا محسوس کر رہا تھا۔ ابھی مجھے اپائنٹ منٹ کا ہوش تھا اور مزید پینے میں کسی چیز کا ہوش نہ رہنے کا خطرہ تھا۔ وقت بہت کم رہ گیا تھا۔ مجھے ٹھیک ایک گھنٹے بعد گیٹ پر پہنچنا تھا۔ چنانچہ میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "اوہ!" ہاورڈ نے گلاس رکھ کر میری طرف دیکھا---- "کوئی اپائنٹ منٹ؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "تھینک گاڈ زیادہ لیٹ نہیں ہوا کیپٹن۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "میری ضرورت؟" میں نے کہا۔ "تھینک یو لیفن مائیکل کافی ہے۔" اس نے "اوکے" کہہ کر ریسیور اٹھایا اور مائیکل کا نمبر ڈائل کر کے اس کو دس منٹ میں پہنچنے کا حکم دے کر ریسیور رکھ دیا۔ میں غسل خانے میں چلا گیا اور منہ ہاتھ دھو کر نکلا تو کہنے لگا۔ "میں چلتا ہوں کیپٹن---- گاڑی نہیں چاہئے کیا؟" میں نے یونیفارم اٹھاتے ہوئے کہا۔ "صرف گیٹ پر ہی تو جانا ہے۔ مائیک موٹر سائیکل پر ہو گا---- اگر مجھے کسی نے لفٹ----"

اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "سوری بوائے لفٹ کی اجازت نہیں ہے----

اچھا میں کار لے کر آتا ہوں۔ تم اپنی سویٹ ہارٹ کو فالو کر سکتے ہو ---- ویش آل ----" اس نے پردہ اٹھایا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ میں نے اردلی کو کافی لانے کا آرڈر دیا اور یونیفارم پہننے لگا۔ اردلی سر جھکا کر میس کی طرف چل دیا۔ ابھی کوٹ پہن رہا تھا کہ باہر کار کے انجن کی آواز آئی۔ میں نے کھڑکی سے نظر ڈال کر دیکھا' یہ رالو تھی اور کرنل پاپا ہونٹوں میں پائپ دبائے ڈرائیو کر رہے تھے۔ میں ہولسٹر سے پستول نکال کر پتلون کی جیب میں رکھتا ہوا تیزی سے دروازے پر آیا۔ وہ برآمدے میں سے گزر کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگے۔ "بڑی مشکل سے پیچھا چھڑا کر آیا ہوں کرن وہ کھانے کے لئے روک رہے تھے ---- آؤ ----" وہ اسی طرح چلتے ہوئے آئے اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "تم کہیں جانے کو تیار ہو رہے ہو؟" میں نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "جی پاپا ---- لیکن ابھی نہیں تھوڑی دیر بعد ---- آپ سنایئے داتا درن کیسا ہے؟" انہوں نے پائپ کا ایک کش لے کر منہ سے نکالا اور میز پر رکھ دیا۔ اسی وقت اردلی نے اندر آ کر کافی کی ٹرے ہمارے سامنے رکھ دی اور سگریٹ کا پیکٹ جیب سے نکال کر دیتا ہوا پچھلے قدموں چلا گیا۔ میں نے کافی انڈیل کر کپ ان کی طرف بڑھایا۔ کپ ہاتھ میں لیتے ہوئے بولے۔ "حالات بہت خراب ہیں کرن مہاراجہ کا بھتیجا' جس کے متعلق خیال ہے کہ راج سنگھاسن ----" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "راجکمار ونود سنگھ' جو انگلینڈ گئے ہوئے ہیں۔" بولے۔ "آ گیا بھئی ---- یہیں مرا ہوا ہے۔ پچترا نے اسے خون کا پیاسا کر دیا ہے اور تمہیں ہر قیمت پر مٹا دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ مہاراجہ مجبور ہیں ---- اس لئے سمجھ سکتے ہو اب تمہارے لئے راج محل جانے کا تو تصور بھی خطرناک ہے ---- میں یشودھرا کے پاس بھی گیا۔ اسے یہ سب باتیں معلوم نہیں۔ میں نے اشارتاً ونود کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے آنے سے تمہارے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ تو نہیں ہوا؟ تو کہنے لگی۔ "پاپا ---- آج پہلی مرتبہ اس نے مجھے پاپا کہا۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھرا کر کہا۔ "یشودھرا پاپا تم دونوں پر قربان ہو سکتا ہے۔ کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟" سر جھکا کر بولی۔ "پاپا ---- کہنا کیا ہے ---- میں آپ کے کرن کی منگیتر نہیں ---- دھرم پتنی ہوں ---- اب اگر ایک ونود اور پچترا کیا تمام پریوار دشمن ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔" میں نے اس کو اطمینان دلایا کہ میری زندگی میں تمہیں کرن کی ہونے سے کون روک سکتا ہے۔" اس نے میرے سینے سے سر لگا دیا اور میں اس کو آشیرواد دے کر چلا آیا ---- یہ ہے صورت حال ---- یہ بتاؤ ---- تم اسی سے ملنے جا رہے ہو۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کافی کا گھونٹ لے کر کہنے لگے۔ "میں تمہارے ساتھ چل رہا ہوں۔" میں نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "نہیں پاپا میں صرف گیٹ پر کھڑے ہو کر دو باتیں کر کے چلا آؤں گا ---- وہاں بھی میرے ساتھ دو تین دوست ہوں گے۔" وہ خاموش ہو کر کافی

پینے لگے۔ دو تین گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے بولے۔ "نہیں کرن میں تمہارا ایکسپوز ہونا مناسب نہیں سمجھتا۔ ممکن ہے وہ یشودھرا کی گاڑی کا پیچھا کریں۔۔۔۔ اور۔۔۔۔" میں ان کی دور اندیشی کو خوف کی پیداوار سمجھ کر ہنس دیا۔ "پاپا۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "وہ برٹش کیمپ کی حدود میں قدم رکھنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ ٹائیگر نعیم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔" بولے۔ "خیر۔۔۔۔ میں فکر نہیں کرتا۔۔۔۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ وہ تمہیں دیکھتے ہی گاڑی کا دروازہ کھول دے گی تم دوڑ کر سوار ہو جاؤ گے اور گاڑی چل دے گی۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یہ آپ صحیح فرما رہے ہیں۔" اٹھ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ "کرن بیٹے۔۔۔۔ میں بھی جوان رہ چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہے جوانی میں پربت بھی رائی نظر آتا ہے۔۔۔۔ بہرکیف تم نہیں جا رہے۔۔۔۔ ٹائم بتاؤ میں اس کو یہیں لے آؤں گا۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "ساڑھے سات بجے۔۔۔۔ لیکن کیا کہا جا سکتا ہے؟" انہوں نے رسٹ واچ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اوہ صرف پانچ منٹ باقی ہیں۔ ہاتھ بڑھا کر پائپ اٹھایا اور باہر نکل گئے۔ میں نے دروازے میں آ کر دیکھا تو مائیکل برآمدے میں ٹہل رہا تھا اس کی موٹر سائیکل سڑک کے کنارے پر کھڑی تھی اور کرنل پاپا لیفٹ رائٹ کرتے ہوئے گیٹ کی طرف چلے جا رہے تھے۔ مائیکل نے قریب آ کر سلیوٹ کیا اور میں اس کو ساتھ لے کر کمرے میں چلا آیا۔ ہمارے اندر داخل ہونے سے پہلے اردلی نے ٹرے اٹھا کر میز صاف کر دی۔ میں نے مائیکل کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "آج تم ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے لیفن۔" وہ تھینک یو سر کہہ کر میرے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں نے سگریٹ ٹرے اس کی طرف سرکا دی۔ اس نے سگریٹ اٹھا کر سلگایا اور کش لے کر دھواں خارج کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "سر یہ کرنل کسی رولنگ فیملی سے ہیں کیا؟" میں نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "اور میرے فادر بھی تو ہیں۔" اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں رگڑتے ہوئے کہا۔ "حقیقی نہیں مائیکل انہوں نے مجھے گود لیا ہے۔" بولا۔ "سمجھ گیا سر ریذیڈنٹ نے ان کے لئے کرنل سوڈھی کا بنگلہ فرنش کرایا ہے۔" میں نے کہا۔ "بیکار تکلیف کی۔۔۔۔ انہیں اوور سیز جانے کا حکم مل گیا۔ آج دس بجے والی میل ٹرین سے بمبئی اج رہے ہیں۔۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد ہم انہیں سی آف کرنے جائیں گے۔" لیفٹنٹ نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور مسکرا کر پچھلی مرتبہ پیش آنے والے حادثات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "سر میری رائے میں تو آپ کورٹ شپ کر کے اس مسئلے کو ختم کر ڈالیں۔ جتنا وقت گزرتا جا رہا ہے آپ کے مخالفوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔" میں نے کہا۔ "لیفن ابھی حالات سازگار نہیں ہیں۔۔۔۔" بولا۔ "آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔" میں خاموش ہو گیا۔ مجھے حیرت تھی مائیکل میرے

متعلق میری توقع سے کہیں زیادہ جانتا ہے۔ اس نے مجھے خاموش دیکھ کر موضوع گفتگو تبدیل کر دیا اور ہم دیر تک جنگ کی صورتحال پر باتیں کرتے رہے۔ آٹھ بجے کے قریب مائیکل نے کھڑکی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر کرنل آ رہے ہیں۔" میں نے گردن گھما کر دیکھا وہ تنہا پیدل چلے آ رہے تھے۔ مائیکل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "میں انہیں ریسیو کرتا ہوں۔" میں بھی اٹھ کھڑا ہوا مجھے یشودھرا سے ملاقات نہ ہونے پر صدمہ ہوا۔ باہر نکل کر اردلی کو تین ڈنر اور ہاف اسکاچ لانے کا آرڈر دیا اور پاپا کو لے کر اندر آیا۔ مائیکل نے ہمیں تنہائی میں باتیں کرنے کا موقع فراہم کیا اور سٹنگ روم میں ٹھہر گیا۔ بیڈ روم میں داخل ہوتے ہی پاپا نے کہا۔ "کرن وہ ٹھیک وقت پر پہنچی۔ مجھے گیٹ پر دیکھ کر شاید اس کو شاک پہنچا۔ تاہم مسکرا کر سلام کرتی ہوئی بولی۔ "پاپا آپ نے کس لئے زحمت فرمائی؟" میں نے کہا۔ "اس لئے کہ حالات بہت خراب ہیں۔ کرن کا گیٹ پر آنا خطرناک تھا۔" آؤ اندر چلو وہ تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ کہنے لگی یہ بھی خطرناک ہے۔ اگر کوئی میرا پیچھا کرتا ہوا آ گیا تو ونود کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ میں ریزیڈنٹ سے ملی ہوں اور پھر میرا اس سے ملنے کا ہر امکان ختم ہو جائے گا ——— خیر آپ دس بجے والی ٹرن سے بمبئی جا رہے ہیں نا ——— میں نے آج شام کو پانچ بجے ساوتری کو دس دن کی رخصت کے بہانے دو سوٹ کیس اور ایک ہولڈال دے کر روانہ کر دیا ہے۔ ان میں میرا سامان ہے اور وہ نو بجے اسٹیشن پہنچ جائے گی ——— آپ اسی کو اپنے ساتھ بمبئی لے جائیں نعیم اس کو اچھی طرح جانتا ہے ——— آپ اس کو صرف یہ بتاتے جائیں کہ کہاں ملے گی' باقی وہ خود سنبھال لیں گے۔ ہو سکتا ہے پاپا ——— میں آپ کو بمبئی میں ملوں' اچھا پالا گن پوجیہ پاپا۔" وہ اتنا کہہ کر گاڑی بیک کر کے شہر کی طرف واپس ہو گئی۔" میں تھوڑی دیر گم سم کھڑا رہا' پھر ٹہلتا ٹہلتا آگے بڑھ گیا۔ میں نے نیشنل گارڈن کے سامنے کھڑی ہوئی ایک کار کو اسٹارٹ ہو کر یشودھرا کی گاڑی کے پیچھے جاتے دیکھا ——— یہ ہے صورتحال ——— شاید اسٹیشن پر ساوتری سے کچھ اور بھی معلوم ہو سکے۔" میں نے سر ہلا کر کہا "یقیناً پاپا۔" بولے۔ "اچھا اب جلدی چلنا چاہیے۔ کھانا منگواؤ۔" میں نے کہا۔ "اردلی گیا ہوا ہے پاپا ——— لیفٹن مائیکل اندر آ جاؤ۔" مائیکل اٹھ کر آ گیا۔ چند منٹ میں کھانا بھی پہنچ گیا۔ کھانا کھانے کے بعد مائیکل نے رائز کو گیراج میں پہنچا کر چابی میرے حوالے کی۔ اس دوران میں میں ریزیڈنٹ کو دو تین روز کے لئے کرنل کے ساتھ بمبئی جانے کی اطلاع دے چکا تھا۔"

نو بجے ہم اسٹیشن پہنچے تو میجر واٹسن کیپٹن ہاورڈ اور لیفٹنٹ مائیکل ہمارے ساتھ تھے۔ پاپا ساوتری کو لانے کے لئے ویٹنگ روم کی طرف چلنے لگے تو مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ میں نے مائیکل کو دو ٹکٹ لانے کے لئے رقم دی اور ریزرویشن کرانے کے لئے کہہ کر ان کے ساتھ چل دیا۔ اپر کلاس ویٹنگ روم کے سامنے اسٹیٹ پولیس کا ایک ہیڈ کانسٹیبل سفید

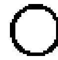
کپڑوں میں ملبوس جو بظاہر ریلوے ٹائم ٹیبل پڑھنے میں مصروف تھا' بار بار ویٹنگ روم کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں سگریٹ سلگانے کے لئے رکا تھا کہ اس نے پلٹ کر سلام کیا اور پھر ٹائم ٹیبل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ میں نے آگے بڑھنا مناسب نہ سمجھا اور پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا۔ کرنل پاپا ویٹنگ روم میں داخل ہوئے تو پولیس مین نے غور سے ان کی طرف دیکھا۔ میں ٹہلتا ٹہلتا ریزرویشن آفس کے قریب پہنچ گیا۔ چند منٹ بعد پاپا' ساوتری کے ساتھ باہر نکلے' ان کے پیچھے ایک قلی سوٹ کیس اور ہولڈال اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی وقت ٹرین آگئی اور وہ اپر کلاس گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئے مائیکل نے ریزرویشن آفس سے باہر نکل کر ٹکٹ وغیرہ پاپا کو دے دیئے اور وہ ٹرین رکتے ہی فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ کی طرف بڑھے۔

ریزرویشن کلرک نے اپر برتھ پر دو سیٹیں خالی دیکھ کر لیبل پر ان کے نام لکھے رجسٹر میں اندراج کیا اور دروازہ کھول کر ان کو سوار کرایا۔ قلی نے دونوں سوٹ کیسے رکھے۔ پاپا کا سامان اندر پہنچایا اور اوپر والی سیٹ پر ہولڈال کھول کر بستر پھیلا دیا۔ انہوں نے ساوتری کو نچلی سیٹ پر ایک صاحب کے پاس بٹھا دیا اور دروازے پر آکر میجر واٹسن سے باتیں کرنے لگے۔ ان کی نگاہیں مجھے تلاش کر رہی تھیں۔ میں ان کو پریشان دیکھ کر آگے بڑھا اور دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "کیپٹن تم نہیں چل رہے کیا۔"

ریزریرویشن کلرک نے گردن گھما کر میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "سر میرا ٹکٹ ان کو دے دیجئے" انہوں نے جیب سے ٹکٹ نکال کر میری طرف بڑھاتے ہوئے کلرک سے کہا۔ "انہیں اکا موڈیٹ کرو" کلرک "ویری ویل سر" کہہ کر پلٹا اور تیزی سے پیچھے کی طرف چل دیا۔ میں کھڑا دیکھتا رہا۔ وہ ہر کمپارٹمنٹ کے سامنے جا کر جگہ تلاش کرتا رہا اور مایوس ہو کر آگے بڑھتا رہا۔ شاید کسی کمپارٹمنٹ میں سیٹ خالی نہ تھی۔ میجر واٹسن بھی اس کی دوڑ بھاگ دیکھ رہے تھے۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "کیپٹن تمہارے لئے گاڑی میں کوئی گنجائش نہیں۔ کرنل کو سی آف کرو اور ہمارے ساتھ چلو۔" میں نے کہا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔" اسی وقت ریزرویشن کلرک ٹرین گارڈ کے ساتھ ہمارے پاس آیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "سر مجھے افسوس ہے کسی فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں اکاموڈیشن نہیں ہے۔ صرف سیکنڈ کلاس لیڈیز کمپارٹمنٹ خالی ہے۔ اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو اس کو جینٹس میں کنورٹ کر کے آپ کو اکا موڈیٹ کر دیں۔" کرنل پاپا نے تیزی سے کہا۔ "نو آبجیکشن——کیپٹن تم ان کے ساتھ جاؤ میں تمہارا سامان بجھوا رہا ہوں۔" میں "ویری ویل سر" کہہ کر گارڈ کے ساتھ چل دیا۔

ٹرین چھوٹنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ پاپا نے دونوں سوٹ کیس اور اپنے بجائے ساوتری کا ہولڈال میرے کمپارٹمنٹ کے دروازے کے سامنے رکھوایا۔ کیپٹن ہاورڈ' مائیکل سے باتیں کر رہا تھا کہ دو شخص جو وضع قطع سے "دربار" معلوم ہوتے تھے۔ اپر کلاس گیٹ

سے پلیٹ فارم پر آتے دکھائی دیئے۔ میرا رخ اسی طرف تھا۔ گیٹ کے قریب کھڑے ہوئے ایک شخص نے جھک کر انہیں سلام کیا اور گھوم کر ہماری طرف اشارہ کیا۔ وہ دونوں بڑھ کر ہمارے قریب پہنچ گئے۔ ایک نے ہاورڈ سے مخاطب ہو کر انگریزی میں کہا۔ "اوہ کیپٹن کہیں جا رہے ہو کیا؟" ہاورڈ نے مسکرا کر کہا۔ "نہیں پرنس ونود' میں اپنے دوست کو سی آف کرنے آیا ہوں۔۔۔۔ آپ کیسے آئے؟" مسکرا کر بولا۔ "میں کرنل ارجن سنگھ کو ملنے آیا ہوں۔ کیپٹن نعیم بھی تو جا رہے ہیں ان کے ساتھ۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "آپ کی اطلاع صحیح ہے پرنس ونود کیپٹن نعیم میرا نام ہے۔" مسکرا کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "آپ سے مل کر خوشی ہوئی کیپٹن۔۔۔۔ لیکن افسوس آپ بمبئی جا رہے ہیں۔۔۔۔" میں نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "افسوس نہ کیجئے میں دو تین روز بعد واپس آ رہا ہوں۔۔۔۔" کہنے لگا۔ "میں آپ سے ضرور ملوں گا۔" میں نے کہا۔ "عزت افزائی کا شکریہ۔۔۔۔ میں آپ کو واپس پہنچتے ہی ٹیلی فون کروں گا۔" اس نے غور سے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ "شکریہ کیپٹن میں بے چینی سے انتظار کروں گا۔" اسی وقت گارڈ نے وسل دیا اور وہ گڈ نائٹ ایوری باڈی کہہ کر پاپا کے کمپارٹمنٹ کی طرف چل دیا۔۔۔۔ انجن کے وسل کے ساتھ ٹرین چلنے لگی اور وہ دونوں گیٹ پر پہنچ کر چلتے چلتے رک گئے۔ میں نے گاڑی کے دروازے سے اپنے دوستوں کے علاوہ اس کو بھی ویو کیا۔ وہ دیر تک کھڑا دیکھتا رہا۔ "تو یہ ہیں پرنس ونود کمار۔" میں نے دل میں کہا اور دروازہ بند کر کے سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔



ٹرین کی رفتار بتدریج بڑھتی جا رہی تھی۔ ہوم سگنل گزرتے ہی گاڑی نے کلورٹ بدلا مین لائن پر آتے ہی اسپیڈ تیزی سے بڑھنے لگی۔ میں نے ونود کے خیالات سے پیچھا چھڑایا اور آف سائیڈ کی کھڑکی کھول کر پوری بوگی کے فٹ بورڈ کا جائزہ لیا۔ کرنل پاپا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے میں نے کیمپ سے مسلح گارڈ ساتھ لینا مناسب نہیں سمجھا تھا اور یہ محض اتفاق تھا کہ اپر کلاس میں مجھے ان کے ساتھ جگہ نہ مل سکی اور تنہا سفر کرنا پڑا۔۔۔۔۔ باہر چاندنی چٹکی ہوئی تھی اور دور تک ہر چیز صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ کسی کمپارٹمنٹ کے اس طرف والے دروازے سے کوئی چمٹا ہوا نہ تھا۔ میں نے ہر طرف سے مطمئن ہو کر کھڑکی بند کر کے سیفٹی کیچ چڑھائے اور ہولڈال کھول کر سیٹ پر دراز ہو گیا۔ غنیمت تھا کہ ونود اسٹیشن دیر سے پہنچا اور اسے اتنا وقت نہ مل سکا کہ مجھ سے مل کر کرنل پاپا کے پاس جا سکتا۔ ورنہ ساوتری کو ان کے ساتھ دیکھ کر اس کو یقیناً یشودھرا کی طرف سے کسی سازش کا شک ہوتا اور وہ زیادہ گہرائی میں جانے کی کوشش کرتا۔ میں دیر تک اسی کے متعلق سوچتا رہا حتیٰ کہ گاڑی کی رفتار کم ہونے لگی۔ میں نے یونیفارم اتار کر سلیپنگ سوٹ پہنا اور اسٹیشن پر گاڑی رکتے ہی نیچے اتر کے پاپا کے کمپارٹمنٹ میں پہنچا۔ وہ سیٹ پر لیٹے ہوئے بیڈ لیمپ کی روشنی میں کتاب پڑھ رہے تھے۔ ساوتری اوپر برتھ پر لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے دروازے پر دیکھ کر پاپا اٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے آداب عرض کر کے کہا۔ "راج کمار ونود آپ سے ملنے آئے تھے لیکن ٹرین اسٹارٹ ہو گئی اور مجھ سے مصافحہ کر کے واپس ہو گئے۔ بولے۔ اچھا۔۔۔۔؟ خیر تم اندر تو آؤ۔" میں نے کہا۔ "میرے کمپارٹمنٹ میں کوئی نہیں ہے پاپا۔" ساوتری نے سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن آپ اپنا سوٹ کیس اپنے کمپارٹمنٹ میں لے جائیں۔" میں نے پیچھے گھوم کر پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے ایک قلی کو اشارے سے بلا کر کہا۔ اندر جا کر وہ دونوں سوٹ کیس اٹھا لو اور لیڈیز سیکنڈ کلاس میں پہنچا دو۔" قلی کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا۔ ساوتری نے دونوں سوٹ کیس اس کو دے دیئے۔۔۔۔۔ میں نے کہا۔ "ساوتری۔۔۔۔ تم بھی لیڈیز کمپارٹمنٹ میں چلی جاؤ۔۔۔۔۔ سامان کے ساتھ کوئی ہونا چاہئے۔۔۔۔ مجھے پاپا سے چند باتیں کرنی ہیں۔" ساوتری قلی کے ساتھ چل دی۔ میں نے انہیں کمپارٹمنٹ میں پہنچایا۔ وہ کہنے لگے۔ "کرن۔۔۔۔۔ راجکمار ونود کا اسٹیشن پر آنا میری سمجھ میں نہیں آیا۔" میں نے کہا۔ "اس نے مجھے ابھی تک نہیں دیکھا

تھا اس لئے وہ صرف۔۔۔۔" پاپا نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "میں نے اس سے تمہارا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر اسے تمہارے متعلق کیسے معلوم ہوا؟" میں نے کہا۔ "اسٹیشن پر ان کا ایک مخبر ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس نے ٹیلی فون سے اطلاع دی ہو گی۔ دراصل یہ ایک چیلنج ہے پاپا۔۔۔۔ میں بمبئی سے شام کو ہی واپس ہو جاؤں گا۔" وہ چونک کر بولے۔ "کیوں؟ تمہیں اس سے کیا کہنا ہے؟"

میں نے سگریٹ نکالنے اور سلگانے میں جواب گول کر دیا۔ کہنے لگے۔ "بتاؤ کرن۔"

میں نے کش لے کر کہا کیا عرض کروں پاپا۔۔۔۔ لاکھوں کروڑوں کا حساب ہے جسے رائٹ آف نہیں کر سکتا۔ شردھام سے زیادہ پرچھائیاں تعاقب میں ہیں۔ جنھیں میں پیٹھ نہیں دکھا سکتا۔۔۔۔ اور پھر میری مسجد' مندر' گرجا' سبھی کچھ تو ولاس پور میں ہے جس سے منحرف نہیں ہو سکتا۔" بولے۔ "اچھا کرن ضد کر رہے ہو برخوردار ورنہ اس کا حل دشوار نہیں ہے۔ مسٹر ولسن سے بات کروں گا اوکے اب تم جاؤ۔۔۔۔ گاڑی چھوٹنے والی ہے۔۔۔۔ ساوتری اکیلی نہیں رہنی چاہئے۔" میں شب بخیر کہہ کر اپنے کمپارٹمنٹ کی طرف چل دیا۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ اسی وقت انجن نے سیٹی دی اور گاڑی آہستہ آہستہ سرکنے لگی۔ میں نے آگے بڑھ کر اپنے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا بولٹ چڑھاتے ہی ساوتری نے بانہیں پھیلا کر آغوش میں لے لیا اور پھر صبح کے پانچ بجے تک ٹرین کے ملبار پہنچنے تک ہمیں کوئی ہوش نہ رہا۔ گاڑی زمین کے بجائے خلاؤں میں سفر کر رہی تھی۔ کائنات کا ذرہ ذرہ مسکرا رہا تھا۔ فضاؤں سے نشاط انگیز موسیقی ابھر رہی تھی۔ ٹرین رکتے ہی ہم ایک دوسرے کی گرفت سے نکل کر سنبھلے۔ میں نے کھڑکی کھول کر ڈائننگ کار والے کو دو بریک فاسٹ لانے کا آرڈر دیا اور منہ ہاتھ دھو کر غسل خانے سے باہر آیا تو وہ ناشتے کی ٹرے کھڑکی پر رکھے کھڑا تھا۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر ٹرے اندر لے لی۔ ساوتری نے کھڑکی کو بند کر دیا اور ٹرے گود میں رکھ کر چائے بنانے لگی۔

چائے پینے کے بعد اس نے سیٹ کے نیچے سے ایک سوٹ کیس باہر نکال کر کھولا اور ایک ساڑی اٹھا کر میری طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "نعیم ڈارلنگ ادھر دیکھو۔۔۔۔ یشودھرا دیوی نے تمہیں سچ مچ کا پرنس بنا دیا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے معلوم ہے اسے بند کر دو۔۔۔۔ بمبئی پہنچتے ہی میرے ساتھ لائیڈس بنک چل کر لاکر میں رکھ دینا۔۔۔۔ اگر عقلمند ہو تو آدھا اپنے نام جمع کرا دینا۔"

ساوتری آنکھیں پھاڑ کر میری طرف دیکھنے لگی۔ میں نے اس کے ہاتھ سے ساڑی لے کر سوٹ کیس میں رکھتے ہوئے کہا۔ "شاید تمہیں یقین نہیں آیا ڈارلنگ۔" مسکرا کر کہنے لگی۔ "تم پر وشواس کرنا تو میرا دھرم ہے نعیم۔۔۔۔ لیکن میں یشودھرا دیوی سے وشواس گھات نہیں کر سکتی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ میں کہہ رہا ہوں ساوتری' یشودھرا

سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لائیڈس میں میرا بیلنس اتنا ہے کہ اس روپے کے جمع ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تم اب میری ہو تمہارے پاس بہت کچھ ہونا چاہئے۔"

اس نے سوٹ کیس بند کر کے مقفل کیا اور میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ میں اس کے بالوں میں انگلیاں پھرانے لگا۔ تھوڑی دیر آنکھیں بند کئے لیٹی رہی۔ پھر اٹھ کر بیٹھتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "نعیم مجھے تمہارے الفاظ کے خلوص پر کبھی شک نہیں ہوا لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ کیا کوئی انسان روپے سے اس قدر بے نیاز بھی ہو سکتا ہے کہ بغیر دیکھے کسی کو کہہ دے جاؤ آدھا تمہارا؟ تمہیں کیا معلوم اس میں کتنی دولت ہے؟"
میں نے ہنس کر کہا۔ "معلوم ہے---- اگر نہ معلوم ہو تب بھی تمہارے ہی پاس تو ہو گی---- اور تم میری ہو۔"

کہنے لگی۔ "ٹھیک ہے نعیم---- اگر ایسے نہ ہوتے تو تمہارے لئے راجکماریاں دیوانی نہ ہوتیں---- لیکن پھر بھی---- پھر بھی۔" وہ اپنی زبان اٹک جانے پر خود ہی ہنس دی۔ میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

بمبئی سینٹرل پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ کرنل پاپا اسٹیشن سے سیدھے آرمی ہیڈ کوارٹرز جا رہے ہیں اور وہاں سے فرصت ملنے پر شام کو کسی وقت اجیتا سے ملنے گرین جائیں گے۔ ظاہر ہے ساوتری ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹرس نہیں جا سکتی تھی اور اجیتا سے واقف تک نہ تھی اس لئے اس کے قیام کا انتظام مجھ ہی کو کرنا تھا۔ میں چکرا گیا۔ پاپا نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ "کرن---- ساوتری کے ساتھ تمہارا گرین جانا مناسب نہیں---- کسی اور ہوٹل میں ٹھہر جاؤ۔ میں شام کو گرین جانے سے پہلے تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا---- مجھے ٹیلی فون کر کے ہوٹل کا نام اور روم نمبر بتا دینا۔" میں نے کہا۔ "بہتر ہے۔" انہوں نے مصافحہ کیا اور آگے بڑھ کر ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ میں نے ان کو رخصت کیا اور ساوتری کو پلیٹ فارم کے قریب کھڑی ہوئی ایک ٹیکسی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ آگے بڑھتے ہی شوفر نے پچھلا دروازہ کھول دیا اور وہ بیٹھ گئی۔ قلی نے دونوں سوٹ کیس اور ہولڈال اندر رکھ دیئے۔ میں نے اس کو پے منٹ کیا اور شوفر سے ہوٹل میجسٹک چلنے کو کہہ کر ساوتری کے پاس بیٹھ گیا۔ ٹیکسی چل دی اسٹیشن سے باہر نکلتے ہی میں نے سگریٹ سلگایا اور کش لے کر ساوتری کی طرف دیکھا۔ وہ سیٹ کی پشت گاہ سے کمر لگائے آنکھیں بند کئے ری لیکس کر رہی تھی۔ اس کا بایاں ہاتھ میری کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ "نیند آ رہی ہے ساوتری؟" میں نے اس کا شانہ چھو کر کہا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور مسکرا کر کہنے لگی۔ "نعیم نہیں---- سوچ رہی ہوں اب کیا ہو گا؟"

"کیا ہو گا؟" میں نے کہا۔ "کیا ہونا چاہئے؟" وہ بولی۔ "میں یہ سوٹ کیس تمہیں

دینے آئی تھی۔ اس کے بعد مجھے اپنی بہن کے پاس گرگام بیک روڈ جانا تھا۔۔۔۔ لیکن اب تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ اور تم شاید آج شام کو ہی ولاس پور واپس ہو رہے ہو۔" میں نے اثبات میں سرہلا کر کہا۔ "اس سے تمہارے پروگرام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بینک میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کا کام ہے چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد تم اپنی بہن کے ہاں چلی جانا۔ میں پاپا اور چند دوستوں سے مل لوں گا اور پھر۔۔۔۔" اس نے بات کاٹ کر کہا۔ "کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں اپنے سوا کسی سے نہ ملیں" میں ہنس دیا۔ "ہو سکتا ہے صرف شام تک۔۔۔۔ میں نے کھڑکی سے سگریٹ باہر پھینکتے ہوئے کہا۔ "ٹیکسی نے ہارن بی روڈ سے بائیں جانب ٹرن لیا اور چند سیکنڈ میں میجسٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ میں دروازہ کھول کر باہر نکلا اور ساوتری کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کر کے ری سپشن کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ صدر دروازے سے گھومتے ہی میری نظر کاؤنٹر کے سامنے کھڑے ہوئے پارا گڑھ کے سیکرٹیری پر پڑی۔ میں نے چلتے چلتے رک کر سگریٹ نکالا اور سلگانے لگا۔ اتنی دیر میں ریسپ شسٹ نے بورڈ سے چابی اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دی اور وہ تھینک یو کہہ کر لفٹ کی طرف چل دیا۔ ریسپ شسٹ نے مسکرا کر میرے استقبال کیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اپارٹمنٹ بک کرانے کے بجائے کرنل ارجن سنگھ کا اپارٹمنٹ نمبر دریافت کیا۔ مقصد محض اس کو چکر میں ڈالنا تھا۔ میں پارا گڑھ کے سکرٹیری کی موجودگی میں یہاں نہیں رہ سکتا تھا۔ ریسپ شسٹ نے رجسٹر پر نظر ڈال کر کہا۔ "کیپٹن وہ ہمارے ہاں نہیں ٹھہرے۔" میں نے کش لے کر کہا۔ "انہوں میجسٹک کا نام ہی لیا تھا۔ شاید گرین پہنچ گئے ہوں۔۔۔۔ تھینک فار دی ٹربل۔" میں پلٹ کر دروازے کی طرف چل دیا۔ ٹیکسی کے قریب پہنچا تو ڈرائیور نے کہا۔ "صاحب آپ نے کمرہ ایڈوانس بک نہیں کرایا تھا کیا؟" میں نے سوار ہوتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال تھا اکاموڈیشن مل جائے گی۔ خیر چلو۔۔۔۔ پہلے لائیڈس بینک چلو۔" ڈرائیور نے انجن اسٹارٹ کر کے گیئر لگایا اور یو ٹرن لے کر ہارن بی روڈ کی طرف چلنے لگا۔ میں نے ساوتری کی طرف دیکھ کر کہا۔ "یشودھرا کا سوٹ کیس کھول کر جتنے نوٹ چاہو اپنے سوٹ کیس میں رکھ لو ساوتری۔" آنکھیں سیکٹر کر دیکھتی ہوئی بولی۔ "کہاں رکھوں گی؟" میں نے کہا۔ "بینک میں جمع کرا دینا۔ مجھے نیا اکاؤنٹ کھلوانے کی فرصت نہیں ہے ورنہ میں خود کرا دیتا۔" کہنے لگی۔ "پھر اپنے ہی اکاؤنٹ میں رہنے دو جب مجھے فرصت ہوگی چیک لے لوں گی۔" میں نے متعجب ہو کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گیا۔ وہ مجھ سے اونچی جا رہی تھی۔

ٹیکسی لائیڈس کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ میں سوٹ کیس لے کر اترا اور بینک میں داخل ہو گیا۔ منیجر نے دیکھتے ہی پہچان لیا اور اٹھ کر مصافحہ کیا۔ میں نے مزاج پرسی کے بعد پچھلے چیک کے متعلق دریافت کیا تو اس نے چند منٹ میں کاؤنٹ چیک کرا کے کہا۔ "آپ

کا کوئی چیک کیش نہیں ہوا۔" مجھے تعجب ہوا کہ مسٹر ولسن نے اس کو ابھی تک کیش کیوں نہیں کرایا۔ مینجر نے سوال کیا۔ "کس کے نام پر جاری کیا تھا آپ نے؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "بیرر تھا کوئی بھی پریزنٹ کر سکتا ہے۔ خیر آیئے میں اپنے لاکر میں کچھ رکھنا چاہتا ہوں۔" مینجر نے سیف کھول کر چابی نکالی اور میرے حوالے کر دی۔ میں نے والٹ روم میں جا کر لاکر کھولا اور سوٹ کیسے اٹھا کر اس میں ا... لاکر میں بند کر کے اسے دونوں چابیوں سے مقفل کیا اور خالی سوٹ کیس لے کر مینجر کے پاس آ کر اس کا۔ شکریہ ادا کر کے ایک چابی اس کو دی اور مصافحہ کر کے باہر نکلا۔

کرا فورڈ مارکیٹ پہنچ کر ہم نے ایک کیفے میں ناشتہ کیا اور مولجی جیٹھا کلاتھ مارکیٹ سے ساڑھیاں بلاؤز کا سیٹکس وغیرہ خرید کر ساڑھے گیارہ بجے کے قریب میں ساوتری کو گرگام بیک روڈ چھوڑ کر اسی ٹیکسی میں مالا بارہل روانہ ہو گیا۔

گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے پہنچ کر میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو پے منٹ کیا اور اٹیچی لے کر باہر نکلا۔ گارڈ نے سلیوٹ کر کے گیٹ کھول دیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ گارڈ روم کے سامنے پہنچا تو مجھے سارجنٹ آن ڈیوٹی نے سلام کیا۔ میں نے سیڑھیاں چڑھ کر ہولسٹر اور اٹیچی کیس اس کے حوالے کیا اور مسٹر ولسن کو اپنی آمد کی اطلاع دینے کو کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد وہ باہر آیا اور کہنے لگا۔ "سر وہ آپ سے خود بات کرنا چاہتے ہیں آیئے۔" میں اٹھ کر اندرونی کمرے میں گیا۔ یہاں موجود دونوں آف ڈیوٹی سولجرز کوٹ پہن کر بیلٹ وغیرہ باندھ رہے تھے۔ میں نے استفہامیہ نظروں سے سارجنٹ کی طرف دیکھا تو مسکرا کر بولا۔ "سر کوئی انڈین پرنس آ رہا ہے گارڈ سلامی کے لئے فال ان کی جا رہی ہے۔" میں نے "آئی سی" کہتے ہوئے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ "ہیلو سر کہتے ہی مسٹر ولسن نے کہا۔ "وکٹر چند منٹ میں ایچ ایچ پارا گڑھ یہاں پہنچ رہے ہیں۔ میں ابھی دو تین گھنٹے تم سے نہیں مل سکوں گا بہتر ہو گا کہ تم کلب میں جا کر کھانا وغیرہ کھاؤ۔" میں نے "بہتر ہے سر" کہہ کر ریسیور لٹکا دیا اور گارڈ روم سے نکل کر کلب کی طرف چل دیا۔

میں کلب کے گیسٹ ہاؤس میں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ ڈرائیو ان میں کاریں گزرنے کی آواز آئی۔ چند منٹ بعد اٹینڈنٹ سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کے آج مہاراجہ پارا گڑھ ایکسی لنسیز کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھا کر شام کی ٹرین سے واپس جا رہے ہیں۔ یہ میری معلومات کے لئے کافی تھا۔ میں نے اٹینڈنٹ کو شام کے چار بجے چھوٹا حاضری کے وقت جگانے کو کہا اور یونیفارم اتار کر بیڈ روم کا دروازہ بند کر کے بستر پر دراز ہو گیا۔

شام کے ساڑھے چار بجے جب کہ میں غسل اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو چکا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے ریسور اٹھا کر کان سے لگایا اور "گڈ ایوننگ مسٹر ولسن" کہا۔ ائیر پیس میں زنانہ آواز آئی۔ "نو وکی دس از کینتھ۔" میں نے ہنس کر مزاج پوچھا تو

کہنے لگی۔ "میں مسٹر ولسن کے بنگلے سے بول رہی ہوں ---- آ جاؤ وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں ---- یہ ای وکی اجیتا پاراگڑھ جا رہی ہے ---- ہارڈ لک فار یو ----"

میں نے ہنس کر کہا۔ "نہیں بے بی ---- کوئی فرق نہیں پڑتا ---- یہ محض اس کی سلامتی کے لئے سوچا گیا تھا۔ تمہیں بھی ایڈ جسٹ ہونے کا موقع مل جاتا ---- اوکے آ رہا ہوں ----" میں نے ریسیور رکھ دیا اور سگریٹ سلگاتا ہوا بولا۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے اطلاعی گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھی تو کینتھ اور مسٹر ولسن کا مشترکہ قہقہہ سنائی دیا گھنٹی بجتے ہی انہوں نے ہنستے ہنستے کہا۔ "کم آن ان وکی۔" میں پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوا تو دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہنس رہے تھے۔ میز پر تین گلاس اور اسکاچ کی نصف بوتل رکھی ہوئی تھی۔ میں نے سلام کیا تو بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگے۔ "وکی تم نے کینتھ کو کچھ زیادہ ہی جاننے کا موقع دے دیا۔" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "واقعی سر ---- یہ اگر چاہئے تو مجھے بلیک میل کر سکتی ہے۔" کینتھ ہنس دی۔ مسٹر ولسن نے گلاسوں کی طرف اشارہ کیا اور وہ انڈیلنے لگی۔ میں نے کہا۔ "میں آج شام کی گاڑی سے واپس جانے والا تھا لیکن ایچ ایچ پاراگڑھ کی وجہ سے رک جانا پڑا۔ مسٹر ولسن نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "واپس؟ تمہارا مطلب ہے ولاس پور؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "میں صرف کرنل پاپا کو سی آف کرنے آیا تھا میرا سامان وہیں پڑا ہوا ہے۔"

کینتھ نے گلاس اٹھا کر مسٹر ولسن کی طرف بڑھا دیا انہوں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کرنل نے مجھ سے کہا ہے کہ تمہیں واپس نہ جانے دیا جائے۔" میں نے گلاس اٹھا کر دونوں گلاسوں سے ٹکرایا اور "آپ کی صحت کے نام" کہہ کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ وہ بھی پینے لگے۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ "میں آپ سے ایسی توقع نہیں رکھتا کہ مجھے چیلنج سے پیٹھ پھرانے کی تلقین کریں گے۔" کہنے لگے۔ "کس نے چیلنج کیا تمہیں؟" میں نے گھونٹ لے کر کہا۔ "ایک نیا راجکمار پیدا ہوا ہے ونود ----" انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "جانتا ہوں ---- لیکن وہ اتنی معمولی چیز نہیں ہے کہ تم اس کو یا وہ تم کو صاف کر دے اور ملک میں ہنگامہ نہ ہو ----" میں نے گلاس خالی کر کے کینتھ کی طرف رکھتے ہوئے کہا۔ "سر لڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں ان سے ریزیڈنٹ ولاس پور کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔" مسٹر ولسن خاموش ہو گئے۔ کینتھ نے میرے گلاس میں انڈیل کر میری طرف بڑھا دیا۔ میں پینے لگا۔ انہوں نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "کوئی گارنٹی؟" میں نے کہا۔ "مائی ورڈ آف آنر۔" مسکرا کر بولے۔ "اوکے اور واپسی کب؟" میں نے کہا۔ "یہاں سے روانگی کے تین روز بعد ----" انہوں نے اوکے کہہ کر گلاس اٹھا لیا۔ میں نے کینتھ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تم گرین سے کب آئیں؟" کہنے لگی۔ "میں اجیتا کے ساتھ

پارا گڑھ جا رہی ہوں۔۔۔۔ کوئی پیغام؟" مسٹر ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "کیلی میش۔۔۔۔ ارے ہاں وکی۔۔۔۔ وہ تمہارا چیک۔۔۔۔" انہوں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر میرے ہاتھ میں دیا۔ اجیتا نے شکریے کے ساتھ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مہاراجہ پارا گڑھ نے ہزایکسی لنسی سے وعدہ کیا ہے کہ اگر اجیتا کو کسی قسم کا خطرہ ہو تو وہ خود اس کو بمبئی پہنچا دیں گے۔ مس کینتھ ان ہی کی درخواست پر جا رہی ہیں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "افسوس میں انہیں سی آف کرنے کو نہیں جا سکتا۔" وہ ہنس کر چپنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد کینتھ کو لینے کے لئے گاڑی آ گئی اور وہ اسٹیشن روانہ ہو گئی۔ میں مسٹر ولسن سے رخصت ہو کر کلب چلا آیا۔

رات کو کھانا کھانے کے بعد کینتھ کی موریس میں ہیڈ کوارٹرس گیا کرنل ہچکنس سے مل کر کلکتہ کے حالات معلوم کئے۔ انہوں نے دو روز قبل کرنل بشپ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ابھی تک وتمالا کا کوئی پتا نہیں چل سکا تھا۔ کیپٹن ہنٹرس اور انٹیلی جینس کے چند دیگر افسروں کے علاوہ مقامی خفیہ پولس کے افسر علاقے میں تحقیقات میں مصروف تھے۔ مجھے وتمالا کے اس طرح غائب ہو جانے پر حیرت تھی۔ اس مرتبہ ہچکنس نے مجھے کلکتہ جانے کے متعلق ایک لفظ نہ کہا۔ ان سے رخصت ہو کر میں کرنل پاپا سے ملا۔ مہاراجہ شردھام کے نام انہوں نے ایک خط لکھا جس میں رائل واپس کرنے اور اپنی دو روز بعد انگلینڈ روانگی کے متعلق لکھا تھا۔ وہ دیر تک مجھے ونود کے ساتھ ملاقات کے دوران اشتعال سے گریز کی تاکید کرتے رہے۔ آخر ساڑھے نو بجے میں نے ان سے اجازت طلب کی اور گورنمنٹ ہاؤس پہنچ گیا۔

دوسری صبح آٹھ بجے ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد میں نے مسٹر ولسن کو ٹیلی فون سے اپنی روانگی کی اطلاع دی اور گیارہ بجے والی ایکسپریس ٹرین سے ولاس پور جانے کے لئے اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایکسپریس میں پورا فرسٹ کلاس خالی تھا اس لئے ریزرویشن میں کوئی دقت پیش نہ آئی اور میں گاڑی میں سوار ہوا تو دس بھی نہیں بجنے پائے تھے۔ میں چار نشستوں والے کوپے میں تنہا تھا۔ سیکنڈ کلاس اور نچلے درجوں میں بہر کیف رش تھا۔ وقت گزارنے کے لئے میں نے بک اسٹال سے لائف اور ٹائمز آف انڈیا خریدا اور کھڑکی کے قریب بیٹھ کر پڑھنے لگا۔ وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ پلیٹ فارم پر مسافروں کا ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔ میں اخبار پڑھتے پڑھتے بار بار آنے جانے والوں پر نظر ڈال رہا تھا۔ ایک بار ایک عورت کو کتے کی زنجیر تھامے انجن کی طرف جاتے دیکھ کر تہمینہ سراج کا شک گزرا لیکن کچھ آگے جا کر اس نے پلٹ کر دیکھا وہ تہمینہ نہ تھی۔ ساڑھے دس بجے کے قریب ساوتری ریزریشن کلرک کے ساتھ پل سے اتر کر لیڈیز سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ کی طرف جاتی دکھائی دی۔ اس

کے ساتھ ایک قلی دو سوٹ کیس اور ہولڈال لیے ہوئے تھا۔ ریزرویشن کلرک کمپارٹمنٹ کے سامنے پہنچ کر رکا اور دروازہ کھول دیا۔ قلی نے اوپر چڑھ کر سامان رکھا۔ میری پشت ہونے کے باعث وہ ابھی تک مجھے نہ دیکھ سکی تھی لیکن جب قلی کمپارٹمنٹ سے نیچے اترا اور وہ اس کو پے منٹ کر کے گاڑی میں سوار ہونے لگی تو اچانک اس کی نظر مجھ پر پڑی اور وہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ "خوب" وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ کہنے لگی۔ "تو تم کل نہیں گئے کیپٹن۔" میں نے ہنس کر کہا۔ " اندر آؤ ---- میں تمہاری وجہ سے رک گیا تھا۔" وہ مسکرا کر اندر آ گئی اور بیٹھتی ہوئی بولی۔ "میرے پاس سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ ہے ---- اور ----" میں اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے نیچے اتر گیا اور ایک قلی کو بلا کر سیکنڈ کلاس سے سامان اپنے کمپارٹمنٹ میں منتقل کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرین چل دی میں نے تمام کھڑکیاں بند کر دیں اور اس کو اپنے رک جانے کی وجہ بتائی۔" کہنے لگی۔ "نعیم خدا کی قسم میں تمہارے خیال سے بے چین ہو کر چل نکلی ہوں۔ ونود بہت بیہودہ آدمی ہے' اس سے پہلے کہ وہ تم سے ملے مجھے راج محل میں ہونا چاہیے۔ بہت اچھا ہوا تم کل نہ جا سکے۔" میں نے اس کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا تو بگڑ کر کہنے لگی ---- "غیروں کی طرح بات نہ کرو نعیم ----" میں نے ہنس کر اس کو چوم لیا۔ دادر اسٹیشن پر ایک ٹکٹ ایگزامنر کو بلا کر میں نے اس کا ٹکٹ کنورٹ کرایا۔ اسٹیشن کے اسٹال سے سگریٹ خریدے۔ چند منٹ ٹھہرنے کے بعد گاڑی چل دی۔

شام کے پانچ بجے ٹرین ایک جنکشن پر ٹھہری تو ہمارا درجہ عین اپر کلاس گیٹ کے سامنے پہنچ کر رکا۔ ساوتری کھڑکی کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ کہنے لگی۔ "نعیم گیٹ کے سامنے ولاس پور اسٹیٹ کی ایک کار کھڑی ہوئی ہے۔" میں نے جھانک کر دیکھے بغیر اس کو کھڑکی سے ہٹ جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ولاس پور یہاں سے بائی روڈ صرف پچاس اکیاون میل ہے۔ ممکن ہے ونود نے میری تلاش میں آدمی بھیجے ہوں۔" ساوتری گھبرا کے پیچھے سرک گئی اور کہنے لگی۔ "کھڑکی بند کر دوں؟" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ یہ بتاؤ تم کو کوئی فوجی یا راج محل کا کوئی آدمی تو دکھائی نہیں دیا۔" اس نے سر ہلا کر کہا۔ "نہیں۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "پھر کوئی فکر نہ کرو وہ اندر آ کر نہیں دیکھ سکتے اور ریزرویشن لیبل پر کیپٹن وکٹر ہیرس لکھا ہوا ہے۔ کیپٹن نعیم نہیں ---- ولاس پور میں وکٹر ہیرس کو یشودھرا' سادھنا دیوی اور میجر دیش مکھ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ویسے بھی اب ڈیڑھ پونے دو گھنٹے میں ولاس پور پہنچ جائیں گے۔ اگر کوئی آیا بھی ہے اس کے لیے زیادہ تحقیقات کا چانس نہیں ہے۔" بولی یہ تو ٹھیک ہے لیکن ولاس پور اسٹیشن پر ہمیں ایک درجے میں سے اترتے ہوئے دیکھا جانا بھی تو خطرناک ہے۔" میں نے لاپروائی سے کہا۔ "ڈیم اٹ۔" اسی وقت گارڈ کی سیٹی سنائی دی اور گاڑی

چل پڑی۔ بمشکل پلیٹ فارم سے باہر نکلی ہو گی کہ کسی نے ہمارے کمپارٹمنٹ کی کھڑکی تھپتھپانی شروع کی۔ ساوتری نے میری طرف دیکھا۔ میں نے قصداً" کوئی نوٹس نہ لیا۔ ٹرین کی رفتار بڑھنے کا انتظار کرتا رہا۔ دروازہ مسلسل کھٹکھٹایا جاتا رہا اور اب "پلیز پلیز۔۔۔۔ دروازہ کھولئے" کی آوازیں بھی آنے لگی تھیں۔ گاڑی کے ڈسٹرکٹ سگنل سے نکلنے کے بعد اس کی رفتار بیس اور پچیس کے درمیان پہنچ چکی تھی۔ میں نے پستول ہولسٹر سے نکال کر سیفٹی کیچ چڑھایا اور کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ میری حیرت کی انتہا نہ تھی اور دروازے سے لٹکنے والے میجر برنی تھے۔ "برنی صاحب آپ؟" میری زبان سے بے ساختہ نکلا۔ میجر نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور بولے۔ "دروازہ تو کھولو ٹائیگر۔" میں نے کھڑکی سے اٹھ کر ساوتری کی طرف دیکھا وہ بولی بولے "اب نعیم؟" میں نے ٹوائیلٹ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ میں نے آگے بڑھ کر دروازے کا بولٹ سرکا کر کھول دیا۔ میجر برنی تھینک یو کیپٹن کہہ کر اندر آ گئے۔ میں نے سیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "شان نزول۔" مسکرا کر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "ہزہائی نس نے تمہارے استقبال کے لئے پچھلی ٹرین پر بھی تمہیں تلاش کیا۔ میں نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ہزہائی نس نے بھیجا آپ کو؟ کس تقریب میں؟" بولے پرنس ونود سے ہوشیار کرنے کے لئے۔۔۔۔ انہیں اطلاع ملی تھی کہ وہ اسٹیشن پر تمہیں چیلنج کرنے گیا ہے اور تم آج کی گاڑی سے واپس آ رہے ہو۔۔۔۔ ایک بات اور۔۔۔۔ لیکن وہ نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔ ساوتری تمہارے ساتھ نہیں کیا؟" میں نے باتھ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہے۔۔۔۔ لیکن برنی صاحب۔۔۔۔ کیا آپ کے خیال میں ونود اتنی بڑی طاقت ہے کہ ہزہائی نس اس سے گھبراتے ہیں؟" مسکرا کر بولے۔ "ظاہر ہے یا پھر میں جھوٹ بول رہا ہوں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "آپ سے جھوٹ بولنے کی توقع نہیں برنی صاحب لیکن۔۔۔۔ ونود؟۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا ہزہائی نس نے اس کو اتنی بڑی طاقت۔۔۔۔" ہاتھ اٹھا کر قطع کلام کرتے ہوئے بولے۔ "اس کو ولی عہد بنانے کا اعلان کر بیٹھے۔۔۔۔ اور اب فوجی اور سول حکام مہاراجہ کے بجائے اس کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔۔۔۔ خصوصاً" تمہارے معاملے میں۔۔۔۔ کل تمہارے سب سے بڑے دشمن دگمبر کمار کو بھی بلا لیا گیا ہے۔۔۔۔ حالانکہ ہزہائی نس نے اس کو ریاست میں داخلے کی ممانعت کر دی تھی۔۔۔۔ بہرکیف مختصراً" ان کا پیغام یہ ہے کہ تم برٹش کیمپ کے سوا کہیں ملاقات نہ کرنا۔۔۔۔" میں نے لاپرواہی سے کہا۔ "میں ہزہائی نس کی اطلاع اور آپ کی زحمت کا ممنون ہوں برنی صاحب۔۔۔۔ لیکن ونود جیسے تنکوں کو رکاوٹ سمجھ لینا میرے مشرب میں حرام ہے اور میرا مشرب۔۔۔۔ شاید آپ نے ڈیڈی سے ہزہائی نس کے الفاظ سنے ہوں گے۔۔۔۔" مسکرا کر بولے۔ "سنے ہیں بھئی۔۔۔۔ نعیم شہزادہ ہے لیکن ایسا

شہزادہ جس کے آگے پیچھے درباریوں کے بجائے لاشیں چلتی ہیں۔"
میں نے ہنس کر کہا۔ "شہزادے کے سوا سب کچھ حقیقت ہے۔۔۔ صرف لاشوں کی تعداد ان سے کہیں زیادہ ہے جو مہاراجہ کی نظر میں ہیں۔۔۔ اب اگر ان میں میری لاش کا بھی اضافہ ہو جائے تو کونسا فرق پڑ جائے گا۔۔۔ ہزہائی نس سے کہہ دیجئے۔۔۔ نعیم نے جو کچھ بویا ہے اسے کاٹنے سے نہیں ڈرتا۔۔۔ شکریہ۔۔۔ اور۔۔۔ اب یہ موضوع ختم۔۔۔ بتایئے ڈیڈی کا کیا حال ہے؟" بولے۔ "ٹھیک ہیں۔۔۔ لیکن وہ بھی ونود کی بیڈ بکس میں ہیں۔۔۔ گڈ بکس میں میں بھی نہیں ہوں۔۔۔ صرف ہوا کا رخ دیکھ کر چلنے کی وجہ سے۔۔۔ دونوں خوش ہیں۔"
میں نے "خوب" کہہ کر انہیں سگریٹ کیس دیا اور باتھ روم کے دروازے پر جا کر کھٹکھٹاتے ہوئے کہا۔ "ساوتری نکل آؤ بھئی اور وہ باہر نکل آئی۔ میں نے ہنس کر آہستہ سے کہا۔ "آداب عرض کرو۔" اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھا۔ سلام کرنے کی بجائے چلتے چلتے ٹھٹک کر رہ گئی۔ اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑ چکا تھا۔ میں نے اسکی حالت دگرگوں پا کر پلٹ کر دیکھا۔ میجر کے دونوں ہاتھوں میں پستول تھے اور وہ میری طرف تانے کھڑا تھا۔ چیخ کر بولا۔۔۔ "ہینڈز اپ۔" میں اس کو اس طرح رنگ بدلتے دیکھ کر سناٹے میں آگیا۔ ہاتھ اٹھانے کے بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ "ویل ڈن انکل۔" ساوتری سہم کر مجھ سے لپٹ گئی۔۔۔ "ہاتھ اٹھاؤ ورنہ شوٹ کر دوں گا نعیم۔" وہ پھر دہاڑا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "اے میرے ہم وطن یہ دھوکا آخر کس لئے؟ کیا ونود نے آدمی ریاست دینے کا وعدہ کر لیا ہے کہ تم۔۔۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "شٹ اپ۔" میں نے ساوتری کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔ "میجر اتنا خطرناک کھیل نہ کھیلو۔۔۔ مجھے شوٹ کر کے تم صرف چوبیں گھنٹے زندہ رہ سکو گے ولاس پور میں ریزیڈنٹ کو میرے آنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ میجر واٹسن اور لیفٹن اسٹیشن پر پہنچ گئے ہوں گے۔۔۔ تم ٹرین سے اترتے ہی گرفتار ہو جاؤ گے اور اگر کسی طرح نکل بھی گئے تو ہزہائی نس ریاست کو بچانے کے لئے تمہیں فوراً ریزیڈنٹ کے حوالے کر دیں گے۔ میں صرف ایک کیپٹن ہی نہیں۔۔۔ ہزایکسی لنسی کا فرزند خاص بھی ہوں۔"
ہملی نے اب مجھے "شٹ اپ" نہ کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا۔ میں آگے چلا۔ "یقین کرو میجر ولاس پور کوئی چیز نہیں۔۔۔ ں کئی کئی ریاستیں میرے پیچھے پیچھے پھرتی ہیں۔۔۔ برٹش کیمپ میں جا کر دیکھو میری قیام گاہ کے سامنے تمہیں ایک ریاست کے حکمراں کی رالز رائس کھڑی ہوئی ملے گی۔ میری موت اتنی آسان نہیں جتنی تمہیں بتائی گئی ہے۔" میری باتیں سن کر اس کی زبان کو تالا لگ گیا۔ میں نے اس کو نظر

انداز کر کے ساوتری کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ڈارلنگ تم اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ جاؤ برنی صاحب میرے انکل ہیں اور میرے ان کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ تم سے کوئی تعلق نہیں۔" وہ سیٹ پر جانے کے بجائے پھر مجھ سے لپٹ گئی۔ برنی نے نگاہیں جھکا لیں۔ میں نے اسکا ارادہ متزلزل ہوتے دیکھ کر کہا۔ "میجر اموشنل ہونے کی ضرورت نہیں اگر مرنے کو تیار ہو تو فوراً" مجھے شوٹ کر دو اور اگر ضمیر کے کچوکے برداشت نہیں کر سکتے تو دونوں پستول کھڑکی سے باہر پھینک دو اور نعیم کی رواداری کا مشاہدہ کرو۔"

برنی نے نگاہیں اٹھا کر میری طرف دیکھا اور دونوں پستول میرے سامنے پھینک دیئے۔۔۔۔ میں ساوتری کو سہارا دیتا ہوا پلٹنے لگا تو میجر برنی آگے بڑھ کر کہنے لگا۔ "نعیم میری جان۔۔۔۔ میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا۔۔۔۔ پستول اٹھاؤ اور مجھے گولی کا نشانہ بنا دو۔ برنی موت کا سامنا کرنے سے نہیں ڈرتا۔۔۔۔"

میں نے ہنس کر منہ پھرا لیا۔ ساوتری نے کہا۔ "بیٹھ جایئے میجر بات ختم ہو گئی۔" کہنے لگا۔ "ہاں ساوتری بائی۔۔۔۔ بات ختم ہو گئی لیکن میجر بھی ختم ہو گیا۔" میں نے کہا۔ "نان سینس۔۔۔۔ آپ بچ گئے میجر۔۔۔۔ اب پلیز اپنے پستول اٹھا کر جیب میں ڈالئے اور جو کچھ ہوا اسے بھول جایئے۔۔۔۔ میجر اسی طرح کھڑا رہا۔ میں نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر سامنے والی سیٹ پر بیٹھایا اور دونوں پستول اٹھا کر خالی کارتوس باہر پھینک دیئے۔ وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ میں نے پستول اس کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔ "میجر خدا کے لئے احساس ندامت سے مجبور ہو کر ڈیڈی کے سامنے اعتراف نہ کر بیٹھنا۔ مجھے بڑی شرمندگی ہو گی۔" میجر نے پھر سر جھکا لیا۔ میں نے سیٹ سے سگریٹ کیس لیا اور سلگا کر ساوتری کے قریب بیٹھ گیا۔ میجر کھڑکی کی طرف رخ کر کے غروب آفتاب کا منظر دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی ولاس پور کے قریب پہنچ کر آہستہ ہونے لگی۔ میں نے اٹھ کر کمپارٹمنٹ میں لائٹ کی اور کھڑکی سے سڑک کی روشنیوں کو پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کچھ دور چل کر گاڑی کی رفتار تیزی سے کم ہونے لگی اور آخر ہوم سگنل کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ میجر چونک کر سیٹ سے اٹھا اور دروازہ کھول کر بولا۔ "نعیم میں کمپارٹمنٹ تبدیل کر رہا ہوں۔۔۔۔ بہتر ہو گا اگر تم بھی اسٹیشن پر ساوتری کے ساتھ گاڑی سے اترتے نہ دیکھے جاؤ۔۔۔۔ خدا تمہاری حفاظت کرے۔" وہ گاڑی سے نیچے اتر گیا۔ میں نے دروازہ بند کر دیا۔ ساوتری نے کہا۔ "نعیم میجر نے ٹھیک کہا۔۔۔۔ ہمیں ایک کمپارٹمنٹ میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیا مجھے لیڈیز میں نہیں پہنچا سکتے۔" میں نے کہا۔ "تمہارے ساتھ سامان ہے میں برابر والے کمپارٹمنٹ میں جا سکتا ہوں۔" اس نے اٹیچی کیس اٹھا کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور میں دوسرے کمپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔

گاڑی ولاس پور اسٹیشن پر رکنے کے سے پہلے میں نے کیپٹن ہاورڈ اور لیفٹنٹ مائیکل

کو پلیٹ فارم پر کھڑے دیکھا۔ مجھے تعجب ہوا۔ مجھے معلوم ہوتا تھا مسٹر ولسن نے واقعی ریزیڈنٹ کو میرے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔ میجر برنی کو میں نے محض رعب ڈالنے کے لئے چکمہ دیا تھا۔ گاڑی رکتے ہی میں اٹیچی اٹھا کر نیچے اتر گیا اور دونوں افسروں سے مصافحہ کر کے رسمی باتیں کرتا ہوا ان کے ساتھ گیٹ سے باہر آیا۔ ٹکٹ کلکٹر ہمیں دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا اور ہیٹ اٹھا کر سلام کیا۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹکٹ نکالا اور اس کو دیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ نظریں ملتے ہی جھینپ کر سر جھکا لیا۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ گیٹ سے باہر چل دیا۔ سیڑھیوں سے چند قدم کے فاصلے پر رالز کھڑی ہوئی تھی۔ میں نے مسکرا کر ہاورڈ کی طرف دیکھا۔ کیمپ کا مغلی دروازہ اسٹیشن سے قریب ہی تھا اور اتنے فاصلے کے لئے سواری کا تکلف ضروری نہیں تھا لیکن شان و شوکت کا مظاہرہ ہی تو برطانوی استعمار کی جان تھا ــــــ اور پھر اس وقت تو ان کے ایک کیپٹن اور ریاست کے یوراج کے درمیان سرد جنگ جاری تھی۔ اس لئے رالز کی زیادہ سے زیادہ نمائش بالکل فطری تھی۔ ہاورڈ میرے مسکرانے کی وجہ سمجھ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ کھولا اور مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مائیکل اگلا دروازہ کھول کر وہیل پر بیٹھ گیا۔ گاڑی میں سوار ہوتے ہی میں نے ہاورڈ کو سگریٹ دیا اور دونوں نے سلگا کر کش لیا۔ اسی وقت میجر برنی سیڑھیاں اتر کے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی کورٹینل کار میں سوار ہوا۔ میں نے قصداً" اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ مائیکل نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی بیک کر کے کیمپ کی طرف گھمائی۔ میں نے بیک ویو مرر سے کورٹینل کو یو ٹرن لے کر تیزی سے شہر کی طرف جاتے دیکھا اور مائیکل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "ایک منٹ لیفن۔" مائیکل نے بریک لگا کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ کیپٹن ہاورڈ نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "کیا ہے کیپٹن؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "ذرا ایک دوست کو لفٹ دینا ہے ــــ راج محل تک ــــ کیا کہتے ہو؟"

ہاورڈ نے سگریٹ کو جھٹکا دے کر راکھ جھاڑی اور مسکرا کر بولا۔ "کم آن وہیر از شی۔" میں نے کہا۔ "اسٹیشن پر ــــ لیکن تم نے شی کیسے سمجھ لیا؟" اس نے مائیکل کو اسٹیشن کی طرف واپس چلنے کا اشارہ کیا اور کہنے لگا۔ "وکٹر تم ابھی بچے ہو ــــ" مائیکل نے گاڑی بیک کر کے پھر وہیں لا کر روک دی۔ ٹرین ابھی پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی تھی۔ میں کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور گیٹ کے سامنے پہنچ کر پلیٹ فارم پر نظر ڈالی ساوتری ٹرین سے اتر رہی تھی۔ میں نے اس کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور گاڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ چند سیکنڈ میں وہ قلی کے ساتھ سیڑھیوں سے اتر کے کمپاؤنڈ میں آ گئی۔ میں نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔ "گاڑی میں بیٹھ جاؤ ــــ میں تمہیں راج محل چھوڑنے چل رہا ہوں۔" سرگوشی کے لہجے میں کہنے لگی۔ "میں تمہاری دشمن نہیں ہو نعیم ــــ خدا کے لئے کیمپ جاؤ ــــ ہو سکتا ہے میں یشودھرا کو لے کر تمہارے پاس پہنچوں۔" میں نے

اس کی بات کو نظر انداز کر کے قلی سے کہا۔ "سامان کار میں رکھ دو۔" قلی نے دونوں سوٹ کیس لگیج بکس میں رکھ کر ہولڈال ان کے اوپر رکھ دیا۔ ساوتری سر جھکا کر ہاورڈ کے قریب بیٹھ گئی۔ ہاورڈ نے پیک کیپ اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کیا اور قلی کو پے منٹ کر دیا۔ گاڑی چلتے ہی ساوتری نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "اتنا خطرناک کھیل کیوں کھیل رہے ہو نعیم۔۔۔۔ کیا میں اتنی بڑی چیز ہوں؟" میں نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "ہاں تم اتنی بڑی چیز ہو۔۔۔ اور خطرہ؟ یہاں خطرہ میں صرف میں ہوں۔۔۔۔ تم نے اب تک جو کچھ دیکھا وہ بہت کم تھا۔ وہ سر جھکا کر خاموش ہو گئی۔ میں نے ہاورڈ کو مخاطب کر کے کہا۔ "کیپٹن ہم میجر برنی کے بنگلے چل رہے ہیں۔" ہاورڈ نے مسکرا کر کہا۔ "رائٹو کیپٹن۔" ساوتری نے آہستہ سے کہا۔ "برنی۔" میں نے کہا۔ "نہیں۔۔۔۔ اس کے نام پر صرف گیٹ سے گزرنا ہے۔۔۔۔ تمہیں راج محل کے پورٹیکو میں ڈراپ کر کے میجر دلیش مکھ کے بنگلے جائیں گے۔ یشودھرا سے کہنا۔۔۔۔ مجھے وہیں رنگ کرے۔" وہ سر جھکا کر خاموش ہو گئی۔ مائیکل نے ڈرائیو کرتے کرتے سوئچ دبا کر کھڑکیوں پر بلائنڈز چڑھا کر لائٹ ڈم کر دی۔

گیٹ کے سامنے گاڑی پہنچتے ہی گارڈ نے گیٹ کھول کر بندوق سے سلامی دی۔ مائیکل نے سر کے اشارے سے جواب دیا اور رکے بغیر راج محل کے صدر دروازے کے سامنے پہنچ کر پورچ میں گاڑی روک دی۔ ہاورڈ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ پہرے دار نے اس کو دیکھ کر پریزنٹ آرمز کیا۔ اس کے ساتھ ہی مائیکل بھی باہر نکلا۔ گارڈ انچارج نے باہر نکل کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ "حکم صاحب بہادر" ساوتری جھک کر گاڑی سے باہر نکلی۔ میں نے کونے میں بیٹھے بیٹھے ہاورڈ کو لگیج بکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا۔ "میڈم کا سامان نکلواؤ اور میجر برنی کو فون کر کے اطلاع دو کیپٹن ہاورڈ ملنے کے واسطے آ رہا ہے۔" دو سپاہیوں نے لگیج بکس سے سامان نکالا اور ساوتری کو ساتھ لے کر لفٹ کی طرف چل دیئے۔ انچارج ٹیلی فون کرنے کے لئے گارڈ روم میں چلا گیا۔ میدان خالی دیکھ کر میں نے مائیکل کو اشارے سے وہیل پر بلا کر کہا۔ "لیفن اگر ٹیلی فون پر اوٹ پٹانگ جواب ملے تو تم گاڑی کو سیدھے میجر دلیش مکھ کے بنگلے لے چلنا۔" وہ "بہتر ہے" کہہ کر وہیل پر بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ ہاورڈ نے اس کے قریب آ کر کہا۔ "کیا ہے مائیکل؟" مائیکل کچھ کہنے لگا تھا کہ انچارج کمرے سے باہر نکل کر کہنے لگا۔ "سر میجر برنی اے ڈی سی چیمبرز میں چند فوجی افسروں کے ساتھ اے پی آر سے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ آپ ان سے وہیں جا کر مل لیں۔" مائیکل نے کہا۔ "کیا میجر دلیش مکھ بھی وہیں ہیں۔" انچارج نے جواب دیا۔ "جی نہیں وہ اپنے بنگلے پر ہیں۔" ہاورڈ نے مسکرا کر کہا۔ "ٹھیک ہے پھر ہم ان کے پاس جا رہے ہیں۔" انچارج نے "اوکے سر" کہہ کر سلیوٹ کیا۔ ہاورڈ نے اس کی توجہ گاڑی کی طرف پا

کر مائیکل کو سرکنے کا اشارہ کیا اور وہیل پر بیٹھ کر گاڑی بیک کی۔
ہاورڈ نے گاڑی سے اتر کے دروازے کی اطلاعی گھنٹی بجائی تیسری گھنٹی پر پرب نے جیفری میں آ کر دروازہ کھولا اور ہاورڈ کو سلام کیا۔ اس نے کہا۔ "میجر دیش مکھ سے کہو کیپٹن ہاورڈ۔۔۔۔۔" پرب نے سر جھکا کر کہا۔ "آیئے نا صاحب بہادر میجر صاحب اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں۔" ہاورڈ نے مسکرا کر ہماری طرف دیکھا اور اندر داخل ہو گیا میں نے مائیکل کو اشارہ کیا اور دونوں گاڑی سے اتر کے ان کے پیچھے پیچھے بنگلے میں داخل ہو گئے۔ مجھے دیکھ کر میجر دیش مکھ سراپا حیرت تھے۔ کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے پھر مسکرا کر آگے بڑھے میں نے سلیوٹ کر کے ان سے مصافحہ کیا۔ انگریز دوستوں کی موجودگی میں نہ انہیں ڈیڈی کہہ سکتا تھا نہ بغل گیر ہو سکتا تھا۔ انہوں نے مائیکل سے مصافحہ کیا اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سوال کیا۔ "کب آئے کیپٹن؟" میں نے کھڑے کھڑے جواب دیا۔ "ابھی ابھی پہنچا ہوں اور صرف آپ کو یہ کہنے آیا ہوں کہ شام کا کھانا آپ میرے ساتھ ریزیڈنسی میں کھائیں گے۔" میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کرسی پر دباتے ہوئے ہاورڈ کی طرف دیکھ کر بولے۔ "پلیز سٹ ڈاون کیپٹن ہاورڈ۔۔۔۔۔"
میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "سر یہاں کے حالات کچھ خطرناک نہیں کیا؟"
بولے۔ "ہیں لیکن اب جب کہ تم آ ہی گئے ہو تو جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔ پرب!"
پرب دوڑتا ہوا آ گیا۔ کہنے لگے۔ "دروازہ بند کر دو اور کچن کی پوزیشن بتاؤ۔۔۔۔۔"
وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ میں نے اس کو جیفری کی طرف گھما دیا۔۔۔۔ وہ سر جھکا کر دروازہ بند کرنے چلا گیا۔ میں نے مرہٹی میں کہا۔ "آپ ہمیں ڈرنک کی آفر کر سکتے ہیں۔۔۔۔ وہ بھی بیڈ روم میں لے جا کر تاکہ میں یہاں آ کر اپنی کال اٹینڈ کر سکوں۔" انہوں نے سگریٹ کیس اٹھا کر ہاورڈ کی طرف بڑھایا۔ مائیکل کو دیا میرے سامنے کیا۔ ہم نے سگریٹ کھینچ کر ہونٹوں میں دبائے۔ لائٹ دیتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگے۔ "اوکے کیپٹن۔۔۔۔ ڈرنک تو کر سکتے ہو نا؟" میں نے ہاورڈ کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرایا۔ میجر دیش مکھ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے۔ "کم آن۔۔۔۔ دس منٹ میں کوئی طوفان نہیں آتا کیپٹن۔۔۔۔ اور آتا ہو تو آ جائے۔۔۔۔" ہم اٹھ کر ان کے ساتھ بیڈ روم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے خود الماری کھول کر بوتل اور گلاس نکالے۔۔۔۔ کھڑے کھڑے گلاسوں میں انڈیلی اور ہزہائی نس کی صحت کا جام تجویز کر کے پینے لگے۔ ایک گھونٹ لے کر کہنے لگے "کیپٹن آج کل ہزہائی نس تمہاری ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "سر مجھے یقین ہے۔۔۔۔ میں کل صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔" سر جھکا کر بولے۔ "کیپٹن وا تا ورن بھینکر روپ دھار چکا ہے۔ ونود کو نامزد کرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو کچھ بیمار محسوس کر رہے ہیں۔۔۔۔ امید ہے سمجھ گئے ہو گے۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ دو

تین لمبے گھونٹ لے کر گلاس میز پر رکھا اور یکس کیوزمی کہہ کر ڈرائنگ روم کی طرف چل دیا۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی گھنٹی پر دوسری طرف ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی "ہیلو۔" میں نے ریسیور کو چوم کر کہا۔ "نعیم---- آج آٹھ بجے چغتائی صاحب کے ہاں دعوت نہیں آپ کی۔" بولی "اطلاع مل گئی---- لیکن میں ریزیڈنٹ کے بنگلے جا رہی ہوں---- ڈیڈی کے ہاں زیادہ دیر نہ ٹھہرنا نعیم۔" میں نے ایز یو پلیز کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور بیڈ روم میں پہنچ گیا۔ وہ دوسرا جام پی رہے تھے۔ میرے گلاس میں بھی دو پیگ پڑی ہوئی تھی۔ میں نے کھڑے کھڑے پینی شروع کر دی۔ گلاس خالی ہوتے ہی اپنے ساتھیوں کو اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ " اوکے سر اب اجازت----" اٹھتے ہوئے بولے۔ "اوکے کیپٹن---- میں دس بجے اسٹیشن پہنچ رہا ہوں۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ہاتھ ملایا۔ وہ دروازے تک ہمیں رخصت کرنے آئے۔ ہم گاڑی میں سوار ہو کر گیٹ کی طرف چل دیئے۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی ہاورڈ نے ہنس کر کہا۔ " گڈ اپ۔" میں نے کہا۔ "نہیں کیپٹن وہ اور بات تھی---- میں میجر واٹسن کو فون کرنے گیا تھا کہ ذرا لیٹ پہنچیں گے لیکن ان سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔" کہنے لگا۔ "ہاورڈ بے وقوف نہیں ہے یور ایکسی لنسی" مائیکل نے گردن گھما کر کہا۔ "میرا بھی یہی خیال ہے سر۔" میں خاموش ہو گیا۔ ہاورڈ نے سگریٹ نکال کر بڑھایا اور لائٹ دیتے ہوئے میری طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

میرے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اردلی برآمدے میں ٹہل رہا تھا۔ ہم گاڑی سے اتر کے اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے کہنے لگا۔ "سر میجر واٹسن صاحب نے کہا ہے آپ یہاں پہنچتے ہی انہیں فون کریں۔" میں نے ہاورڈ کی طرف دیکھا۔ اس نے میرا مقصد سمجھ کر ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے کہا---- "سر ہم پہنچ گئے ہیں وکٹر کے ساتھ ان کے ایک دوست بمبئی سے آئے تھے انہیں راج محل پہنچانے میں کچھ لیٹ ہو گئے ہیں---- ہاں صحیح سالم ہیں سر---- بہتر ہے کہہ دیتا ہوں آپ آرام کریں صبح مل لیجئے گا۔"

ریسیور کریڈل پر رکھ کر کہنے لگا۔ "تھینک گاڈ---- اب تو تمہارا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میجر واٹسن کہہ رہے ہیں وکٹر کی گاڑی لاک کر کے چابی لے لو۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "لے لو چابی مجھے کہیں نہیں جانا۔" مائیکل نے چابی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو کیپٹن۔" میں نے اٹھ کر اردلی کو بلایا اور کھانا لانے کو کہا۔ ہاورڈ نے مسکرا کر کہا۔ "تھری ڈنر اور کوارٹر اسکاچ۔" اردلی سر جھکا کر چلا گیا۔ میں ہاتھ منہ دھونے کے لئے غسل خانے کی طرف چل دیا۔

ہم کھانا کھانے کے بعد کافی کی آخری پیالی پی رہے تھے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی۔

ہاورڈ نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ "ہیلو گڈ ایوننگ سر" کہا اور ریسیور میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ریزیڈنٹ" میں نے ریسیور لے کر "کیپٹن نعیم سر" کہا۔ دوسری طرف سے ریزیڈنٹ نے کہا۔ "کیسے ہو کیپٹن!" میں نے کہا۔ "بالکل ٹھیک —— تھینک یو سر —— سلام کے لئے حاضر ہو سکتا ہوں۔" ہنس کر کہنے لگے۔ "فوراً" آ جاؤ —— ہزہائی نس تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ہمارے آنے کی اطلاع کیسے ہو گئی —— اتنی جلدی؟" میں نے ہاورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر ایکس پلین کروں گا۔" بولے۔ "اوکے چلنا شروع کرو ایک منٹ میں پہنچ جاؤ۔" میں نے ریسیور رکھتے ہوئے پھر ہاورڈ کی طرف دیکھا اور انتظار کرنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا۔

ریزیڈنٹ کے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ سامنے والے صوفے پر اسی طرف رخ کئے بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی "کم آن ان" کہہ کر اٹھے۔ میں نے اندر داخل ہو کر سلیوٹ کیا۔ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ٹیلی فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "شاید تمہیں ابھی ملنا چاہتے ہیں —— جانا چاہو گے۔" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "بشرطیکہ آپ اجازت دیں۔" وہ بولے۔ "اچھا پہلے بات کرو —— وہ یقیناً تمہاری حفاظت کے سلسلے میں مجھ سے بات کریں گے۔" میں نے "بہتر ہے" کہہ کر ریسیور اٹھایا اور کان سے لگایا۔ آواز آئی "ہیلو ٹائیگر" میں نے کہا "پالاگن یور ہائی نس۔" بولے۔ "میں تم سے ابھی ملنا چاہتا ہوں ٹائیگر —— ہزہائی نس کی گاڑی بھیج رہا ہوں —— ڈرائیور کا نام شمیم ہے —— شمیم سنتے ہی گاڑی میں بیٹھ جانا —— آ رہے ہو نا؟" میں نے کہا۔ "یور ہائی نس اس سوال کی ضرورت نہیں تھی —— آپ گاڑی بھیجئے۔" کہنے لگے۔ "گاڑی آ رہی ہے —— تمہیں شمیم کے ساتھ گیٹ کے بائیں جانب والے ویٹنگ روم میں جانا ہے۔ اچھا فون ریزیڈنٹ کو دے دو۔" میں نے آداب عرض کر کے ریسیور ریزیڈنٹ کو دے دیا انہوں نے چند جملے تبدیل کرنے کے بعد" اوکے یور ہائی نس گڈ نائٹ کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "سٹ داؤن کیپٹن۔" میں تھینک یو سر کہہ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ سرگوشی کے لہجے میں کہنے لگے۔ "تمہیں صبح کے چھ بجے تک وہیں رہنا ہے نعیم —— چھ اور سات بجے کے درمیان انہوں نے کیمپ پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ کچھ سمجھ سکتے ہو کیا وجہ ہو سکتی ہے؟" میں نے کہا۔ "نو سر ——" انہوں نے اس کے سوا کچھ نہیں بتایا کہ ڈرائیور کا نام شمیم ہے اور شاید مجھے انڈر گراونڈ راستے سے راج محل میں لے جایا جائے ——!" انہوں نے پائپ کا کش لیا اور خاموش ہو گئے۔ چند سیکنڈ بعد اٹھے اور دروازے کا پردہ کھینچ کر کمرے میں ٹہلنے لگے۔ میں بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگے "کیپٹن پستول تو ہے نا تمہارے پاس؟" میں نے کہا۔ "ہے لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے سر —— ہزہائی نس جہاں تک میں سمجھتا ہوں —— ولود سے خطرہ محسوس

کرتے ہیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے ہزایکسی لنسی کو کوئی لیٹر وغیرہ دیں۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "
شاید۔۔۔۔ شاید ایسا ہی ہے۔۔۔۔ مائیکل کو لے جانا چاہو گے؟" میں نے کہا۔ "نو سر۔"

دروازے پر کار رکنے کی آواز آئی۔ میں نے پردہ سرکا کر دیکھا گاڑی سے ہارن کی آواز آئی۔ میں گڈ بائی سر کہہ کر باہر نکلا۔ گاڑی کے قریب پہنچتے ہی ڈرائیور نے پچھلا دروازہ کھول دیا۔ میں نے دروازہ بند کر کے اگلا دروازہ کھول کر کہا۔ "ویل۔" ڈرائیور نے آہستہ سے کہا۔ "شمیم یورایکسی لنسی۔" میں نے اس کے برابر میں بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا وہ چسٹر پہنے ہوئے تھا۔ گلے میں مفلر پڑا ہوا تھا۔ ڈیش بورڈ لیمپ کی سرخ روشنی میں اس کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ دکھائی دے رہا تھا۔ میری نگاہیں اس پر جم گئیں۔ اس نے گیئر لگاتے ہوئے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور گاڑی کو یو ٹرن دے کر گیٹ کی طرف بڑھایا اس کی شخصیت میں کچھ ایسی کشش تھی کہ میرا دل خود بخود اس سے باتیں کرنے کو چاہنے لگا۔ گیٹ کے دائیں جانب ٹرن لینے میں اس کے ہاتھوں کی غیر ماہرانہ تیزی دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ وہ پیشہ ور ڈرائیور نہیں ہے۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ؟ اس کے ہاتھ ایک سخت کوش مردانہ جسم کا حصہ نہیں معلوم ہو رہے تھے۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "شمیم۔" میرے دل نے اسے ڈرائیور کہہ کر مخاطب کرنا گوارا نہ کیا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ " یورایکسی لنسی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "محض ایک کیپٹن ہوں شمیم۔۔۔۔ تم مجھے کیپٹن نعیم کہہ سکتے ہو۔" اسی دبے ہوئے لہجے میں بولا۔ "مجھے آپ کا نام پتا ہے۔"

تانگوں اور سائیکلوں سے گاڑی نکالنے میں ایک بار پھر اس نے اسٹیر کرنے میں اسی تیزی کا مظاہرہ کیا۔ جس میں خود اعتمادی کا فقدان تھا پل سے گزرتے ہی میں نے مسکرا کر کہا۔ "شمیم تمہاری ڈرائیونگ کی طرح تمہاری آواز آواز لہجے میں بھی احتیاط کا عنصر بہت زیادہ ہے۔۔۔۔ ایسا کیوں؟" اس نے مسکرا کر ذرا اونچی آواز میں کہا۔ "آپ ایسا محسوس کر رہے ہیں یور۔۔۔۔"

"ہاں۔" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "گاڑی کو ایکسٹریم لیفٹ پر لے کر روک دو۔۔۔۔" اس نے خاموشی سے میرے حکم کی تعمیل کر دی۔ گاڑی رکتے ہی میں دروازہ کھول کر باہر نکلا اور گھوم کر دائیں طرف آ کر کہا۔ "اس طرف سرک جاؤ میں تمہیں ڈرائیو کروں گا۔" اس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور جگہ خالی کر دی۔ میں نے وہیل سنبھالا اور دروازہ بند کر کے گاڑی اسٹارٹ کی۔ چند قدم چلنے کے بعد میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اس قدر کانفیڈنس ہونا چاہئے شمیم۔" میں ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر سکتا ہوں اور دوسرے سے۔۔۔۔ اگر تم چسٹر اور مفلر اتار ڈالو تو تمہیں اٹھا کر گود میں بٹھا سکتا ہوں۔"

"یورایکسی لنسی۔" اس نے قریب قریب چیخ کر کہا اور نظریں جھکا لیں۔ میں نے ہنس کر گیئر بدلنے شروع کئے۔ گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔ میں نے راج محل روڈ سے مدھوساگر بھون کی طرف ٹرن لیا تو اس نے گھبرا کر میری طرف دیکھا۔ میں نے سگریٹ کا کش لے کر پھینکتے ہوئے کہا۔ "میرا دل چاہتا ہے اس تاروں بھری رات میں تمہارے ساتھ مدھوساگر کے کنارے پیدل سفر کروں لیکن یہ بتاؤ مس ہو یا مسز۔" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تھوڑی دور چل کر گاڑی آہستہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں تم سے پوچھ رہا ہوں شمیم" اس نے نگاہیں جھکا کر کہا۔ "یہ آپ کو ہزہائی نس بتائیں گے یور۔۔۔۔" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "نعیم۔" اس نے مسکرا کر کہا "نعیم۔" میں نے گاڑی روک کر بیک کرتے ہوئے کہا۔ "چلو پھر ہزہائی نس سے ہی پوچھیں گے۔"

گاڑی گیٹ اور سلامیوں سے گزر کے ویٹنگ روم کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ شمیم نے مجھے گاڑی سے باہر آنے کا اشارہ کیا اور چابی نکال کر دروازہ کھولا۔ دونوں اندر داخل ہوئے۔ اس نے دروازہ بند کر کے لاک کیا اور دوسرے کمرے سے سرنگ میں داخل ہو کر آگے آگے چلنے لگی۔ یہاں ہر دس قدم پر ایک بلب روشن تھا اور اس ہلکی روشنی میں وہ مجسم قہر نظر آ رہی تھی۔ مفلر گاڑی میں اتار چکی تھی۔ اس کے بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ مجھے وہ صورت آشنا معلوم دے رہی تھی لیکن یاد نہیں آ رہا تھا کہ کب اور کہاں دیکھا تھا وہ رکی اور چوکھٹ کا پینل ہٹا کر بٹن تلاش کرنے لگی۔ مجھے معلوم تھا ہم کہاں کھڑے ہوئے ہیں اور اس نے بٹن پر انگلی رکھ کر دبائی اور دروازہ آہستہ آہستہ کھل گیا۔ اب ہمارے سامنے وہی جانی پہچانی خفیہ لفٹ تھی جو کبھی مجھے ہزہائی نس کے سٹنگ روم سے روپا کے اپارٹمنٹ میں پہنچا چکی تھی۔ میرے دل و دماغ پر افسردگی چھا گئی۔ میں نے سر جھکا لیا۔ شمیم نے مجھے اندر لے جا کر دروازہ بند کیا اور بٹن پر انگلی رکھ کر کہنے لگی۔ "یور۔۔۔ سوری نعیم۔۔۔ ہزہائی نس بیمار ہیں۔ پلیز ایسی کوئی بات نہ ہونے دینا کہ انہیں صدمہ پہنچے۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان کے لئے اب بھی بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے ہو۔" میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "چلو۔۔۔ میں واقعی ایک استثناء کے سوا ان کے لئے ہنس کر سب کچھ کر سکتا ہوں۔" وہ چونک کر میرے چہرے کی طرف دیکھنے لگی میں نے ہنس کر اس کی انگلی پر انگلی رکھ کر دبا دی۔ لفٹ آہستہ آہستہ اوپر جانے لگی۔

لفٹ چوتھی منزل پر رکی۔ میں نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پانچویں منزل پر روپا کے اپارٹمنٹ میں جانا میرے لئے ممکن نہ تھا۔ شمیم نے دروازہ کھولا اور ہم کلوک روم کی بھول بھلیوں سے نکل کر نشست گاہ میں آ گئے۔ سامنے ہی مہارانی اور ہزہائی نس صوفوں پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے سلیوٹ کر کے باری باری جھک کر دونوں کے

گھٹنوں کو ہاتھ لگائے۔ مزاج پرسی کے بعد ہزہائی نس نے سامنے والے صوفے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "بیٹھ جاؤ نعیم ---- اور تم بھی شمیم۔"

میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ اسی صوفے پر شمیم بھی دوسرے سرے پر بیٹھ گئی۔ مہارانی نے مسکرا کر کہا۔ "شمیم کو پہچانتے ہو نعیم؟" میں نے جواب دیا۔ "نہیں یورہائی نس آج سے پہلے کبھی دیکھا ہو ایسا یاد نہیں پڑتا۔" بولیں۔ "اپنے چغتائی صاحب کی لڑکی ہیں۔ ڈاکٹری کے چوتھے سال میں تعلیم پا رہی ہیں۔" میں نے شمیم کی طرف دیکھ کر کہا۔ "مجھے خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔" وہ مسکرا کر بولی۔ "مجھے بھی خوشی ہوئی۔" ہزہائی نس نے پیچھے کی طرف دیکھ کر کہا۔ "پرمیلا ٹائیگر کو سگریٹ دو اور جا کر چائے لاؤ۔" پرمیلا نے سگریٹ ٹرے لا کر میرے سامنے رکھ دیا اور چائے لانے چلی گئی۔ مہارانی نے کہا۔ "نعیم یہ شمیم اب ہماری بیٹی ہے۔ اس کی شادی ہم کریں گے۔" میں نے کہا۔ "یہ مس شمیم کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے یورہائی نس۔"

شمیم اٹھ کر چل دی۔ مہارانی نے مسکرا کر کہا۔ "اچھا جاؤ ---- اب سچ مچ کی بیٹی بن کر آؤ تمہیں ہمارے ساتھ چائے پینا ہے۔" پھر مجھ سے کہنے لگیں "چغتائی صاحب سے بہت مشکل سے یوں سمجھو زبردستی چھینی ہے۔"

اب کچھ کچھ میری سمجھ میں آنے لگا۔ ٹرے سے سگریٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "آپ کی محبت کی کوئی حد نہیں ہے یورہائی نس" مسکرا کر کہنے لگیں۔ "یہ تم نے سچ کہا نعیم دنیا کو جتنا پریم اور نیائے ہم نے دیا ہے شاید ہی کسی پرنس نے دیا ہو۔"

"میں اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہوں یورہائی نس۔" میں نے اعتراف کیا۔

"نعیم۔" ہزہائی نس نے کہا۔ "سگریٹ نہیں سلگا رہے۔" میں نے لائٹر اٹھا کر ان کے حکم کی تعمیل کی۔ وہ آگے چلے۔ "تمہیں تعجب ہو گا۔ پچھلی مرتبہ ہم نے تمہیں نہیں بلایا نعیم۔" وہ دوسری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا۔ "مجھے بدلے ہوئے حالات کا علم ہے یورہائی نس ---- اور یقین فرمائیے ---- ان کا حل اتنا دشوار نہیں ہے ---- آپ اطمینان رکھئے ---- بہت جلد ہو جائے گا۔" کہنے لگے۔ "ہمیں تم سے یہی توقع تھی نعیم لیکن ہم تمہیں یہاں دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔"

"میں آپ کے چرنوں میں ہوں یورہائی نس۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "لیکن میرا یہاں نہ ہونا ولاس پور کے مفاد میں ہے۔ میں کل شام کو بمبئی واپس جا رہا ہوں اور آپ جلد ہزایکسی لنسی کی طرف سے ریاست کے نظم و نسق میں چند تبدیلیوں کے احکامات سنیں گے۔" ہزہائی نس کہنے لگیں۔ "تو تمہیں تمام حالات معلوم ہیں؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "جی یورہائی نس ---- اور وہ کافی ہیں ---- میں نہیں چاہتا کہ آپ کو بیان کرنے کی زحمت دوں ---- صبح ونود کمار مجھ سے ملاقات کر رہے ہیں جو کچھ معلوم نہیں ہے ان

سے اگلوا لوں گا۔"

ہزہائی نس جھک کر قریب ہوتے ہوئے کہنے لگے۔ "تو کیا ان کو تمہارے آنے کے متعلق۔۔۔۔" میں نے ان کا قطع کلام کر کے کہا۔ "معلوم ہے یورہائی نس۔۔۔۔ انہوں نے خود چیلنج کر کے مجھے دوبارہ آنے پر مجبور کیا ہے۔" ہزہائی نس نے مہارانی کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گئے۔

پرمیلا دونوں ہاتھوں میں ایک وزنی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی اور میز پر رکھ دی۔ مہارانی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "شیم کہاں ہے پرمیلا؟" کہنے لگی۔ "آ رہی ہیں۔" انہوں نے ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اچھا چائے بناؤ۔" وہ بیٹھ کر پیالیوں میں چائے انڈیلنے لگی۔ اسی وقت شیم اندر داخل ہوئی۔ کمرہ خوشبو سے مہک اٹھا۔ وہ اس وقت گلابی ساڑھی اور ہم رنگ سلیولیس بلاؤز میں ملبوس تھی۔ اور شعلہ جوالا نظر آ رہی تھی۔ اس کے چلنے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کو ہفتوں ریہرسل کرائی گئی ہو۔ میرا دل کی دھڑکنیں پھلانگ گیا اور جب وہ مہارانی اور مہاراجہ کو آداب عرض کر کے میرے برابر میں بیٹھی تو میں نے اپنی نبضیں ساقط ہوتی محسوس کیں۔ چائے شروع ہونے کے بعد سے ختم ہونے تک میں بمشکل ایک دوبار اس سے نگاہیں ملانے کی جرات کر سکا۔

گیارہ بجے کے قریب ہزہائی نس نے مہارانی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اب سو جانا چاہئے۔" انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اچھا نعیم اب آرام کرو۔۔۔۔ لیکن ابھی دو تین دن تمہیں یہاں ٹھہرنا ہو گا۔ کل دوپہر کو تمہیں اپنے دوستوں کے ساتھ چغتائی کے ہاں کھانا کھانا ہے۔" میں نے اٹھتے ہوئے شیم کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ لیکن یہ ہزہائی نس کا حکم ہے۔۔۔۔ اس لئے مجبور ہوں۔" مہارانی ہنس دیں۔

میں نے سر جھکا دیا اور وہ شیم کو ساتھ لے کر چل دیں۔ میں دروازے تک ان کو پہنچانے گیا۔ کمرے میں پرمیلا کے سوا کوئی نہ تھا۔ وہ ٹرے اٹھا کر چلتی ہوئی میرے قریب پہنچی تو میں نے کہا۔ "سنو پرمیلا۔۔۔۔ کیا مجھے اتنے بڑے کمرے میں رات کو ڈر نہیں لگے گا۔"

مسکرا کر کہنے لگی۔ "میں نے بلایا ہے تمہیں۔۔۔۔ میں لے کر آئی ہوں۔" میں نے ٹرے کا کونہ پکڑ کر کہا۔ "میں سرکاری مہمان ہوں۔" "تمہیں واپس آنا ہے ڈارلنگ۔" کہنے لگی۔ "میری بلا سے۔۔۔۔ تم سرکاری مہمان ہو یا سرکاری سا۔۔۔۔" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "سنو پرمیلا۔۔۔۔ میں نے زندگی میں تم سے زیادہ شش عورت نہیں دیکھی۔" اس نے جواب دینے کے بجائے ہاتھ میں کاٹ کھایا اور ہنستی ہوئی باہر نکل گئی۔ میں آہستہ آہستہ ٹہلنے لگا۔ دفعتاً میری نظر وارڈروب پر پڑی' نیم وا دروازے سے ہزہائی نس کی ساڑھیاں روشنی میں جھلملاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک ثانئے میں ماضی کا ایک نقشہ میری نظروں میں گھوم گیا اور غیر شعوری طور پر اس طرف

قدم اٹھنے لگے۔ قریب پہنچ کر دروازے کا ایک پٹ کھول دیا اور ملبوسات کا جائزہ لینے لگا۔ اس وقت میری دماغی کیفیت عجیب تھی۔ دل چاہتا تھا۔ اسی طرح ایک بار پھر اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لوں اور جب پرمیلا مجھے تلاش کرتے کرتے تھک جائے تو اچانک باہر نکل کر اسے خوف زدہ کر دوں لیکن دوسرے ہی لمحے یہ خیال احمقانہ دکھائی دینے لگا۔ میں نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور پلٹ کر چلنے لگا۔ میری حیرت کی انتہا نہ تھی۔ مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر پرمیلا کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مردانہ سلیپنگ سوٹ تھا۔ نگاہیں ملتے ہی مسکرا کر کہنے لگی۔ "شاید پرانی یادیں تازہ ہو گئیں نعیم۔" میں نے سلیپنگ سوٹ لینے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کیا پرمیلا؟" سلیپنگ سوٹ میرے ہاتھ میں دیتی ہو کہنے لگی۔ "وہی پرانی یادیں۔"

میں نے کلوک روم میں جا کر یونیفارم اتاری اور سلیپنگ سوٹ پہن کر باہر نکلا تو وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ میز پر بوتل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ڈارلنگ ایک گلاس کیوں؟" مسکرا کر بولی۔ "ڈارلنگ اس لئے کہ میں دارو نہیں پیتی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ دارو نہیں ہے سوئٹ وہسکی ہے----- پیو اور تماشا دیکھو۔" اس نے "اونہوں" کہہ کر سر ہلا دیا۔ میں نے بوتل کھول کر گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "نصیب اپنا اپنا-----" مسکرا کر بولی۔ "اچھا پھر اپنے ہاتھ سے پلاؤ----- لیکن اتنی نہیں-----" میں نے دو گھونٹ لے کر گلاس اس کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ وہ آنکھیں بند کر کے آہستہ آہستہ حلق سے اتار گئی۔ میں نے اس کے ہونٹوں سے گلاس ہٹاتے ہوئے کہا۔ "آنکھیں کھولو اور بتاؤ کیسا محسوس کر رہی ہو۔" مسکرا کر پلکیں جھپکاتی ہوئی کہنے لگی۔ "خود کو زمین سے اٹھتے دیکھ رہی ہوں۔ نہیں بلکہ تیزی سے ماضی کی طرف لوٹ رہی ہوں----- سچ نعیم----- میں گزرے ہوئے واقعات کو آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں----- لیکن ابھی کچھ دھندلاہٹ ہے----- تھوڑی اور پلاؤ----- دیکھیں۔" میں نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "نوپ----- تم ماضی کے پردوں میں چھپ کر رہ گئیں تو پھر----- دعوت شیراز کون کرے گا۔" اس نے میرا ہاتھ پیچھے دھکیل کر بوتل اٹھائی اور نصف گلاس بھر کر منہ سے لگا لیا۔ میں پیچھے سرک کر اس کے پینے کے اسٹائل سے اس کے اناڑی یا کھلاڑی ہونے پر غور کرتا رہا۔ وہ اناڑی نہیں تھی۔ اسے اناڑی ہونا بھی نہیں چاہئے تھا۔ اس رنگین ماحول میں بیس چوبیس سال کی نرم و گداز اور پھسلنے کی حد تک چکنی چپڑی دھالہ کو اناڑی کون رہنے دیتا تھا۔ نہ جانے وہ کتنے ہائی جمپ لگا چکی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چسکیاں لے کر پیتی رہی۔ میں بیٹھا بیٹھا ہونٹ چاٹتا رہا----- اپنے ہونٹ----- آخر اس نے گلاس خالی کیا اور مسکرا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "نعیم تم ٹائیگر ہو نا؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "کون جانے؟" بولی۔ "سب کہتے ہیں----- میں بھی کہتی رہی ہوں-----

نرملا تو تمہیں ہمیم سین مانتی ہے---- ارجن سے بھی بڑا تیرا انداز مانتی ہے---- ایں نا" میں نے کندھے اچکا کر کہا۔ "کہنے دو---- یہ دو تین سال پہلے کی بات ہے---- میں تمہارا خیال جاننا چاہتا ہوں---- وہ جواب ہے---- آج کی رات۔"

"میرا خیال؟" اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری---- "میں نے تمہیں تین سال پہلے بھی چوہے کی طرح الماری کے کونے میں جاتے دیکھا ہے---- اسی الماری کے کونے میں۔" اس نے اس کی طرف اشارہ کیا اور آج بھی ٹائیگر ماننے کو تیار نہیں ہوں جب تک کہ----" وہ بولتے بولتے رک گئی۔ میں نے چند ثانیہ انتظار کر کے کہا۔ "لیس ڈارلنگ---- جب تک کہ---- کیا؟" وہ دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھ کر ہنستی ہوئی کہنے لگی۔ "شاید تمہارا خیال ہے میں کہنا چاہتی ہوں جب تک کہ تم مجھے چیر پھاڑ کر اپنا ٹائیگر ہونا ثابت نہ کر دو۔" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں---- ڈارلنگ---- بکو نہیں---- سرجری سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا کہ اس انداز میں سوچ سکوں۔" اس نے مسکرا کر پھر بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ بولی۔ "اچھا میری جان---- تو پھر سنو---- میں تمہاری جیون داتا ہوں---- یقیناً" تین سال قبل ایسی ہی ایک رات جب میں نے ابھی تمہیں کیا کہا تھا---- چوہا؟---- ایں نا؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "نیور مائنڈ۔" وہ بولی۔ "نہیں ڈارلنگ مجھے افسوس ہے---- میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں---- ہاں تو تم اس رات یشودھرا کے ساتھ یہاں تھے۔ ہرمائی نس اچانک یہاں پہنچ گئیں اور تم اس وارڈروب میں چھپ گئے۔ میں ان کا کوٹ رکھنے گئی---- میں تمہیں اچھی طرح دیکھ لینے کے باوجود----"

میں نے جھینپ کر کہا۔ "تم نے مجھے نئی زندگی دی پرمیلا میں تمہارا احسان مند ہوں۔" بولی "اور زندگی کے ساتھ رویا نہیں کیا؟" میں نے سر جھکا دیا۔ اس نے میری ٹھوری کو ہاتھ لگا کر منہ اونچا کیا اور کہنے لگی---- "ٹائیگر---- اس تمہید سے کیا سمجھے؟" میں نے اس کو جواب دینے کے بجائے گلاس میں انڈیلی اور پینے لگا۔ وہ بیٹھی دیکھتی رہی۔ میں نے گلاس خالی کر کے رکھ دیا اور سگریٹ نکال کر سلگایا۔ دو تین کش لگا کر اس کی طرف دیکھا تو کہنے لگی "کیا سمجھے؟" میں نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "تم نے میرے پرانے زخم نوچ ڈالے پرمیلا---- مقصد کیا ہے میں نہیں سمجھا؟"

"میں سمجھاتی ہوں۔" اس نے سرک کر قریب ہوتے کہا۔ "پہلے یہ بتاؤ مجھے تم پر کوئی حق ہے یا نہیں؟"

میں نے تیزی سے کہا۔ "ہے---- مانگو---- کیا مانگتی ہو---- ایک سے لاکھ تک---- کٹیا سے شیش محل تک---- ایک گاؤں سے باون گاؤں کی باونی تک۔" مسکرا کر بولی۔ "جسم سے جان تک کیوں نہیں کہتے؟" میں نے نیچی آواز میں کہا۔ "یہ دونوں

چیزیں میں کسی اور کی نذر کر چکا ہوں ڈارلنگ----- اور تم جانتی ہو وہ کون ہے۔" اثبات میں سرہلا کر کہنے لگی "اور یہ نعیم؟"

میں نے ہنس کر کہا۔ "خوب-----" اس نے ہاتھ بڑھا کر کہا "قول دو۔" میں بے جواب دیا۔ "یہ میری توہین ہے پرمیلا۔"

"شیش محل----" میں نے کہا---- "الفاظ کا نہیں---- پتھر اور سیمنٹ کا---- بیلجین گلاس سے مزین بولو قول چاہئے۔"

افسردہ لہجے میں بولی۔ "نہیں ڈارلنگ---- تھینک یو----" میں نے کہا۔ "شاید تم نے میری بات کا یقین نہیں کیا پرمیلا---- خیر اب یہ بتاؤ اس کے علاوہ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ تمہاری تمہید ضائع تو نہیں ہونا چاہئے۔" وہ ہنس کر اور قریب ہو گئی---- اسقدر کہ میں اس کے تنفس کی گرمی اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگا۔ میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں پھینک کر اس کو آغوش میں لے لیا اور وہ اس طرح میرے جسم میں پیوست ہو گئی کہ میں اس میں ڈوب کر رہ گیا۔

صبح پانچ بجے رخصت ہوتے وقت وہ کام شاستر کے چوتھے باب کی پھٹی ہوئی تصویر تھی۔ دروازے تک پہنچتے پہنچتے دو مرتبہ لڑکھڑائی اور دونوں مرتبہ میں نے اسے سہارا دیا حالانکہ سہارے کی مجھے خود بھی ضرورت تھی۔ بونٹ سرکانے میں اس کے ہاتھ کانپتے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ اس حالت میں یہ دس قدم سے زیادہ نہ چل سکے گی۔ میں نے دروازہ کھولتے کھولتے بند کر دیا۔ اس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگی۔ "مجھے پیاس لگ رہی ہے نعیم۔" میں نے گردن گھما کر بوتل کی طرف دیکھا اور اس کو واپس لا کر صوفے پر بٹھایا جو کچھ بچی تھی گلاس میں انڈیلی اور گلاس اس کو تھما دیا۔ وہ آہستہ آہستہ پیتی رہی۔ دو تین گھونٹ لے کر کہنے لگی۔ "بیٹھ جاؤ نعیم---- مجھے پھر تم پر پیار آ رہا ہے۔" میں شکریہ کہہ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے دو تین گھونٹ اور لے کر گلاس خالی کیا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھتی ہوئی بولی۔ "یہ کیا غضب ہے ڈارلنگ ستانے والے کو دل اتنا پیار کیوں کرتا ہے؟"

میں نے ہنس کر کہا۔ "معلوم نہیں پرمیلا---- ہمیں آج تک کسی نے ستایا ہی نہیں۔" مسکرا کر کہنے لگی۔ "سچ کہہ رہے ہو ڈیئر---- تمہیں کون ستا سکتی ہے---- تم----" میں نے اس کو جھکتے دیکھ کر آغوش میں لے لیا۔ وہ تھوڑی دیر میرے سینے میں منہ چھپائے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر سر اٹھا کر گلا چوم لیا اور مسکرا کر کہنے لگی۔ نعیم پروا نہیں کباڑہ ہو گیا لیکن آج سے یشودھرا کی پارٹنر تو ہو ہی گئی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کانگریچولیشنز" اس نے غور سے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔ "کانگریچولیشنز کہہ کر ہنسے کیوں؟"

میں نے کہا۔ "پارٹنر شپ کے خیال پر ڈیرسٹ۔" مسکرا کر بولی۔ "ٹھیک ہے بھئی ---- پبلک پراپرٹی ہو ---- اگر تمام حصہ داروں میں تقسیم کر دیا جائے گا تو ہمارے حصے میں مشکل سے ایک کان آئے گا۔" میں اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف چلتی ہوئی کہنے لگی۔ "ڈرو نہیں کیپٹن ---- تمہارے حصہ دار آدم خور نہیں ہیں بشرطیکہ شیم کی گھنٹی گلے میں نہ باندھ لو۔" میں نے ہنس کر دروازہ کھولا اور جھانک کر کاریڈور میں دیکھا وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

چھ بجے کے قریب شیم آئی۔ اس وقت بھی وہ شام والے مردانہ لباس میں تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ گلے میں مفلر نہ تھا بلکہ بالوں کو جسٹر کے اٹھے ہوئے کالر میں چھپا لیا گیا تھا۔ اس نے آتے ہی مسکرا کر شام بخیر کہا۔ میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ہنس کر بولی۔ "منہ دھویا آپ نے؟" میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں پھینک کر کہا "نہیں یور ایکسی لنسی۔" وہ مسکرا دی۔ "خوب۔" اس نے کہا۔ "میں اور ایکسی لنسی؟" میں نے اٹھ کر غسل خانے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "ہرہائی نس نے تمہیں بنی بنا لیا شیم ---- کیا اب بھی تمہیں اپنے ایکسی لنسی ہونے میں شک ہے۔" وہ خاموش ہو گئی۔

میں غسل خانے سے منہ ہاتھ دھو کر نکلا تو وہ اپنے سامنے چائے کی ٹرے رکھے بیٹھی تھی۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "تو صرف چائے پینے کے لئے منہ دھونے کا حکم ہوا تھا ---- میں سمجھتا تھا ----" میں جملہ ادھورا چھوڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے چائے دانی اٹھاتے اٹھاتے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ "کیا سمجھے تم؟"

میں نے اس کے ہاتھ سے چائے دانی لے کر پیالی میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "یہی کہ شاید راجکماری بننے کے باوجود تم مجھے منہ لگانا چاہتی ہو۔" وہ صوفے کی پشت گاہ سے کمر لگاتے ہوئے بولی۔ "یس کیپٹن ---- ہزہائی نس اور مہارانی کا یہی حکم ہے ---- لیکن کیا تم اس کے لئے تیار ہو۔" میرے ہاتھ سے پیالی گرتے گرتے رہ گئی۔ مجھے اس سے اس قدر بیباکی کی امید نہ تھی۔ بمشکل سنبھل کر کہا۔ "شاید تم میرے بیک گراؤنڈ سے پوری طرح واقف نہیں ہو شیم ---- مذاق کی حد تو ٹھیک ہے ---- لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سنجیدہ ہو ---- اور ----"

اس نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بیک گراؤنڈ سے تمہارا اشارہ اپنے ایڈونچرز کی طرف ہے یا سوشل اسٹیٹس کی طرف؟"

میں نے چائے کا گھونٹ اپنے حلق میں رکتا ہوا محسوس کیا۔ معلوم ہوتا تھا اسے نہ صرف بولنے کی ریہرسل کرائی گئی ہے بلکہ میری پوری ہسٹری لکھ کر دے دی گئی ہے۔ اس نے رسٹ واچ میرے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "وقت کم ہے حضور ---- کیا بات ہے بولنے میں اتنا تکلف کیوں؟ رتجگا تو نہیں کیا؟" میں نے گفتگو کو نیا موڑ دینے کے موقع سے

فائدہ اٹھایا اور ہنس کر کہا۔ "یہ صحیح ہے شمیم---- میں تمام رات نہیں سو سکا۔" کہنے لگی۔ "کیوں حضور آپکا ٹیلی فون ڈیڈ ہے---- دروازوں پر گارڈ ہے نہ آپ کسی سے بات کر سکتے تھے نہ باہر نکل سکتے تھے---- پھر---- کیا کسی دوست کی روح نے بیدار رکھا یا کسی کے احساس قربت نے۔" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "صرف اس احساس نے کہ یہ ہرہائی نس کا سٹنگ روم ہے اور میں ایک باڈی گارڈ ہونے کی حیثیت سے ان کا احترام کرتا ہوں۔" وہ ہنس دی اور میری آنکھوں میں جھانکتی ہوئی کہنے لگی۔ "نعیم ڈیئر کاش میں تمہیں بتا سکتی کہ میں اس باڈی گارڈ کے متعلق کتنا جانتی ہوں---- خیر وقت بہت کم ہے---- دوپہر کو پھر بات کریں گے---- میں خود تمہیں لینے آؤں گی---- اتنا کرم ضرور کرنا کہ غریب خانے کو برٹش کیمپ نہ بنا دینا پلیز۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "نہیں صرف ایک دو انگریز دوست ہوں گے اگر میں آ سکا۔" اس نے چائے کی پیالی رکھ دی اور بولی۔ "اگر مگر کی گنجائش نہیں ہے نعیم---- اچھا اب پانچ منٹ میں یونیفارم پہن کر آ جاؤ۔" میں نے یونیفارم اٹھائی اور کلوک روم کی طرف چل دیا۔ مجھے اس کی معلومات یا ذہانت کی کوئی پروا نہیں تھی۔ میں اس کو آسانی سے جھٹک سکتا تھا لیکن تمام رات راج محل میں رہنے کے باوجود یشودھرا سے بات نہ کر سکنا میرے لئے سوہان روح تھا۔ تھوڑی دیر میں یونیفارم پہن کر باہر نکلنے کے بجائے میں نے کلوک روم کا دروازہ کھول کر شمیم کو اشارے سے بلایا اور اسی لفٹ کے ذریعے باہر نکل کر ویٹنگ روم کے سامنے کھڑی ہوئی کار میں سوار ہو کر کیمپ کو روانہ ہو گئے۔ میں نے شمیم کو ڈرائیو نہ کرنے دیا۔ کیمپ میں اپنی قیام گاہ پر میں نے گاڑی سے اتر کے اس کو خدا حافظ کہا تو مسکرا کر ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگی۔ "کیمپ میں چلتے چلتے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں۔" میں نے اس کا ہاتھ چوم کر کہا۔ "حکم یور ایکسی لنسی؟" وہ بولی۔ "ممکن ہے دوپہر سے پہلے ونود کمار تم سے ملنے آئے۔ وہ بہت زیادہ بد دماغ ہے---- ریش نہ ہونا پلیز۔" میں نے کہا۔ "کوشش کروں گا شمیم---- اگر اس نے مجھے پاگل نہ کر دیا تو میری طرف سے کسی بد اخلاقی کا مظاہرہ نہیں ہو گا۔" اس نے نیچی نگاہیں کر کے خدا حافظ کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے تیزی سے گیٹ کی طرف روانہ ہو گئی۔ میں نے بیڈ روم میں آ کر یونیفارم اتاری اور بستر پر دراز ہو گیا۔

دس بجے جب کہ میں ناشتے سے فارغ ہو کر یونیفارم پہن رہا تھا۔ میجر واٹسن نے مجھے ٹیلی فون کر کے ریذیڈنٹ کے بنگلے پہنچنے کو کہا۔ میں نے ٹوپی سر پر رکھی اور اردلی کو کیپٹن ہاورڈ اور لیفٹننٹ مائیکل کو دوپہر کے کھانے کی دعوت کی اطلاع دینے کو کہہ کر ریذیڈنٹ کے بنگلے کی طرف چل دیا۔

بنگلے میں میجر واٹسن تنہا بیٹھے ہوئے سگریٹ پی رہے تھے میں نے سیلوٹ کیا تو مسکرا کر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے "کیپٹن آج پھر ایک دوست تم سے ملنے آ رہا ہے۔"

میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ونود تو نہیں؟" بولے۔ "وہی ـــــ اس نے فون کیا تھا۔ ریزیڈنٹ نے مجھے ڈیل کرنے کا حکم دیا اور اندر چلے گئے میں نے تمہیں بلا لیا۔ وہ بھی پہنچنے والا ہے۔ اب یہ بتاؤ کس انداز میں پزیرائی کرنا چاہتے ہو؟" میں نے سگریٹ کیس نکال کر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "کسی ایسے انداز میں کہ دوپہر کی دعوت سے پیچھا چھوٹ جائے۔" انہوں نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ "کیوں ـــــ؟ کھانا تو چغتائی کے ہاں ہے اور مجھے بھی انوائٹ کیا گیا ہے۔"

"سر ـــــ" میں نے مؤدب ہو کر کہا۔ "آپ کو میں انوائٹ کرتا ہوں ـــــ یہ ایک ٹرمپ ہے ـــــ کم از کم میرے لئے ـــــ" بولے "اوکے ـــــ کینسل کیا ـــــ بتاؤ کیسے؟" میں نے ہنس کر سگریٹ نکالا اور ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "سر مجھے ایسے مسائل کا ایک ہی حل ـــــ" بولے۔ "فسٹ؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ مسکرا کر بولے۔ "اجازت ہے ـــــ دگمبو کے تمام احسانات لوٹا دو۔ میں نے ریزیڈنٹ سے پیشگی معذرت طلب کر لی ہے۔" میں "تھینک یو سر" کہنے پایا تھا کہ باہر موٹر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور گارڈ نے دروازے کا پردہ اٹھا کر جھانکتے ہوئے کہا۔ "پرنس ونود سر" میں نے کہا۔ "آنے دو انھیں۔" گارڈ نے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا "آ جایئے یور ایکسی لنسی۔" دوسرے لمحے پردہ اٹھا اور ونود اور میجر برنی اندر داخل ہوئے۔ ہم دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے گئے۔ ونود نے مسکرا کر ہیلو میجر واٹسن ہیلو کیپٹن نعیم کہتے ہوئے ہاتھ بڑھایا۔ میجر واٹسن نے مصافحہ کیا اور ہاتھ پکڑے پکڑے صوفے پر بیٹھ گئے۔ میں نے برنی سے مصافحہ کیا اور واٹسن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے بیٹھتے ہی میرا سگریٹ کیس اٹھا کر ونود کو پیش کیا اور لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "کیسے زحمت فرمائی یور ایکسی لنسی؟" اس نے کش لے کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن نعیم سے چند دوستانہ باتیں کرنے کے لئے میجر۔" واٹسن نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ میں نے ونود کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ارشاد فرمایئے۔" کہنے لگا۔ "کیپٹن میں بہت مختصر الفاظ میں اپنا مقصد بیان کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ تمہیں چغتائی کے ہاں کھانے پر مدعو کیا گیا ہے۔ مائنڈ نہ کرنا کہ میں فارمالیٹیز کو نظر انداز کر رہا ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پروا نہ کیجئے یور ایکسی لنسی۔" مسکرا کر بولا "تھینک یو کیپٹن ـــــ دراصل میں نے اس دعوت کا حوالہ اس لئے دیا ہے کہ یہ میرے ایما پر ہی دی جا رہی ہے اس پر ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کا انحصار ہے اگر تم ـــــ"

میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "میرے اور آپ کے درمیان جنگ کب ہوئی کہ ـــــ" ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "نو کڈنگ پلیز ـــــ ہم جانتے ہیں کہ ہے ـــــ اور خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے اگر تم نے پسپائی اختیار نہ کی۔" میں نے واٹسن کے

چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "یور ایکسی لنسی اگر آپ ایک کیپٹن سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ محاذ جنگ سے فرار اختیار کر کے زندہ رہ سکتا ہے تو آپ فوج کے قانون سے بہت کم واقف ہیں۔ یا پھر یہ تسلیم کیجئے کہ ہمارے درمیان جنگ نہیں ہے۔" زچ ہو کر بولا۔ "کچھ بھی سمجھو ---- یہ میرا فیصلہ ہے۔" میں نے جواب دیا "مجھے آپ کے فیصلے سے کوئی دلچسپی نہیں۔" جھلا کر کہنے لگا۔ "یہ میری توہین ہے یہ ایک پرنس کی توہین ہے کیپٹن۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "پھر آپ توہین کے متعلق بہت کم جانتے ہیں۔"

"وہاٹ ڈو یو مین؟" اس نے فرش پر پیر پٹخ کر کہا۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔ "شور مت مچاؤ یہ ریزیڈنٹ کا بنگلہ ہے۔" وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور برنی کی طرف دیکھ کر چیخا۔ "چلو میجر اس کی موت ہی اس کو یہاں گھیر کر لائی ہے۔" برنی خاموشی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ ہی میں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "سنو ونود!" میں نے توہین آمیز لہجے میں کہا۔ "آج سے پہلے بہت سے پرنس مجھے قتل کرنے کی کوشش کر چکے ہیں ---- وہ اب نہیں ہیں ---- اگر تم کلاس ون کے احمق نہیں ہو تو اپنے الفاظ واپس لے لو ورنہ میں سمجھوں گا تم سینکڑوں میل زمین کی حکمرانی کو ٹھکرا کر دو تین مربع گز کی سمادھی قبول کر رہے ہو۔" میں اندرونی دروازے سے ریزیڈنٹ کو آتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ ونود کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا اس میں جواب دینے کی سکت نہ تھی۔ ریزیڈنٹ نے کمرے میں قدم رکھتے ہی مسکرا کر "ہیلو ہیلو" کہا اور ونود سے ہاتھ ملایا۔ میجر واٹسن نے اٹھ کر سیلوٹ کیا۔ مجھے ڈسپلن کا ہوش نہ تھا۔ ریزیڈنٹ نے ونود اور میجر برنی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ونود نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "ہم جا ہی رہے تھے کہ آپ تشریف لائے اب اجازت دیجئے ---- پھر کبھی حاضر ہوں گے۔" ریزیڈنٹ نے "ایز یو پلیز" کہہ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اس نے مسکرا کر ہاتھ ملایا اور سر جھکا کر باہر نکل گیا۔ برنی نے دروازے سے نکلتے ہوئے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔

ریزیڈنٹ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے بولے۔ "میں نے اس کا ایک ایک لفظ سنا نعیم ---- ویل ڈن ---- اینڈ تھینک یو میجر واٹسن۔" میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ واٹسن صرف مسکرا کر رہ گئے۔ باہر موٹر اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ واٹسن نے جھک کر کہا۔ "مجھے اپنی دعوت منسوخ ہو جانے کا خطرہ ہے سر لیکن خیر نعیم نے کمپنی سیٹ کرنے کا وعدہ کر لیا ہے اس لئے زیادہ افسوس بھی نہیں۔ اب آپ سے ایک درخواست ----" وہ بولتے بولتے رک گئے۔ ریزیڈنٹ نے مسکرا کر کہا۔ "ویل" کہنے لگے۔ "سر آپ نے سنا ہو گا ونود کمار نعیم کو قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے۔ کیا ہم اس کو گرفتار نہیں کر سکتے ---- میرا مطلب ہے ہز ایکسی لنسی سے وائرلیس پر اجازت حاصل کر کے؟"

ریزیڈنٹ نے سگریٹ کا کش لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے انہیں سوچتے دیکھ کر کہا۔ "نو سر" انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ میں آگے چلا۔ "ہزایکسی لنسی نے مجھے یہاں آنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کوئی پرابلم کھڑا کیا تو خود کو تنہا پاؤ گے۔۔۔۔ اور یہ پرابلم نہیں بلکہ بہت بڑا پرابلم ہے۔۔۔۔ اس لئے۔۔۔۔"

"نیور مائنڈ۔" ریزیڈنٹ نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں جیمس سے کہوں گا۔"

"ونود کمار نے میرے بنگلے پر آ کر بلا اشتعال دیئے نعیم کو قتل کی دھمکی دی۔ میں نے سر جھکا کر کہا۔ "آپ صرف ہزہائی نس کو ٹیلی فون پر تمام باتیں بتا کر ونود کو وراثت سے محروم کر دینے کا حکم دے سکتے ہیں۔" مسکرا کر بولے۔ "خوب کیپٹن یہ تو شاید پرابلم ہی نہیں ہے۔" میں نے کہا۔ "پھر اس طرح نظر انداز کر دیجئے جیسے آپ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں۔۔۔۔ میں آج بمبئی واپس جا رہا ہوں۔"

واٹسن نے تیز نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یعنی وار ڈرا کر رہے ہو محاذ جنگ سے۔۔۔۔ میں سینئر آفیسر کی حیثیت سے تمہیں شوٹ نہیں کر دوں گا۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "میں بصد معذرت اپنا آخری جملہ واپس لیتا ہوں۔" ریزیڈنٹ مسکرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ریڈنگ روم کی طرف چل دیئے۔ میں نے گھڑی پر نظر ڈالی ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ واٹسن نے سگریٹ ایش ٹرے میں رگڑتے ہوئے کہا۔ "کوئی اور بھی اپائنٹ منٹ ہے کیا؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "نہیں چلئے ایک ٹیلی فون کال کے سوا کوئی کام نہیں۔" وہ اٹھ کر میرے ساتھ ہو لئے۔ دروازے سے نکلتے ہی کہنے لگے۔ کیپٹن میں اپنے بنگلے جا رہا ہوں۔ ہاورڈ کو فون کر دینا کہ دعوت منسوخ کر دی گئی ہے۔ ایک بجے تمہارے ساتھ یہیں کھانا ہو گا۔"

میں نے کہا۔ "بہتر ہے آپ بھی آئیں گے نا؟" مسکرا کر شورٹ کہتے ہوئے اپنے بنگلے کی طرف چل دیئے میں نے انہیں سلیوٹ کیا اور اپنی قیام گاہ کی طرف چل دیا۔

برآمدے میں پہنچتے ہی اردلی نے سلیوٹ کر کے کہا۔۔۔۔ "سر کیپٹن ہاورڈ نے ٹیلی فون۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "سمجھ گیا۔۔۔۔ انہیں جا کر کہہ دو ایک بجے یہیں کھانا کھائیں گے۔" کہنے لگا۔ "بہتر ہے کھانا میس سے آئے گا نا۔" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "تین آفیسرز اور ایک اردلی کا۔۔۔۔ ابھی کہہ دینا۔" وہ "بہتر ہے سر" کہہ کر روانہ ہو گیا۔ میں نے کمرے میں آ کر سادھنا دیوی کا نمبر ڈائل کیا۔ کافی انتظار کرنے کے بعد ریسیور اٹھایا گیا اور آواز آئی۔ "جی سادھنا۔" میں نے کہا۔ "دیدی۔۔۔۔ آداب عرض۔۔۔۔" چونک کر بولیں۔ "ارے نعیم تم۔۔۔۔ کہاں سے بول رہے ہو؟" میں نے کہا۔ "برٹش کیمپ سے دیدی۔ پشو کہاں ہیں۔۔۔۔ کشل تو ہیں نا؟" بولی "کشل ہیں۔۔۔۔ مجھے ساوتری سے تمہارے متعلق معلوم ہوا تھا۔" میں نے کہا۔ "کس وقت تشریف لا سکتی ہیں آپ اور

یشو؟" کہنے لگی۔ "مشکل ہے نعیم ــــ لیکن کوشش کروں گی ــــ شام تک کسی وقت ــــ تمہیں یہاں کے حالات ــــ" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ سے زیادہ معلوم ہیں دیدی ــــ میں رات کے دس بجے سے صبح کے چھ بجے تک راج محل میں ہزہائی نس کا مہمان تھا ــــ پرمیلا نے آپ کو نہیں بتایا۔" بولیں۔ "نہیں۔" یشو کو بتایا ہو تو معلوم نہیں۔" میں نے کہا۔ "شاید نہیں بتا سکی ــــ ورنہ یشو آپ سے ضرور کہتی ــــ خیر آپ اس کو بلا کر کہیں کہ نعیم نے جال توڑ دیا ہے اور دعوت میں جانے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ آپ کو سب کچھ بتا دے گی۔ پلیز دیدی آپ اور یشو شام کو ضرور آئیں ــــ آداب عرض ــــ" میں نے ان کے سوالات سے بچنے کے لئے سلام کرتے ہی ریسیور رکھ دیا اور سگریٹ سلگا کر آرام چیئر پر دراز ہو گیا۔

موٹر کا ہارن کر میں کرسی سے اٹھا اور کھڑکی کی طرف جانے لگا تھا کہ اردلی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا۔ "سر کوئی لیڈی آپ سے ملنے آئی ہے۔" میں اس کے ساتھ باہر نکل کر برآمدے میں آیا۔ راہز کے قریب ہی ہزہائی نس کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی اور شمیم کھڑکی سے سر نکالے اسی طرف دیکھ رہی تھی۔ میں نے قریب پہنچ کر آداب عرض کیا تو مسکرا کر کہنے لگی۔ "کیپٹن ہم سے کوئی خطا سرزد ہو گئی کیا؟" میں نے اس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر کہا۔ "نہیں شمیم تمہاری کسی بات کو خطا سمجھنے سے بڑی خطا میرے لئے کوئی نہیں ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ تمہاری حویلی پلاسی کا میدان جنگ بن جائے۔" مسکرا کر بولی۔ "خاک نہیں سمجھی سوائے اس کے کہ تم نے خطاؤں کا ڈھیر لگا دیا۔"

"عرض کرتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "ونود کمار مجھے قتل کی دھمکی دے کر گئے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ میں دوپہر کو آپ کے ہاں کھانا کھانے جا رہا ہوں ــــ وہ مجھے تو خیر کیا چھو سکیں گے ــــ لیکن آپ کے اور آپ کے والد محترم کے لئے یہ دعوت اتنی بڑی عداوت بن جائے گی کہ ــــ آپ تصور نہیں کر سکتیں۔"

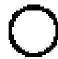
باپ کی ذلت کے خیال نے اس کو خوف زدہ کر دیا۔ سہمی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔ "پھر اب ــــ میرا مطلب ہے تم کس وقت مل سکو گے؟" میں نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "کسی بھی وقت کہیں بھی آپ کے مکان کے سوا ــــ" اس نے میرا ہاتھ تھام کر کہا۔ "وعدہ؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "وعدہ ــــ آنے سے پہلے ٹیلیفون سے اطلاع دینا۔" اس نے مسکرا کر "اوکے" کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ میں نے کوارٹر گارڈ کی طرف سے ہاورڈ کو آتے دیکھا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔

تین بجے کے قریب جبکہ میں واٹسن اور ہاورڈ کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد ان سے پیچھا چھڑا کر سونے جا رہا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی میں نے ریسیور اٹھا کر "ہیلو" کہا۔

دوسری طرف سے ریزیڈنٹ کی آواز آئی۔ "کیپٹن بمبئی سے تمہارے لئے ایک ارجنٹ میسج ہے پانچ منٹ میں میرے پاس پہنچ جاؤ۔" میں نے "بہتر ہے سر" کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور پیک کیپ سر پر رکھ کر باہر نکل گیا۔

ریزیڈنٹ ملاقات کے کمرے میں تنہا بیٹھے ہوئے پائپ پی رہے تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو مسکرا کر بولے۔ "سوری کمبر بوائے تمہیں اپنے تمام اپائنٹ منٹ کینسل کر کے فوراً بمبئی روانہ ہو جانا ہے۔ مسٹر ولسن کل صبح آٹھ بجے تمہیں اپنے بنگلے پر حاضر دیکھنا چاہتے ہیں۔" میں نے ان کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ایز یو پلیز سر" میرے لہجے سے متاثر ہو کر بولے۔ "سٹ ڈاؤن کیپٹن۔" میں نے "تھینک یو سر" کہہ کر کوٹ کی جیب سے کرنل پاپا کا خط نکال کر ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "زحمت کی معافی چاہتا ہوں سر یہ خط رالز کی ڈلیوری کے متعلق ہے ——— رالز آج ہی ایچ ایچ شردھام کو بھجوا دیجئے۔" انہوں نے خط لوٹاتے ہوئے کہا "نہیں کیپٹن ایسی کوئی ٹرین نہیں جو تمہیں بروقت بمبئی پہنچا سکے تمہیں شردھام کی کار میں بمبئی جانا ہے ——— مائیکل تمہیں ڈرائیو کرے گا ——— جاؤ فوراً تیار ہو جاؤ ——— میں پٹرول کا انتظام کرا کے مائیکل کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔"

میں نے تھینک یو کہہ کر سلیوٹ کیا اور پلٹ کر چل دیا ——— انہوں نے ریسیور اٹھایا اور کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگے۔



شام کے پانچ بجے اپنے دوستوں سے رخصت ہو کر میں گاڑی میں سوار ہوا۔ لیفٹنٹ مائیکل ڈرائیونگ وہیل پر بیٹھا ہوا تھا اور میجر واٹسن پچھلی سیٹ پر میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ریزیڈنٹ کے بنگلے کے قریب پہنچتے ہی واٹسن نے مائیکل کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اس نے برآمدے کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر انجن بند کر دیا—— ہم دروازہ کھول کر باہر نکلے اور برآمدے میں آئے۔ گارڈ نے پردہ اٹھایا اور ریزیڈنٹ مسکراتے ہوئے دروازے پر آ گئے۔ میں نے سیلوٹ کر کے کہا۔ "سر آپ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔" مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "کیپٹن یقین کرو مجھے مسٹر ولسن کے الفاظ تمہیں پہنچانے پر کوئی خوشی نہیں ہے——" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "مائنڈ نہ کیجئے سر مجھے خوشی ہے کہ وہ ڈرا کر رہا ہوں اور میجر واٹسن شوٹ نہیں کر سکتے۔" ریزیڈنٹ نے مسکرا کر واٹسن کی طرف دیکھا اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے—— "کیپٹن میں وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد تمہیں یہاں بلاؤں گا۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ان سے مصافحہ کیا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔ میجر واٹسن نے گڈ بائی کہہ کر مصافحہ کیا اور میں گاڑی میں سوار ہو گیا۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی میں نے مائیکل سے کہا۔ "لیفن ہمیں صبح آٹھ بجے بمبئی پہنچنا ہے۔ دس بجے تک پہنچ جائیں تب بھی کوئی زلزلہ آنے سے رہا—— یہ بتاؤ اگر ہم بغیر ٹھہرے چلتے رہیں تو کتنے گھنٹے میں پہنچ سکتے ہیں؟" کہنے لگا۔ "سر صرف سات گھنٹے میں۔" میں نے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ "اس کے معنی ہیں ہمارے پاس چھ سات گھنٹے کا وقت فالتو ہے——" کہنے لگا "یقیناً سر—— فرمائیے کیا حکم ہے؟" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "میرے دو تین اپائنٹ منٹس کینسل ہو گئے ہیں میں انہیں اطلاع دینا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں—— خطرے کی پروا کیے بغیر—— بولو کیا کہتے ہو؟" اس نے گاڑی کی رفتار کم کر کے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا۔ "سر میں آپ کے ساتھ ہوں آخری سانس تک—— کہئے کہاں چلنا ہے—— راج محل؟" میں نے سگریٹ کیس والا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو لیفن—— گاڑی ایک سائیڈ پر لے کر روک دو—— میں ڈرائیو کروں گا—— تم راستہ نہیں جانتے——" مائیکل نے پل عبور کر کے گاڑی کھڑی کر دی اور بائیں طرف سرک گیا۔ میں نے سگریٹ اس کے ہاتھ میں دیا اور وہیل پر آ کر گاڑی اسٹارٹ کی مائیکل نے سگریٹ سلگایا—— میں نے انٹر

سیکشن پر پہنچ کر شہر کی طرف ٹرن لیا تو مسکرا دیا۔ شائد اس کو معلوم تھا میں کہاں جا رہا ہوں۔

خان بہادر کے دولت کدے کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ گاڑی دروازے میں داخل ہوتے ہی پہریدار نے اٹینشن ہو کر فوجی سلام کیا میں نے گاڑی روک کر کہا۔ "چغتائی صاحب کو اطلاع دو کیپٹن نعیم ملنا چاہتے ہیں۔" کہنے لگا حضور بیگم صاحبہ اور صاحبزادی ہیں۔ نواب صاحب آپ کا انتظار کر کے راج محل چلے گئے۔" میں نے کہا۔ "بیگم صاحبہ کو میرا سلام عرض کرو۔۔۔۔ اور جانے سے پہلے گیٹ بند کر دو۔۔۔۔" پہرے دار نے آگے بڑھ کر گیٹ بند کیا اور دوڑتا ہوا اندر گیا۔ میں آہستہ آہستہ ڈرائیو کرتا ہوا پورٹیکو میں پہنچ گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں بیگم صاحبہ اور عظیم دو خادماؤں کے ساتھ ہال سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف آتی دکھائی دیں۔ میں سگریٹ سلگاتا ہوا درواز کھول کر باہر نکلا اور انہیں سلام کیا۔ مسکرا کر سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولیں۔ "نعیم میں تم سے بہت ناراض تھی لیکن عظیم نے تمہاری صفائی میں جو دلائل پیش کئے ان سے میں مطمئن ہو گئی۔۔۔۔ گو۔۔۔۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "محترمہ آپ یقین فرمایئے مجھے خود اس عزت افزائی سے محروم رہ جانے کا کافی افسوس ہے۔۔۔۔ بہرکیف میں معذرت کرنے کو حاضر ہو گیا۔۔۔۔ اب اجازت دیجئے۔۔۔۔ میں۔۔۔۔" چونک کر بولیں۔ "کیا؟" میں نے کہا۔ "مجھے گورنر نے وائرلیس کے ذریعے فوراً" بمبئی پہنچنے کا حکم دیا ہے۔۔۔۔ میرا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا بھی ریزیڈنٹ کی ہدایات کے خلاف ہے۔" انہوں نے مسکرا کر میرا بازو تھام لیا اور کہنے لگیں۔ "اپنے دوست کو گاڑی سے اترنے کو کہو۔۔۔۔ تم شام کا کھانا کھائے بغیر نہیں جا سکتے۔۔۔۔ ونود کی یہ طاقت نہیں ہے کہ ہمارے مکان پر آنے کی جرات کر سکے۔" میں نے عظیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "میں ونود سے نہیں اسکینڈل سے ڈرتا ہوں محترمہ۔۔۔۔" وہ بولیں "خیر تم اندر چلو تھوڑی دیر میں چغتائی آنے والے ہیں وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہوں گے۔" میں نے پلٹ کر مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیفٹن انجن بند کر کے آ جاؤ۔۔۔۔ مسز چغتائی چائے پئے بغیر نہیں جانے دیں گی۔" مائیکل نے آٹو میٹک کا سلنگ کندھے پر ڈالا اور انجن بند کر کے باہر آ گیا۔۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پیک کیپ کو چھو کر گڈ ایوننگ میڈم کہا اور ہمارے ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔ ڈرائنگ روم میں پہنچ کر بیگم چغتائی نے صوفے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "بیٹھیں۔" میں "شکریہ" کہہ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ معاً مجھے خیال آیا کہ کہیں وہ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ میں فارسی جانتا ہوں اور مائیکل سے راز داری برتنے کے خیال سے اسی زبان میں بولنا شروع کر دیں۔۔۔۔ خود ہی کہا۔۔۔۔ "محترمہ میں فارسی سے بے بہرہ ہوں۔" مسکرا کر بولیں۔۔۔۔ "خیر اردو میں بتاؤ کیا پیو گے؟ چائے یا کافی؟" میں نے مائیکل کی طرف دیکھا کہنے لگا۔ "جو

آپ پسند کریں سر۔" میں نے مسکرا کر اسی کے الفاظ دہرا دیئے۔ "جو آپ پسند فرمائیں محترمہ۔" انہوں نے ایک خادمہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "چائے تیار کر کے ڈائننگ روم میں پہنچاؤ۔" خادمہ سر جھکا کر اندر چلی گئی۔ وہ میری طرف مخاطب ہو گئیں۔ "کل ہرہائی نس سے تمہاری ملاقات ہوئی نعیم؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا "جی۔۔۔۔" نگاہیں جھکا کر کہنے لگیں۔ "وہ شمیم سے بہت محبت کرتی ہیں اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے تمہیں بھی ہرہائی نس اور ہزہائی نس دونوں بہت پسند کرتے ہیں۔" میں نے دائرہ تنگ ہوتے دیکھ کر الجھن محسوس کی لیکن سنبھل کر کہا۔ "پسند کرنے کی وجہ بھی آپ ضرور جانتی ہوں گی محترمہ۔" وہ سمجھ گئیں میرا اشارہ کس طرف تھا لیکن انجان بن کر کہنے لگیں۔ "کل تک کچھ معلوم نہیں تھا لیکن۔۔۔۔ آج یقیناً جانتی ہوں۔۔۔۔ کہ ہزہائی نس نے شمیم کو۔۔۔۔" وہ مائیکل کی طرف دیکھ کر بولتے بولتے رک گئیں۔ میں نے گجراتی میں کہا۔ "ہاں وہ فرما رہی تھیں کہ یہ اب ان کی بیٹی ہیں۔۔۔۔" مسکرا کر کہنے لگیں۔ "اس کے علاوہ اور کچھ نہیں فرمایا انہوں نے؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "یہ کہ ان کی شادی وہ خود کریں گی۔" بیگم چغتائی میرے اندازے سے کہیں زیادہ عقلمند نکلیں۔ میری طرف دیکھ کر مسکرائیں اور شمیم سے کہنے لگیں۔ "بے بی میرے پرس میں ہرہائی نس کا ایک لیٹر ہے نعیم کے نام۔۔۔۔ ذرا۔۔۔۔" شمیم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "موم آپ خود زحمت۔۔۔۔" وہ اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے مسکرا کر اٹھیں اور "ایکسکیوزمی" کہہ کر تیزی سے اندر چل دیں۔۔۔۔ شمیم نے مسکرا کر کہا۔ "کیا واقعی بمبئی جا رہے ہو کیپٹن؟" میں نے کہا "یہ حقیقت ہے مس چغتائی۔۔۔۔" اس نے چہرے سے کسی قسم کا تاثر ظاہر کئے بغیر سگریٹ ٹرے میز سے اٹھا کر میرے سامنے کر دی۔۔۔۔ اور سوالیہ نگاہوں سے مائیکل کی طرف دیکھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "ان فیکٹ مس چغتائی۔۔۔۔ اور ہمیں صبح آٹھ بجے گورنر ہاؤس میں داخل ہو جانا چاہئے۔" اس نے گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "چھ بجنے والے ہیں۔۔۔۔ تیرہ چودہ گھنٹے ہیں تو کیپٹن نعیم بمبئی جا کر واپس آ سکتے ہیں۔" مائیکل ہنس دیا۔ "کیپٹن کو لانگ جرنی میں ڈرائیو کرنے' چانس دینا ملک الموت کے ہاتھ میں تامی گن دینے کے مترادف ہے مس چغتائی اور میں بمبئی پہنچنے تک ان کا ہی نہیں اپنا بھی باڈی گارڈ ہوں۔" شمیم اس کے انداز بیان پر کھلکھلا کر ہنس دی۔ میں نے سگریٹ سلگا کر سگریٹ کیس مائیکل کو دیتے ہوئے کہا۔ "شمیم یہ باڈی گارڈ ہی نہیں شاعر بھی ہے۔۔۔۔ میں اتنا بڑا ڈرائیور نہیں ہوں جتنا یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ارے یہ بیگم صاحبہ کہیں ہرہائی نس سے خط لینے تو نہیں چلی گئیں؟" وہ پھر ہنس دی اور اٹھتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔۔ "دیکھتی ہوں۔" میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خط کی ضرورت نہیں شمیم زبانی بتا دو کیا لکھا ہے؟" وہ بیٹھ گئی اور نظریں جھکا کر بولی۔ "میں نے جس خط کو

ہاتھ لگانا پسند نہیں کیا اس کے کانٹینٹس بتانا کیسے گوارا کر سکتی ہوں۔" میں "رائٹ" کہہ کر مائیکل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ شیم اٹھ کر چلنے لگی۔ مائیکل نے اندرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن مسز چغتائی دروازے پر کھڑی ہیں۔ شاید آپ سے تنہائی میں کچھ کہنا چاہتی ہیں۔" میں نے پلٹ کر دیکھا اور اٹھ کر ان کے پاس پہنچا۔ کہنے لگیں۔ "نعیم اندر چلو ہرہائی نس ٹیلیفون پر تم سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" میں "بہتر ہے" کہہ کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ میں ہرہائی نس سے فون پر بات کرنے جا رہا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ جو کچھ وہ کہنا چاہتی تھیں مجھے معلوم تھا۔ دیکھنا صرف یہ تھا کہ کس انداز میں کہنا چاہتی ہیں ــــ لائبریری میں پہنچتے ہی بیگم چغتائی نے ریسیور اٹھا کر میرے ہاتھوں میں دے دیا۔ میں نے ماؤتھ پیس میں "ہیلو نعیم" کہہ کر ریسیور کان سے لگایا اور آواز پہچاننے کے لئے پوری توجہ سے سننے لگا۔ میں نے اپنے لہجے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جیسے مجھے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ میں کس سے مخاطب ہوں۔ دوسری طرف سے ہرہائی نس نے اپنا نام بتایا تو میں نے آداب عرض کرتے ہوئے کہا "ارشاد یورہائی نس ــــ" بولیں۔ "تم بمبئی جا رہے ہو ٹائیگر؟" میں نے کہا۔ "جی یورہائی نس ونود کمار کی مہربانی سے ــــ معلوم تو ہو گیا ہو گا آپ کو؟" کہنے لگیں۔ "معلوم ہو گیا ٹائیگر وہ ریاست کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے ــــ ہرہائی نس نے اس کو صاف الفاظ میں سمجھا دیا تھا کہ نعیم اب معمولی کیپٹن نہیں ایکسی لنسیز کا چہیتا بیٹا ہے لہٰذا ــــ"

میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "یورہائی نس نعیم ان سے پہلے آپ کا بیٹا ہے۔ آپ کی، ہرہائی نس کی اور ولاس پور اسٹیٹ کی سلامتی اس کا مقصد حیات ہے۔ یقین فرمایئے ونود کمار اپنی ذات کے سوا کسی کو تباہ نہیں کریں گے ــــ" وہ بولیں۔ "ٹائیگر ہم تم سے یہی توقع رکھتے ہیں ــــ اچھا اب میں تم سے ایک خالص ذاتی نوعیت کا سوال کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ شیم جس کو ہم تمہارے لئے پسند کر چکے ہیں ــــ تمہارے خیال میں کیسی ہے؟" میں نے دروازے پر کھڑی ہوئی بیگم چغتائی پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "یورہائی نس کیا میں بصد ادب آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کو نعیم پر یہ شک کیسے ہوا کہ وہ عہد شکنی بھی کر سکتا ہے؟" دوسری طرف خاموشی طاری ہو گئی۔ میں نے ایک ہاتھ سے ریسیور سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ نکال کر سلگایا اور کش لے کر کہا۔ "یورہائی نس؟" افسردہ لہجے میں بولیں۔ "نعیم اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں ــــ ہم صرف تمہیں سربلند دیکھنا چاہتے ہیں ــــ یہ تمہارے لئے بہت بڑا ــــ حادثہ ہو سکتا ہے۔" میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "یورہائی نس ــــ آپ نے تصویر کا ایک رخ قطعی نظر انداز کر دیا۔" وہ کوئی جواب نہ دے سکیں بمشکل کہہ سکیں۔ "اوکے ٹائیگر اگر تم اسے حادثہ سمجھتے ہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی لیکن بیگم چغتائی کو

کس طرح مطمئن کرو گے؟ وہ اس کو اپنی توہین سمجھیں گی۔" میں نے کہا۔ "آپ پریشان نہ ہوں۔ یورہائی نس ـــــ آداب عرض۔" میں نے ریسیور رکھ دیا بیگم چغتائی نے آگے بڑھ کر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیا فرما رہی تھیں؟" میں نے سر جھکا کر کہا ـــــ "محترمہ وہ مجھے سہرا باندھے ہوئے دیکھنا چاہتی ہیں ـــــ" میں نے کہا۔ "یورہائی نس یہ تو بہت بڑا حادثہ ہو گا۔" بیگم چغتائی نے مسکرا کر کہا۔ "خدا نہ کرے کیسا حادثہ؟" میں نے کہا۔ "محترمہ میں ہفتے عشرے میں لڑائی پر جانے والا ہوں میرے اور موت کے درمیان ایک گولی کا فاصلہ ہو گا جو کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے ـــــ ایسی صورت میں کیا مجھے قبول کرنے والی بد نصیب لڑکی کے لئے یہ ایک تباہ کن حادثہ نہ ہو گا ـــــ یقین فرمایئے مجھے کسی بے گناہ لڑکی سے ایسی دشمنی نہیں ہے۔" انہوں نے "خدا نہ کرے" کہہ کر سر جھکا لیا۔ میں نے دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "محترمہ میں آپ کی محبت اور عزت افزائی کا بے حد ممنون ہوں ـــــ لیکن صحیح صورت حال یہ ہے جو میں نے آپ سے عرض کر دی۔" انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کی دعائیں دیں اور ڈرائنگ روم میں پہنچ کر صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "بیٹے مجھے خدا کی ذات سے امید ہے تم جنگ سے بہت بڑا عہدہ لے کر ساتھ خیریت کے واپس آؤ گے ـــــ ہمیں بھی اتنی جلدی نہیں ہے شمیم ایم بی بی ایس کے آخری سال میں ہے ـــــ ایک سال تو اس کی تعلیم میں ہی باقی ہے ـــــ شمیم ـــــ! غنچہ سے کہو پانچ اشرفیاں سبز مخمل کی چوڑی سی پٹی میں سی کر لے آئے ـــــ تمہیں اپنے ہاتھ سے نعیم کو امام ضامن باندھنا ہے۔" شمیم سر جھکا کر چل دی ـــــ میں سر جھکا کر دل ہی دل میں اپنی شکست تسلیم کرنے لگا ـــــ بیگم چغتائی بلا کی ذہین عورت تھیں۔ انہوں نے میرے انکار کو اس خوبصورت سے اقرار میں تبدیل کر لیا تھا کہ میرے لئے پسپائی کی تمام راہیں مسدود ہو کر رہ گئیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ میرے جاتے ہی وہ ہرہائی نس کو اپنی کامیابی پر مبارک باد پیش کریں گی۔ یہ اور بات ہے کہ وہ میرے الفاظ کی روشنی میں ان کا یقین کرنے کے بجائے ان کی غلط فہمی پر ہنسنے لگیں۔ مجھے خاموش دیکھ کر بیگم صاحبہ نے پہلو بدلا اور چونک کر بولیں۔ "ارے تمہارا لیفٹیننٹ تو اکیلا بیٹھا ہے نعیم آؤ اسے ڈائننگ روم میں بلائیں۔ چائے لگا دی گئی ہو گی۔" میں اٹھ کر ان کے ساتھ چل دیا ـــــ ایک خادمہ نے اطلاع دی کہ چغتائی صاحب آ چکے ہیں اور مہمان کے ساتھ ڈائننگ روم میں بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے ہیں۔ بیگم صاحبہ نے میری طرف دیکھا اور ڈائننگ روم کی طرف گھوم گئیں۔

میں نے چغتائی صاحب کو سلام کیا اور انہوں نے اٹھ کر مصافحہ کیا۔ بیگم صاحبہ نے انہیں بتایا کہ نعیم بمبئی جا رہا ہے۔ چند جملوں کے تبادلہ کے بعد میں نے اٹھ کر اجازت طلب کی تو چغتائی صاحب بولے۔ "ٹھیک ہے نعیم! بہر کیف جلد آنے کی کوشش کرنا۔" بیگم

صاحبہ نے شیم کی طرف دیکھا۔ اس آگے بڑھ کر میرے بازو پر امام ضامن باندھ دیا۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور مائیکل کی طرف دیکھا۔ بیگم اور چغتائی صاحب نے ڈرائنگ روم میں آتے ہی خدا حافظ کہہ کر رخصت کیا۔۔۔۔ شیم کار تک پہنچانے آئی۔ میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تو کھڑکی سے جھانک کر کہنے لگی۔ "نعیم آج سے میں تمہیں اپنا سہاگ ماننے لگی ہوں اس کی حفاظت کرنا ڈارلنگ۔" میں اس کو چومنا چاہتا تھا لیکن اس کے جذباتی الفاظ سن کر ارادہ بدل دیا۔ اب اس کو چومنا سہاگ کی توہین کر دینے کے مترادف تھا۔ مسکرا کر خدا حافظ کہا اور اس کے رخسار پر ہاتھ پھرا کر رہ گیا۔۔۔۔ مائیکل نے "خدا حافظ" سن کر گڈ نائٹ میڈم کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی میں نے بازو سے پٹی کھولی اور کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "مائیکل ڈنر کہاں کھانے کا ارادہ ہے؟" ڈیش بورڈ مرر ایڈجسٹ کر کے کہنے لگا۔ "یہاں سے روانگی پر منحصر ہے سراب کہیں اور تو۔۔۔۔" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "راج محل جانا ہے۔۔۔۔ میجر ڈیش مکھ کے بنگلے۔۔۔۔ لیکن تم نہیں جاؤ گے۔۔۔۔ کار بھی نہیں جائے گی۔" تیزی سے پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولا۔ "سوری سر۔۔۔۔ یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے۔۔۔۔ کیا آپ ٹیلیفون پر بات نہیں کر سکتے؟" میں نے شیشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مائیکل تم میرے متعلق اتنا جانتے ہو کہ اب تم سے کچھ چھپانا بیکار ہے۔۔۔۔ میں دو مرتبہ یہاں آیا لیکن جس سے ملنے آیا تھا اسکی ایک جھلک بھی نہ دیکھ سکا۔ کیا ایک دوست کی حیثیت سے تمہیں میرا دل ٹوٹ جانے کا کوئی احساس نہیں؟" کہنے لگا "تو سر مجھے معلوم ہے کہ۔۔۔۔ اف یو ڈونٹ مائنڈ سر۔۔۔۔ آپ کا دل شاک پروف میٹریل کا بنا ہوا ہے۔۔۔۔ اگر ٹوٹنے پھوٹنے والا ہوتا تو مائیکر واسکوپک ذروں میں تقسیم ہو چکا ہوتا۔۔۔۔ پچھلے سال۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ یو آر ڈیولش مائیکل۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔ شہر سے نکلو اور اتنی تیزی سے نکلو کہ میں پیچھے پلٹ کر نہ دیکھ سکوں۔۔۔۔ صرف یہ وعدہ کرو کہ اگر راستے میں میرا ہارٹ فیل ہو جائے تو مجھے ولاس پور واپس نہیں لاؤ گے۔ اس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور سگریٹ والا ہاتھ جھٹک کر کہنے لگا "سر میں سوچ رہا ہوں کہ آپ کے لئے راج محل میں داخل ہو کر فیس ٹو فیس بات کرنا تو ممکن نہیں۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ میجر۔۔۔۔ وہاٹ مکھ۔۔۔۔؟" "میجر ڈیش مکھ۔" میں نے اس کو پرامپٹ کیا۔۔۔۔ مسکرا کر بولا۔ "یس سر۔۔۔۔ آپ میجر ڈیش مکھ کے بنگلے سے ٹیلیفون۔۔۔۔" میں نے اس کا عندیہ سمجھ کر کہا۔ ڈیٹس رائٹ پال۔۔۔۔ تمہارا خیال صحیح ہے۔۔۔۔ جب فون ہی استعمال کرنا ہے تو کہیں سے بھی کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ میں خواہ مخواہ شیر کی کچھار میں۔۔۔۔ اوکے قریبی ٹیلیفون بوتھ بتاؤ۔۔۔۔" کہنے لگا۔ "پوسٹ آفس۔۔۔۔ ریلوے اسٹیشن۔۔۔۔ پولیس اسٹیشن۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پال اب

تم اپنے اوریجنل فارم میں آ گئے ـــــــ اب تک جو ذہانت کی باتیں کیں وہ شاید میجر واٹسن کے لیکچروں سے ماخوذ تھیں۔" مائیکل مسکرا دیا۔ "آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر ان تینوں مقامات میں سے ایک بھی ٹیلیفون کرنے کے لئے مناسب نہیں۔" میں نے پاور ہاؤس کو جانے والی طرف ٹرن لیا۔ اس نے گردن گھما کر میری طرف دیکھا۔ کہنے لگا "یہ ٹھیک ہے سر افسوس مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ خیر ایک کیپٹن ایکس لنسی اور سیکنڈ لیفٹن کے دماغ میں کچھ فرق تو ہونا ہی چاہئے ـــــــ" "ہشت۔" میں نے قریب قریب چیخ کر کہا۔ "ملٹری اچھا آرٹ نہیں ہے پال۔" وہ "سوری۔" کہہ کر معذرت طلب نگاہوں سے دیکھنے لگا ـــــــ میں نے ایک اور ٹرن لیا مسکرا کر بولا۔ "سر وہ آپ کے بازو پر بندھا ہوا گرین بیج کہاں گیا؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "وہ بیج نہیں تھا لیفٹن ـــــــ یہ دوسری غلطی کر رہے ہو ـــــــ یہ تمام حادثات سے محفوظ رکھنے والی بیش قیمت چیز ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "بیش قیمت سر؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "تقریباً" پانچ پاؤنڈ ـــــــ" وہ منہ پھرا کر ہنسنے لگا میں نے اس کو یقین دلانے کی کوشش بھی نہ کی۔

پاور ہاؤس آ چکا تھا۔ گیٹ سے داخل ہوتے ہی چند قدم پر دفتر تھا۔ چبوترے کے قریب پہنچ کر میں نے گاڑی روک کے انجن بند کیا اور دونوں گاڑی سے نکل کر دفتر کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ٹائم کیپر نے اٹھ کر سلام کیا۔ مائیکل نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ "کیپٹن صاحب برٹش کیمپ فون کرنا چاہتے ہیں۔" کلرک نے فورمین کے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ـــــــ "بڑے شوق سے صاحب بہادر۔" مائیکل نے ایک کرسی گھسیٹ کر میز کے قریب کر دی اور کلرک کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ میں نے سادھنا دیوی کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی بجتی رہی میں نے اکتا کر جیب سے سگریٹ نکالا اور سلگا کر کش لگانے لگا۔ گھنٹی بج رہی تھی۔ جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ مجھے مایوسی ہونے لگی لیکن اس خیال سے کہ کھانے کا وقت ہے ممکن ہے ڈائننگ روم میں ہوں۔ چند سیکنڈ انتظار کیا۔ آخر کسی نے ریسیور اٹھایا اور مردانہ آواز میں "ہیلو" کہا ـــــــ یہ میری توقع کے خلاف تھا۔ سادھنا دیوی کا اپارٹمنٹ جو ریسیور گن کی کٹیا کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں جاتے ہوئے تمام راجکمار کانپتے تھے۔ پھر یہ "ہیلو" کہنے والا کون ہو سکتا تھا۔ بہر کیف کوئی تھا۔ میں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ "آئی وانٹ ٹو ہیو اے ورڈ وِد پرنسس سادھنا ـــــــ" دوسری طرف سے یہ آواز آئی۔ "مے آئی نوہواز ـــــــ" میں نے اس کی آواز پہچاننے میں ناکام ہو کر جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "کرنل شیفیلڈ فرام برٹش ریزیڈنسی۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "کرنل شیفیلڈ؟" میں نے یہ نام پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "نیور مائنڈ ـــــــ سادھنا دیوی نے سنا ہے۔ وہ میری بڑی بہن ہیں ـــــــ" بولنے والا "ہولڈ آن پلیز" کہہ کر چل دیا۔ اس کی آواز پرنس ونود کی

آواز ہرگز نہ تھی۔ مجھے خطرہ صرف یہ تھا کہ کہیں سادھنا دیوی کرنل شیفیلڈ کا نام سن کر یہ نہ کہہ دیں "کون شیفلڈ؟" کیوں کہ اس نام کا کوئی کرنل ریزیڈنسی میں نہ تھا۔۔۔۔ چند سیکنڈ کے تعطل کے بعد سادھنا کی آواز آئی "ہیلو شیفلیڈ کیسے یاد کیا؟" میں نے ان کے لہجے میں شفقت کا عنصر پا کر اطمینان کا سانس لیا اور نیچی آواز میں کہا۔ "پالا گن' دیدی۔۔۔۔ یشو کہاں ہیں اس وقت؟" کہنے لگیں۔۔۔۔ "تھوڑی دیر پہلے ہرائی نس نے بلایا تھا انہیں۔۔۔۔ وہیں ہونگی۔" میں نے کہا۔ "میں بمبئی جا رہا ہوں دیدی۔۔۔۔ بلکہ یہ سمجھئے دو تین گھنٹے پہلے کیمپ سے نکل چکا ہوں۔ کیا آپ۔۔۔۔" جملہ ختم ہونے سے پہلے بولیں۔ "چغتائی کے ہاں پہنچ جاؤ نعیم۔۔۔۔ ہم نو بجے سے پہلے۔۔۔۔" میں نے متعجب ہو کر کہا۔ "آہ دیدی آپ کو تو کچھ بھی معلوم نہیں۔۔۔۔ میرے یہاں سے بھاگنے کا سبب ہی نعیم ہے۔۔۔۔ میں اس وقت پاور ہاؤس سے بول رہا ہوں۔۔۔۔ آپ اسی طرف شہر سے باہر آ جائیں۔۔۔۔ پلیز دیدی۔۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے میں اگر آپ سے ملے بغیر چلا گیا تو ایسی غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی کہ۔۔۔۔ بولیں۔۔۔۔ "اونہوں۔۔۔۔ نہیں ہونگی پرمیلا نے مجھے اور یشو کو بہت کچھ بتا دیا ہے۔ دراصل میں نے تمہیں آزمانے کے لئے چغتائی کا نام لیا تھا۔ خیر میں یشودھرا کے ساتھ آ رہی ہوں۔۔۔۔ اور اگر وہ نہ آ سکی تو میں اکیلی آؤں گی تم انتظار کرو۔۔۔۔ میں نے "نمستے دیدی" کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور باہر نکل کر کلرک کا شکریہ ادا کیا۔ مائیکل نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور دونوں سوار ہو کر چل دیئے۔۔۔۔ میں نے دروازے سے باہر نکلتے ہی مائیکل کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ "پال آج پھر ریسٹ ہاؤس جیسا چانس پیدا ہو رہا ہے۔۔۔۔" اس نے مسکرا کر میرے چہرے پر نظر ڈالی اور کہنے لگا۔ "سر یہاں ہم ہر صورت حال کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ راج محل میں بھی کر سکتے ہیں اگر آپ اعلانیہ جانے کو تیار ہوتے۔۔۔۔ لیکن جس انداز میں آپ مجھے باہر چھوڑ کر تنہا جانا چاہتے تھے وہ میرے لئے ناقابل عمل تھا۔۔۔۔" میں نے ایک ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہاری وفاداری پر پورا یقین ہے مائیکل۔۔۔۔ لیکن وہ صورت حال ابھی برقرار ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے نو بجے تک نہ پہنچ سکیں تو پھر ہمیں۔۔۔۔ یہ جگہ کیسی رہے گی؟" میں نے پاور ہاؤس کی حدود سے نکل کر انٹر سیکشن پر آتے ہی گاڑی روک دی مائیکل نے کہا۔ "ٹھیک ہے کیپٹن۔۔۔۔" میں نے انجن بند کر کے لائٹ آف کر دی اور سگریٹ نکال کر سلگایا اور مائیکل کو دیا۔۔۔۔ وہ سگریٹ سلگا کر آگے چلا۔ "آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ میں سمجھ گیا۔۔۔۔ اگر ہمیں راج محل جانا پڑا تو۔۔۔۔ آپ کسی بھی راستے سے جائیں میں صدر دروازے سے گاڑی لے کر اندر داخل ہو جاؤں گا اور گارڈ سے میجر ڈیش محکمہ کے متعلق اتنی دیر رک کر سوالات کروں گا کہ انہیں اچھی طرح گاڑی کا اندرونی حصہ دیکھنے کا موقع مل جائے۔" میں نے کہا۔۔۔۔ "ٹھیک ہے مائیکل۔۔۔۔ میں تمہیں میجر

کے بنگلے پر ہی ملوں گا۔" مائیکل نے سگریٹ کا کش لیا اور "اوکے" کہہ کر خاموش ہو گیا۔
نو بجے تک خاموشی سے انتظار کرنے کے بعد میں نے ڈیش بورڈ لیمپ روشن کرتے ہوئے مائیکل کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا "چلیئے سر ——" میں نے سوئچ آن کر کے سیلف اسٹارٹر پر پیر رکھ دیا۔ انجن جاگ اٹھا۔ گیئر لگاتے ہی گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔ چند منٹ میں ہم راج محل کے جنوبی حصے میں ریاست کی آرمی لائنز کو جانے والی سڑک پر جنگلے کے قریب تھے میں نے گاڑی کو روک کر دروازہ کھولا اور باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "خدا حافظ پال۔" مائیکل نے خدا حافظ کہہ کر وہیل سنبھالا اور دروازہ بند کر کے روانہ ہو گیا۔ میں نے گرد و پیش پر نظر ڈال کر دیکھا سڑک سنسان پڑی تھی۔ جنگلے کے قریب جا کر ایک درخت کی آڑ سے راج محل کے اندرونی حصے کا جائزہ لیا اور چند منٹ ہر طرف سے اطمینان کر لینے کے دونوں ہاتھوں سے جنگلے کا بالائی حصہ تھام کر چھلانگ لگائی اور دوسری طرف کود گیا۔ ایک جھاڑی کی آڑ میں تھوڑی دیر رک کر روشوں کی طرف بڑھا اور ہر طرف سناٹا دیکھ کر دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں ڈال کر ٹہلتا ٹہلتا بنگلوں کی طرف چلنے لگا —— ایک لائن کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک عورت سامنے آتی ہوئی دکھائی دی۔ میں نے کوٹ کی جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالا اور جب وہ قریب پہنچی تو سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر لائیٹر جلایا اور دونوں ہاتھوں سے آڑ کر کے سگریٹ سلگاتا ہوا آگے بڑھا۔ عورت سر جھکا کر میری طرف دیکھے بغیر گزر گئی۔ دو تین بنگلوں کے درمیان گزرنے کے بعد میں میجر دلیش کھنہ کے بنگلے کے عقبی دروازے پر پہنچا اور آہستہ آہستہ کھٹکھٹانے لگا۔ تھوڑی دیر میں پرب نے دروازے کے قریب آتے ہوئے کہا —— "کون؟" میں نے مرہٹی زبان میں کہا۔ "دروازہ کھولو پرب۔" اس نے میری آواز پہچان کر "اوہ —— صاحب بہادر۔" کہتے ہوئے بولٹ سرکا کر دروازہ کھول دیا۔ میں نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "کیسے ہو پرب؟" اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ "آپ کی دیا درشٹی ہے صاحب بہادر ——" آیئے میجر صاحب تو شری حضور کے پاس گئے ہوں گے۔" میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ لگا کر چلتے ہوئے کہا۔ "کوئی بات نہیں میں تھوڑی دیر انتظار کر سکتا ہوں۔" اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ اس نے لائٹ کرتے ہوئے کہا۔ "چائے پئیں گے یا کافی؟ یا کچھ اور؟" میں نے کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "کافی ——" وہ سر جھکا کر باہر نکل گیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر سادھنا دیوی کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی۔ "سادھنا۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "ڈیڈی اب کہیں جانے کی زحمت نہ کریں میں یہاں پہنچ گیا ہوں ٹیشو کہاں ہیں؟" کہنے لگیں۔ "ابھی تک ہزہائی نس کے ساتھ ہیں —— میں دو مرتبہ بلا چکی ہوں لیکن نہیں آسکیں ایسا معلوم ہوتا ہے چترا وہاں پہنچ گئی —— سنو تم کہاں ہو اس وقت؟" میں نے آہستہ سے کہا۔ "ڈیڈی

کے سوا کون پناہ دے سکتا ہے ہمیں ڈیڈی رانی ـــــ خیر تھوڑی دیر میں میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ آپ یشودھرا سے کہہ دیں۔ ہمیں ستر سال کی عمر ہونے تک ایک دوسرے کا انتظار کرنا ہے۔" انہوں نے ہنس کر کہا۔ "افسوس میں اس ہنر ملن کا حسین منظر دیکھنے کے لئے شاید ہی زندہ رہ سکوں ـــــ کیا تم اپنے پروگرام کو چالیس پچاس سال آگے پیچھے نہیں کر سکتے؟" مجھے ان کی برجستگی پر ہنسی آ گئی۔ "کرنا پڑیگا ڈیڈی۔" میں نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "لیکن صورت حال یہ ہے ـــــ" میں نے غنیم کا تمام قصہ سنا دیا۔ بولیں۔ "شکریہ نعیم ـــــ کہہ دوں گی ـــــ اب زیادہ نہ ٹھہرو ـــــ خدا حافظ ـــــ" میں نے مرے ہوئے لہجے میں "خدا حافظ ڈیڈی" کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور دروازے پر آ کر پرب کو آواز دی۔ وہ کافی کی ٹرے لے کر کچن سے نکلا اور میز پر رکھ کر جانے لگا۔ میں نے اس کو روک کر کہا۔ "ڈیڈی کو نہیں بلا سکتے کسی طرح؟" کہنے لگا۔ "صاحب وہ کھانا کھا کر نہیں گئے بس آتے ہی ہوں گے۔" میں نے "اوکے" کہہ کر کافی پاٹ اٹھایا۔ اسی وقت دروازے پر کار رکنے کی آواز آئی۔ میں نے پرب کی طرف دیکھ کر کہا۔ "دروازہ کھول کر دیکھو اگر گاڑی رالر ہے اور اس میں ایک لیفٹنٹ بیٹھا ہے تو اسے اندر لے آنا' ور اس کے علاوہ کوئی اور ہو تو ٹرخا دینا۔" وہ سر جھکا کر چل دیا ـــــ میں نے پیالی میں کافی انڈیلی اور چسکیاں لینے لگا۔ سگریٹ سلگا رہا تھا کہ مائیکل اور میجر دلیش مکھ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے میں نے اٹھ کر سلام کیا ـــــ بولے۔ "مجھے افسوس ہے کیپٹن آج آئے تو میں غیر متوقع الجھن میں پھنسا ہوا تھا ـــــ میری وجہ سے لیفن مائیکل بھی دیر سے پہنچے ـــــ خیر بیٹھو' آج ساتھ کھانا کھائیں گے۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ـــــ "سر ہم دونوں کھانا کھا چکے ہیں ـــــ کافی پی سکتے ہیں۔" انہوں نے پرب کی طرف دیکھ کر الماری کی طرف اشارہ کیا ـــــ میں نے پرب کا ہاتھ پکڑ کے روکتے ہوئے کہا۔ "سر ہمیں پانچ منٹ میں یہاں سے نکل جانا ہے ـــــ مجھے آپ کے درشن کرنا تھے' ہو گئے ـــــ زیادہ ٹھہرنے میں ـــــ آپ جانتے ہی ہیں ـــــ" وہ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ میں نے دوسری پیالی میں کافی انڈیل کر مائیکل کی طرف دیکھا۔ اس نے تھینک یو سر کہہ کر پیالی اٹھا لی اور کافی پینے لگا۔ میجر نے پرب سے کہا۔ "خیر میرے لئے تو کھانا لاؤ ـــــ" پرب کچن کی طرف چل دیا۔ وہ میری طرف مخاطب ہو گئے۔ "نعیم دگمبر یہاں سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا۔ ونود نے پرسوں پھر اس کو بلا لیا ـــــ نہ معلوم چترا سے صلح کرانے کو یا تمہارے آنے کی خبر سن کر؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈیڈی ایک پروموشن لینے کا ارادہ ہو تو کہیئے ـــــ آج ونود کے جذبات بھی میرے خلاف وہی ہیں جو پچھلی مرتبہ دگمبر کے تھے۔" انہوں نے تیوری چڑھا کر میری طرف دیکھا۔ میں نے آخری گھونٹ لے کر کپ خالی کیا اور میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ صحیح ہے ڈیڈی ـــــ میں نے ریزی ڈنسی میں

اس کی بڑی بے عزتی کی ہے ——— میجر برنی نے کچھ نہیں بتایا آپ کو؟" نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے ——— "ایسی کوئی بات زبان پر نہیں لا سکتا اگر اس کو ملازمت بھی کرنی ہو ——— اور پھر مجھ سے تو آج کل وہ کم ہی ملتا ہے؟" میں نے مائیکل کی طرف اشارہ کر کے اٹھتے ہوئے کہا ——— "ڈسکارڈ کر دیں ——— برنی اعتماد کے قابل نہیں ہے۔" چونک کر بولے۔ "ایں؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا "ایکس پلین کرنے کا وقت نہیں ہے۔ ڈیڈی یہ حقیقت ہے اور ———" انہوں نے اٹھ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "سمجھ گیا ——— پرسوں شام وہ کہیں گیا تھا شاید تم سے ملاقات ہو چکی ہے۔" میں نے مسکرا کر گڈ بائی کہا اور مائیکل کو ساتھ لے کر دروازے کی طرف چل دیا۔ وہ ہمارے ساتھ جیفری میں آئے۔ دروازہ کھول کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ مائیکل کو اشارہ کیا۔ اس نے باہر نکل کر دروازہ کھولا اور وہیل پر بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کیا۔ میں نے میجر دلیش مکھ کی طرف دیکھا۔ ان کے ہونٹوں پر ایک افسردہ سی مسکراہٹ ابھری۔ میں نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "ڈیڈی اگر آپ کو ذرا بھی گھٹن محسوس ہونے لگے تو فوراً استعفیٰ دے کر بمبئی چلے آیئے اور مسٹر ولسن سے رابطہ قائم کر کے میرا نام لیجیے وہ آپ کو میرے پاس یا مجھ کو آپ کے پاس پہنچا دیں گے ——— اور یقین فرمایئے آپ خود ایک ریاست کے مالک ہیں۔" انہوں نے مسکرا کر میری پیشانی چوم لی اور خدا حافظ کہہ کر اندر چلے گئے۔

میں سیڑھیاں اتر کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مائیکل نے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ پہریدار نے ہماری گاڑی کی لائٹ دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا اور بندوق کے بٹ پر ہاتھ مار کر سلام کیا ——— مائیکل نے ایکسی لریٹر پر دباؤ ڈالا اور گاڑی سنسناتی ہوئی گیٹ سے گزر گئی ——— انٹرسیکشن آتے ہی اس نے ہائی وے کی طرف ٹرن لیا اور ڈیش بورڈ مرر کی طرف دیکھ کر بولا۔ "کامیابی ہوئی سر؟" میں نے کھڑکی سے پردہ سرکا کر باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "باتوں کی حد تک پال ——— تار کے سرے پر' وایا میڈیا ——— اسے چاہو تو کامیابی کہہ لو ———" کہنے لگا۔ "نو سر' یہ اس خطرے کا معاوضہ نہیں جو آپ نے لیا ———"

"دیٹس رائٹ مائیکل۔" میں نے اعتراف کیا۔ "دنیا میں کس چیز کی قیمت پوری ملتی ہے؟ تاہم مجھے خوشی ہے کہ میرا دو تین مرتبہ راج محل وزٹ کرنا راج کمار ونود کی زبردست شکست ہے۔" مائیکل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "توہین ہے سر' شکست نہیں ——— اگر راج گدی سے محروم ہو جائے تو واقعی یہ زبردست شکست ہو گی ———" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ "پال اب تم بھٹکنے لگے مائی ڈیئر۔ میں اتنا بڑا نہیں ہوں کہ ہز ایکسی لنسی سے اس قسم کی درخواست کر سکوں۔ ہاں

یہ ممکن تھا کہ اگر ریزیڈنٹ چند سیکنڈ اور ڈرائنگ روم میں نمودار نہ ہوتے تو ونود اپنے رخسار پر ایک چانٹے کا نشان لے کر لوٹتا۔۔۔۔۔۔ ناؤ ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں۔ بوائے اور تمہیں۔۔۔۔۔۔" اس نے میرا جملہ پورا کیا "ٹائم میک اپ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایکسی لریٹر پر دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔ میں نے پشت گاہ سے کمر لگا کر سگریٹ کا طویل کش لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

صبح ساڑھے نو بجے ہم بمبئی میں پہنچ چکے تھے۔ فورٹ کے ایک کیفے میں ناشتہ کرنے کے بعد میں نے مسٹرولسن کو ٹیلیفون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی اور ملاقات کے لئے وقت مانگا۔ ہنس کر کہنے لگے۔ "وکی بوائے میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔۔۔۔ ملاقات سے انکار کر دیتا۔۔۔۔۔۔ یا شام کو ملنے کا وقت دیتا لیکن مجھے شک ہے کہ شاید تم ابھی بمبئی سے سو میل کے فاصلے پر رہ کر ٹیلیفون کر رہے ہو تاکہ لیٹ ہونا ثابت نہ کیا جا سکے۔۔۔۔۔۔ اس لئے فوراً" پہنچ جاؤ۔۔۔۔۔۔ دس بجنے سے پہلے۔۔۔۔۔۔ او کے؟" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ "آپ کا خیال صحیح ہے سر' لیکن دس بجے میں آپ کے پاس ہوں گا اور یہ اپائنٹ منٹ ہز ایکسی لنسی کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔" وہ بولے۔ "ڈونٹ بی سلی۔۔۔۔۔۔ مجھے معلوم ہے تم اس اچانک مداخلت سے سخت ناراض ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایکسی لنسیز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ یہ میرا حکم تھا۔۔۔۔۔۔ اب یہ بتاؤ ہز ایکسی لنسی سے مل کر کیا کرو گے؟" میں نے "او کے" کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

دس بجے مسٹرولسن نے مجھے اپنے چیمبر میں ریسیو کیا۔ مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر بولے۔ "ناراض ہو نا؟" میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "خیر' مجھے اس طرح تمہیں ولاس پور سے چھین لینے پر افسوس ہے۔۔۔۔۔۔ بتاؤ کس طرح کمپن سیٹ کر سکتا ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کیا واقعی آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں؟" بولے۔ "واقعی۔۔۔۔۔۔ بتاؤ کیا چاہتے ہو؟" میں نے کہا۔ "سر ونود کمار کے نامی نیشن پر ایچ ایچ' ولاس پور کو۔۔۔۔۔۔ نظر ثانی کا حکم دیجئے۔" آنکھیں سکیڑ کر دیکھتے ہوئے بولے۔ "خوب۔۔۔۔۔۔ کس بنا پر؟" میں نے جواب دیا۔ "وہ۔۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے مہاراجہ اس کو نامزد کر کے پچھتا رہے ہیں۔" انہوں نے سگریٹ کیس میری طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ "کس نے کہا تھا کہ وہ ونود کو ولی عہد بنائیں اور اب۔۔۔۔۔۔ اچھا اگر وہ منسوخ کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔۔ درخواست گزار ہوں۔" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "شاید آپ انہیں قتل کرانا چاہتے ہیں۔" بولے۔ "کیا ایسا ہے؟" میں نے سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے کہا۔ "آپ ان سے دریافت کریں۔" کہنے لگے۔ "او کے۔۔۔۔۔۔ تم آج ہی کلکتہ چلے جاؤ۔۔۔۔۔۔ ونمالا ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکی۔۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔" میں نے ان کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "وہ مچھلیوں کی خوراک بن چکی۔۔۔۔۔۔ اگر آپ مجھ سے

معجزے کی توقع رکھتے ہوں تو اور بات ہے ورنہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میری درخواست مسترد کر رہے ہیں۔" بولے۔ "تو——— ایسا نہیں ہے۔ ونمالا زندہ ہے اور اگر تم کسی طرح اس کو گرفتار کر کے لے آؤ تو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر تمہاری مرضی کے مطابق ونود کا فیصلہ کر دیا جائے گا——— اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔" میں نے کہا۔ "آپ کو یقین ہے ونمالا زندہ ہے؟" کہنے لگے۔ "زندہ ہے——— اس کو دریا سے نکالنے والے کا تحریری بیان موجود ہے۔ وہ چوبیس گھنٹے سے زیادہ وقت اس کے مکان پر ٹھہری اور چلتے ہوئے اس کو اپنی رسٹ واچ انعام میں دے کر گئی ہے۔ اس کی گھڑی کرنل بشپ کے پاس ہے——— جہاں تک ہمارے علم میں ہے اس کو کہیں سے مالی امداد نہیں مل سکی——— لیکن وہ کہاں ہے اس کے متعلق کوئی سراغ نہیں مل سکا——— تمہارا دوست بریڈلے بھی ناکام ہو کر کلکتہ چلا گیا——— اور کچھ؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھر وہ ولاس پور کے سوا کہیں نہیں گئی——— میں اس کو تلاش کرنے جا رہا ہوں———" ہنس کر کہنے لگے۔ "تم آج کلکتہ جا رہے ہو——— تفصیلات بشپ سے لینی ہیں گی——— وہ یقیناً تمہیں ولاس پور بھیج دے گا۔" میں نے سگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ "رالز کلکتے نہیں جا سکتی سر———" مسکرا کر کہنے لگے۔ "تم کو ہوائی جہاز سے جانا ہے۔ رالز ہمارے پاس رہے گی——— اچھا اب کلب جا کر آرام کرو۔ شام کو ملیں گے۔ تمہارے ساتھ کوئی اور تو نہیں؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مائیکل———" مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگے۔ "پھر رالز اسی کے ساتھ واپس کر دو———" میں نے مصافحہ کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور گڈ بائی کہہ کر چل دیا۔

رالز کو نظر بد سے بچانے کے لئے گیراج میں بھجوا کر میں مائیکل کے ساتھ کلب پہنچ گیا۔ غسل اور کھانے سے فارغ ہو کر دونوں پڑ کر سو گئے۔ شام کو ساڑھے پانچ بجے اردلی نے مجھے جگا کر بتایا کہ مسٹر ولسن نے ٹیلی فون پر کہا ہے کہ آپ چھ بجے ان کے ساتھ چائے پئیں گے۔" میں نے مائیکل کو جگایا اور چھوٹا حاضری منگا کر ناشتہ کیا۔ مجھے معلوم تھا مسٹر ولسن کی چائے ایک گرم پیالی یا ایک ٹھنڈے گلاس کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ میں ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو مسز اور مسٹر ولسن دونوں موجود تھے۔ میں نے سلام کیا تو مسز ولسن نے ہیلو ڈکی کہہ کر مصافحہ کیا اور پچھلی مرتبہ نہ ملنے پر افسوس کا اظہار کیا۔ رسمی مزاج پرسی کے بعد میں مسٹر ولسن کی طرف مخاطب ہوا۔ انہوں نے ہاتھ ملا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بزر دباتے ہوئے کہنے لگے۔ "میں نے ابھی تمہارے لئے کسی ایئر کرافٹ میں سیٹ کا انتظام نہیں کرایا وکٹر شاید کل کرا سکوں" میں نے کہا۔ "کل کرا دیجئے۔" انہوں نے جواب دینے کے بجائے سگریٹ کیس اٹھا کر میری طرف بڑھایا۔ میں نے سگریٹ لے کر سلگایا۔ مسز ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "مس کینتھ نے پارا گڑھ سے خط لکھا ہے تمہارے لئے

بھی ایک پیغام ہے۔ پہلے یہ بتاؤ وہاں بھی ؟ نیم؟" میں نے مسکرا کر اثبات میں ہے وکی—— اس وقت مصروف نہ ہوتی تو تم نہیں—— میں اس کو بہن کہتا ہوں—— بھے وش یو گڈ لک" میں نے "تھینک یو" کہہ ہر؟" شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں—— لے۔ "کب جانا چاہتے ہو؟" میں نے ہے—— ذرا نہیں' بہت زیادہ۔ کینتھ نے انسانیت کے نام پر اپیل کر کہنے لگے۔ "تو بچے والی کی اپیل کی ہے—— جانا چاہو گے؟" میں نے سگریٹ کا کش لے کر مسٹر ولسن ریزیڈنسی دیکھا۔ انہوں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "انہیں کیپلی کیشنز کا پتہ نہیں ہے—— میں سمجھانے میں ناکام رہا ہوں۔ اس کینتھ کی بچی نے بھی تو غضب کیا ہے۔ انسانیت کے نام پر اپیل اور وہ بھی ایلزا ولسن سے——" مسز ولسن نے میرے جواب دینے سے پہلے شوہر کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کسی خاص وجہ کے بغیر کینتھ ایسے الفاظ نہیں لکھ سکتی جیمس میں—— کچھ بھی ہو۔ وکٹر کو پاراگڑھ جانا پڑے گا۔ میں نے ہز ایکسی لنسی سے اجازت حاصل کرنے کے بعد تم سے کلکتہ کے بجائے پاراگڑھ بھیجنے کو کہا ہے۔" مسٹر ولسن نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "ناؤ کیپٹن؟" میں نے کہا۔ "اگر آپ اس لڑکی کو میری بہن مانتے ہیں تو میرا جواب آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔"

"ویل ڈن۔ کمیر بوائے۔" مسز ولسن نے مسکرا کر کہا۔ میں "تھینک یو میم" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ میڈ نے اندر سے آ کر چائے کی ٹرے میز پر رکھ دی اور جھک کر پیالیوں میں انڈیلنے لگی۔ مسز ولسن نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے بات کرنے لگیں۔ میرے ذہن میں ہر ایکسی لنسی کا خیال ابھرا اور پوری توجہ ان کی طرف مرکوز ہو گئی لیکن وہ فرانسیسی میں گفتگو کر رہی تھیں میرے پلے خاک نہ پڑ سکی۔ مسٹر ولسن نے آہستہ سے کہا۔ "تمہارا خیال صحیح ہے وکی—— چلو' چائے پیو۔" میں نے مسکرا کر تھینک یو سر کہا اور پیالی اٹھا کر چائے پینے لگا۔ مجھے ان کی مائنڈ ریڈنگ پر حیرت تھی۔ چند منٹ بعد مسز ولسن نے ریسیور رکھ کر چائے کی پیالی اٹھائی اور ایک گھونٹ لے کر کہنے لگیں۔ "وکی میں نے ہر ایکسی لنسی کو کہہ دیا کہ تم پاراگڑھ جا رہے ہو۔ وہ ہز ایکسی لنسی سے مشورہ کر کے دس پندرہ منٹ بعد جیمس سے بات کریں گی—— شاید تمہیں بلائیں۔" میں نے پیالی ٹرے پر رکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے خود بھی ان سے بہت کچھ کہنا ہے مسز ولسن—— مجھے تعجب ہے انہوں نے میرا پاراگڑھ جانا اتنی آسانی سے کیسے منظور کر لیا؟" مسٹر ولسن نے غور سے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر پھر چائے پینے لگے۔ ان کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے بہت کچھ کہہ گئیں۔ میں نے ان کا مفہوم سمجھ کر اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "آئی ایم سوری سر" وہ پھر مسکرا دیئے لیکن اس مرتبہ انہوں نے میری طرف نہیں دیکھا۔ مسز ولسن نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔ "جیمس میں بہت کچھ

معجزے کی توقع رکھتے ہوں تو اور بات ہے ورنہ
درخواست مسترد کر رہے ہیں۔" بولے "تو ——— نسی وکٹر سے کیا کہنے والی ہیں؟" مسٹر ولسن
تم کسی طرح اس کو گرفتار کر کے لے آؤ تو بات ہے ڈارلنگ۔ وکٹر تمہارا احسان مند رہے گا
مطابق ونود کا فیصلہ کر دیا جائے گا ——— رہنے والوں میں سے ہو۔" وہ مسکرا دیں۔ میں نے مسٹر
کو یقین ہے ونمالا زندہ ہے؟" نے دوسرا سگریٹ سلگایا۔ میڈ چائے کے برتن اٹھا کر لے گئی۔
کا تحریری بیا… سگریٹ کا کش لے کر مسٹر ولسن کی طرف دیکھا۔ "شاید مجھے کلکتہ جانے میں کچھ
دیر لگے ——— کیا اس تاخیر کا اثر آپ کے اس وعدے پر نہیں پڑے گا سر؟" وہ سگریٹ
والے ہاتھ کی انگلیوں سے کنپٹی کھجا کر سوچنے لگے۔ میں نے تھوڑی دیر توقف کرنے کے بعد
کہا۔ "شاید میرا یہ سوال قبل از وقت ہے سر۔" مسکرا کر بولے۔ "نہیں، لیکن ابھی میں
نے اس کے بارے میں کچھ سوچا نہیں ———" میں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے یقین ہے میں
آپ کی شرط پوری نہیں کر سکتا۔" انہوں نے قہقہہ لگایا اور ہنستے چلے گئے۔ مسز ولسن نے
میری طرف دیکھ کر سوال کیا۔ "کیا شرط ہے وہ وکی؟" میں نے مسٹر ولسن کی طرف دیکھا۔
کہنے لگے۔ "ونمالا کی گرفتاری ڈارلنگ۔" تڑاخ سے بولیں۔ "جیمس تم اسے اپنا بچہ نہیں
سمجھتے کیا؟" سنبھل کر بولے۔ "یہ ایکسی لنسیز کا بچہ ہے ہنی میں اس کا گارجین ہوں۔ شرط
اس لئے رکھی گئی ہے کہ ———" انہوں نے قطع کلام کر کے کہا۔ "نان سینس ———
مجھے بتاؤ وکی میں ہر ایکسی لنسی سے بات کروں گی۔" مسٹر ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "او کے
وکٹر ——— شرط واپس لے لی ——— اب مجھے سوچنے کا موقع دو ———" میں نے مسز
ولسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تھینک یو میم ——— آپ نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا۔
اب بلا سے مسٹر ولسن اپنا مسئلہ حل کرنے کے لئے۔ ولاس یور اسٹیٹ کا دورہ کریں یا یہیں
بیٹھے سوچتے رہیں۔" مسٹر ولسن نے ہنس کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "سوری کیپر
بوائے۔ جنگ کے دوران ہمارے لئے دورے کرنے کا کوئی چانس نہیں ———" میں نے
کہا۔ "سر جنگ ہمارا مسئلہ ہے ——— آپ ہمیں حکم دے کر کہیں بھی جا سکتے
ہیں ——— ایڈمنسٹریشن قائم رکھنے کے لئے۔" مسز ولسن نے کہا۔ "دیٹس رائٹ۔"

مسٹر ولسن نے ہنس کر ریسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کر کے فرانسیسی میں باتیں کرنے
لگے۔ ان کی بیوی سن سن کر مسکراتی رہیں۔ میرے لئے یور ایکسی لنسی کے سوا سب کچھ
ناقابل فہم تھا۔ کئی منٹ باتیں کرنے کے بعد انہوں نے مسکرا کر ریسیور مجھے دیے دیا میں
نے کان سے لگاتے ہوئے ان کو سلام کیا۔ بولیں "وکی" میں نے جیمس کو سب کچھ سمجھا دیا
ہے ——— کینتھ کے الفاظ کا مفہوم کچھ اور ہی ہے ——— شاید تم بھی سمجھ گئے ہو گے
میں سریکھا کو نہیں جانتی۔ لیکن سروج سے مجھے دلی ہمدردی ہے ——— تمہارے جذبات کا
بھی پاس ہے۔ جاؤ ایک دو روز کے لئے ہو آؤ ——— کوشش کرنا ہز ایکسی لنسی کو مجھ سے
شکایت کا موقع نہ ملے۔" میں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ "یور ایکسی لنسی آپ بالکل اطمینان

رکھے۔" کہنے لگیں۔ "مجھے تم پر اعتماد ہے وکی ——— اس وقت مصروف نہ ہوتی تو تم سے بالشافہ بات کرتی۔ مائنڈ نہ کرنا۔ او کے وش یو گڈ لک" میں نے "تھینک یو" کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور مسٹر ولسن کی طرف دیکھا۔ بولے۔ "کب جانا چاہتے ہو؟" میں نے جواب دیا۔ "ابھی، اگر آپ کار اسپیئر کر سکیں۔" نفی میں سر ہلا کر کہنے لگے۔ "نو بجے والی ٹرین سے چلے جاؤ۔ وہاں ریزیڈنٹ تمہارے لئے گاڑی کا انتظام کر دے گا۔ تمہیں ریزیڈنسی میں ہی جانا چاہئے۔"

کلب میں مائیکل میرا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے ڈنر اور کوارٹر اسکاچ۔ پیٹ اور سیلڈ لانے کا آرڈر دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں نو بجے والی ٹرین سے جا رہا ہوں پال ——— تم آج رات یہیں قیام کرو گے اور صبح گاڑی لے کر ڈائریکٹ شردھام کو روانہ ہو جاؤ گے۔" کہنے لگا۔ "شردھام؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے کرنل پاپا کا لیٹر اور دو کڑکڑیز نکال کر دیتے ہوئے کہا۔ "یہ تمہارا سفر خرچ ——— اور یہ ہزہائی نس مہاراجہ شردھام کے نام خط ——— تمہیں میرا نام لئے بغیر کرنل ارجن سنگھ کی طرف سے رالز ان کو ڈلیور کر کے ولاس پور واپس جانا ہے۔" مائیکل نے لیٹر اور نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کلکتہ جا رہے ہیں؟" میں نے جیب سے سگریٹ نکالتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔

صبح سوا سات بجے ٹرین پارا گڑھ اسٹیشن پہنچی تو کیپٹن اور لیفٹننٹ مالکم اپر کلاس گیٹ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ گاڑی رکتے ہی دونوں تیزی سے بڑھ کر میرے کمپارٹمنٹ کے سامنے آ گئے۔ میں دروازہ کھول کر گاڑی سے اترا اور دونوں سے مصافحہ کیا۔ ایک قلی نے میرا سوٹ کیس اور ہولڈال باہر نکالا اور ہم اسٹیشن سے نکل کر کمپاؤنڈ میں آ گئے۔ مالکم نے سیڑھیوں کے قریب کھڑی ہوئی اسٹاف کار کا دروازہ کھول کر سوٹ کیس رکھوایا۔ کمنگز میرے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مالکم نے دروازہ بند کر کے وہیل سنبھالا اور گاڑی ریلوے کمپاؤنڈ سے نکل کر برٹش کیمپ کی طرف چلنے لگی۔ کمنگز نے بریڈلے کی خیریت دریافت کی۔ میں نے اس کو بتایا کہ وہ اب میرے ساتھ کلکتہ میں مقیم ہے اور جان ہنٹرس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چند منٹ میں ہم برٹش کیمپ میں داخل ہو گئے۔ گاڑی ریزیڈنٹ کے بنگلے کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ کمنگز مجھے ساتھ لئے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اور اردلی سارجنٹ کے ذریعہ اپنی آمد کی اطلاع اندر بھجوائی۔ ابھی ہم کھڑے کھڑے ہی باتیں کر رہے تھے کہ ریزیڈنٹ اور ان کی میم ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔ ہم نے انہیں سلیوٹ کیا۔ ریزیڈنٹ کی میم نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور دیکھتی چلی گئی۔ میں نے ایک بار پھر سر کو خم دے کر انہیں سلام کیا۔ ریزیڈنٹ ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ میم بھی ان کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔ میم نے

میری طرف دیکھ کر کہا۔ "ویل کیپٹن ——" ریزیڈنٹ نے بیوی کو رکتے دیکھ کر کہا۔ "کیپٹن پرنسلی' ہنی ——" بولیں "یس پرنسلی —— تم بہت بڑی رسک لے رہے ہو —— خیر دیکھا جائے گا ——" ریزیڈنٹ نے کہا۔ "تم پرنسلی کے متعلق زیادہ نہیں جانتی ہنی ——" پھر کمنگز کی طرف مخاطب ہو گئے۔ "کیپٹن ان کے ٹھہرنے کے لئے کیا انتظام کیا؟" کمنگز نے کہا۔ "سر گیسٹ ہاؤس کھلوا دیا گیا ہے ——" بولے۔ "او کے —— ان کے تمام اخراجات کا بل ہم ادا کریں گے۔ کرنل شیلڈن سے کہنا ایک وی سی او ہر وقت ان کے ساتھ رہے۔" کمنگز نے کہا۔ "بہتر ہے ——" ریزیڈنٹ چند ہدایات دے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم ان سے رخصت ہو کر گیسٹ ہاؤس کی طرف چل دیئے۔ مالکم گاڑی لے کر جا چکا تھا۔

گیسٹ ہاؤس اسٹیشن کی سمت والے گیٹ کے قریب تھا۔ ہم چند منٹ میں پہنچ گئے۔ اسٹاف کار برآمدے کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور لیفٹیننٹ مالکم سامان اندر رکھوا کر برآمدے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک سفید وردی میں ملبوس خانساماں اور اردلی دروازے میں کھڑے ہوئے تھے۔ ہم اندر داخل ہوئے تو دونوں ہمارے ساتھ سٹنگ روم میں آئے۔ کمنگز نے خانساماں کو بریک فاسٹ لانے کا آرڈر دیا۔ اردلی نے بیڈ روم کا دروازہ کھول کر ضروری سامان ہولڈال سے نکالا اور غسلخانے میں پہنچا دیا —— ہم کرسیوں پر بیٹھ گئے اور سگریٹ پینے لگے۔ کمنگز نے دروازے کا پردہ کھینچ کر راز لہجے میں کہا۔ "پرنسلی' اگر مائنڈ نہ کرو تو میں ایک دوست کی حیثیت سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں ——" میں نے ہنس کر کہا۔ "کر ڈالو کیپٹن' لیکن میں تم سے ڈرتا ہوں —— تم ایک مرتبہ مشکل میں مبتلا کر چکے ہو ——" بولا۔ "مجھے آج تک اس کا افسوس ہے —— اور بدقسمتی سے اس سوال کا تعلق بھی اسی سے ہے —— سچ کہو کیا تم سریکھا کے انوی ٹیشن پر یہاں آئے ہو؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ سر جھکا کر خاموش ہو گیا۔ میں نے کہا۔ "ویل؟" کہنے لگا۔ "پھر تو یہ ٹریپ ہے کیپٹن —— وہ یہاں نہیں ہے' میراج ٹی بی سینی ٹوریم میں داخل ہے ——" میں نے کہا۔ "ٹریپ۔ لیکن اطلاع دینے والا میرا خاص دوست ہے؟" نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔ "ہو گا —— لیکن یہ حقیقت ہے کہ سریکھا یہاں نہیں ہے اور تمہیں یاد رکھنا ہے کہ کمنگز نے تمہیں بروقت وارننگ دی ——" میں "تھینک یو کیپٹن" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کنتھ نے مجھے غلط اطلاع دی یا اس کی آڑ میں کسی اور نے یہ حرکت کی؟ یہ خیال آتے ہی میں نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا اور اجیتا کا نمبر ڈائل کیا۔ کمنگز نے مسکرا کر کہا۔ "ویٹس رائٹ ——" دوسری طرف ریسیور اٹھایا گیا اور زنانہ آواز آئی۔ "ہیلو —— ہو از اسپیکنگ؟" میں نے جواب دیا۔ "دس از ہنرس میڈم ——" میں

نے اس خیال سے جملہ ادھورا چھوڑا کہ اگر بولنے والی اجیتا نہیں ہے تو فوراً" سوال کرے گی۔ "کون ہنٹرس؟" لیکن ایسا نہ ہوا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ "کیپٹن تم کلکتہ سے کب آئے؟——— کیا وکٹر بھی تمہارے ساتھ ہے؟" اب میں نے آواز پہچان لی یہ اجیتا ہی تھی۔ ہنس کر کہا۔ "وکٹر ہی بول رہا ہے پرتا۔ کینتھ موجود ہے کیا؟" کہنے لگی۔ "آہ وکی' میں تیری آواز پر قربان ہو جاؤں——— کب آئے تم؟" میں نے کہا۔ "ابھی ابھی——— کینتھ نے مجھے خط لکھا تھا لیکن اس کی تفصیلات غلط ثابت ہوئیں۔ ذرا اس کو بلایئے تو——— میں پہلے جاننا چاہتا ہوں———" میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی وہ ہولڈ آن کہہ کر غائب ہو گئی۔ کمنگز نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ "ہولڈنگ" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور جھک کر سگریٹ ایش ٹرے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یو نو مس کینتھ کیپٹن؟" "شور جانتا ہوں——— میں نے اسے دیکھا بھی ہے———" میں کچھ کہنے جا رہا تھا کہ ایئر پیس میں ہیلو کی آواز آئی یہ کینتھ تھی۔ میں نے نام بتایا اور چند رسمی جملے تبدیل کرنے کے بعد کہا۔ "لیو' تم نے مجھے بلانے کو خط لکھا تھا؟" بولی۔ "تو ڈارلنگ' کیسا خط؟" میں نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "کیپٹن تمہارا خیال صحیح ہے———" کینتھ کی آواز آئی۔ "بولتے کیوں نہیں ڈارلنگ——" میں نے کہا۔ "فار گیٹ اٹ——— یہ بتاؤ ریزیڈنسی کب پہنچ رہی ہو؟" کہنے لگی۔ "ڈارلنگ اکیلی یا———" میں نے جواب دیا۔ "اکیلی———" وہ بولی۔ "ابھی——— ایک گھنٹے میں۔" میں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا——— اردلی نے پردہ اٹھا کر چائے تیار ہو جانے کی اطلاع دی۔ کمنگز نے اس کو لانے کا اشارہ کیا اور خانساماں ٹرے میز پر رکھ کر چلا گیا۔ کمنگز نے چائے پیالیوں میں انڈیلی اور آواز دے کر مالکم کو اندر بلایا۔

چائے پینے کے تھوڑی دیر بعد دونوں لنچ ٹائم پر آنے کا وعدہ کر کے رخصت ہو گئے۔ میں نے سوٹ کیس سے ایک میگزین نکالا اور مسہری پر لیٹ کر پڑھنے لگا۔ چند منٹ گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی جھنجھنائی۔ میں نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ "ہیلو پرنسلی' کون ہے تمہارے ساتھ؟" یہ ریزیڈنٹ تھے۔ "کوئی نہیں سر۔" میں نے جواب دیا۔ بولے "سنو پرنسلی' تم برٹش کیمپ سے باہر نہیں جاؤ گے۔ میں نے کمنگز کی موجودگی میں بتانا مناسب نہیں سمجھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ششیر سنگھ اور ان کی لڑکی اور ان دونوں سے زیادہ تیندر سنگھ نے ہزہائی نس کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ کیپٹن پرنسلی دراصل راجکمار رشی کرن ہے——— اور دو مرتبہ پارا گڑھ آ چکا ہے——— ان حالات میں تم سمجھ سکتے ہو تمہارا ایکسپوز ہونا کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔ نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی۔" میں نے کہا۔ "یقیناً سر۔" بولے "تم اپنے دوستوں کو صرف میرے ڈرائنگ روم میں مل سکو گے———

نام بتا سکتے ہو۔ کون کون ہیں جن سے ملنا چاہتے ہو؟" میں چکرا گیا ـــــــ صرف ایک نام تھا جس کو ظاہر کیا جا سکتا تھا۔ میں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ "مس کینتھ سر۔" ہنس کر کہنے لگے۔ "صرف مس کینتھ؟" میں نے کہا۔ "سر دست ایسا ہی سمجھئے سر۔" بولے۔ "اوکے ـــــــ گیسٹ ہاؤس کا ایڈریس کسی کو نہ دینا ـــــــ" میں تھینک یو سر کہنے جا رہا تھا کہ انہوں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ میں نے ٹیلی فون سے پیچھا چھڑایا اور سٹنگ روم میں آیا۔ دروازے کے قریب اردلی بینچ پر بیٹھا ہوا اردو کی کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔ میں نے پریڈ گراؤنڈ کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "جوان کیا نام ہے تمہارا؟" اٹینشن ہو کر بولا۔ "سر مجھے دریا خاں کہتے ہیں۔ میں آپ کا اردلی بھی ہوں اور باڈی گارڈ بھی ـــــــ" میں نے مسکرا کر کہا۔ "کون سا دریا؟ ـــــــ راوی، چناب، جہلم؟" کہنے لگا۔ "سر جہلم کا رہنے والا تو ضرور ہوں ـــــــ" میں نے کہا۔ "میرا مطلب بھی یہی جاننا تھا دریا خاں۔ اچھا میں سونے جا رہا ہوں ٹیلی فون سٹنگ روم میں لے لو اور ریزیڈنٹ صاحب یا کرنل شیلڈن کے سوا کسی کال پر نہ جگانا ـــــــ" اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "سر دس بجنے والے ہیں، ایک بجے لنچ کے لئے ـــــــ" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "دو بجے کے بعد ـــــــ" اس نے "بہتر ہے سر" کہہ کر سلیوٹ کیا۔ میں پلٹ کر بیڈ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے اندر آ کر ٹیلی فون پلگ سے نکالا اور سٹنگ روم میں لے گیا۔ میں نے کوٹ اتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا اور بستر پر بیٹھ کر حالات کی ستم ظریفی پر غور کرنے لگا۔ پارا گڑھ، ولاس پور سے ہزار گنا خطرناک تھا۔ وہاں کم از کم میرے مرنے مارنے کے امکانات تو تھے۔ یہاں تو میں ایک سال پہلے سورگ باشی ہو چکا تھا۔ اور پھر اب یہاں میرا کوئی ایسا دشمن بھی نہ تھا جس پر بغیر ہچکچائے گولی چلا سکوں۔ پچھلی مرتبہ میں لیفٹننٹ کی یونیفارم میں محتاط رہ کر آزادی سے گھوم پھر سکتا تھا۔ پہچاننے والوں کو ڈاج کرنے میں ناکام ہونے پر بھی زیادہ سے زیادہ رشی کرن کی شباہت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا لیکن اب تو راج محل کی توجہ اس طرف مبذول ہو چکی تھی۔ سریکھا اور اس کے خاندان کے چند افراد انہیں کم از کم اتنا یقین دلانے میں کامیاب ہو چکے تھے کہ انہیں کرن کی موت میں گھپلا نظر آنے لگا تھا۔ یہاں مجھے سب سے زیادہ خطرہ یوراج کی طرف سے تھا جو ایک دو مرتبہ میری جھلک دیکھ چکا تھا۔ وہی میرا تعاقب کر سکتا تھا اور اگر خدانخواستہ کسی طرح گھیر لینے میں کامیاب ہو جائے تو ـــــــ میں اس کے ساتھ گجراج جیسا سلوک نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مجھے عزیز تھا ـــــــ بہت زیادہ عزیز ـــــــ وہ بھی مجھ سے بے حد محبت کرتا تھا حتی کہ اب بھی اس کی تلاش کا مقصد مجھے سینے سے لگا کر رونے چیخنے اور شکوے شکایت کرنے کے سوا کچھ نہ تھا ـــــــ میری زندگی سے پیدا ہونے والی پیچیدگیاں تو بہت بعد کی بات تھی ـــــــ "خداوندا ـــــــ" میں سر تھام کر رہ گیا۔ کینتھ کا خط لکھنے سے

انکار کر دینا اور بھی چکرا دینے والی بات تھی۔ اگر یہ خط کسی اور نے لکھا تھا تو اس کے معنی یہ تھے کہ اس سازش میں ستیندر بھی شریک تھا اور اب جو کوئی بھی ہے وہ میرے یہاں پہنچنے کا انتظار کر رہا ہو گا اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس کو میرے پہنچ جانے کی اطلاع نہ مل گئی ہو۔ سٹنگ روم میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی اور میرے خیالات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اردلی نے ریسیور اٹھا کر ہیلو سر کہا۔ ایک دو جملے تبدیل کئے اور ہولڈ آن پلیز کہا۔ میں نے بستر سے اٹھ کر پردہ سرکایا۔ اردلی نے مجھے دیکھ کر کہا۔ "سر' کیپٹن کمنگز نے صاحب بہادر کے بنگلے سے کہا ہے کہ مس کینتھ آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔" میں نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھایا اور "ہیلو کیپٹن' دس از پرنسلی ---- اگر ممکن ہو تو کینتھ کو یہیں بھیج دیجئے ---- پلیز۔" چند سیکنڈ دوسری طرف خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد کمنگز کی آواز آئی۔ "او کے کیپٹن ---- میں انہیں سارجنٹ کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ میں نے تھینک یو کیپٹن کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور اردلی کی طرف دیکھا۔ "کوارٹر اسکاچ اور کافی۔" اردلی نے معذرت طلب نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔ میں اس کے گریز کی وجہ سمجھ گیا۔ وہ مجھے تنہا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا اور تعمیل حکم سے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "دریا' کوئی جرمن آرمی نہیں آ رہی ہوائے ---- بھاگ کر جا ---- وہ پہنچنے والی ہے ----" دریا خاں نے "جو حکم سر" کہہ کر سلیوٹ کیا اور پلٹ کر تیزی سے میس کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں نے بیڈ روم میں آ کر سگریٹ سلگایا اور کمرے سے باہر نکل کر برآمدے میں ٹہلنے لگا۔

تھوڑی دیر میں رہائشی کوارٹروں کی طرف سے ایک کار کلب کے کونے پر آ کر رکی۔ اگلا دروازہ کھلا اور کینتھ باہر نکلی۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے سارجنٹ اترا اور دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے برآمدے میں آ گئے۔ میں نے "ہیلو مس کینتھ" کہہ کر ان کا استقبال کیا۔ کینتھ نے مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور میں اس کا ہاتھ تھامے تھامے بیڈ روم میں داخل ہوا۔ سارجنٹ سٹنگ روم تک پہنچا کر پلٹ گیا۔ "تمہیں کس نے خط لکھا تھا ڈارلنگ؟" کینتھ نے کرسی پر بیٹھتے ہی بے چینی سے پوچھا۔ میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "مذاق تو نہیں کر رہی ہو لیو؟" گھبرا کر بولی۔ "خدا کی قسم ڈارلنگ میں نے تو کوئی خط نہیں لکھا۔ کیا تم وہ خط مجھے دکھا سکتے ہو؟" میں نے کہا۔ "نہیں لیو۔ مسز ولسن نے مجھے بتایا تم نے انہیں خط لکھا جس میں سریکھا کی سخت بیماری کا حوالہ دے کر مجھ سے انسانیت کے نام پر فوراً" پارا گڑھ پہنچنے کی اپیل کی گئی تھی ----" کہنے لگی ---- "وکی ڈارلنگ یہ تو بڑی خطرناک صورتحال ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں سروج تنہائی سے اکتا کر خود ہی تمہیں ایکسپوز کرانے پر تیار ہو گئی ہو؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ "کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟" اس نے مسکرا

کر کہا۔ "کیا نہیں ہو سکتا ڈیئر ـــــ لیکن یہ صرف میرا خیال ہے تم ـــــ" وہ اردلی کو آتے دیکھ کر بولتے بولتے رک گئی۔ اردلی نے سر جھکا کر اسے سلام کیا اور مشروبات کی ٹرے میز پر رکھ کر بوتل کھولنے لگا۔ میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں ڈالا اور گلاس ارینج کئے۔ اردلی گلاسوں میں انڈیل کر سٹنگ روم میں چلا گیا۔ کینتھ نے گلاس اٹھا کر میرے ہاتھ میں پکڑایا اور اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے مسکرا کر بولی۔ "ٹوسٹ۔" میں نے اس کے گلاس سے ٹکراتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "تمہاری صحت کے نام۔" وہ مسکرا دی ـــــ اور گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولی ـــــ "شکریہ ڈارلنگ ـــــ ویسے میرے خیال میں یہ تمہاری روانگی کا جام ہونا چاہئے تھا ـــــ میں نے ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "تم صحیح کہہ رہی ہو ـــــ میں آج شام کو بلکہ شاید اس سے بھی پہلے جا رہا ہوں۔ جس محاذ پر گولی چلاتے ہوئے ہاتھ کانپنے لگے وہاں سے پسپا ہو جانا ہی بہتر ہے ـــــ" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموشی سے پینے لگی۔ اس نے جام پینے کے بعد کافی پاٹ کو ہاتھ لگا کر دیکھا اور پیالی میں انڈیلتی ہوئی کہنے لگی۔ "سروج سے ملے بغیر جانا تو ٹھیک نہیں ہے وکی۔ لیکن اگر ملے تو پھر جانے کو دل نہ چاہے گا۔ اب اس کی کشش میں ایک ننھا منا سا اضافہ ـــــ پلیز" میں نے اس کو ہاتھ اٹھا کر بولنے سے روکتے ہوئے کہا۔ "اس ذکر کو چھوڑو ـــــ یہ بتاؤ اجیتا خطرہ تو محسوس نہیں کر رہی؟"

"نہیں۔ لیکن کیا کہا جا سکتا ہے۔ ابھی ہنس راج یہاں موجود بھی تو نہیں۔ اس کے آنے کے بعد ممکن ہے دشواریاں پیدا ہو جائیں؟"

"شاید میں اجیتا سے نہ مل سکوں۔ شاید وہ بھی یہاں نہ آ سکے۔ اس لئے تم اس کو میری طرف سے کہنا جلد از جلد بمبئی کی سکونت اختیار کر لے۔ اس سے ملنے کے بہانے سروج بھی وہاں ـــــ" میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے کینتھ نے کہا۔ "سروج کا بھی یہی مشورہ ہے ـــــ کئی بار کہہ چکی ہے۔" میں نے کافی کا گھونٹ لے کر کہا۔ "لیکن شاید میں اب اس کو ریمانڈ کرانے کے لئے جلد واپس نہ آ سکوں ـــــ یہ تمہیں کرنا ہے ـــــ وہ یہاں محفوظ نہیں ہے ـــــ" کینتھ نے پیالی رکھتے ہوئے کہا ـــــ "وکی اگر تم ان دونوں سے ملے بغیر جانا چاہتے تو کم از کم فون پر بات ضرور کر لو ـــــ" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "سروج کا نمبر ڈائل کر کے اس کو بلاؤ دیکھیں ـــــ" کینتھ نے ریسیور اٹھا کر رابطہ قائم کیا اور دو تین جملے تبدیل کر کے ریسیور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "سروج!" آواز آئی "کرن!" میں نے جواب دیا۔ "ہاں سروج ـــــ میں تم سے ملنے آیا تھا لیکن حالات مخدوش ہیں۔ شاید اجیتا نے تمہیں بتا دیا ہو گا۔ تم بھی یہاں آنے کی کوشش نہ کرنا ـــــ بہت جلد بمبئی میں ملیں گے ـــــ تم سن رہی ہو نا؟" دوسری طرف سے سسکیوں کے سوا کوئی

جواب نہ تھا۔ میرے ہاتھوں میں ریسیور کانپنے لگا۔ "سروج------ سروج------ پلیز سروج------" میں نے قریب قریب چیخ کر کہا۔ جواب میں سروج کی چیخ اور ریسیور میز پر گرنے کی آواز سنائی دی اور خاموشی طاری ہو گئی------ میرے ہاتھ سے ریسیور چھوٹ گیا۔ کینتھ نے جو شروع سے میری طرف دیکھ رہی تھی' جھپٹ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "کیا ہوا وکی؟" میں نے آنسو چھپانے کے لئے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا اور بمشکل کہہ سکا۔ "شاید وہ بے ہوش ہو گئی۔" اس نے میری کمر پر ہاتھ پھراتے ہوئے کہا------ "تم خود کو سنبھالو وکی۔ میں جا رہی ہوں------" میں نے آنسو پونچھ ڈالے اور سر اٹھا کر نظریں ملائے بغیر کہا۔ "جاؤ------ اسے سنبھالو' کہیں جذبات کی رو میں بہہ نہ جائے------ مجھے فون ضرور کرنا پلیز------" کینتھ نے "او کے" کہا اور تیزی سے باہر نکل گئی۔ میں نے ریسیور اٹھا کر پھر کان سے لگایا اور ڈیڈ پا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

اس نئے حادثے سے مجھے صورت حال مزید بگڑتی نظر آنے لگی۔ اچانک مجھے اجیتا کا خیال آیا۔ ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کیا اور گھنٹی کی آواز کا انتظار کرنے لگا۔ ٹیلی فون انگیج تھا۔ اکتا کر ریسیور رکھ دیا اور سگریٹ نکال کر سلگایا------ چند کش لئے تھے کہ لیفٹننٹ مالکم اندر داخل ہوا اور کہنے لگا۔ "سر' کیپٹن کمنگز نے دریافت کیا ہے کہ اگر بشیر سنگھ آپ کے متعلق دریافت کرے تو کیا جواب دیا جائے۔" میں نے کہا۔ "نہیں' ان کو کچھ نہ بتایا جائے۔" مالکم نے ریسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ "ہیلو لیفٹننٹ مالکم------ یس برٹش کیمپ------ نو یور ایکسی لنسی' اس نام کا تو کوئی کیپٹن یہاں نہیں------" کیپٹن اور یور ایکسی لنسی سن کر میں چونکا------ مالکم نے آنکھ دبائی اور آگے چلا۔ "ممکن ہے کیپٹن کمنگز یا کرنل شیلڈن کو معلوم ہو اور------ نو یور ایکسی لنسی------ اس وقت تمام سینئر آفیسرز ریزیڈنٹ کی کوٹھی پر ہیں------ ہاں' کانفرنس ہی سمجھئے------ شام کو کسی وقت دوبارہ زحمت کیجئے۔ ویٹس آل رائٹ یور ایکسی لنسی۔ گڈ بائی۔" اس نے ریسیور رکھ کر میری طرف دیکھا۔ میں نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ "یوراج تھے------ آپ کو دریافت کر رہے تھے------" میں نے مسکرا کر کہا۔ "تم نے بہت صحیح جواب دیا لیفٹننٹ------ سگریٹ پیو------" اس نے تھینک یو کہہ کر سگریٹ کیس اٹھایا اور سگریٹ نکال کر سلگانے لگا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر پھر اجیتا کا نمبر ڈائل کیا۔ گھنٹی بجنے لگی۔ دوسری گھنٹی پر ریسیور اٹھایا گیا اور مردانہ آواز آئی۔ "ہیلو' یوراج۔" میں یوراج کا نام سن کر چکرا گیا۔ سنبھل کر کہا۔ "مارننگ یور ایکسی لنسی' کیپٹن کمنگز ایٹ دس اینڈ------ ابھی چند منٹ پہلے آپ نے کیپٹن پرنسلی کے متعلق دریافت کیا تھا؟" بولا۔ "لیفٹننٹ کیپٹن------ آپ جانتے ہیں انہیں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "وہ

میرے دوست ہیں یور ایکسی لنسی۔۔۔۔ چند ماہ پہلے بمبئی میں تھے۔۔۔۔ اب معلوم نہیں کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہو محاذ پر چلے گئے ہوں۔۔۔۔ وہ تو یہاں دو مرتبہ آ چکے ہیں۔" کہنے لگا۔ "مجھے معلوم ہے کیپٹن۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "آپ سے مل کر گئے ہوں گے۔۔۔۔ مسٹر سنگھ تو بہت اچھی طرح۔۔۔۔" بات کاٹ کر بولا۔۔۔۔ "عجیب مسٹری ہے کیپٹن۔۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ تم نے میرے برادر ان لا راجکمار کرن کو دیکھا تھا؟۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "سوری یور ایکسی لنسی' بد قسمتی سے نہیں دیکھ پایا۔ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ۔۔۔۔ کیا نام؟۔۔۔۔" "یو مین سریکھا؟"

یوراج نے پرا مپٹ کیا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "یس یور ایکسی لنسی۔۔۔۔ وہ پاگل لڑکی اس کو راجکمار کرن سمجھ کر۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔" ہنس کر کہنے لگا۔ "دیٹس آل رائٹ کیپٹن۔۔۔۔ مجھے معلوم ہے۔۔۔۔ وہ اس پر مرتی ہے۔۔۔۔ اور یقیناً سچ مچ مر جائے گی۔ اس کو ٹی بی ہو چکی ہے اور سیکنڈ اسٹیج میں ہے۔۔۔۔ ناؤ پلیز یہ بتاؤ کہ کیا تم کیپٹن پرنسلی کو پہلے سے جانتے ہو یا۔۔۔۔"

"بہت پہلے سے نہیں۔۔۔۔" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن اتنا معلوم ہے وہ یارک شائر کی ایک نوبل فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈیرہ دون میں پیدا ہوا۔ لکھنؤ میں پلا بڑھا۔ ہندوستانی بہت اچھی بولتا ہے۔ اس کے والد سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹر ہیں۔ والدہ مر چکی ہیں۔۔۔۔" یوراج نے کہا۔ "میں نے اسے رالز رائس میں دیکھا ہے کیپٹن۔۔۔۔ بمبئی کا پلیٹ نمبر تھا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "یور ایکسی لنسی وہ پیدا ہی رالز رائس میں ہوا تھا۔ اس کی تنخواہ اس کے ڈرنک اور سگریٹ ایکس پینسز کے لئے بھی کافی نہیں ہے۔"

"سنو کیپٹن۔" اس نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ "میں چاہتا ہوں آج ہم ساتھ کھانا کھائیں۔ کیا تم۔۔۔۔" "آ جایئے۔۔۔۔" میں نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "یہ تو میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا۔" بولا۔ "نہیں۔۔۔۔ بلکہ تم راج محل آ جاؤ۔۔۔۔ کانفرنس سے فارغ ہو گئے نا؟" میں نے کہا "یور ایکسی لنسی۔۔۔۔ شام کو حاضر ہو سکتا ہوں۔ سات بجے کے بعد۔۔۔۔" بولا۔ "او کے۔۔۔۔ میں انتظار کروں گا۔۔۔۔" "بائی دی وے کیپٹن۔۔۔۔ تم نے کس نمبر پر فون کیا تھا؟" یہ سوال چکرا دینے والا تھا۔ میں نے سنبھل کر کہا۔ "معلوم نہیں یور ایکسی لنسی۔۔۔۔ ایٹ رینڈم ڈائریکٹری میں جو نمبر پہلے آیا۔۔۔۔ کیا غلط نمبر تھا؟۔۔۔۔" ہنس کر بولا۔ "غلط نہیں' بلکہ بہت زیادہ غلط۔۔۔۔ خیر اتفاق سے میں آیا ہوا تھا۔ اچھا اب شام کو کھانے پر باتیں کریں گے۔۔۔۔ انڈین میوزک سے دلچسپی ہے کیپٹن؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "آئی ڈائی فار اٹ یور ایکسی لنسی۔" اس نے بائی بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ میں نے بھی ٹیلی فون سے

جان چھڑائی اور طویل سانس لے کر مالکم کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر بولا۔ "کمال ہے سر۔" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "زوال ہے لیفن۔ اب کمنگز کو ڈیڑھ گھنٹہ سبق پڑھا کر بھیجنا پڑے گا——— بہتر ہو گا تم بھی اس کے ساتھ جاؤ——— کافی سن چکے ہو——— اگر کمنگز کہیں بہکنے لگے تو سنبھال لینا———" مالکم "ویری ویل" کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔ "آپ تھوڑی دیر آرام کریں میں کیپٹن کمنگز کے پاس جا رہا ہوں۔ لنچ کے وقت انہیں لے کر آؤں گا۔" میں نے "او کے" کہہ کر سگریٹ سلگایا اور اٹھ کر مسہری کی طرف چل دیا۔ وہ اشارے سے سلیوٹ کر کے باہر نکل گیا۔

بستر پر بیٹھتے ہی پھر خیالات نے گھیر لیا۔ سروج کو فون کرنے سے پہلے میرا ارادہ شام کی ٹرین سے کلکتہ چلے جانے کا تھا لیکن ایسی حالت میں جبکہ اس کی صحت اور صحت سے زیادہ افشائے صحت کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا' میرے لئے حالات کو سلجھانے کی کوشش کئے بغیر یہاں سے چل دینا ممکن نہ تھا۔ یکایک ٹیلی فون کی گھنٹی نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا اور خالص انگریزی لہجے میں کہا۔ "ہیلو ہو از سپیکنگ؟" زنانہ آواز میں جواب ملا۔ "کینتھ۔" میں نے ٹیلیفون کو چوم کر کہا۔ "تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ڈارلنگ۔" بولی۔ "تھینکس میں سروج کو سنبھالنے میں لگی ہوئی تھی۔ اب ٹھیک ہے۔ میں نے اسے یقین دلایا ہے تم آج نہیں جا رہے——— مل سکو گے کسی طرح؟" میں نے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کہا۔ "یقیناً۔ پلیز ذرا فون پر بلا سکتی ہو اسے؟" کہنے لگی۔ "مشکل ہے' وہ اس وقت اجیتا' کامنی اور چند سہیلیوں میں گھری ہوئی ہے——— عیادت کو آنے والیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے——— اجیتا شاید آ جائیں——— اچھا ہولڈ کرو ذرا———" وہ ریسیور رکھ کر غائب ہو گئی——— تھوڑی دیر بعد آواز آئی "ہیلو کرن! میں آ گئی۔" یہ سروج تھی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "اس طرح نام نہ لو سروج——— کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" بولی۔ "ٹھیک ہوں ڈارلنگ——— جا تو نہیں رہے نا؟" میں نے کہا۔ "نہیں۔ میں تم سے ملے بغیر نہیں جاؤں گا ڈیئر——— بولو کہاں مل سکتی ہو؟——— آٹھ بجے کے بعد———" کہنے لگی۔ "کیسے ملوں ڈارلنگ؟ باہر نکلتے ہی پیچھا شروع ہو جائے گا۔ بھیا کو سینڈر وغیرہ نے بھر دیا ہے اور مجھے معلوم نہیں انہوں نے کتنے آدمی تعینات کر رکھے ہیں——— یہ کب تک چلتا رہے گا آخر؟ ہم کب تک چوروں کی طرح چھپ کر ملتے رہیں گے؟" میں نے کہا۔ "خدا معلوم' ڈیڈی کیا چاہتے ہیں——— ایک ہی طریقہ ہے جو میں نے اجیتا کو بتایا۔ لیکن وہ تیار ہی نہیں ہوتیں۔"

"بمبئی جانے کا؟" اس نے کہا۔ "ہاں۔ بمبئی رہنے کا۔ اب ہنس راج کا بہانہ بھی ہے۔ ان کے پاس تم بھی آ سکتی ہو۔"

"اچھا۔۔۔۔۔ تو پھر ایسا کرو۔۔۔۔۔ میں ڈیڈی کو سنبھالوں گی۔۔۔۔۔ روپے کی ضرورت ہو تو بتاؤ۔"

"شکریہ ڈارلنگ۔۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "میں شہزادہ سے نکلا ہوا ہوں لیکن پھر بھی پرنس تو ہوں۔ ڈیڈی کیا نہیں کر سکتے تم آنے کا وعدہ کرو میں دو مہینے میں چھوٹا سا محل تعمیر کرا دیتا ہوں۔۔۔۔۔" کہنے لگی۔ "وعدہ ہے ڈارلنگ۔۔۔۔۔ جاؤ ایک معمولی سی کوٹھی بن گئی تو ڈیڈی پہنچ جائے گی اور پھر میں۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "کوٹھی نہیں سروج' میں نے محل کہا ہے۔۔۔۔۔ محل ہی ہو گا۔۔۔۔۔ رالز ہو گی' نوکر چاکر ہوں گے۔ باڈی گارڈ ہو گا۔۔۔۔۔ بیس پچیس لاکھ روپیہ تو میرے اکاؤنٹ میں اس وقت بھی ہے۔۔۔۔۔ اچھا تو میں پھر چلا جاؤں؟ یا پھر تم ملنے کا انتظام کر سکتی ہو؟" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے چند سیکنڈ انتظار کر کے کہا۔ "مجھے معلوم ہے سروج ڈارلنگ' "جاؤ" کہنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن سوچو تو میرے لئے جانے کی اجازت طلب کرنا کتنا دشوار کام ہے۔ تمہارے علاوہ ایک چیز اور بھی تو ہے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے بھی کلیجہ منہ کو آ رہا ہے۔۔۔۔۔ اس کے دیکھنے کو دل۔۔۔۔۔ خیر' تم جذباتی ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ کچھ بولو۔۔۔۔۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟" بھرائی ہوئی آواز میں رک رک کر بولی۔ "تمہیں اختیار ہے۔۔۔۔۔" میں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

لنچ پر کیپٹن کمنگز میرے ساتھ تھا۔ میں نے کھانے کے دوران اس کو یوراج سے کی جانے والی باتیں سمجھائیں اور چند پوائنٹس نوٹ کرائے۔ شام کو پانچ بجے ریزیڈنٹ سے اجازت طلب کی اور ساڑھے سات بجے جبکہ مالکم اور کمنگز راج محل جا چکے تھے آٹھ بجے والی ٹرین سے بمبئی روانہ ہو گیا۔

صبح نو بجے گورنمنٹ ہاؤس پہنچتے ہی مسٹر ولسن نے مجھے فوراً" اپنے بنگلے پر بلا لیا۔ شاید ریزیڈنٹ نے وائرلیس پر کینتھ کے لیٹر کے متعلق سب کچھ بتا دیا تھا۔ میں ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو مسز ولسن بھی موجود تھیں۔ سلام کرتے ہی انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے خط نکال کر مجھے دکھایا۔ خط لیڈیز ہینڈ رائٹنگ میں لکھا ہوا تھا اور دستخط کینتھ سے ملتے جلتے ہی تھے۔ میں نے "دیٹس آل رائٹ میم" کہہ کر خط ان کو لوٹا دیا اور اپنی ناکامی کی تفصیلات سنائیں۔ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔۔۔

"تھینک گاڈ تم ان کا جال توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔۔۔" چائے پیتے پیتے میں نے مسٹر ولسن کو ایک بار پھر ونود کمار کے متعلق ریمائنڈ کرایا۔ مسکرا کر بولے۔ "مائی ڈیئر وکی اب تو تمہیں کمپن سیٹ کرنا مجھ پر فرض ہو گیا۔۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "نو سر' یہ اس سے پہلے کی بات ہے۔ اگر آپ مجھے واقعی احسان مند کرنا چاہتے ہیں تو پلیز میرے لئے ایک چھوٹی سی کٹیا بنوا دیں۔۔۔۔۔" وہ مسکرا دیئے۔ میں نے جیب سے چیک بک نکال

کر بیئرر چیک لکھا اور دستخط کر کے ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ سرسری سی نظر ڈال کر بیوی کو دکھاتے ہوئے بولے۔ "چھوٹی سی کٹیا کے لئے دو لاکھ روپیہ——— سنو کتنا روپیہ ہے تمہارے اکاؤنٹ میں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "اگر آپ ایک صفر کا اضافہ کر دیں تب بھی کیش ہو جائے گا۔" مسکرا کر بولے۔ "دین واٹ آف یور ہینڈز بوائے۔" میں نے کہا۔ "یہ سب آپ ہی نے تو دیا ہے سر۔ نو سوری' آدھا پہلے کا ہے———" مسز ولسن نے قہقہہ لگایا۔ میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اب اجازت چاہتا ہوں——— شام کی ٹرین سے کلکتہ——— ہوائی جہاز سے بھجوا دیں تو عین نوازش ہو گی———" اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "کل چلے جانا۔ آج کسی آرکیٹیکٹ سے پلان تیار کرا کے مجھے دے جاؤ——— ڈبل اسٹوری نا؟" میں نے کہا۔ ڈبل' ٹرپل' جیسا آپ چاہیں——— پلان اور ڈیزائن وغیرہ میں شام تک آپ کو فراہم کر دوں گا———" بولے۔ "او کے' گو اہیڈ" میں دونوں کو سلام کر کے چل دیا۔

دوسرے روز رات کو گیارہ بجے میں ڈم ڈم ایروڈرم پر ہوائی جہاز سے اترا تو لیفٹنٹ مائیکل جیپ لئے ہوئے پہلے سے وہاں پر موجود تھا۔ لوڈر نے میرا سوٹ کیس اور ہولڈال پچھلی سیٹ پر رکھا۔ میں اگلی سیٹ پر مائیکل کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ایروڈرم سے باہر نکلتے ہی میں نے ہنٹرس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ وہ واپس آ چکا ہے۔ جرمن لیڈی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا لیکن اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ ایک بستی میں اس نے بیں گھنٹے گزارے اور صبح کے پانچ بجے وہاں سے غائب ہو گئی——— میں نے کہا کہ اس کے پاس روپیہ نہیں تھا تو مائیکل نے جواب دیا کہ اس نے اپنی رسٹ واچ پچیس روپے میں ایک شخص کو فروخت کی تھی——— وہ گھڑی اور خریدنے والا اب ہمارے قبضے میں ہیں———" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے پھر وہ واقعی زندہ ہے۔" مائیکل نے ایک ٹرن لے کر مین روڈ پر آتے ہوئے کہا۔ "سر! تھریٹننگ لیٹر کے سلسلے میں کئی دن سے انکوائری ہوتی رہی تھی لیکن کسی کو گرفتار نہ کیا جا سکا۔" میں نے جیب سے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "ویلفن' دھمکی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس کو عملی شکل دینے والے پیدا ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔" مائیکل نے اسپیڈ بڑھاتے ہوئے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "دیٹس رائٹ سر۔" میں نے جھک کر دونوں ہاتھوں کی آڑ میں لائٹر جلا کر سگریٹ سلگایا اور پشت گاہ سے کمر لگا کر کش لینے لگا۔

جیپ بنگلے کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر دروازے کے سامنے رکی۔ دستک دینے سے پہلے دروازہ کھلا اور اردلی نے گاڑی سے سامان نکالا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن ہنٹرس مسکراتا ہوا باہر نکلا۔ میں نے "ہیلو پال" کہہ کر اس سے مصافحہ کیا اور دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔ مائیکل جیپ لے کر چلا گیا۔ اردلی نے دروازہ بند کیا۔ کیپٹن ہنٹرس نے اس کو کافی

لانے کا اشارہ کیا اور بیٹھتے ہوئے بولا۔ "وکی میرے پاس اپنی ناکامی کے علاوہ تمہارے لئے بھی کوئی اچھی خبر نہیں ہے۔ ڈیئریسٹ۔" میں نے کوٹ ہینگر پر ڈال کر ٹائی کھولتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس پر کوئی تعجب نہیں ہے بریڈ ——— میں خود بھی پے در پے شکستوں کا مرقع بن کر آیا ہوں ———" کرسی سے ٹیک لگا کر کہنے لگا۔ "مجھے افسوس ہوا وکی ——— میرا خیال تھا کہ تم کوئی خوشخبری ——— کوئی رومانٹک واقعہ سنا کر میری افسردگی دور کرو گے لیکن تم تو خود ——— کیا مس کمنتھ بھی نہیں ملی وکی بوائے؟" میں نے بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ملی تھی بریڈ۔" مسکرا کر بولا۔ "تو پھر اسی کے ساتھ فری اسٹائل فائٹ کا کوئی واقعہ سناؤ ———" میں نے ہنس کر کہا۔ "ہر مورچے پر ادھر سے ادھر بھاگ کر جان بچاتا رہا۔ کہیں فائٹ نہ دے سکا۔" وہ خانساماں کو کافی لے کر آتے دیکھ کر ہارڈ لک کہہ کر خاموش ہو گیا۔ خانساماں ٹرے میز پر رکھ کر واپس ہو گیا اور ہم نے خاموشی سے مگ اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ کافی ختم کر کے میں نے سونے کے کپڑے پہنے اور بستر پر دراز ہو گیا۔ ہنٹرس گڈ نائٹ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

صبح نو بجے اٹھا تو ہنٹرس دفتر جانے کو تیار ہو چکا تھا ——— میں نے دس بجے تک دفتر پہنچنے کو کہا اور سگریٹ سلگا کر چائے کے لئے گھنٹی بجائی۔ ہنٹرس بائی بائی کہتا ہوا دروازے کی طرف چل دیا ——— میں نے غسل اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر یونیفارم پہنی اور کمپاؤنڈ میں پہنچا تو لیفٹننٹ ڈارلنگ گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا۔ سلیوٹ کر کے کہنے لگا۔ "سر، چیف نے کہلوایا ہے کہ ابھی آپ کی رخصت کے دو روز باقی ہیں اگر چاہو تو اویل کر سکتے ہو، لیکن دفتر آ کر ———" میں نے مسکرا کر کہا ——— "دفتر ہی تو جا رہا ہوں سر۔" وہ اپنے الفاظ ضائع کرنے کی غلطی پر خفیف ہو کر خاموشی سے میرے ساتھ چلنے لگا۔ کیپٹن ہنٹرس اور کرنل بشپ میز پر نقشہ پھیلائے آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو دونوں نے بیک وقت میری طرف دیکھا۔ کرنل نے مسکرا کر "ہیلو کیپٹن" کہا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ میں تھینک یو سر کہہ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ نقشہ ایک طرف سرکاتے ہوئے بولے۔ "وکی وہ جرمن لیڈی ——— ڈین مالا تمام انٹیلی جینس ڈیپارٹمنٹ کو بے وقوف بنا کر نکل گئی بوائے ———" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "سر میں ان میں شامل ہوں کیا؟" مسکرا کر کہنے لگے۔ "کیا فرق پڑتا ہے اگر تم ان میں شامل نہیں ہو ——— یا میں ان میں شامل نہیں ہوں ——— سوال تو پورے محکمہ کے وقار کا ہے ———"

"یقیناً سر، لیکن جب مسئلہ کسی دوسرے محکمے میں زیر بحث آئے۔ یہ معاملہ اس وقت صرف انٹیلی جینس چیف کے زیر غور ہے اور وہ ان افراد کو سزا دے سکتے ہیں جن پر براہ راست اس کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ———" کرنل زچ ہو کر مسکرا دیے ———

"تم بہت ڈیفیکٹ ہو وکٹر۔ وہ تمہاری انگلیوں سے بھی سلپ ہو کر نکل سکتی تھی —— نہیں کیا؟" میں ان کے چہرے کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ انہوں نے پائپ نکال کر سلگایا اور ایک دو کش لے کر بولے۔ "ویل؟" میں نے جواب دیا۔ "نو سر' یہ ممکن نہیں ہے۔" قہقہہ لگا کر کہنے لگے۔ "کیوں نہیں کیپٹن؟" میں نے کہا۔ "سر! میری موجودگی میں وہ کھڑکی سے چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی ——" مسکرا کر بولے۔ "ہپنوٹائز کر دیتے شاید تم ——" میں نے کہا۔ "نو سر —— میں کسی شعبدہ بازی پر یقین نہیں رکھتا۔" بولے "او کے —— اب گرفتار کر لاؤ اور تم میجر ہو ——" پھر خود ہی اپنے الفاظ کی تردید کرتے ہوئے ہنس کر کہنے لگے۔ "آئم سوری بوائے پروموشن تمہارے لئے کوئی کشش نہیں رکھتا۔ تم محکمے کے وقار کی خاطر ہی یہ کام کر سکتے ہو —— کر دکی ——" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا سر —— اور شاید اسے زمین سے کھود کر نکالنے میں کامیاب بھی ہو جاؤں —— لیکن کیا آپ اسے بہت لیٹ نہیں سمجھتے؟ —— آپ میری رخصت کینسل کر دیجئے سر —— تفصیلات میں کیپٹن ہنٹرس سے لے لوں گا۔" بولے۔ "ویل ڈن بوائے —— آج آرام کرو —— کل مہم پر روانہ ہو جاؤ —— چاہو تو ہنٹرس کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ ——" پھر ہنٹرس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ "کیپٹن تم بھی تیاری کرو اور —— بنگلے میں لے جا کر وہ بات بھی بتا دو ——" میں نے سوالیہ نگاہوں سے ہنٹرس کی طرف دیکھا —— کرنل نے کہا —— "نو بوائے —— بنگلے لے جاؤ' ڈرنک وغیرہ آفر کرو اور اس کے بعد بتانا —— او کے ڈسمس۔" ہم نے اٹھ کر سلیوٹ کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

برآمدے سے نیچے اترتے ہی میں نے ہنٹرس سے کہا۔ "کیا بات ہے بریڈ جو رات سے اب تک تمہاری زبان پر نہیں آ سکی؟ ہیو سکاؤنڈرل۔" کہنے لگا۔ "بے ہوش ہو جائیے گا ——" میں نے ہنس کر کہا۔ "او کے' میرے بے ہوش ہونے سے قیامت تو نہیں آ جائے گی ——" بولا۔ "نہیں' لیکن یہ ایک سو نوے پونڈ کی لاش کون گھسیٹے گا؟" پھر خود ہی کہنے لگا۔ "چیف بوائے احمق ہے جو خواہ مخواہ سسپنس پیدا کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کنکھجورے کی ایک ٹانگ ٹوٹ جانے سے اس کی چال میں کوئی فرق نہیں پڑتا ——" میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تاؤ گو ٹو ہیل —— میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو —— یہی نا کہ ہیلن غائب ہو گئی؟" کہنے لگا۔ "یس —— وہاٹ اے بلڈی کروک یو آر وکی۔" میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "بریڈ' کار جھپٹ سکتے ہو کسی سے؟" چلتے چلتے رک کر کہنے لگا۔ "لے آتا ہوں' لیکن اس خبیثہ کی تلاش میں مجھے ساتھ لے جانے کی کوشش نہ کرنا۔" میں نے اس کے چہرے پر حقارت کی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "بریڈ گھٹیا پن کا مظاہرہ نہ کرو —— جاؤ گاڑی لے کر آؤ —— میں اس

وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔" وہ "آئی سی" کہہ کر پلٹا اور کرنل بشپ کے بنگلے کی طرف چل دیا۔ میں نے اپنے بنگلے میں جا کر یونیفارم اتاری ــــــ سویلین ڈریس پہن کر پتلون کی جیبوں میں دو پستول ڈالے ــــــ پرس اور سگریٹ کیس وغیرہ لئے اور سگریٹ سلگاتا ہوا باہر نکل کر سڑک پر کھڑا ہو گیا۔ چند منٹ بعد ہنٹرس' میجر شراف کی اسٹوڈی بیکر لے کر آ گیا اور ایک جھٹکے سے میرے قریب لا کر روک دی۔ میں دروازے کی طرف بڑا تو باہر نکل کر بولا۔ "یور ایکسی لنسی' اور کیا حکم ہے۔" میں نے وہیل پر بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اگر میں شام تک واپس نہ آ سکوں تو کرنل سے کہہ دینا کہ میری رخصت منسوخ نہ کریں۔" بولا۔ "میرے لئے کیا حکم ہے؟" میں نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "سر آپ جہنم میں تشریف لے جائیں۔" پچھلا دروازہ کھول کر سوار ہوتے ہوئے بولا۔ "پھر تمہارے ساتھ ہی چل رہا ہوں ــــــ" میں نے ٹرن لے کر گیٹ کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔ "ہوائی جہاز سے جاتے تو تمہارے لئے بڑا اسکوپ تھا۔ خیر آ ہی گئے ہو تو بتاؤ ہیلن کب اغوا کی گئی اور کہاں سے؟" کہنے لگا۔ "چار روز پہلے ــــــ ہمیں مسٹر اسمتھ نے دفتر میں آ کر بتایا ــــــ ہم نے انارکسٹوں کے خفیہ اڈے پر بھی چھاپہ مارا لیکن وہاں کچھ بھی نہیں تھا ــــــ" میں خاموش ہو گیا ــــــ کیمپ کے حدود سے باہر نکلنے تک وہ بھی خاموش بیٹھا رہا پھر کہنے لگا۔ "سچ تو یہ ہے ہم نے زیادہ دلچسپی بھی نہیں لی۔ یہ سول پولیس کا کام ہے ــــــ" میں نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور ریلوے لائنز کی طرف ٹرن لے کر کہا۔ "بریڈ تم ہیلن کو ابھی تک دشمن سمجھتے ہو ــــــ نہیں؟" بولا۔ "نہیں' میں نے تمہاری دوست سمجھ کر اسے معاف کر دیا تھا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "میں تمہارا احسان مند ہوں لیکن اس میں صداقت کا عنصر بہت کم نظر آتا ہے۔ تم نے اس کو خبیثہ کہا۔ یہ جاننے کے باوجود کہ اس نے تمہاری رہائی کے لئے پارٹی سے غداری کی اور اسی کے نتیجے میں ــــــ نہیں' تم احسان فراموش ہو بریڈ ــــــ" وہ ہنس دیا۔ میں نے بائیں ہاتھ سے سگریٹ کیس نکال کر دیتے ہوئے کہا۔ "دو سگریٹ جلاؤ ــــــ تمہیں اس گالی کی پینلٹی بعد کو دینا ہو گی۔" "وہ کب؟" میں نے کش لیتے ہوئے کہا۔ "ہیلن کے ملنے پر ــــــ کتنی' وہ خود بتائے گی۔ بہرکیف سو روپے سے زیادہ نہیں۔" بولا۔ "تمہیں یقین ہے وہ مل جائیں گی؟" میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ ریلوے کوارٹرز شروع ہو گئے تھے۔ ہنٹرس نے بھی مزید اصرار نہ کیا۔ چند لائنوں سے گزرنے کے بعد میں نے مسٹر اسمتھ کے بنگلے کے سامنے پہنچ کر گاڑی کا انجن بند کر دیا اور ہنٹرس کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کر کے باہر نکلا اور کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ خانساماں نے باہر نکل کر سلام کیا اور کہا ــــــ "حکم جناب۔" شاید وہ مجھے سویلین لباس میں پہچان نہ سکا تھا۔ میں نے مسٹر اسمتھ کے متعلق پوچھا تو کہنے لگا۔ "جناب سو رہے ہیں کوئی ضروری کام ہے؟" میں نے

کہا۔ "انہیں جگا کر کہو کیپٹن ہیرس مس ہیلن کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔" وہ "اوہ" کر پلٹا اور تیزی سے اندر لوٹ گیا۔ ایک منٹ بعد پھر دروازے سے نمودار ہوا اور بولا۔ "آ جائیے صاحب۔" میں اس کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ مسٹر اسمتھ بستر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کر کے تکلیف دینے کی معذرت چاہی۔ کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "کیپٹن بمبئی سے کب آئے؟" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "صبح کی فلائٹ سے ـــــ میں نے مس ہیلن کے متعلق سنا مسٹر اسمتھ ـــــ آپ کو تفصیلات کی زحمت نہیں دوں گا ـــــ صرف یہ بتائیے کہ آپ ان کے دوستوں میں سے کس کس کو جانتے ہیں؟" بولے۔ "پولیٹیکل پارٹی والوں میں سے تو کسی کو نہیں جانتا ـــــ ویسے تمام دوستوں کے نام پولیس اور ملٹری آفیسرز کو نوٹ کرا چکا ہوں ـــــ" میں نے سگریٹ کیس نکال کر بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ولیم کو جانتے ہیں؟" انہوں نے تھوڑی دیر خالی خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "ولیم ـــــ نو کیپٹن آئی ڈونٹ تھنک سو۔" میں نے ان کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا اور اٹھتے ہوئے کہا۔ "آل رائٹ ـــــ آئل فائنڈ آؤٹ۔" بولے۔ "مجھے افسوس ہے کیپٹن ـــــ" میں نے گڈ بائی کہہ کر دروازے کا رخ کیا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "بتایا اولڈ بوائے نے کچھ؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر گاڑی کا دروازہ بند کیا اور سوئچ آن کر کے اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "بریڈ میں گرینڈ ہوٹل پہنچ کر تم سے پیچھا چھڑا لوں گا۔ تم یونیفارم میں ہو اور مجھے شاید پھر سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹر بننا پڑے۔" "او کے بائی جی ـــــ لیکن یہ بتاؤ کب تک انتظار کرنے کے بعد تمہاری تلاش شروع کی جائے؟" میں نے جواب دیا۔ "کل اس وقت تک نہ لوٹ سکوں تو لنڈا سے دریافت کرنا ـــــ میں حتی الامکان اس سے اور جین سے رابطہ قائم رکھنے کی کوشش کروں گا ـــــ اور کچھ؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "دیٹس آل بوائے۔"

گرینڈ ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں ہنٹرس نے وش یو اے لک کہہ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور گاڑی لے کر واپس ہو گیا ـــــ میں سیدھا بار میں داخل ہو گیا۔ کاؤنٹر پر لنڈا کے سامنے کوئی نہ تھا۔ مجھے دیکھتے ہی مسکرا کر ہیلو کہا۔ میں اس کے سامنے پہنچ کر رک گیا اور وہسکی کے شاٹ کا آرڈر دیا۔ اس نے بوتل اٹھا کر برف میں ڈالا اور ایک کے بجائے دو شاٹ انڈیل کر میرے سامنے رکھتی ہوئی بولی۔ "کافی دنوں کے بعد نظر آ رہے ہو ـــــ" میں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بمبئی گیا ہوا تھا ـــــ" بولی۔ "کب آئے؟" میں نے دو گھونٹ لے کر گلاس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔ "آج صبح ـــــ جین کس وقت پہنچے گی؟" مسکرا کر بولی۔ "میں کسی قابل نہیں کیا؟" میں ہنس دیا اور آہستہ سے کہا۔ "جان ہنٹرس میرا کزن ہے ڈارلنگ بتاؤ میں تمہارا کیا ہوا؟" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ میں نے دو

گھونٹ لے کر گلاس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے سگریٹ کیس نکالا اور اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے سگریٹ سلگایا اور سگریٹ کیس الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔ میں نے اس کے ہاتھ سے لے کر سگریٹ نکال کر سلگایا اور جیب میں سرکا دیا۔ کہنے لگی۔ "بیوٹی فل" میں نے تھینک یو کہہ کر پھر پینی شروع کر دی۔

میں نصف گھنٹے کھڑا کھڑا پیتا رہا لیکن اس نے ہیلن کے متعلق ایک لفظ زبان سے نکالا۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "اوہ سوا بارہ! اب چلنا چاہئے——— ارے ہاں لنڈا ولیم اس وقت کہاں مل سکے گا؟" لنڈا کندھے اچکا کر رہ گئی۔ میں نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پہ رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اس نے نظریں ملائے بغیر نوٹ اٹھا کر کاؤنٹر کے دراز میں ڈالا اور پانچ روپے نکال کر میری طرف بڑھایا۔ اس کی انگلیوں میں نوٹ لرز رہا تھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔ "تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا لنڈا؟" نوٹ دراز میں ڈالتے ہوئے بولی۔ "کیپٹن کیا جواب دوں——" میں نے مسکرا کر کہا۔ "او کے' میں لاؤنج میں بیٹھتا ہوں——— ایک بجے میرے لئے لنچ بھجوا دینا۔ اس دوران اگر کسی نتیجے پر پہنچ سکو تو دوست سمجھ کر صحیح ایڈریس دے جانا ورنہ کھڑی کھڑی کانپتی رہنا——" وہ خاموش کھڑی دیکھتی رہی۔ میں آگے بڑھ کر ایک کونے میں پہنچا اور ایک خالی میز پر دروازے کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ دس منٹ گزرے ہوں گے کہ لنڈا ٹرے میز پر رکھ کر میرے سامنے کھڑی ہو گئی۔ میں نے گلاس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ سٹ ڈاؤن اینڈ اسپیک ڈارلنگ———" وہ آہستہ سے بیٹھ گئی اور سرگوشی کے لہجے میں بولی۔ "کیپٹن اگر پروٹیکشن کی گارنٹی دو تو میں تمہیں اس کے مکان تک پہنچا سکتی ہوں———" میں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "مائی ورڈ آف آنر——— کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکے گا جب تک یہ ہاتھ حرکت کر سکتا ہے——— جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہیلن سے یہی وعدہ تھا اور اگر وہ نہیں ہے تو میں بھی نہیں ہوں۔" کہنے لگی۔ "او کے——— دو بجے میں تمہارے ساتھ چلوں گی——" میں نے کہا۔ "نہیں میں تمہیں اس کے سامنے نہیں لانا چاہتا۔ صرف صحیح ایڈریس دے دو جہاں وہ مل سکے یا پھر رات کو میرے ساتھ چلو———" بولی۔ "ٹھیک ہے' دو بجے میرے ساتھ چل کر میرا مکان دیکھ لو اور رات کو آٹھ بجے مجھے ساتھ لے لو———" میں نے کہا۔ "دیٹس رائٹ' تھینک یو ہنی۔" اس نے مسکرا کر میرے چہرے پر ایک نظر ڈالی اور کاؤنٹر کی طرف چل دی۔

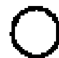
دو بجے میں اس کو ٹیکسی میں بٹھا کر گھر دیکھنے کو چل دیا۔ مین روڈ پر آتے ہی کہنے لگی۔ "کیپٹن اس وقت ولیم کا اپنے مکان پر موجود ہونا یقینی ہے——— شام ہونے کے بعد ممکن ہے نہ مل سکے۔" میں نے کہا کوئی پروا نہیں' آج نہیں تو کل سہی——— کہاں جا

سکتا ہے ـــــــ یہ بتاؤ ہیلن کے اغوا میں اس کا ہاتھ ہے یا نہیں؟ مسکرا کر بولی۔ "کیپٹن یہ تمام باتیں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ کیا مجھے بتا سکتے ہو اس خطرناک کھیل میں جیت جانے پر میری موجودہ حالت میں کیا بہتری ہو گی؟" میں نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ "لنڈا ڈارلنگ شاید جو کچھ تم کہنا چاہتی ہو صاف نہ کہہ سکیں ـــــــ لیکن میں جانتا ہوں ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے اور میں تمہیں وہ قیمت دینا چاہتا ہوں ـــــــ پروٹیکشن اس کے علاوہ ـــــــ بولو، کتنی؟" نظریں جھکا کر بولی۔ "وہی جو تم نے ہیلن کو ادا کی ـــــــ" میں نے ہنس کر کہا۔ "ایگریڈ۔ ہیلن کی شکل نظر آتے ہی دو ہزار روپے کا چیک لے لو ـــــــ یہی پے منٹ اس کو کیا گیا تھا۔ کیش نہیں، پریزنٹس کی شکل میں۔" بولی۔ "ڈیٹس رائٹ ـــــــ اب میں بتا سکتی ہوں ـــــــ ہیلن زندہ ہے اور ولیم تمہیں اس کے پاس پہنچا سکتا ہے ـــــــ لیکن وہ بکنے والی چیز نہیں ہے ـــــــ لف گائی ـــــــ" میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "اگر اس نے یا اس کی گینگ نے انگلی اٹھانے کی حماقت کر دی تو تم ان کے ٹکڑے گن نہ سکو گی لنڈا، اس لئے پلیز ـــــــ" وہ خاموش ہو گئی۔ میں نے سگریٹ نکال کر دیا اور دونوں کش لینے لگے۔

لنڈا کا مکان مارسٹن اسٹریٹ کے اختتام پر تھا۔ وہ مجھ سے ہاتھ ملا کر اندر گئی اور فرسٹ فلور کی بالکنی سے ویو کیا۔ میں نے گرد و پیش کا جائزہ لیا اور اسی ٹیکسی سے ہیڈ کوارٹرس پہنچ گیا ـــــــ تین بجنے میں چند منٹ باقی تھے کہ میں کرایہ ادا کر کے دفتر میں داخل ہو گیا۔ کرنل بشپ اپنے ٹیبل پر موجود تھے۔ سیلوٹ کرتے ہی مسکرا کر بولے۔ "سٹ ڈاؤن وکی بوائے ـــــــ جان نے مجھے بتایا کہ تم شروف کی کار لے کر ہیلن سے ملنے گئے تھے؟ ـــــــ ملی کیا؟" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "وہ پرنسس ہے سر ـــــــ برینڈ نیو کار میں ملنا پسند کرتی ہے اگر شام کے سات بجے تک آپ نئی کار اور ایسکورٹ کا انتظام کر دیں تو شاید ـــــــ دو مرتبہ، شاید ملاقات ہو سکے۔" کرنل اچھل پڑے۔ سنبھل کر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "کیا کہہ رہے ہو کیپٹن؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "جو کچھ آپ نے سنا سر" کہنے لگے۔ "او کے، انتظام ہو جائے گا لیکن مجھے یقین نہیں تم اتنے بڑے جادوگر ہو سکتے ہو ـــــــ اچھا اب بنگلے جا کر آرام کرو ـــــــ تھینک یو ویری مچ ـــــــ" انہوں نے ہاتھ بڑھایا ـــــــ میں نے اٹھ کر مصافحہ کیا اور سیلوٹ کر کے چل دیا۔

شام کو ساڑھے سات بجے سمن مجھے بیوک میں ڈرائیو کر رہا تھا۔ ہم سے دو سو گز پیچھے لیفٹننٹ مالکم موٹر سائیکل چلا رہا تھا۔ تینوں سفید کپڑوں میں ملبوس تھے۔ ہم مارسٹن اسٹریٹ پہنچے تو لنڈا بالکنی میں کھڑی ہوئی تھی۔ گاڑی رکتے ہی تیزی سے نیچے آئی۔ میں نے پچھلا دروازہ کھولا اور وہ سوار ہو گئی۔ دروازہ بند کر کے سمن نے یوٹرن لیا اور مین روڈ کی طرف چل دیا۔ لنڈا اسے لیڈ کرنے لگی۔ چند منٹ میں گاڑی ایک سہ منزلہ عمارت کے

سامنے روک دی گئی۔ لنڈا نے اندر بیٹھے بیٹھے مجھے ولیم کا فلیٹ دکھایا۔ وہ دوسری منزل پر رہتا تھا۔ میں نے دروازہ کھول کر لنڈا کو مخالف سمت والی بلڈنگ میں جانے کو کہا اور گاڑی سے اتر کے زینے کی طرف چل دیا ——— ولیم کے فلیٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ——— دوسری دستک پر ایک چودہ پندرہ سالہ لڑکی نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ "گڈ ایوننگ میم مسٹر ولیم کو باہر بھیجئے ذرا۔" اس نے مجھے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کا نام جان سکتی ہوں؟" میں نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "میں پارٹی کے ہیڈ کوارٹرز سے آیا ہوں۔ انہیں فوراً وہاں پہنچنا ہے۔ شاید مس ہیلن کو شفٹ کیا جا رہا ہے۔ وہ سر جھکا کر پلٹنے لگی۔ میں نے اس کو ٹھہرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں نیچے جا رہا ہوں، سڑک پر میری گاڑی کھڑی ہے۔ وہیں بھیج دیجئے انہیں۔" وہ پلٹ کر اندر چلی گئی۔ میں آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سمن نے گردن گھما کر میری طرف دیکھا۔ میں نے اشارے سے سمجھایا۔ "آ رہا ہے۔ شاید۔" تقریباً پانچ منٹ گزر گئے۔ میں نے انتظار سے اکتا کر سگریٹ سلگایا اور کش لیتے ہوئے کھڑکی سے سر نکال کر زینے کی طرف دیکھا۔ کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ سمن نے آہستہ سے کہا۔ "سر! کافی دیر ہو گئی ——— میں اوپر جا کر دیکھوں؟" میں نے کہا۔ "چند منٹ اور انتظار کرو اور اس کے بعد اوپر چلے جاؤ۔ اگر وہ آ رہا ہو اور تنہا ہو تو ساتھ لے آنا اور اگر ابھی کمرے میں ہی ہے تو دروازہ کھٹکھٹا کر بلانا اور کہنا۔ "کامریڈ کتنی دیر انتظار کراؤ گے ———" یا پھر جو تم مناسب سمجھو کہہ دینا ——— پھیلنے کی کوشش کرے تو ——— آخر سمنا تم ہو۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموشی سے گزرگاہ کی طرف دیکھنے لگا ——— مزید دو منٹ گزر گئے۔ میں نے اس کے کندھے میں انگلی چبھو کر سگنل دیا۔ سمن نے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر سگریٹ سلگایا ہوا سڑک عبور کر کے فٹ پاتھ پر چڑھنے لگا۔ اس نے دوسرا قدم اٹھایا تھا کہ دوسری منزل کے زینے کی بالکنی سے ٹارچ کی تیز روشنی اس کے چہرے پر پڑی میں نے پستول نکالتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھا۔ بالکنی میں تین آدمیوں کے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ جن میں سے ایک ولیم تھا۔ روشنی پڑتے ہی سمن نے اوپر کی طرف دیکھ کر رکتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولیم!"



ولیم نے جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہو آر یو؟" سمن کے جواب دینے سے پہلے میں نے پستول آستین میں سرکایا اور تیزی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولیم نیچے آیئے نا۔" اس نے روشنی کا زاویہ بدل کر میری طرف دیکھا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے دونوں ساتھی کھڑکی سے پیچھے ہٹ گئے۔ اس اثنا میں سمن تیزی سے فٹ پاتھ عبور کر کے گزرگاہ میں پہنچ چکا تھا۔ میں نے ولیم کی طرف سے جواب نہ پا کر اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہاٹ از دس آل' ولیم؟" چیخ کر بولا۔ "میں نہیں جانتا تم کون ہو مسٹر؟" بلڈنگ کی تمام کھڑکیوں میں عورتوں' مردوں اور بچوں کے چہرے دکھائی دینے لگے۔ سڑک اور فٹ پاتھ پر بھی آنے جانے والے رک کر دیکھنے لگے——— میں نے سمن کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھا۔ دوسری طرف سڑک کے موڑ سے موٹر سائیکل اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور ایک ثانیہ میں ملکم کار کے قریب پہنچ گیا۔ میں نے تیزی سے فٹ پاتھ عبور کیا اور دو دو سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پہلی منزل پر پہنچتے ہی پستول کا ہینڈل میرے ہاتھ میں تھا۔ دوسری منزل کی آخری سیڑھی پر میں سمن کو پیچھے چھوڑ چکا تھا۔ یہاں گزرگاہ میں متعدد افراد اپنے دروازوں کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی سب ادھر ادھر کھسک گئے۔ شاید وہ ولیم کے کردار سے واقف ہونے کے باعث صورتحال سمجھ گئے تھے۔ ولیم کے ساتھ اب کوئی نہ تھا——— وہ بالکنی سے گزرگاہ کی طرف بڑھا۔ میں نے دوستانہ انداز ترک کر کے ترش لہجے میں کہا۔ "مسٹر ولیم تم زیر حراست ہو——— بہتر ہو گا خاموشی سے خود کو قانون کے حوالے کر دو۔" سینہ تان کر آگے بڑھتے ہوئے بولا۔ "کس جرم میں؟" میں نے جواب دیا۔ "حکومت کے خلاف سازش۔ مس ہیلن اسمتھ کا اغوا فوجی کار کی تباہی وغیرہ وغیرہ کہنے لگا۔ "نان سینس کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "بڑی انٹیلی جینس بغیر ثبوت ہاتھ نہیں ڈالا کرتی——— آؤ۔" ہاتھ بڑھا کر بولا۔ "دکھاؤ وارنٹ۔" میں نے پستول سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ "میں وارنٹ کی بجائے ڈیتھ سرٹیفکیٹ جیب میں ڈال کر چلتا ہوں——— جنٹلمین کی طرح ساتھ ہو جاؤ——— یا دہشت پسند کی طرح بم استعمال کرو۔ بولو کیا چاہتے ہو؟" ولیم نے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔ میں نے سمن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اس کی جامہ تلاشی لو اور اگر کوئی ہتھیار نہ ہو تو بالکنی میں جا کر دیکھو۔" سمن نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کی جیبوں کو دبا دبا کر دیکھا اور کچھ نہ ملنے

پر بالکنی کی طرف چل دیا۔ میں نے مالکم کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ٹھیک ہم ـــــــ نیچے لے جاؤ اسے۔" لیفٹن مالکم نے "ویری ویل سر" کہہ کر ٹامی گن ولیم کی طرف کرتے ہوئے سیڑھیاں اترنے کا اشارہ کیا۔ وہ سر جھکا کر زینے کی طرف چلنے لگا۔ اسی وقت سمن بالکنی سے ہاتھ میں ایک دستی بم لئے ہوئے میرے پاس پہنچا۔ یہ دیسی ساخت کا ناشپاتی سائز کا فیتے والا بم تھا۔ میں نے غور سے دیکھ کر کہا۔ "بے ضرر ہے جب تک چنگاری نہ دکھائی جائے ـــــــ چلو۔" سمن میرے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا ـــــــ نیچے پہنچے تو مالکم گاڑی کے قریب ولیم سے پانچ فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہوا تھا۔ سڑک پر دونوں طرف سینکڑوں آدمیوں کا ہجوم تھا لیکن سب خاموش تھے۔ کسی میں قریب آنے یا زبان کھولنے کی جرات نہ تھی۔ سمن کے ہاتھ میں بم دیکھ کر راستے میں کھڑے ہوئے لوگ کائی کی طرح چھٹ گئے۔ میں نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "لیفٹن تم ڈرائیو کرو گے ـــــــ اور سمن تم ٹول بکس سے کپڑا لے کر ہینڈ گرنیڈ اس میں لپیٹو اور موٹر سائیکل پر سوار ہو جاؤ ـــــــ تمہیں گاڑی کے پیچھے رہنا ہے ـــــــ" سمن نے "بہتر ہے سر" کہہ کر ٹول بکس سے ایک ڈسٹر نکالا اور موٹر سائیکل کی طرف چل دیا۔ میں نے ولیم کا بازو پکڑ کے پچھلی سیٹ پر بٹھایا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مالکم نے دروازہ کھول کر وہیل سنبھالا اور انجن اسٹارٹ کر کے گیئر لگاتے ہی گاڑی حرکت میں آ گئی۔ ساتھ ہی موٹر سائیکل چلنے لگی۔ اسٹریٹ کارنر سے ٹرن لیتے وقت ولیم نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "اب میں نے پہچانا آپ کیپٹن وکٹر ہیرس ہیں ـــــــ" میں نے مسکرا کر کہا۔ "تم نے ٹھیک پہچانا ـــــــ لیکن یہ بھی یاد آ گیا ہو گا کہ ہیلن میری دوست ہے' اور مجھے ہر قیمت پر اسے تم لوگوں سے واپس لینا ہے ـــــــ بتاؤ وہ کہاں ہے؟" کہنے لگا۔ "وہ میری بھی دوست ہے اور میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ مل جائے ـــــــ"

"سنو ولیم ـــــــ" میں نے تیز ہو کر کہا۔ "تم اس وقت تک اعلیٰ درجے کے احمق ثابت ہو چکے ہو ـــــــ بائی گاڈ ـــــــ میں نے تمہارے مقابلے کا بے وقوف زندگی میں نہیں دیکھا ـــــــ اگر تم نے ـــــــ"

"پلیز کیپٹن!" اس نے میرا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھے بے وقوف ـــــــ"

شٹ اپ۔" میں نے ڈپٹ کر کہا۔ "بے وقوف نہیں ـــــــ بہت زیادہ بے وقوف ـــــــ میں تمہیں ہیلن کا دوست سمجھ کر محض اس خیال سے تمہارے پاس آیا تھا کہ شاید تم کچھ بتا سکو لیکن تم نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ اس کے اغوا کرنے والے تم ہی ہو۔ صرف اپنی حماقت سے تم نے یہ الزام اپنے سر لیا ہے اور خود ہی اپنے جرم کا ثبوت پیش کیا ہے۔ میرا اشارہ بم کی طرف ہے۔ سچ کہتا کیا انقلابی جماعت میں سب

تم جیسے ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ سر جھکا کر خاموش ہو گیا۔ میں نے جیب سے سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ "سگریٹ پیو ولیم اور اگر زندگی عزیز ہے تو ہیلن کا پتہ بتاؤ۔ اس سے پہلے کہ معاملہ کرنل کے سامنے جائے۔۔۔۔۔۔ پھر میں تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر سگریٹ لیتے ہوئے "تھینک یو" کہا تو اس کی آواز اور انگلیاں کانپ رہی تھیں۔ میں نے اس کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگایا۔ ایک کش لے کر کہنے لگا۔ "تو کیا آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں سر؟" میں نے دھواں خارج کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کا انحصار اس پر ہے کہ ہیلن صحیح سلامت ہو اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہ کی ہو۔" کہنے لگا۔ "جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کو کوئی جسمانی اذیت نہیں دی گئی۔ برین واش میں ٹارچر نہیں کیا جاتا۔"

"او کے۔۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "بتاؤ وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ ہمیں کس طرف کو چلنا ہے؟" بولا۔ "مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں۔ لیکن آپ مجھے کچھ وقت دیں تو ٹیلی فون کر کے کسی نہ کسی ذریعے سے معلوم کر سکتا ہوں۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے کا وقت دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اگر اتنی دیر میں کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔۔۔۔۔۔ صبح ہونے سے پہلے تمہاری گرفتاری کی خبر ان لوگوں تک ضرور پہنچ جائے گی اور پھر ہیلن کو کہیں منتقل کر دیں گے اور تم سے تو بات کرنا بھی گوارا نہ کریں گے۔ بولو کیا کہتے ہو؟" اس نے سگریٹ کا کش لے کر دھواں چھوڑتے ہوئے میری طرف غور سے دیکھا اور خاموش ہو گیا۔ میں نے اس کو پس و پیش میں الجھا دیکھ کر کہا۔ "مسٹر ولیم، یہ فیصلہ کن لمحات ہیں۔ اگر یہ وقت ضائع کر دیا تو سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ یقین کرو تخریب کاروں کے لئے ہمارے پاس کوئی ہمدردی نہیں ہے اور تم وہ سب کچھ برداشت نہ کر سکو گے جو تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ تھرڈ ڈگری کا نام سنا ہے کبھی؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر نظریں جھکا لیں۔ میں نے تھوڑی دیر جواب کا انتظار کر کے کہا۔ "ویل؟" مالکم نے گردن گھما کر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "لٹ ہم فیس اٹ سر!" ولیم نے سگریٹ کھڑکی سے باہر پھینکتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھے ایک دوست سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کرنے کی اجازت دیجئے کیپٹن۔" میں نے "او کے" کہہ کر مالکم کے کندھے پر ہاتھ مارا۔ "کسی پولیس اسٹیشن کی طرف لے چلو لیفٹن۔" ولیم نے خائف ہو کر میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا۔ "ہم تمہیں دہشت پسند کی حیثیت سے متعارف نہیں کرائیں گے۔۔۔۔۔۔ تم اطمینان سے تنہائی میں بات کر سکو گے۔۔۔۔۔۔"

وہ "تھینک یو" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ مالکم نے ایک ٹرن لے کر گاڑی کی رفتار کم کی اور پولیس اسٹیشن کے احاطے میں پہنچ کر چبوترے کے قریب انجن بند کر دیا۔ ہم دروازہ کھول کر باہر نکلے۔ چبوترے پر چڑھتے ہی پہری دار نے اٹینشن ہو کر سلیوٹ کیا۔

میں ولیم کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ مالکم کے ہاتھ میں ٹامی گن دیکھ کر ایس ایچ او اور اس کے اسٹاف نے اٹھ کر استقبال کیا۔ میں نے ایس ایچ او سے چند منٹ ٹیلی فون استعمال کرنے کی اجازت چاہی اور اس نے ٹیلی فون ہماری طرف سرکا دیا۔ میں نے ولیم کی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "گو اہیڈ۔" اس نے ریسیور اٹھا کر کھڑے کھڑے نمبر ڈائل کیا۔ اردلی نے دو کرسیاں لا کر ہمارے قریب رکھ دیں۔ میں نے مالکم کو اشارہ کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ ولیم نے ایک نمبر ڈائل کر کے ڈس کنیکٹ کیا اور دوبارہ ڈائل کرنے لگا۔ مالکم غور سے اس کی انگلی کی طرف دیکھتا جا رہا تھا۔ چند سیکنڈ بعد رابطہ قائم ہو گیا اور ولیم نے ہیلو پال' دس از ولیم کہہ کر باتیں کرنی شروع کر دیں۔ میں نے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ "پال!" ولیم نے کہا۔ "مجھے ہیلن سے ضروری بات کرنا ہے——— ذرا اسے بلاؤ تو پلیز۔" دوسری طرف سے کچھ کہا گیا——— اس نے کنپٹی کھجا کر کہا۔ "اچھا تو اب کس نمبر پر ملے گی؟——— اوہ——— تو پھر کس ایڈریس پر——— ہاں پال میں نے کہا——— مجھے فوراً" اس سے کچھ کہنا ہے——— آئم ان ٹربل——— تھینک یو——— ویٹ اے منٹ———" اس نے ایس ایچ کی طرف اشارہ کر کے کاغذ اور پنسل لیتے ہوئے کہا۔ "یس سر پال" دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز آنے لگی اور اس نے لکھنا شروع کر دیا۔ ایڈریس مکمل ہوتے ہی اس نے "تھینک یو پال' گڈ نائٹ۔" کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور کاغذ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے سرسری نظر ڈال کر جیب میں سرکا دیا اور اٹھ کر ایس ایچ او کا شکریہ ادا کیا——— "مالکم نے ولیم کو اشارہ کیا اور میرے ساتھ دونوں باہر نکل آئے———

احاطے سے باہر نکلتے ہی میں نے ولیم سے کہا۔ "یہ پال کون شخص ہے جس کو تم نے فون کیا؟" کہنے لگا "کیپٹن آپ ہیلن کا پتہ جاننا چاہتے تھے——— وہ آپ کی جیب میں ہے۔ پال کوئی بھی ہے——— اس سے آپ کو کچھ فائدہ نہ ہو گا سوائے اس کے کہ میری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تم بھی عجیب ہو مسٹر ولیم——— پال اگر خطرناک ہے تو اس کے آزاد رہنے میں تمہارے لئے خطرہ ہے یا جیل پہنچ جانے میں؟"

بولا۔ "دونوں صورتوں میں کیپٹن۔ اس کے جیل جانے پر پارٹی میری دشمن ہو جائے گی۔" میں نے سگریٹ باہر پھینکتے ہوئے کہا "تو پھر تمہیں پوری پارٹی ختم کرا دینا چاہئے——— اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ختم کر دیں———" مالکم نے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر' یہ رفتار کچھ تیز نہیں کیا؟" میں نے اس کا اشارہ سمجھ کر سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہاں ہمیں اتنا تیز چلنے کی ضرورت نہیں۔ آہستہ چلو——— سگریٹ لو ولیم۔" ولیم نے شکریہ ادا کر کے سگریٹ لے لیا۔ میں نے اس کو لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "تمہیں اینگلو انڈین ہونے کی حیثیت سے پرو برٹش ہونا چاہئے ولیم——— میری

سمجھ میں نہیں آتا دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ترجیحی مراعات ملنے پر بھی تم گورنمنٹ سے کس لئے بغاوت کر رہے ہو؟" اس نے میرے چہرے پر بھرپور نظر ڈال کر دیکھا اور طویل سانس لے کر پھر سر جھکا لیا۔ میں نے بھی مزید سوالات کرنے کا خیال ترک کر دیا۔

ہیڈ کوارٹرس پہنچ کر میں نے آفس میں داخل ہوتے ہی کرنل بشپ کو ٹیلی فون کیا۔ وہ سونے کی تیاری کر رہے تھے۔ میری آواز پہچانتے ہی بولے۔ "اے ی وکی' تمہارے لہجے سے معلوم ہوتا ہے مجھے دفتر آنا پڑے گا۔" میں نے کہا۔ "سر آپ کا خیال صحیح ہے۔ لیکن زحمت نہ کیجئے۔ صرف ریڈ ہیرنگ پھنسی ہے جو کئی دروازے کھولنے والی چابی ہے۔ ہو سکتا ہے صبح کو ہیلن آپ کے کاندھے پر سر رکھ کر ہچکیوں کے ساتھ اپنی بپتا سنائے اور ——— خیر سر دست مجھے دو تین گاڑیاں اور کیپٹن ہنٹرس کے ساتھ بیس پچیس اور رینکس کی ضرورت ہے ———" کہنے لگے۔ "پھر تو مجھے آنا ہی پڑے گا بوائے ———" میں نے ایز یو پلیز کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور باہر نکل کر ڈیوٹی سارجنٹ سے کہا۔ "لیفٹ مالکم جس شخص کو گارڈ روم میں لے کر گئے ہیں اس کا نام ولیم ہے ——— سمن نے جو ہینڈ گرنیڈ دیا ہے وہ اسی کے قبضے سے برآمد ہوا ہے ——— انارکسٹ کی حیثیت سے بک کر لو لیکن لاک نہ کرنا اور ابھی ذرا فرینڈلی رہنا ———" اس نے بہتر ہے کہہ کر سلیوٹ کیا اور میں مالکم کو دفتر پہنچنے کو کہہ کر اندر چلا گیا ——— تھوڑی دیر بعد کرنل بشپ پہنچ گئے۔ میں نے اٹھ کر سلیوٹ کیا اور تمام روداد بیان کی۔ کہنے لگے۔ "یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے بوائے ——— تم تو جہاں تک میرا خیال ہے ان کے دروازے پر پہنچ گئے ——— ناؤ ——— ایک بات سن لو ——— کوئی وعدہ نہ کر لینا ———" میں نے مسکرا کر کہا۔ "بہتر ہے جناب۔" بولے۔ "او کے ——— اب تم بنگلے جا کر کچھ دیر آرام کرو۔ میں ایک گھنٹے میں تمام انتظام کر کے تمہیں اطلاع دوں گا۔" میں سیلوٹ کر کے چل دیا۔

برآمدے میں مالکم اور سمن کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے سمن کو بھیج کر ولیم کو گارڈ روم سے باہر بلوایا اور سگریٹ دیتے ہوئے کہا۔ "ولیم! چیف دفتر میں آ چکے ہیں ——— اس سے پہلے کہ وہ تمہیں بلائیں پال کا صحیح نام اور ایڈریس مجھے بتاؤ تاکہ میں ان سے تمہارے کو آپریشن کرنے کے متعلق کہہ کر ہمدردانہ سلوک کرنے کی درخواست کر سکوں۔" سر جھکا کر کہنے لگا۔ "کیپٹن اٹس ویری ڈس گریس فل آن مائی پارٹ ——— یہ میرے لئے شرم کی بات ہے۔" میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "آو ولیم سیو یور اسکن مین ——— اپنی جان بچاؤ پھندا اس وقت تمہاری گردن میں ہے ——— اسے نکالو ——— کم آن اسپیک اپ۔" ولیم کی ہمت جواب دے گئی۔ مری ہوئی آواز میں بولا۔ "کامریڈ مل روائے ——— دوست اسے پال کہتے ہیں' کاسموپولیٹن لباس پہنتا ہے ——— میرا مطلب ہے انگریزی اسٹائل میں رہتا ہے۔ فلیٹ' انک ٹائی اینڈ آل دیٹ۔ بنکم چندر

بوس روڈ پر سامرتھ ولا میں رہتا ہے۔۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں تم اسے گھیر سکو گے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کون جانے۔۔۔۔۔ خیر تھینک یو۔۔۔۔۔ سمن، مسٹر ولیم کے لئے سگریٹ وغیرہ کا انتظام کر دینا۔۔۔۔۔ میں ذرا بنگلے جا رہا ہوں۔" سمن نے "بہتر ہے سر" کہا اور اس کو گارڈ روم میں لے گیا۔

میں بنگلے میں پہنچا تو ہنٹرس اپنے بیڈ روم میں مچھر دانی تانے اوندھے منہ پڑا ہوا سو رہا تھا۔ میں نے اس کو جھنجھوڑ کر جگایا تو آنکھیں مسل کر اٹھتا ہوا بولا۔ "آ گئے وکی؟" میں نے ہنس کر کہا "نہیں بریڈ، تم خواب دیکھ رہے ہو۔" کہنے لگا۔ "پھر Night Mare ہو گا خیر تم اپنے خواب کی کہو ملی ہیلن؟" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کہا۔ "اٹھو اور پانچ منٹ میں یونیفارم پہن کر تیار ہو جاؤ، تمہیں اس کو گارڈ آف آنر دینا ہے۔" مسکرا کر بولا۔ "کون سی جیب میں ہے؟" میں نے اس کے منہ میں سگریٹ ٹھونستے ہوئے کہا۔ "بریڈ تم نابالغ ہو ابھی۔۔۔۔۔ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ پانچ فٹ نو انچ کی عورت جیب میں نہیں، بستر میں بھی بمشکل چھپائی جا سکتی ہے۔ گارڈ آف آنر دینے کا مطلب ہے تمہیں میرے ساتھ چل کر لانا ہے۔۔۔۔۔ اور شاید۔۔۔۔۔ خیر میں تمہیں خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا۔" وہ تھینک یو کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں آ کر یونی فارم پہننے لگا۔ چند منٹ بعد خانساماں چائے لے کر پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی ہنٹرس بھی تیار ہو کر آ گیا اور کرسی گھسیٹ کر میرے سامنے بیٹھ گیا۔ چائے پیتے پیتے میں نے سنجیدگی سے اس کو تمام واقعہ تفصیل سے سنا کر ہیلن اور ہمل روائے کے ایڈریس اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "دونوں میں سے کون سی جگہ جانا پسند کرتے ہو؟" اس نے سگریٹ سلگا کر ایک کش لیا اور ہمل بوائے کا ایڈریس لے کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "ہیلن تمہارا پرابلم ہے بوائے۔۔۔۔۔ لیکن میں شناخت کے لئے ولیم کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "آؤ پھر۔"

صبح کے سوا تین بجے دو آرمڈ کاریں جن میں چھ چھ جوان اور دو دو آفیسر تھے ہیڈ کوارٹرس سے نکل کر مختلف سمتوں میں روانہ ہو گئیں۔ چوبیس پرگنہ جانے والی گاڑی میں میں ڈرائیور کے برابر والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اندر وائرلیس سیٹ کے علاوہ اتنا ایمونیشن تھا جو دس گھنٹے مسلسل استعمال کرنے پر بھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا ہم ایک عورت برآمد کرنے نہیں بلکہ جرمن مورچے پر حملہ کرنے جا رہے ہوں۔ کرنل بشپ نے حتی الامکان فائر آرمز کے استعمال سے گریز کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن دوسرا آف دی ریکارڈ حکم یہ تھا کہ اگر فائر ناگزیر ہو تو پھر موثر طریقے پر کیا جائے۔

صبح کے ساڑھے چار بجے ہم منزل مقصود پر پہنچ کر اس مکان کو گھیرے میں لے چکے تھے جس مکان میں ہیلن کا محبوس ہونا بتایا گیا تھا۔ میں لیفٹننٹ مالکم کے ساتھ حویلی

کے دروازے پر پہنچا اور اس کو دس گز بائیں جانب رہ کر ٹامی گن سے کور کرنے کو کہہ کر دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ حویلی ایک وسیع و عریض ایک منزلہ عمارت تھی۔ میرا خیال تھا اس لمبی چوڑی عمارت میں نہ معلوم کتنے افراد ہوں گے اور دروازے سے کتنے فاصلے پر ہوں گے۔ ہو سکتا ہے ان کے جگانے میں پورا محلہ جاگ جائے لیکن ایسا نہ ہوا۔ دوسری ہی دستک پر کنڈی کھولنے کی آواز سنائی دی اور ایک ادھیڑ عمر کے آدمی نے دروازہ کھول کر جھانکا۔ ٹارچ کی روشنی میں میرے چہرے پر نظر پڑتے ہی سہم کر رہ گیا۔ میں نے پستول والے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "باہر آؤ——" وہ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا تو بید کی طرح لرز رہا تھا—— میں نے اس کے سراپا کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "کون کون رہتا ہے اس مکان میں؟" اس نے بنگالی میں کچھ کہنا چاہا۔ میں نے پستول کا رخ اس کے سینے کی طرح کرتے ہوئے کہا۔ "ہندی میں بتاؤ مس جیلن کے علاوہ اور کون کون ہے یہاں پر؟" وہ "امار امار" کہہ کر ہکلایا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ میں نے اس کی عیاری بھانپ کر جبڑے پر گھونسہ مارا اور وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پر گر پڑا۔ مالکم دو چھلانگوں میں دروازے پر پہنچ گیا اور ٹامی گن فائرنگ پوزیشن میں لئے ہوئے اندر گھس گیا۔ میں نے زمین پر پڑی ہوئی ٹارچ اٹھا کر دہلیز میں روشنی ڈالی اور گرے ہوئے آدمی کے پہلو میں ٹھوکر مارتے ہوئے بولا۔ "بولتا ہے یا گولی کھانا مانگتا ہے۔" وہ کراہتا ہوا اٹھا اور جبڑا سہلاتا ہوا کہنے لگا۔ "صاحب امارا ساتھ۔" میں نے اس کی گردن پر پستول رکھ کر کہا۔ "چلو۔" وہ دونوں چوٹیں بھول گیا اور دہلیز میں داخل ہوا۔ اب اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ نہ تھی۔ دہلیز کے دوسرے دروازے سے گزرتے ہی ہم صحن میں تھے اور مالکم ایک دالان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ روشنی دیکھتے ہی اس نے رک کر ادھر ادھر نظر دوڑائی اور آگے بڑھ کر سوئچ آن کیا' دالان میں ایک دم دو بلب روشن ہو گئے—— دائیں جانب کے کمرے سے کسی نے چیخ کر کہا۔ "کون؟" مالکم نے آواز کی سمت گھوم کر ٹامی گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔ "باہر آؤ۔" میں نے برآمدے میں پہنچتے ہی پستول کی نالی پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔ "نام لے کر آواز دو۔" اس نے پہلا لفظ زبان سے نکالا تھا کہ ایک آدمی پستول ہاتھ میں لئے ہوئے دروازے سے باہر نکلا۔ مالکم نے ڈپٹ کر کہا۔ "ہینڈز اپ۔" آنے والے نے گھبرا کر پستول زمین پر ڈال دیا اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لئے—— میں نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ "ایک سیکنڈ میں بولو مس جیلن کدھر ہے؟" اس نے سامنے والے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ مالکم نے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ تالا لگا ہے۔ "کھولو اور مس صاحب کو باہر نکالو——" اس نے پاجامے کی جیب سے چابی نکالی اور دروازے کی طرف چلنے لگا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کا پستول اٹھا لیا۔ مالکم اس کو ٹامی گن سے کور کئے ہوئے تھا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور سوئچ آن کر کے کمرے میں روشنی کی۔ اندر سے

کوئی آواز نہ آنے پر مجھے حیرت ہوئی۔ شاید ہیلن اس کمرے میں نہیں تھی۔ ورنہ ڈسٹرب ہونے پر ضرور اس کی آواز سنائی دیتی۔ مالکم آگے بڑھ کر دروازے پر پہنچ چکا تھا۔ میں نے اپنے زیرِ حراست آدمی کو مخاطب کر کے کہا۔ "دونوں ہاتھ اس دیوار پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ اور جب تک دوسرا حکم نہ ملے اسی طرح کھڑے رہو۔" دوسرے لمحے وہ ہاتھ رکھنے کے بجائے پورا جسم دیوار سے چپکا کر کھڑا ہو گیا۔ میں تیزی سے دروازے پر پہنچا تو اندر جانے والا آدمی دوسرے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جا رہا تھا۔ مالکم کمرے کے دروازے کو کور کئے ہوئے تھا۔ کمرے میں لائٹ ہوتے ہی ایک زنانہ آواز ابھری۔ "کون؟" قبل اس کے کہ اندر جانے والا آدمی کوئی جواب دیتا میں نے چیخ کر کہا۔ "ہیلن پل اپ یور سیلف——— اٹس کیپٹن ہیرس۔" دوسرے لمحے وہ "گڈ لارڈ" کہہ کر دوڑتی ہوئی آئی اور مالکم کی پروا کئے بغیر میرے سینے سے لگ کر سسکیاں لینے لگی۔ میں نے اس کی کمر [illegible] تھپک کر تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اٹس آل رائٹ ہیلن——— صرف یہ بتاؤ' ان لوگوں نے تمہیں ٹارچر تو نہیں کیا؟" وہ آہستہ آہستہ علیحدہ ہوتی ہوئی بولی۔ "نہیں ڈکی' انہوں نے کوئی تشدد تو نہیں کیا ابھی تک۔" میں نے اس کے شانے تھپتھپا کر کہا۔ "پھر ٹھیک ہے کوٹ پہنو اور ہمارے ساتھ چلو۔" مالکم نے ہیلن کے کمرے کی طرف دیکھ کر باآواز کہا۔ "باہر نکل آؤ موشو بھالو۔" وہ سر جھکا کر باہر نکل آیا اور مالکم سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کتنے آدمی ہیں یہاں؟" وہ کہنے لگی دو تین آدمی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ کبھی کبھی رات کو میٹنگ وغیرہ ہوتی ہے تو خاصا اجتماع ہوتا ہے۔" میں نے مالکم کو چلنے کا اشارہ کیا اور اس نے دونوں آدمیوں کو آگے کر کے چلنا شروع کر دیا۔ ہیلن اپنی اسیری کی داستان بیان کرتی ہوئی میرے ساتھ چلنے لگی۔

ہیلن کو ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر میں نے مالکم کو دونوں آدمیوں کی نگرانی کے لئے چھوڑا اور تمام جوانوں کو ساتھ لے کر حویلی کے ایک ایک کمرے کی تلاشی لی لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ تمام کمرے اوٹ پٹانگ سامان اور غلے وغیرہ کی بوریوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ساڑھے پانچ بجے کے قریب جبکہ مندروں میں گھنٹیاں اور ناقوس بجنے لگے تھے اور لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی ہم نے کام ختم کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر ہیڈ کوارٹرس کی طرف چل دیئے۔

ہنٹرس ہم سے ایک گھنٹہ پیشتر ہمل روائے کو لے کر پہنچ چکا تھا اور آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا سگریٹ پی رہا تھا۔ میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو کامیابی کی مبارک باد دی——— میں نے ہیلن کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور تین بریک فاسٹ لانے کا حکم دیا۔ ہنٹرس نے ہیلن کو سگریٹ دیا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔ میں بھی سگریٹ سلگا کر اس کے قریب بیٹھ گیا اور ان کی باتیں سننے لگا' جو اس کے اغوا کے متعلق ہی تھیں۔ اس کے بیان کے

مطابق ولیم اس کو سینما لے جانے کے بہانے گھر سے نکال کر لایا اور ریلوے لائنز سے باہر آتے ہی ایک ٹیکسی روک کر اس کو بٹھایا——— اسی وقت سڑک کے دونوں طرف سے دو آدمی دوڑ کر آئے اور پستول دکھا کر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ٹیکسی تیزی سے روانہ ہو گئی۔ میں نے ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میرا بھی یہی خیال تھا کہ ولیم نے تمہیں ڈبل کراس کیا——— لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آ سکی——— مسٹر اسمتھ نے ولیم کو پہچاننے سے کیوں انکار کیا؟" ہیلن نے گردن گھما کر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ میری غلطی ہے وکی۔ میں نے آج تک ان کے سامنے ولیم کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔" میں نے سوال کیا۔ "وجہ؟" کہنے لگی۔ "بس یوں ہی——— میں نے کچھ مناسب نہ سمجھا۔" میں "آئی سی" کہہ کر خاموش ہو گیا——— اس نے بھی سکوت اختیار کر لیا——— میں نے ہنٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "چیف کو اطلاع دی بریڈ؟"

کہنے لگا۔ "ٹیلی فون کیا تھا۔ "پہنچنے ہی والے ہیں۔"

اسی وقت اردلی چائے لے کر اندر داخل ہوا اور ٹرے میز پر رکھ کر چائے بنانے لگا۔ ہم کرسیاں سرکا کر قریب ہو گئے اور کیک اٹھا کر کھانے لگے۔ چائے پیتے پیتے میں نے ہنٹرس سے ہمل رواۓ کے متعلق پوچھا۔ ہنس کر کہنے لگا۔ "بوائے' بوائے——— آج کی رات معلوم ہوتا ہے ہم دونوں کے ستارے عروج پر تھے——— آئم سوری——— تمہارا تو ہمیشہ ہی ہوتا ہے——— صرف میرا ستارہ کہنا صحیح ہو گا——— ولیم تو اسے بہت چالاک——— بہت خطرناک ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ دروازہ کھٹکھٹانے کے دو منٹ بعد ہی وہ دروازے پر آ گیا اور میرے ہاتھ میں پستول اور مائیکل کے پاس ٹامی گن دیکھتے ہی اس کے ہوش اڑ گئے——— سر جھکا کر کہنے لگا۔ "آفیسرز صرف یہ بتا دیجئے کہ کیا ولیم آپ کو یہاں لے کر آیا؟" میں نے کہا۔ "اس سے کیا فرق پڑتا ہے——— یہ بتاؤ اندر تمہارے علاوہ اور کون ہے؟" اس نے جواب دینے کے بجائے دروازہ پوری طرح کھول دیا۔ میں نے مائیکل کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ ہمل دروازے پر اسی طرح کھڑا رہا۔ میں نے سمن کو اشارہ کیا اور وہ ولیم کو لے کر اس کے سامنے آ گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا نگاہیں جھکا لیں۔ میں نے ہمل کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اینف؟" اس نے ولیم کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تھینک یو مسٹر ولیم۔" ولیم نے بمشکل کہا۔ "تم دیکھ رہے ہو ہمل۔" ہمل اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا——— اسی وقت مائیکل باہر نکلا اور کہنے لگا۔ "ہی از آل الون سر۔" میں نے ہمل کو تالا لگانے کی اجازت دی اور——— اب وہ گارڈ روم میں ہے——— اس سے زیادہ ہماری خوش قسمتی کیا ہو گی؟"

میں نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیالی رکھتے ہوئے کہا۔ "شاید زندگی میں یہ

تمہاری پہلی کامیابی ہے بریڈ' نہیں؟" بولا ——— "اگر تم اسے میری کہہ سکتے ہو تو پہلی ہی ہے——— گو ہے نہیں۔۔؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "نان سینس۔" وہ بھی ہنسنے لگا۔ سگریٹ کیس نکال کر ہیلن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔ اب میں نے تمہیں سچے دل سے معاف کر دیا ہے مس اسمتھ۔" ہیلن نے مسکرا کر کہا۔ "تھینک یو کیپٹن۔" میں نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "سچ کہنا جان کہیں اس لئے تو نہیں کہ آج ثابت ہو گیا کہ ذہنی اعتبار سے تم دونوں ایک دوسرے کا پرفیکٹ میچ ہو؟" ہنٹرس نے ہنس کر ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "شاید صحیح کہہ رہے ہو۔" میں نے پلٹ کر کہا۔ "کزن اس میں شاید کی گنجائش بھی ہے کیا؟ تم دونوں سب اسٹینڈرڈ برین کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ مصیبت میں پھنسے ہو اور دونوں کو——— خیر جانے دو مجھے خود ستائی سے نفرت ہے——— بولا۔ "لیکن شاید کی گنجائش اس میں بھی کہاں——— لیکن مائی ڈیئر تمہیں ایسا ہونا بھی چاہئے ورنہ ایسے نہ ہوتے———" ہیلن نے کہا۔ "کیپٹن ہنٹرس——— میں آپ کا آخری جملہ نہیں سمجھ سکی———" ہنٹرس نے کہا——— تمہاری یادداشت کمزور ہے پھر۔" وہ مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ میں نے دروازے میں کھڑے ہوئے اردلی کو اشارہ کیا اور وہ ٹرے اٹھا کر باہر نکل گیا۔

ہم سگریٹ سلگا رہے تھے کہ کرنل بشپ نے اندر داخل ہو کر ہیلو ہیلو کہا۔ ہم نے اٹھ کر سلیوٹ کیا۔ انہوں نے ہیلن کو دیکھ کر گڈ مارننگ مس اسمتھ کہا۔ مزاج پرسی کی اور میری کمر پر ہاتھ مار کر کہا۔ "ویل ڈن کیپٹن۔" میں نے دوبارہ سلیوٹ کر کے کہا۔ "تھینک یو سر۔" مسکرا کر کرسی کی طرف چلتے ہوئے بولے۔ "کانگریچولیشنز۔" میں نے پھر تھینک یو سر کہا۔ "لیٹ می ہیو یورا اسٹوری———" میں نے ان کو ولیم کی گرفتاری کے بعد کے تمام واقعات تفصیل سے سنا دیئے وہ کہیں کہیں "یس اور ویل" کہتے رہے۔ تمام روداد سن کر بولے "او کے کیپٹن اب تم مس اسمتھ کو اپنے ساتھ بنگلے لے جاؤ اور دونوں علیحدہ علیحدہ کمروں میں آرام کرو۔ تم نے بمبئی سے آنے کے بعد بالکل آرام نہیں کیا———" میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا——— ہیلن بھی اٹھی——— میں نے سلیوٹ کیا تو مسکرا کر بولے۔ "سنو وکٹر——— تمہیں چوبیس گھنٹہ بعد دین مالا کی تلاش میں الٰہ آباد سائیڈ جانا ہے۔" میں نے کہا۔ "ہو سکتا ہے اڑتالیس گھنٹے بعد سر———" بولے "دیکھیں گے———" میں نے سلیوٹ کیا اور ہیلن کو ساتھ لے کر چل دیا۔

میں سو کر اٹھا تو ایک بج چکا تھا۔ شیو اور غسل سے فارغ ہو کر کھانا طلب کیا اور اردلی کو ہنٹرس کو بلانے کو بھیجا۔ خانساماں نے ڈرائنگ روم میں کھانا لگایا اور کہنے لگا۔ "صاحب بہادر! وہ مس صاحب اور کپتان صاحب دس بجے سے آفس گئے ہوئے ہیں۔ پولیس کمشنر آیا ہوا ہے آپ ان کا انتظار نہ کیجئے۔" میں نے گھڑی پر نظر ڈال کر دیکھا اور

کھانا کھانا شروع کر دیا۔ اردلی نے آ کر بتایا کہ کیپٹن ہنٹرس اور مس صاحب کرنل صاحب کے ساتھ کھانا کھا چکے ہیں اور تین بجے واپس آئیں گے——— میں نے ولیم اور بھل وغیرہ کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ چاروں ملزموں کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا اور وہ ان کو لے کر چلے گئے۔

ساڑھے تین بجے کے قریب ہیلن اور کیپٹن ہنٹرس دفتر سے آ گئے۔ ہنٹرس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "وکی' مسٹر اسمتھ کو مس ہیلن کی بازیافتگی کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ تم جلد از جلد چائے پی کر انہیں ریلوے لائنز چھوڑ آؤ———" میں نے سگریٹ کیس ان کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "بہتر ہے——— تم ساتھ چل رہے ہو نا؟" بولا۔ "تمہارا حکم ٹال سکتا ہوں؟" میں نے ٹھنی پر انگلی رکھتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "یہ حکم نہیں تعاون ناروا کی درخواست ہے بریڈ' اور سچ تو یہ ہے تمہاری دوست کا شکریہ ادا کرنے کو جانا ہے——— تمہارا ساتھ ہونا ضروری ہے———" مسکرا کر بولا۔ "کیا واقعی؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا——— خانساماں نے چھوٹا حاضری کی ٹرے لا کر میز پر رکھ دی——— میں نے ہیلن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کیری آن۔" چائے پینے کے بعد میں نے یونیفارم پہنی۔ ہولسٹر کاندھے پر ڈالا اور تینوں گاڑی میں بیٹھ کر ریلوے کوارٹرز کی طرف چل دیے۔ ہنٹرس پچھلی سیٹ پر تھا۔ میں ڈرائیو کر رہا تھا' ہیلن میرے برابر والی سیٹ پر تھی۔ گیٹ سے نکلتے ہی کہنے لگی۔ "وکی اب میری حفاظت کا کیا انتظام ہو گا؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "کیا اب بھی حفاظت کی ضرورت ہے؟" کہنے لگی۔ "خوب! کیا اب میں بلٹ پروف ہو گئی ہوں؟" میں نے سگریٹ کا دھواں اس کے منہ پر چھوڑا——— "تمہارے اوپر گولی چلانے والا کون ہے ڈارلنگ اور اگر کوئی ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ ویکائز میں بھرتی ہو جاؤ———" وہ مسکرا دی اور میرے کان کے قریب منہ لا کر سرگوشی کے لہجے میں بولی۔ "اب اتنی پروبرٹش بھی نہ سمجھو کہ کل تک جن سے نفرت کرتی رہی آج ان کے ٹامیز کی تفریح کا سامان بن جاؤں۔" میں نے ہنس کر کہا تو پھر راہبہ خانے میں چلی جاؤ———" بگڑ کر کہنے لگی۔ "وکٹر کیسی اوٹ پٹانگ باتیں کر رہے ہو——— کیا تم مجھے پروٹیکشن نہیں دے سکتے؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "دے رہا ہوں' دیتا رہوں گا لیکن یہاں سے چلا گیا تو پھر؟ یہ اغوا ہو جانے کی عادت تو اچھی نہیں۔" وہ مسکرا دی——— میں نے سگریٹ کھڑکی سے باہر پھینکتے ہوئے کہا۔ "آج رات تو مجھے تم کو یقیناً اپنی حفاظت میں رکھنا ہو گا بولو کہاں؟" اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا۔ "اچھا شام کو ایکمل سیر میں طے کریں گے' او کے؟" وہ دوسری طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

ہم ریلوے لائنز پہنچے تو مسٹر اسمتھ بنگلے کے لان میں بے چینی سے ٹہل رہے تھے——— گاڑی رکتے ہی گیٹ سے باہر نکل آئے۔ ہیلن گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی

اور ڈیڈی کہہ کر ان سے لپٹ گئی۔ میں نے انجن بند کیا اور دروازے لاک کر کے ہنٹرس کے ساتھ ان کے پیچھے پیچھے بنگلے میں داخل ہوا۔ مسٹر اسمتھ دروازے پر پہنچ کر ہیلن سے علیحدہ ہوئے اور ہم سے مصافحہ کر کے شکریہ ادا کیا۔ اندر دس بارہ عورتیں بچے اور مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کھڑے کھڑے مسٹر اسمتھ اور ان کے دوستوں سے چند باتیں کیں اور اجازت طلب کر کے چل دیئے۔

گاڑی کارنر سے نکلتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "اب کس طرف؟" وہ میرے برابر والی سٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے جواب دیا۔ "لنڈا کے پاس ــــــ اس کے گھر جانا پڑے گا۔ وہ ڈیوٹی سے تو اڑھائی بجے آف ہو چکی ہو گی۔" بولا۔ "کیا واقعی؟" میں نے اس کے چہرے پر نظر ڈال کر کہا۔ "ہاں بریڈ ــــــ اور تم دیکھو گے یہ ملاقات مجھے کافی مہنگی پڑے گی۔

"ظاہر ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "تمہاری کامیابی کا راز تمہاری قوت خرید ہے بوائے ــــــ ورنہ لنڈا ــــــ تمہارے طفیل ہی سہی لیکن میری زیادہ دوست ہے اور مجھے کچھ بتا کر نہ دیا ــــــ"

"تو تم نے ٹرائی کیا تھا اسے؟" میں نے کہا۔ "سب سے پہلے ــــــ بہت کوشش کی ــــــ پروٹیکشن کا وعدہ کیا ــــــ انعام ــــــ" میں نے ہنس کر اس کا قطع کلام کیا ــــــ "اسے معلوم تھا بریڈ۔ تم اپنا پروٹیکشن نہ کر سکے تو اس کا کیا خاک کرو گے ــــــ اور انعام؟ اگر لوگوں کو ملٹری اور پولیس کے انعام پر یقین ہو تو دنیا میں کوئی مجرم باقی نہ رہے ــــــ" وہ اثبات میں سر ہلا کر بولا۔ "تم صحیح کہہ رہے ہو وکی ــــــ لیکن ہنٹرس اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتا ہے ــــــ ہے ای وکی' ہاؤ اباؤٹ دنمالا؟ وہاں کیا کرو گے؟"

میں نے ہنس کر کہا۔ "بتاؤں؟ دو تین مہینے پورے انڈیا کی سیر کرتا پھروں گا۔ دوستوں سے ملوں گا۔ دشمنوں سے لڑوں گا ــــــ اور اگر زندہ رہا تو سوری کہہ کر بات ختم کر دوں گا ــــــ میں کہاں کا شرلاک ہومز ہوں ــــــ" ہنٹرس نے قہقہہ لگایا۔ "اب اگر تم مجھے ساتھ لئے بغیر گئے تو ــــــ"

میں نے کہا۔ "تم سے بڑا بے وقوف کوئی نہ ہو گا۔ اگر تم نے میرے ساتھ چلنے پر اصرار کیا۔ سنو بریڈ پہلی بازی پر زندگی داؤ پر لگا دینا کوئی عقلمندی نہیں ہے ــــــ" مسکرا کر کہنے لگے۔ "وکی کیا تم مجھے اپنے ساتھ مرنے کا بھی حق نہیں دینا چاہتے ــــــ کیا میں اتنا برا دوست ہوں؟" میں نے کہا۔ "بریڈ تم اچھے دوست ہو اسی لئے میں تمہیں زندہ و تابندہ دیکھنا چاہتا ہوں ــــــ" بولا۔ "نان سینس۔ میں تمہارے ساتھ چل رہا ہوں۔" میں نے سڑک سے اسٹریٹ کی طرف ٹرن لے کر کہا۔ "او کے اولڈ بوائے' تم چل رہو

——— لیکن اب تمہیں حلف وفاداری اٹھانا پڑے گا———" ہنس کر بولا۔ "ہا ئیبل نا؟——— کتنی مرتبہ؟" میں نے اس ٹیڑھے سوال پر گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا——— "میں دوستوں پر زیادہ بار ڈالنے کا قائل نہیں ہوں بریڈ' اگر تم صرف ایک ایڈیشن کی کاپیاں ایک ہی مرتبہ اٹھا لو گے تو کافی ہو جائے گا۔ اور اب یہ ہے تمہاری لنڈا کا مکان۔" میں نے بلڈنگ کے سامنے گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے انجن بند کر کے چابی نکالی اور باہر نکل کر ہنٹرس کے ساتھ زینے کی طرف چل دیا۔

ہم پہلی منزل پر پہنچے۔ تو لنڈا اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ دروازے سے نکل رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر ہمیں "ویل کم" کہا اور پلٹ کر اندر جانے لگی۔ میں نے اس کو روکتے ہوئے کہا۔ "سنو مس لنڈا——— تم اپنا پروگرام منسوخ نہ کرو——— ہم صرف یہ کہنے آئے تھے کہ———" لنڈا نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر گردن جھکا لی اور کہنے لگی۔ "اندر تو آؤ' میں سینما جا رہی تھی کوئی اتنا ضروری کام نہیں تھا۔" میں نے کہا۔ "خیر میں کل بار میں لنچ کرنے آؤں گا اس وقت بات کرنا مناسب ہو گا۔ او کے گڈ نائٹ۔" اس نے بادل ناخواستہ مصافحہ کیا اور ہم واپس چل دیئے۔ زینے سے اترتے ہوئے ہنٹرس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میرے سامنے وہ ہیلن کے سلسلے میں مدد کرنے کا اعتراف کیسے کر سکتی تھی ڈکٹر؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا——— "میں نے اپنا اخلاقی فرض ادا کر دیا———" اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "کافی ہے" میں نے مسکرا کر کہا۔ تمہارا مطلب ہے معاملہ ختم کر دیا جائے؟" ہنٹرس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی بیک کرتے ہوئے کہا۔ "وعدہ خلافی میرے اصول کے خلاف ہے بریڈ۔" کندھے اچکا کر بولا۔ "ایز یو پلیز۔ بوائے۔ تمہارے نزدیک کرنسی پیپر اور بلینک پیپر میں کوئی فرق نہیں۔ خیر اب آوارہ گردی ختم کرو——— میں پینا چاہتا ہوں——— کہاں چلو گے؟" میں نے ایکمل سیئر کا نام لیا تو کہنے لگا۔ "ایکمل سیئر اور گرینڈ کے علاوہ جہاں چاہو———" میں نے ہنس کر اس کی طرف دیکھا۔ "ریجنٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟" بولا۔ "نو آبجیکشن۔" میں نے سگریٹ کیس اس کی طرف سرکا کر مین روڈ پر آتے ہی ریجنٹ کا رخ کیا۔ اس نے دو سگریٹ سلگا کر ایک میرے ہونٹوں میں دے دیا——— میں نے کش لے کر کہا——— "ریجنٹ میں کیا نہیں ہے بریڈ؟" جھٹکے سے گردن گھما کر بولا۔ "کیا؟" میں نے ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "دی سیم سوئٹ ڈش——— جس طرف بھی میں گیا ساتھ اک پری خانہ چلا۔" کہنے لگا۔ "مجھے یاد نہیں تم پہلے کبھی وہاں گئے ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے بھی یاد نہیں کبھی گیا ہوں۔ لیکن اب تو جا رہا ہوں۔ اٹ ٹیکس فائیو منٹس ٹو ون——— میرا کیم ہی کچھ سپیریئر ہے۔" کہنے لگا۔ "جانتا ہوں سنی' تم ڈیول

النکارنیٹ۔ شیطان مجسم ہو——"

"پروا نہ کرو گرینڈ پا—— اگر اس جنگ میں نہ مارا گیا تو ستر سال کی عمر میں مجھ سے بڑا سینٹ کوئی نہ ہو گا۔"

ہنٹرس نے قہقہہ لگایا—— "ستر سال—— میرے اندازے کے مطابق ستر سال کی عمر کو پہنچنے تک تم تین مرتبہ قتل ہو چکے ہو گے اور تینوں مرتبہ عورت کے ہاتھ سے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "پھر یقیناً میری موت بلکہ موتیں آئرلینڈ میں واقع ہوں گی۔"

ہنٹرس کٹ کر رہ گیا۔ وہ آئرش تھا۔ یہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔

ریجنٹ ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں کاروں سے زیادہ جیپیں اور ٹیکسیاں ٹھسی ہوئی تھیں۔ میں نے گاڑی روک کر انجن بند کیا اور ہنٹرس کو اترنے کا اشارہ کیا۔ دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔ "ڈکٹر' میں شرط لگاتا ہوں لاؤنج اس وقت ویکائیز اور جونیئر بوائز سے بھری ہوئی ہے——" میں نے باہر نکل کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا—— "آؤ—— ہم بھی کوئی خاص سینئر نہیں ہیں—— سیٹ نہ ملی تو کاؤنٹر پر کھڑے کھڑے پی کر چل دیں گے۔ اگر مل گئی تو ڈیرے ڈال دیں گے۔" وہ انجن کے سامنے سے گھوم کر میرے قریب آ گیا اور دونوں ساتھ چلتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر لاؤنج میں داخل ہو گئے اندر واقعی تمام ٹیبل رکے ہوئے تھے اور بھاری اکثریت یونیفارم والوں کی تھی۔ لاؤنج چیخوں سے گونج رہا تھا۔ ہمیں دیکھ کر چند نگاہیں اٹھیں' کچھ سرگوشیاں ہوئیں۔ کچھ نگاہیں جھک گئیں۔ چند چہروں کے رخ تبدیل ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ ہنٹرس کے جونیئر بوائز اور ان کی ویکائی فرینڈز پر ڈسپلن طاری ہو ہم ان کی طرف پیٹھ کر کے کاؤنٹر کے قریب ہو گئے۔ ایک بار میڈ نے قریب آ کر مسکراہٹیں بکھیرتے ہوئے وہی رسمی جملہ ادا کیا جس کا مفہوم تھا۔ "میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں جناب؟" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بتاؤ کیپٹن کیا خدمت لینا چاہتے ہو؟" ہنٹرس نے کہا۔ "دو ڈبل مارٹینی۔" اس نے اباؤٹ ٹرن کے انداز میں پلٹ کر الماری سے مارٹینی کی بوتل اٹھائی۔ کاؤنٹر ڈرائر سے دو گلاس نکال کر دو دو پیگ مارٹینی اور ایک ایک چمچہ آئس کیوبس ڈال کر ہمارے سامنے سرکا دیئے۔ ہم نے گلاس بلند کر کے پینی شروع کر دی۔ ایک گھونٹ لے کر میں نے سگریٹ کیس جیب سے نکال کر ہنٹرس کی طرف بڑھایا۔ اس نے سگریٹ نکال کر سلگایا اور میری طرف سرکایا۔ میں نے سگریٹ لے کر ہونٹوں میں دبایا اور ہنٹرس کی طرف لائٹ دینے کا اشارہ کیا۔ بار میڈ نے دراز سے لائٹر نکال کر جلایا اور مجھے لائٹ دی۔ میں نے تھینک یو کہہ کر سگریٹ کیس اس کی طرف بڑھایا اور گلاس اٹھا کر پھر ایک گھونٹ لیا۔ بار میڈ نے سگریٹ سلگا کر کیس لوٹاتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن بڑا خوبصورت سگریٹ کیس ہے اور اگر گولڈ ہے تو آپ کیپٹن ہیرس ہیں۔" میں نے متحیر ہو کر اس کی طرف دیکھا—— وہ مارٹینی سے کہیں زیادہ دل

دماغ پر چھا جانے والی چیز نظر آئی ——— مجھے خاموشی سے اپنے سراپا کا جائزہ لیتے دیکھ کر مسکرا دی۔ "میرا خیال غلط ہے شاید کیپٹن۔" اس نے معذرت آمیز لہجہ بنا کر کہا۔ میں نے گلاس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔ "نہیں بے بی غلط نہیں ——— میرا نام ہیرس ہی ہے ——— وکٹر بھی کہہ سکتی ہو اور میں تم سے یہ بھی نہیں پوچھوں گا کہ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ——— صرف اپنا نام بتاؤ دیکھیں" مسکرا کر بولی۔ "جین برکلے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھر تو تمہیں مجھے جاننا ہی چاہئے ہنی۔" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ میں نے گلاس اٹھا کر پھر پینا شروع کر دی۔ وہ میرے گلاس کی طرف دیکھتی رہی۔ میں نے خالی کر کے اس کے سامنے سرکاتے ہوئے کہا۔ "اتنی ہی اور۔" ہنٹرس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے گلاس میرے گلاس کے قریب رکھ دیا۔ بار میڈ نے پہلے ہنٹرس کا گلاس ری فل کیا اور پھر میرے گلاس میں انڈیلتی ہوئی بولی۔ "کیپٹن کیا اب بھی کوئی سوال ذہن میں نہیں آیا۔" میں نے ہنٹرس کو اپنا گلاس اٹھاتے دیکھ کر اپنا گلاس سے ملا کر اونچا اٹھاتے ہوئے کہا۔ "پہلا سوال۔ کیا تم اپنا اصلی نام بتانا پسند نہیں کرو گی؟" مسکرا کر بولی۔ "جین سوئٹ نہیں ہے کیا کیپٹن؟" میں نے ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "ہے تو' لیکن جین سوئٹ ہونے کے باوجود اتنی ایگریسیو کہاں؟ خیر چھوڑو یہ تو ظاہر ہے تمہیں میرے متعلق کافی معلومات ہیں اور اپنے متعلق کچھ بتانا نہیں چاہتیں ——— دوسرے سوال کی اجازت ہے؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "سوری کیپٹن۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈارلنگ میں ڈیٹ نہیں مانگ رہا ———" کہنے لگی۔ "یقیناً نہیں ———" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ گلاس منہ سے ہٹاتے ہوئے بولا۔ "ڈرنک ختم کرو کیپٹن ——— کھانا گرینڈ بار میں کھائیں گے ———" میں نے اوکے کہہ کر گلاس منہ سے لگا لیا ——— اس نے لاؤنج کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کیپٹن ہیرس' دو تین ٹیبل خالی ہو چکے ہیں۔" ہنٹرس نے گردن اونچی کر کے نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ "یس ڈی۔ کیا خیال ہے؟" میں نے نفی میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ گلاس خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا۔ "بے منٹ کرو گرینڈ چلتے ہیں۔" ہنٹرس نے تین فائیور نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیئے ——— اس نے مسکرا کر ہاتھ سے سرکاتے ہوئے کہا۔ "سر میں کیپٹن ہیرس کو ناراض نہیں کر سکتی' بے منٹ وہی کریں گے۔" ہنٹرس نے بے رخی سے اس کا ہاتھ پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن ہیرس چھوٹے بے منٹ نہیں کیا کرتے اور کامن ڈش کھانا پسند نہیں کرتے ———" بار میڈ نے پانچ روپے کا نوٹ واپس دینا چاہا تو اس نے کہا "کیپ اٹ" کہہ کر میرا ہاتھ تھاما اور دونوں دروازے کی طرف چل دیے۔

باہر آتے ہی ہنٹرس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر مجھے پہلے اندر دھکیلا اور وہیل پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا ——— میں نے چابی گھما کر سوئچ آن کیا۔ اس نے گاڑی بیک کر کے نکالتے ہوئے کہا۔ "یہ دوسری جین برکلے کس نے گھڑی؟" میں نے کہا۔ "ہم پردیسی کیا

جانیں سر' ہو سکتا ہے خود جین برکلے نے ہی مینو فیکچر کی ہو ــــــ" مسکرا کر بولا۔ "تمہاری سہولت کے لئے؟" میں نے اس کو غلط راستے پر ٹرن لیتے دیکھ کر اشارے سے گائیڈ کرتے ہوئے کہا۔ "شاید اس کی فرینڈ یا کزن وغیرہ ہو گی سن لیا ہو گا کہ دو فارغ التحصیل کیپٹن آوارہ پھرتے ہیں جنہیں سوائے اس کے کوئی کام نہیں ــــــ ویسے بریڈ تم نے آج ایک لیڈی کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو کیڈٹ شپ کے زمانے میں انسٹرکٹر سارجنٹ میجر تمہارے ساتھ کیا کرتا رہا ہے ــــــ اب اگر وہ گرینڈ ہوٹل میں آ جائے تو تمہارا پہلا فرض ہو گا کہ اس سے معافی مانگو۔" ہنٹرس نے تیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر ہنس دیا۔ "تمہیں یقین ہے وہ گرینڈ میں تمہیں ڈھونڈتی ہوئی آئے گی؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "کیوں نہیں آئے گی ــــــ کیا میں تمہاری طرح تیزابی ہوں؟" ہنٹرس نے کوئی جواب نہ دیا' لیکن گاڑی کی رفتار میں تیزی سے اضافہ ہوتے دیکھ کر آسانی سے سمجھا جا سکتا تھا کہ اس کے دماغ کا تمام فاسفورس بھڑک کر بائیں پاؤں پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "کلکتہ جیسے سنسان شہر میں سکسٹی فائیو کوئی اسپیڈ نہیں ہوتی بریڈ ــــــ سیونٹی فائیو' ایٹی تک لے جاؤ' دیکھیں۔" ہنٹرس نے مسکرا کر پیر کا دباؤ کم کر دیا۔ میٹر کی سوئی تیس اور پینتیس کے درمیان تھرانے لگی۔

جین کاؤنٹر پر موجود تھی۔ ہمیں دیکھ کر مسکرائی اور گلاس ارینج کرنے لگی۔ میں ہیلو جین کہہ کر اس کے سامنے پہنچ کر ٹک گیا۔ اسکاچ کی بوتل نکالتی ہوئی بولی۔ "مارزیہ نے مجھے فون پر کہا ہے تم اس سے ناراض ہو کر چلے آئے ہو ــــــ" میں نے کہا۔ "تمہارا اشارہ ریجنٹ کی ــــــ" مسکرا کر بولی۔ "وہی ــــــ وہ میری پلے میٹ ہے۔"

میں نے ہنٹرس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میرا کزن ناراض ہے ہنی ــــــ میں تو لڑکیوں سے ناراض ہونا کفر سمجھتا ہوں۔ خیر سنگل وہسکی دو اور وجہ بیان کرو تم نے میری شخصیت کا ملٹری سیکریٹ اس اجنبی لڑکی پر کس لئے ظاہر کیا؟" جین نے دونوں گلاسوں میں ایک ایک پیگ انڈیلتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں نئی جین دے رہی ہوں ــــــ کیا اس نے تمہیں نہیں بتایا؟" میں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بتایا لیکن 42-26-38 اسٹیٹس فکس کہاں سے لائے گی کہ جین برکلے نظر آئے ــــــ سیکنڈلی اصلی جین کو کیا ہوا کہ ــــــ"

"شادی کر رہی ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ میں نے کہا۔ "میں اسے کڈنیپ کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے کہ کوئی نام ڈک ہیری اس کے ساتھ ہیرا پھیری کرے۔" جین نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ میں نے ایک گھونٹ لے کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر کہنے لگی۔ "لڑائی پر نہیں جا رہے کیا؟" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "جا رہا ہوں ــــــ تمہیں فرنٹ کی سیر کراؤں گا۔ ہر وقت مورچے میں اپنے ساتھ رکھوں گا۔"

وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔ ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "از نٹ اٹ اے شیمز بگ کیپٹن؟" ہنٹرس نے کہا۔ "نہیں مس برکلے۔ اس جنگ میں آفیسرز کو بہت مراعات دی جا رہی ہیں۔ اطالوی آفیسرز کے مورچوں سے تو ہتھیاروں سے زیادہ لڑکیاں برآمد ہو رہی ہیں۔ کیپٹن وکٹر بھی موریل میں بالکل اٹالین ہیں۔ اس لئے چانس تو ہے آپ کے لئے بھی۔ مقبوضہ فرانس' بیلجئم اور جرمنی کی سیر کا۔" جین نے ہنس کر کہا۔ "کیپٹن اگر وکٹر اس موریل کا آفیسر ہوتا تو آج بھی آپ انارکسٹوں کے رحم و کرم پر ہوتے۔" مجھے اس کی حاضر جوابی پر پیار آ گیا۔ ہنٹرس مسکرا کر پینے لگے۔ وہ میری طرف مخاطب ہو گئی۔ "وکی' نو بجے تک مارزیہ یہاں پہنچ رہی ہے۔" میں نے گلاس خالی کر کے رکھتے ہوئے ہنٹرس کو لاؤنج کی طرف چلنے کا اشارہ کیا اور دونوں اندر جا کر ایک کونے میں میز پر آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ "اب وکی۔" ہنٹرس نے کہا۔ "ڈنر' ڈرنک——— اور جو حکم آپ کا۔" میں نے فدویانہ لہجے میں کہا۔ مسکرا کر بولا۔ "حکم نہیں' درخواست یہ ہے کہ زیادہ پیر نہ پھیلانا پلیز۔ میں تمہیں اس آرٹ پر اتھارٹی تسلیم کرتا ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ بہت پرانے ریمارکس ہیں۔ خیر میں آپ کو ناراض نہیں کروں گا۔ بلکہ جین کے الفاظ بھی———" بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "معاف کر دیا۔" میں نے تھینک یو کہہ کر ایک ویٹرس کو بلایا اور ڈنر کا آرڈر دیا۔

کھانا کھانے کے بعد مجھے نیند آنے لگی۔ میں نے گھڑی پر نظر ڈال کر کہا۔ "فائیو نائن بریڈ۔ چلو مجھے نیند آ رہی ہے۔" کہنے لگا۔ "چائے پیو وکی۔ میں اپنے طرز عمل پر اس لڑکی کو پندرہ بیس منٹ کا گریس دینا چاہتا ہوں۔ شاید اس کے لیٹ ہو جانے کی کوئی معقول وجہ ہو———" میں نے بزر دبا کر ویٹریس کو چائے لانے کا آرڈر دیا۔ چند منٹ میں چائے کی ٹرے اور اس کے ساتھ جین آ گئی اور کہنے لگی۔ "کیپٹن میں نے مارزیہ کو فون کیا تھا وہ ساڑھے نو بجے———" میں نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "ہم دس منٹ بعد جا رہے ہیں——— اس سے پھر کسی وقت جب ہنٹرس اچھے موڈ میں ہو گا۔ مل لیں گے——— آج تو یہ میرے تین اپائنٹ منٹ چوپٹ کر چکا ہے———" جین نے مسکرا کر ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ میں نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔ "اسے چھوڑو جین۔ بل بھجواؤ۔" وہ او کے کہہ کر لچکتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف چل دی۔ چائے پینے میں دس منٹ گزر گئے لیکن نہ مارزیہ آئی نہ بل پہنچا۔ میں نے ہیرس کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور جیب سے بیس روپے نکال کر اس کو پے منٹ کرنے کو کہہ کر کاؤنٹر کی طرف چل دیئے۔

دوسری صبح میں دس بجے سو کر اٹھا اور غسل اور ناشتے سے فارغ ہو کر یونیفارم پہن رہا تھا کہ ہنٹرس نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ "وکی چیف بلوائے تمہیں ایک اچھی سنانے کو بلا رہا ہے۔" میں نے پی کیپ اٹھا کر سر پر رکھتے ہوئے کہا۔ "اچھی خبر———"

یعنی کیا؟" کندھے اچکا کر بولا۔ "معلوم نہیں ــــــ" میں نے دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "آؤ ــــــ دیکھتے ہیں ــــــ" باہر نکل کر سڑک پر پہنچتے ہی کہنے لگا۔ "شاید میں تمہارے ساتھ الہ آباد نہ جا سکوں بوائے۔" میں نے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا تو وہ اچھی خبر ہے کیا؟" بولا۔ "نہیں یہ تو میرا خیال ہے۔ خبر سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھر اپنے خیال کو کسی اور وقت کے لئے بچا رکھو۔ وہ کبھی صحیح نہیں ہوتا ــــــ تم میرے ساتھ چلو گے ــــــ" وہ تھینک یو کہہ کر خاموش ہو گیا۔

دفتر میں کرنل بشپ اپنے اسٹینو سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے سلیوٹ کیا تو مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے۔ "کانگریچولیشنز کیپٹن۔ جنرل انشورنس کمپنی نے تمہیں پندرہ ہزار روپے کا چیک بھیجا ہے ــــــ" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ہاتھ ملایا۔ دراز سے چیک نکال کر دیتے ہوئے کہنے لگے۔ "میں نے چند منٹ پہلے موری کی قیمت دریافت کی تھی۔ برٹش انڈیا موٹر کمپنی کے ہاں موری کی قیمت آج کی تاریخ میں انیس ہزار ہے۔ کل خدا جانے کیا ہو ــــــ لیکن مجھے امید ہے تم کل کا انتظار نہیں کرو گے۔" میں نے کہا۔ "آپ کا خیال صحیح ہے سر ــــــ میں شام کا بھی انتظار نہیں کروں گا ــــــ" مسکرا کر کہنے لگے۔ "اس کے معنی ہیں الہ آباد کل جانا چاہتے ہو ــــــ"

"یقیناً کل جناب' بائی کار ــــــ کیپٹن ہنٹرس ڈرائیو کریں گے ــــــ پیٹرول کوپنز آپ دیں گے۔"

کرنل کی انگلیاں کنپٹی پر ڈرم بجانے لگیں۔ کچھ سوچ کر ہنٹرس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "مائیکل کو لے جاؤ' یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ ہر کیس میں تم دونوں ساتھ ہو ــــــ دو کیپٹن ــــــ حکم کس کا چلے گا' تعمیل کون کرے گا؟"

"ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں سر ــــــ اور وہاں حکم چلانے نہیں ایک ایسی خطرناک جاسوس کو گرفتار کرنے جا رہے ہیں جس کے سامنے میں براہ راست نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ ــــــ"

"او کے ــــــ" انہوں نے کہا۔ "تم اپنی بات منوانا جانتے ہو لیکن نوٹ کر لو یہاں کا اسٹاف اس بات کو ضرور محسوس کرے گا کہ ہر کامیابی کا کریڈٹ بمبئی بوائز کو جا رہا ہے۔"

"ہم نے کبھی کتا' بوائز اور ہلسپے بوائز کی ٹرم میں کبھی نہیں سوچا سر ــــــ سب آپ کے زیر کمان ہیں اور سب پر آپ کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔ بہرکیف اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو لیفٹیننٹ مائیکل کو بھی ــــــ"

کرنل نے قہقہہ لگا کر میری بات پوری ہونے سے پہلے ہی ختم کر دی۔ پھر دراز

سے پائپ نکال کر لائٹ دینے کا اشارہ کیا۔ میں نے ادھ جلا تمباکو دیکھ کر سگریٹ کیس کھول کر ان کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "سر Three Nuns کے بجائے Three Castles استعمال کیجئے۔" انہوں نے ہاتھ بڑھا کر سگریٹ کھینچا اور دفعتاً مسکرا کر بولے۔ "ایں۔" میں نے بمشکل ہنسی ضبط کر کے لائٹر جلایا اور سگریٹ کو لگا دیا۔ ایک کش لگا کر بولے۔ "یو ڈیول آف اے کیپٹن ——— تم واقعی ڈسمس کئے جانے کے قابل ہو۔"

ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "واقعی سر۔" کش لگا کر بولے۔ "او کے بوائز ——— جاؤ ——— اگر وین مالا کو گرفتار کر کے نہ لائے تو دونوں خود کو ڈسمس سمجھو ———" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "چیف ہم پوری کوشش کریں گے ——— آپ اطمینان رکھیے ———" مسکرا کر بولے۔ "کیا کوشش کرو گے؟" میں نے کہا۔ "سر وین مالا کو تلاش کرنے کی ——— اور ہنٹرس کو لے جانے کی وجہ ہی یہ ہے کہ یہ اس شخص کو پہچانتا ہے جس نے اس کو پناہ دی تھی۔" کرنل نے رسٹ واچ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "او کے تیاری کرو کل تمہیں مووٹ آرڈر مل جائے گا۔" ہم نے اٹھ کر بیک وقت سلیوٹ کیا اور دروازے کی طرف چل دیئے۔

بنگلے میں پہنچتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "وکی' معلوم ہے کل شام میں نے لنڈا اور ہیلن سے کس لئے بچایا؟"

میں نے ہنس کر کہا۔ "تم نے جین اور اس نئی ریشہ خطمی سے بھی بچایا ہے ———" بولا۔ "ہاں ان سے بھی ——— اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نہیں چاہتا کہ تم لنڈا پر روپیہ ضائع کرو۔ بشپ اب تمہیں کپین سیٹ نہیں کرے گا اور نہ تم اس سے مطالبے کی جرأت کر سکو گے۔ کیا غلط؟" میں نے کہا۔ "غلط نہیں بریڈ ——— لیکن بہت صحیح بھی نہیں ——— خیر ایکس پلین کرنے کو نہ کہنا ——— میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

اس نے بھنوئیں چڑھا کر میری طرف دیکھا ——— میں نے ہنس کر کہا ——— "گھورو نہیں پال ——— گاڑی خریدنے چل رہے ہیں ——— اور اس میں وقت لگے گا اور ہاں بینک سے ایک چیک کیش کرانا ہے ———"

مسکرا کر بولا۔ "کم ان دین ——— میں نے ناحق اپنی آنکھوں پر اسٹرین ———"

میں نے جیب سے سوٹ کیس کی چابی نکالتے ہوئے کہا۔ "آنکھیں ہی کہاں ہیں جن پر اسٹرین پڑے گا۔" وہ ہنس دیا۔ میں نے اٹھ کر چیک بک نکالی اور جیب میں رکھ کر کہا۔ "آؤ کیپٹن۔"

بنگلے کے احاطے سے گاڑی نکالتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "وکی چیف بوائے کو ساتھ لے لو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کیوں سیکنڈ ہینڈ کار خریدنے کا ارادہ ہے کیا؟" بولا۔ "ڈیم اٹ ——— صرف اس لئے کہ وہ اس کو اپنی عزت افزائی تصور کرے گا۔" میں نے اس

سے الجھنا مناسب نہ سمجھ کر آفس کی طرف ٹرن لیا اور برآمدے کے سامنے پہنچ کر انجن بند کرتے ہوئے کہا۔ "جاؤ' عزت افزائی کرو۔" وہ مسکرا کر گاڑی سے اترا اور دفتر میں پہنچ گیا۔ برآمدے میں جا کر دروازے کے قریب کھڑا ہو گیا۔ کرنل کہہ رہے تھے۔ "مجھے ساتھ لینے کا مطلب یہ ہو گا کہ تم کوئی اچھی گاڑی نہ خرید سکو گے۔" ہنڑس نے کہا۔ "سر گاڑیاں تو خریدی ہی جاتی ہیں۔ وکٹر آپ کے ساتھ جانے کو اپنی عزت افزائی تصور کرتا ہے۔" وہ "او کے کیپٹن!" کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں ان کے قدموں کی چاپ سن کر دروازے سے سرک گیا۔ وہ پردہ ہٹا کر باہر آئے تو اٹینشن ہو کر سلیوٹ کیا۔ کرنل نے جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "اندر کیوں نہیں آئے کیپٹن؟" میں نے کہا۔ "سر' وقت کی کمی کے باعث ---- میں نے دروازے پر ہی آپ کو ریسیو کرنا مناسب سمجھا۔" وہ ویل ویل کہتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے۔ میں نے آگے بڑھ کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر انہیں سوار کرایا اور وہیل سنبھالا۔ ہنڑس نے میرے برابر والی نشست پر بیٹھ کر دروازہ بند کیا۔ میرا سگریٹ کیس اور لائٹر کرنل کو پیش کیا۔ میں نے گاڑی بیک کر کے باہر نکالی۔

لائیڈ بنک میں جنرل انشورنس کمپنی کا چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا کے دوسرے چیک پر Below Thirty Thousand لکھ کر مینجر سے Certify کرا کے چیف کو سونپا اور برٹش انڈیا موٹر کمپنی کے شو روم پہنچ گئے۔ کرنل نے بلیو پیکارڈ 38 پسند کی اور میری طرف دیکھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "سر رنگ سے گورنمنٹ ہاؤس پراپرٹی معلوم ہوتی ہے اور 38 ماڈل ہونے کی وجہ سے تین سال بڑھیا دکھائی دیتی ہے۔" کرنل نے قہقہہ لگا کر مینجر کی طرف دیکھا۔ "فورٹی ون ماڈل گرین ہے؟" مینجر نے پچھلی رو میں کھڑی ہوئی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "فورٹی کا ماڈل ہے ریڈ ----" کرنل نے گاڑی کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "ول ڈو۔" گاڑی پسند کرنے کے قابل تھی۔ قیمت دریافت کی تو بتیس ہزار بتائی گئی۔ کرنل نے وہیل پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔ دروازے سے باہر نکالی اور پانچ سات منٹ الٹی سیدھی تیز اور آہستہ چلا کر اطمینان کرنے کے بعد شو روم کے سامنے لا کھڑی کر دی اور اندر آ کر جیب سے چیک نکال کر تیس ہزار کا فگر لکھ کر مینجر کے حوالے کر دیا۔ اس نے فگر پر نظر ڈالی اور کنپٹی کھجا کر نحیف سی آواز میں کہنے لگا۔ "سر' مہربانی فرما کر دو ہزار روپے کا ایک چیک اور دے دیجئے ---- ان سرٹیفائڈ بھی منظور ہے۔" مسکرا کر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے دکھاتے ہوئے بولے۔ "اوور ڈرافٹ میرا طریقہ نہیں ہے۔ جنٹلمین ---- ویسے بھی آرڈر ورسز کے لئے مارجن آف پرافٹ پانچ ہزار سے زیادہ نہیں رکھنا چاہئے۔" مینجر نے مسکرا کر سر جھکا لیا۔ "آل رائٹ کرنل' ایز یو پلیز" کرنل "تھینک یو" کہہ کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ مینجر نے دراز سے سگریٹ ٹن نکالی۔ سب کو سگریٹ پیش کئے اور لائٹ دی۔ کرنل نے کش لے کر کہا۔ "وکٹر گاڑی میں پٹرول ڈلوا

کر لاؤ ۔۔۔۔ میں ڈاکومینٹس تیار کراتا ہوں ۔۔۔۔" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھا ۔۔۔۔ کہنے لگے۔ "دونوں چلے جاؤ لیکن پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں لگانا ۔۔۔۔" ہم نے بیک وقت سلیوٹ کر کے "ویری ویل" سر کہا اور باہر نکلے۔ پیٹرول کی قلت کے باعث دو تین سروس اسٹیشنوں سے چھ گیلن پیٹرول فل کر کے واپس ہوئے تو کرنل ڈاکومینٹس کا لفافہ بغل میں دبائے مینجر کے ساتھ دروازے پر کھڑے تھے۔ گاڑی رکتے ہی مصافحہ کر کے سڑک پر آ گئے۔ ہنٹرس نے باہر نکل کر پچھلا دروازہ کھول کر انھیں سوار کرایا۔ بیٹھتے ہی کہنے لگے۔ "جنرل انشورنس کمپنی ۔۔۔۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر گاڑی اسٹارٹ کر دی ۔۔۔۔ ہنٹرس دوسری گاڑی لے کر ہمارے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ ایک کارنر پر ٹرن لیتے ہوئے میں نے پیچھے کی طرف دیکھ کر کہا۔ "لنچ کے متعلق کیا خیال ہے سر؟" بولے "آوہ' یہ تو میں بھول ہی گیا تھا بوائے ۔۔۔۔ لنچ کمز فرسٹ۔" میں نے کراس روڈ پر آتے ہی گرینڈ ہوٹل کی طرف ٹرن لیا۔

کاؤنٹر پر لنڈا موجود تھی۔ میں نے کرنل اور ہنٹرس کو لاؤنج میں داخل ہونے دیا اور لنڈا کی مسکراہٹ کا مفہوم سمجھ کر رکتے ہوئے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "کل ہنٹرس میرے سر پر سوار تھا ڈارلنگ' اب بتاؤ چیک کس وقت اور کہاں لینا چاہتی ہو ۔۔۔۔ سات بجے کے بعد۔" بولی۔ "ابھی دے ڈالو ۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کرنل کے سامنے؟ وہ یہ نہیں کہیں گے ۔۔۔۔ دو ہزار تو اس لڑکی کی ٹوٹل پرائس سے بھی زیادہ ہے۔" مسکرا کر بولی۔ "کہہ دینا اس لڑکی کی ٹوٹل پرائس دس لاکھ روپے ہے۔ میں پارٹ پے منٹ کر رہا ہوں ۔۔۔۔ ناؤ لک' ویسے میں فری بھی مل سکتی ہوں ۔۔۔۔" میں نے لاؤنج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "پھر میں نے اچھا ہی کیا تمھیں ہنٹرس کے ساتھ پن اپ کر دیا۔ اسے ایسے ہی فری انٹرٹینر کی ضرورت تھی۔ "ناؤ لک" میں نے اسی کے اسٹائل میں کہا۔ "سیلڈ بلیک اینڈ وہائٹ اور ساڑھے تین جنٹس کے لئے لنچ بھجواؤ ۔۔۔۔ اینڈ بی کوئیک پلیز۔" لنڈا نے مسکرا کر بزر پر انگلی رکھ دی۔ میں آگے بڑھ کر اپنے ہمراہیوں کے میز پر پہنچا اور کرنل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مسکرا کر بولے۔ "وکٹر' کچھ سمجھے' بڑی قیمت کی چیزیں کس طرح خریدی جاتی ہیں؟" میں ہنٹرس کے سامنے بیٹھ گیا۔ "یس سر ۔۔۔۔ آپ کی وجہ سے میں دو ہزار روپے کے فائدے میں ہوں ۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔" بولے۔ "ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اب انشورنس کراتے وقت پچاس ہزار روپے کی پالیسی لینا۔ پریمیم کی پروا کئے بغیر ۔۔۔۔ اور چیک کے لئے انشورنس کمپنی کا شکریہ ادا کرنا نہ بھول جانا۔" میں نے رہنمائی کا پھر شکریہ ادا کیا۔ کھانے اور پینے کا سلسلہ شروع ہوا تو تھوڑی دیر میں مجھے محسوس ہونے لگا کہ شاید کرنل بڑی قیمت کی چیزیں خریدنے کے ساتھ بڑا لنچ کھانے کا طریقہ بھی سمجھا کر ہی دم لیں گے ۔۔۔۔ ہنٹرس بار بار ان کی نظریں بچا کر میری طرف

دیکھتا جا رہا تھا۔ کافی کے آخری کپ کے ساتھ میرا اپنے متعلق خوش خوراک ہونے کا خیال تبدیل ہو چکا تھا۔ ویٹرلیس بل لے کر آئی تو میں نے پینٹ کی جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر مٹھی میں دبایا اور ہاتھ میز پر رکھ لیا۔ پلیٹ رکھتے ہی میں نے اور کرنل نے بیک وقت بل پر نظر ڈالی۔۔۔۔۔ میری توقع کے برعکس انہوں نے زیر لب "تھنٹی تھری اونلی" کہا اور مسکرا کر بریسٹ پاکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ میں نے "پلیز سر" کہہ کر نوٹ پلیٹ میں ڈال دیا۔ ویٹرلیس پلیٹ اٹھا کر چل دی۔ کرنل نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور چپ رہ گئے۔ میں نے اٹھ کر سگریٹ کیس ان کے سامنے کیا۔ وہ بھی سگریٹ لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہنٹرس بھی۔۔۔۔۔ سگریٹ سلگاتے ہی وہ چل دیئے۔ ہم ان کے پیچھے ہو لئے۔

جنرل انشورنس سے کام ختم کر کے واپس ہوئے تو سہ پہر کے چار بج چکے تھے۔ بیتا برج کے علاقے سے گزرتے ہوئے ہنٹرس کی گاڑی ہم سے دس بارہ فٹ آگے چل رہی تھی۔ اس وقت سڑک پر ٹریفک کا کوئی خاصا رش نہ تھا۔ سگنل سے کچھ فاصلے پر بائیں جانب ایک سہ منزلہ عمارت کے سائے میں دو بنگالی جن کی عمریں پچیس اور اٹھائیس سال کے درمیان ہوں گی' کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ ہنٹرس کی گاڑی ان کے قریب سے گزری تو دونوں نے چونک کر دیکھا۔ ایک کی نظریں گاڑی سگنل کے قریب پہنچنے تک ان کا تعاقب کرتی رہیں۔ اسی اثناء میں ہماری گاڑی ان کے سامنے سے گزری تو دوسرے نے اس کے بائیں بازو میں کہنی ماری اور اس نے ہماری طرف دیکھا۔ میں نے ان کے اشاروں کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ لیکن کرنل نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "گاڑی روکو کیپٹن۔ میرے دونوں پیر کلچ اور بریک پر جم گئے۔ گاڑی ٹائروں کی چیخ کے ساتھ دس فٹ پر جا کر رک گئی۔ کرنل دروازہ کھول کر باہر نکلے اور ان کی طرف دیکھ کر چیخے "ہے ای رک جاؤ۔" میں تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا تو وہ دونوں بلڈنگ کی طرف دوڑتے دوڑتے کرنل کی ڈانٹ سن کر کھڑے ہو چکے تھے۔ میں نے جھپٹ کر دونوں کی گردنیں پکڑ لیں۔ کرنل نے پستول نکالتے ہوئے کہا۔ "نیک دیم۔" میں نے دونوں کو گھسیٹ کر ان کے سامنے لا کھڑا کیا۔ فٹ پاتھ پر ذرا سی دیر میں آدمیوں کا ہجوم ہو گیا۔ کرنل نے دونوں کو دھکیل کر پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا۔ وہ احتجاج کرتے رہے۔ اپنا قصور جاننے کے لئے چیختے رہے لیکن کرنل نے "شٹ آپ" کہہ کر مجھے چلنے کا اشارہ کیا اور ان کے قریب بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ لوگ دور کھڑے دیکھتے رہے۔۔۔۔۔ کسی میں بولنے کی جرات نہ تھی۔ میں نے وہیل سنبھالا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔ سگنل سے نکلتے ہی دس قدم کے فاصلے پر ہنٹرس کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔ قریب پہنچتے ہی اس نے ہماری گاڑی پر نظر ڈالی اور باہر نکل کر رکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے گاڑی کھڑی کر دی۔ ہنٹرس نے کرنل کے پاس جا کر

دروازہ کھول دیا اور کہا۔ "سر آپ میری گاڑی میں چلے جائیں۔ کرنل اتر کے گاڑی کی طرف چل دیئے۔ ہنٹرس نے ہولسٹر سے پستول نکالا اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دونوں گاڑیاں آگے پیچھے چلنے لگیں۔ کچھ دور جانے کے بعد ایک نوجوان نے انگریزی میں کہا۔ "کیپٹن' کیا آپ بتائیں گے کہ ہمیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے؟" میں نے ویو مرر پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "یہ ہمارے چیف ہی بتا سکتے ہیں' میرا خیال یہ ہے شاید اس لئے کہ تم نے ہماری نئی کار پر بری نظر ڈالی۔" سوال کرنے والے کو یہ جواب شاید احمقانہ نظر آیا۔ گھبراہٹ کے باوجود اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری اور اس نے بیک ویو مرر میں مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "سر مجھے معاف کیجئے لیکن اگر آپ مذاق نہیں کر رہے تو اس توہم پرستی کا کوئی جواب نہیں ——" میں نے گردن گھما کر اس کے چہرے پر اچٹتی سی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "میں توہم پرست نہیں ہوں کامریڈ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ تم لوگوں کی نظر سے میری ایک گاڑی بجلی کے کنارے جل کر بھسم ہو چکی ہے —— شاید سمجھ گئے ہو گے کہ میرا نام وکٹر ہیرس ہے اور صرف ہیلن اسمتھ ہی تمہیں بتا سکتی ہے میں کیا پرست ہوں۔ اینڈ ناؤ کیپ کوائٹ۔" کامریڈ کی زبان کو تالا لگ گیا۔

ہیڈ کوارٹرز میں پہنچتے ہی کرنل نے گارڈ روم کے سامنے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے برآمدے کے پاس گاڑی لگا کر انجن بند کر دیا۔ ہنٹرس دونوں کامریڈز کو ساتھ لے کر باہر نکلا اور برآمدے میں کرنل کے پاس پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ "یس سر۔" بولے۔ "کیپٹن غور سے دیکھو' مجھے یقین ہے ان میں سے ایک جنٹلمین کو تم نے ضرور کہیں دیکھا ہو گا ——" میں نے ان کا مقصد سمجھ کر مسلحتاً ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ صاحب' مجھے یاد پڑتا ہے کچھ دنوں پہلے کہیں سامنے آئے ہیں —— لیکن وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہاں اور کن حالات میں —— شاید مس ہیلن یا ولیم کچھ بتا سکیں ——" کرنل نے مسکرا کر کہا۔ "رائٹ —— تم اور کیپٹن ہنٹرس فوراً جاؤ اور مس ہیلن کو میرا سلام دو۔" پھر کامریڈز کی طرف مخاطب ہو کر بولے۔ "ینگ جنٹلمین اس سے پہلے کہ ہم اپنے طریقے پر حقیقت کا پتہ چلائیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ تم خود سچ بول کر اپنی خوبصورت جلد خراب ہونے سے بچا لو ——" ایک نے جو مجھ سے پہلے سوال کر چکا تھا کہا۔ "جناب کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ——"

"ہاں" کرنل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم نے کیپٹن ہیرس کی گاڑی ریلوے لائنز سے اٹھائی اور بجلی کے ——" اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "وہ ہم دونوں میں سے کوئی نہیں تھا' جناب!" کرنل نے ڈانٹ کر کہا۔ "تم تھے اور صرف دو گھنٹوں میں ہم ثابت کر دیں گے۔ گو اس وقت تمہاری کھال ادھڑی ہوئی ہو گی۔ ہمارے پاس دہشت

پسندوں کے لئے کوئی رحم نہیں ہے۔ سارجنٹ انہیں گارڈ روم میں لے جاؤ لیکن ابھی کوئی سختی نہ کی جائے۔ صرف نام وغیرہ نوٹ کر لینا۔"

سارجنٹ دونوں کو گارڈ روم میں لے کر چلا گیا۔ کرنل ہمیں ساتھ آنے کا اشارہ کر کے آفس میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہی اردلی کو چائے لانے کا حکم دیا اور سگریٹ سلگا کر میری طرف مخاطب ہو گئے۔——— "کیپٹن کیا خیال ہے ان کے متعلق؟" میں نے کہا۔ "سر وہی جو آپ کا ہے———" لیکن ثبوت؟" بولے۔ "تھریٹننگ لیٹر جو تمہارے کمپارٹمنٹ میں چسپاں کیا گیا تھا یقیناً ان میں سے ایک کا لکھا ہوا ہے۔ نمبر ٹو، ہیلن اس کو ضرور جانتی ہے اور شاید ولیم بھی——— میں ان کو ابھی کمشنر پولیس کو فون کر کے طلب کرتا ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی مجرم ثابت ہو جائے تو پھر تمہیں بھی اس کو کار لفٹ کرنے والے کی حیثیت سے پہچان لینے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "اگر آپ کو یقین ہے تو ٹھیک ہے سر۔" کہنے لگے۔ "ان کے اشارے کرنے کا انداز دیکھنے کے بعد ان کے مجرم ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے وکی———" میں نے مسکرا کر کہا۔ "پھر تو میں دو گھنٹے میں ان سے اعتراف کرا سکتا ہوں——— انہوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے مجھے زندہ جلانے کی دھمکی دی ہے———"

اردلی کو آتے دیکھ کر بولے۔ "خیر چائے پی کر ہیلن کو لے آؤ——— اس کے بعد تمہیں اختیار ہے۔" اردلی نے ٹرے میز پر رکھ کر چائے تیار کی اور ہم نے پینی شروع کر دی۔ موضوع گفتگو تبدیل ہو گیا۔ کرنل نے نرملا کی گرفتاری کے سلسلے میں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ چائے پینے کے بعد میں نے ہنٹرس کو اشارہ کیا اور کرنل سے رخصت ہو کر گارڈ روم پر آئے۔ ہنٹرس نے اندر جا کر دونوں ملزموں کے نام نوٹ کئے اور ہم گاڑی میں بیٹھ کر ریلوے لائنز کی طرف روانہ ہو گئے۔ گیٹ سے باہر نکلتے ہی تقریباً سو گز کے فاصلے پر ڈیچ رائیڈر کو تیزی سے اپنے پیچھے آتے دیکھا۔ یہ سمن تھا جو فل یونیفارم میں کاندھے پر ٹامی گن کا سلنگ ڈالے عقابی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ اسٹیشن کے سامنے پہنچتے پہنچتے ہمارا درمیانی فاصلہ ڈیڑھ سو گز کے قریب ہو چکا تھا اور اب وہ ہر موڑ پر نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا۔ پل کراس کرتے وقت وہ ایک مرتبہ پھر دکھائی دیا لیکن ریلوے لائنز کی طرف ٹرن لیتے وقت پھر غائب ہو گیا——— برعکس اس کے اس کے مخالف سمت سے ایک موٹر سائیکل آتی دکھائی دی جس پر ایک بنگالی ریلوے یونیفارم میں ملبوس سوار تھا۔ پل کی طرف جانے کے بجائے اس نے ریلوے لائنز کی طرف ٹرن لیا اور ایک دم سپیڈ بڑھائی۔ ہماری گاڑی سے پچاس گز کے فاصلے پر میں نے بیک ویو مرر سے اس کو فیول ٹینک اور سیٹ کے درمیان ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا اور ٹھیک اسی وقت سمن کو تیزی سے اس کے پیچھے آتے دیکھا۔ چند سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ ٹامی گن کے برسٹ کی آواز سنائی دی

بریک لگاتے ہوئے پیچھے نظر ڈال کر دیکھا تو سامنے والی موٹر سائیکل سوار سمیت سڑک کے دائیں جانب پڑی ہوئی تھی اور سمن دونوں پیر ادھر ادھر سڑک پر رکھے موٹر سائیکل روکے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ٹامی گن تھی۔ میں اور ہنٹرس دونوں تیزی سے گاڑی سے باہر نکل کر پیچھے کی طرف دوڑے اور قریب جا کر دیکھا تو ایک بنگالی سڑک پر پڑا تھا۔ اس کی دائیں ٹانگ چار انچ کے قریب جوتے سمیت غائب تھی اور خون تیزی سے بہہ کر سڑک پر پھیل رہا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک بم پڑا ہوا تھا جو کسی وجہ سے ابھی تک پھٹنے نہیں پایا تھا۔ گولیاں چلنے کی آواز سن کر مینیل اسٹاف کوارٹروں سے آدمی نکل نکل کر آنے لگے۔
سمن نے موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے چیخ کر لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکا اور ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "سر آپ زخمی کو سنبھالیں۔ میں اس کے بم کے ڈیٹونیٹر کو چیک کرتا ہوں۔" ہنٹرس نے کہا۔ "اس میں ڈیٹونیٹر یا فائرنگ پن وغیرہ نہیں ہے۔ چند منٹ بعد اٹھایا جا سکتا ہے ——" پھر ایک جوان عمر لڑکے کی طرف دیکھ کر بولا۔ "پولیس اسٹیشن کو ٹیلی فون پر کہو ریلوے لائنز میں پہنچ کر ایک زخمی انارکسٹ کو ہسپتال پہنچانے کا انتظام کرے۔"
لڑکا اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی تیزی سے ایک بنگلے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہم نے آگے بڑھ کر زخمی کو سنبھالا' وہ بالکل [illegible] پڑا تھا۔



پسندوں کے لئے کوئی رحم نہیں ہے۔ سارجنٹ انہیں گارڈ روم میں لے جاؤ لیکن ابھی کوئی سختی نہ کی جائے۔ صرف نام وغیرہ نوٹ کر لینا۔"

سارجنٹ دونوں کو گارڈ روم میں لے کر چلا گیا۔ کرنل ہمیں ساتھ آنے کا اشارہ کر کے آفس میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہی اردلی کو چائے لانے کا حکم دیا اور سگریٹ سلگا کر میری طرف مخاطب ہو گئے۔۔۔۔۔ "کیپٹن کیا خیال ہے ان کے متعلق؟" میں نے کہا۔ "سر وہی جو آپ کا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ثبوت؟" بولے۔ "تھریٹننگ لیٹر جو تمہارے کمپارٹمنٹ میں چسپاں کیا گیا تھا یقیناً ان میں سے ایک کا لکھا ہوا ہے۔ نمبر ٹو' ہیلن اس کو ضرور جانتی ہے اور شاید ولیم بھی۔۔۔۔۔ میں ان کو ابھی کمشنر پولیس کو فون کر کے طلب کرتا ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی مجرم ثابت ہو جائے تو پھر تمہیں بھی اس کو کار لفٹ کرنے والے کی حیثیت سے پہچان لینے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "اگر آپ کو یقین ہے تو ٹھیک ہے سر۔" کہنے لگے۔ "ان کے اشارے کرنے کا انداز دیکھنے کے بعد ان کے مجرم ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے وکی۔۔۔۔۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "پھر تو میں دو گھنٹے میں ان سے اعتراف کرا سکتا ہوں۔۔۔۔۔ انہوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے مجھے زندہ جلانے کی دھمکی دی ہے۔۔۔۔۔"

اردلی کو آتے دیکھ کر بولے۔ "خیر چائے پی کر ہیلن کو لے آؤ۔۔۔۔۔ اس کے بعد تمہیں اختیار ہے۔" اردلی نے ٹرے میز پر رکھ کر چائے تیار کی اور ہم نے پینی شروع کر دی۔ موضوع گفتگو تبدیل ہو گیا۔ کرنل نے ونمالا کی گرفتاری کے سلسلے میں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ چائے پینے کے بعد میں نے ہنڑس کو اشارہ کیا اور کرنل سے رخصت ہو کر گارڈ روم پر آئے۔ ہنڑس نے اندر جا کر دونوں ملزموں کے نام نوٹ کئے اور ہم گاڑی میں بیٹھ کر ریلوے لائنز کی طرف روانہ ہو گئے۔ گیٹ سے باہر نکلتے ہی تقریباً سو گز کے فاصلے پر ڈیچ رائیڈر کو تیزی سے اپنے پیچھے آتے دیکھا۔ یہ سمن تھا جو فل یونیفارم میں کاندھے پر ٹامی گن کا سلنگ ڈالے عقابی نظروں سے اودھر ادھر دیکھتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ اسٹیشن کے سامنے پہنچتے پہنچتے ہمارا درمیانی فاصلہ ڈیڑھ سو گز کے قریب ہو چکا تھا اور اب وہ ہر موڑ پر نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا۔ پل کراس کرتے وقت وہ ایک مرتبہ پھر دکھائی دیا لیکن ریلوے لائنز کی طرف ٹرن لیتے وقت پھر غائب ہو گیا۔۔۔۔۔ برعکس اس کے اس کے مخالف سمت سے ایک موٹر سائیکل آتی دکھائی دی جس پر ایک بنگالی ریلوے یونیفارم میں ملبوس سوار تھا۔ پل کی طرف جانے کے بجائے اس نے ریلوے لائنز کی طرف ٹرن لیا اور ایک دم سپیڈ بڑھائی۔ ہماری گاڑی سے پچاس گز کے فاصلے پر میں نے بیک ویو مرر سے اس کو فیول ٹینک اور سیٹ کے درمیان ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا اور ٹھیک اسی وقت سمن کو تیزی سے اس کے پیچھے آتے دیکھا۔ چند سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ ٹامی گن کے برسٹ کی آواز سنائی دی۔

بریک لگاتے ہوئے پیچھے نظر ڈال کر دیکھا تو سامنے والی موٹر سائیکل سوار سمیت سڑک کے دائیں جانب پڑی ہوئی تھی اور سمن دونوں پیر ادھر ادھر سڑک پر رکھے موٹر سائیکل روکے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ٹامی گن تھی۔ میں اور ہنٹرس دونوں تیزی سے گاڑی سے باہر نکل کر پیچھے کی طرف دوڑے اور قریب جا کر دیکھا تو ایک بنگالی سڑک پر پڑا تھا۔ اس کی دائیں ٹانگ چار انچ کے قریب جوتے سمیت غائب تھی اور خون تیزی سے بہہ کر سڑک پر پھیل رہا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک بم پڑا ہوا تھا جو کسی وجہ سے ابھی تک پھٹنے نہیں پایا تھا۔ گولیاں چلنے کی آواز سن کر میڈیکل اسٹاف کوارٹروں سے آدمی نکل نکل کر آنے لگے۔ سمن نے موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے چیخ کر لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکا اور ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "سر آپ زخمی کو سنبھالیں۔ میں اس کے بم کے ڈیٹونیٹر کو چیک کرتا ہوں۔" ہنٹرس نے کہا۔ "اس میں ڈیٹونیٹر یا فائرنگ پن وغیرہ نہیں ہے۔ چند منٹ بعد اٹھایا جا سکتا ہے ــــــ" پھر ایک جوان عمر لڑکے کی طرف دیکھ کر بولا۔ "پولیس اسٹیشن کو ٹیلی فون پر کہو ریلوے لائنز میں پہنچ کر ایک زخمی انارکسٹ کو ہسپتال پہنچانے کا انتظام کرے۔" لڑکا اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی تیزی سے ایک بنگلے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہم نے آگے بڑھ کر زخمی کو سنبھالا، وہ بالکل بے ہوش پڑا تھا۔

○

سمن اور ہنٹرس نے دو تین جگہ پٹیاں باندھ کر خون بند کیا۔ ڈریسنگ کے دوران سمن نے بتایا کہ اس نے پل کے اختتام پر آتے ہی موٹر سائیکلسٹ کو ریلوے لائنز کی طرف رانگ سائیڈ سے ٹرن لے کر جاتے دیکھ کر اس کو مشتبہ سمجھا۔ تیزی سے گھوم کر کلوز اپ کیا تو وہ بم نکال کر پیکارڈ کو رینج میں لے رہا تھا۔ میں نے گاڑی روک کر ٹامی گن سنبھالی اور ٹانگ پر ——" میں نے اس کی کمر تھپک کر کہا۔ "ویل ڈن سمن —— تم واقعی ملٹی کسمین ہو۔ اتنے کلوز کوارٹرز سے اتنا صحیح برسٹ لگانے والے بہت کم ہیں ——" سمن نے بینڈیج کو آخری گرہ لگا کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو سر۔" ہنٹرس نے زخمی کو سیدھا لٹا کر ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ ایک آدمی سے پانی منگا کر ہاتھ وغیرہ دھوئے۔ زخمی کے حلق میں چند چلو بھر بھر کے ڈالے —— منہ پر چھینٹے دیئے —— آخر گو ٹو ہیل کہہ کر چھوڑ دیا۔ چند منٹ میں پولیس کی لاری آگئی اور سمن اور ہنٹرس زخمی کو بمع اس کی ناکارہ موٹر سائیکل کے اس میں ڈلوا کر ہیڈ کوارٹرز کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں گاڑی لے کر مسٹر اسمتھ کے بنگلے پہنچا اور ہیلن کو تمام واقعہ بتا کر اپنے ساتھ لے کر ہیڈ کوارٹرز پہنچا تو شام کے آٹھ بج چکے تھے۔ کرنل بشپ چند منٹ پہلے دفتر میں پہنچے تھے اور زخمی کو ہسپتال بھجوا چکے تھے۔ ہیلن سے چند رسمی باتیں کر کے میری طرف دیکھ کر ویلڈن کہا۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "سر، کیپٹن ہنٹرس نے آپ کو بتایا ہو گا سمن نے ایکسٹرا آرڈینری جرات اور ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ امید ہے آپ اس کو کمیشن کے لئے ریکومنڈ کریں گے۔" مسکرا کر بولے۔ "شیور وی —— بہت جلد ——" میں نے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور ہیلن کو ملزموں کی شناخت کے لئے ساتھ لے کر گارڈ روم کی طرف چل پڑا۔

پہریدار نے بندوق سے سلامی دی۔ انچارج نے باہر نکل کر دیکھا۔ میں نے دونوں ملزموں کو باہر لانے کا حکم دیا۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے پلٹ کر اشارہ کیا اور ایک سپاہی دونوں کے بازو تھامے ہوئے گارڈ روم سے برآمدے میں لے آیا۔ ہیلن نے دیکھتے ہی کہا۔ "کیپٹن اس دائیں طرف والے کو میں جانتی ہوں۔ اس کا نام شیتل کمار ہے —— دوسرے کو میں نہیں پہچانتی ——" میں نے گارڈ انچارج کو انہیں اندر لے جانے کا اشارہ کیا اور ہیلن کو دفتر میں لے جا کر اس کی ہسٹری بیان کرنے کو کہا تو اس نے بتایا کہ

شیتل کمار چار پانچ سال سے ٹیررسٹ پارٹی میں شامل ہے اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جس رات ہنٹرس کو رہا کرایا گیا یہ وہاں موجود تھا۔ دہشت انگیزی کی کوئی واردات ایسی نہیں جس میں یہ پیش پیش نہ رہا ہو۔" کرنل بشپ غور سے ہیلن کا بیان سن رہے تھے۔ وہ بولتے بولتے رکی تو لکھنے لگے۔ چند سوال کئے اور ان کے جواب بھی نوٹ کئے۔ آخر کاغذ دراز میں رکھ کر گھڑی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ "او کے وکٹر نو بجنے والے ہیں تم نے ابھی کھانا بھی نہیں کھایا۔ اس لئے اب جا کر آرام کو——— صبح مزید تحقیقات کریں گے———" میں نے کرنل سے کہا۔ "نو سر' یہ کھانے کا انتظار کر رہی تھیں کہ میں پہنچ گیا۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو———" مسکرا کر بولے۔ "خوب ہو وکٹر پھر سے نئے دوست بننے کی کوشش کر رہے ہو———" میں نے ہیلن کی طرف دیکھا اور وہ مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کرنل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ ہو لئے۔ بنگلے کے قریب پہنچ کر کہنے لگے۔ "کھانا کھانے کے بعد مس ہیلن کو مکان پر چھوڑ آنا۔" میں نے بہتر ہے کہہ کر سلیوٹ کیا اور ہیلن کے ساتھ کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا۔

دو روز ان گرفتاریوں کے مقدمے کی پیروی اور تحقیقات وغیرہ کی دوڑ بھاگ میں گزر گئے۔ دو ملزم جن کے خلاف جرم ثابت نہ کیا جا سکا انہیں عدم ثبوت کی بنا پر چھوڑ دیا گیا۔ کرنل بشپ نے اعلیٰ افسروں کی میٹنگ میں میری خدمات کی تعریف کی اور پروموشن کے لئے ریکومنڈ کیا———

تیسرے روز انٹلی جینس ڈیپارٹمنٹ کی نیک تمناؤں کے ساتھ جملہ سامان سے لیس ہو کر کیپٹن ہنٹرس اور سمن کو ساتھ لے کر میں طوفان میل سے الہ آباد کو روانہ ہو گیا۔ میری کار جس کے لگیج بکس میں دو ونچسٹر الیون رائفلیں اور وائرلیس ٹرانسیٹر نصب تھا ایک روز پہلے گڈس ٹرین سے بک کر دی گئی تھی۔ ہماری منزل فتح پور کا دیہاتی علاقہ اور گائیڈ سمن تھا۔ جسے ہم انٹر کلاس کے ٹکٹ پر فرسٹ کلاس میں اپنے ساتھ سفر کرا رہے تھے۔ تینوں سویلین لباس میں تھے اور سیر و شکار کے لئے فتح پور جا رہے تھے۔ یہ جانے بغیر کہ وہاں کس قسم کا شکار ملتا ہے اور ملتا بھی ہے یا نہیں۔ سمن ہمارا کمانڈر' انٹرپریٹر اور گائیڈ تھا۔ ہم نے اس کا کمپلیکس ختم کرنے کے لئے کمانڈر کہنا شروع کر دیا تھا اور دلیل یہ پیش کی تھی کہ ہر خطرناک مشن میں جونیئروں کی تعداد زیادہ ہوا کرتی ہے اور سینئر فقط ایک——— مقصد صرف یہ تھا کہ سمن رینک اور فائل سے بے نیاز ہو کر بے تکلف دوستوں کی طرح ساتھ رہے——— وہ ایک اچھا دوست ثابت ہوا۔ بے تکلف ہونے پر اس کے بہت سے جوہر عیاں ہوئے۔ مثلاً" وہ شطرنج اور تاش کا اچھا کھلاڑی تھا۔ شعر و شاعری سے اچھی دلچسپی رکھتا تھا اور بہترین گانے والا تھا۔ اس میں تمام خوبیاں تھیں——— سوائے اس کے کہ پینے سے محروم تھا۔ اس کے مشرب میں مفت کی بھی

حلال نہ تھی۔ ہنٹرس کے خیال میں وہ شراب سے نہیں لیڈرشپ کی صلاحیتوں سے محروم تھا۔ تمام سفر کے دوران پیتے وقت ہر مرتبہ ہنٹرس اس کی محرومی کا جام تجویز کر کے گلاس بلند کرتا اور وہ تھینک یو کہہ کر منہ پھرا لیتا۔

الہ آباد پہنچ کر ہم نے طوفان میل کو "پھر ملیں گے" اور "خدا حافظ" کہا۔ حالانکہ منزل ابھی دور تھی۔ وجہ اس شارٹ بریک کی صرف یہ تھی کہ ہمیں کار کی ڈلیوری یہاں لینی تھی اور اس وقفہ انتظار میں جو چوبیس گھنٹے یا اڑتالیس گھنٹے ہو سکتا تھا۔ شہر کی سیر بھی کرنا تھی۔ گو اب یہاں یعنی شہر الہ آباد میں بہبود کا کوئی سامان نہ تھا ——— اکبر اللہ کو پیارے ہو چکے تھے اور امرود کا موسم نہ تھا ——— پھر بھی ہز ماسٹرس وائس کی' مائی نیم جانکی بائی آف الہ آباد عرف چھپن چھری کا شجرو نسب' امرود کے باغوں سے بھی زیادہ رقبے میں پھیلا ہوا تھا۔ لہٰذا یہاں کی شام بھی شام اودھ کی طرح مہکتی چہکتی' لچکتی' بل کھاتی رومان خیز شام ہوتی تھی۔ یہیں سے ٹھمریاں جنم لیتی تھیں اور یہیں راگنیاں پروان چڑھتی تھیں۔ اہل دل کے لئے مرمٹنے کا کافی اسکوپ تھا۔ ایک خاصے خراب ہوٹل میں جو صاحب لوگوں کے لئے خاص طور پر آبادی سے دور اور ویرانے سے قریب ڈوب مرنے کے مقام پر واقع تھا۔ قیام و طعام کے فرائض سے سبکدوش ہونے کے بعد میں نے اصلی اور پیدائشی صاحب بہادر ——— ہنٹرس کو آرام فرمانے کا مشورہ دے کر سمن کو ایک طرف لے جا کر کہا۔ "کمانڈر آپ پر آتش دوزخ حرام ہو کچھ حور و قصور سے بھی دلچسپی ہے یا تیر نہ کمان' خالص بانکے پٹھان واقع ہوئے ہیں؟" ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ "سر تنہائی میں تو خادم کو شرمندہ نہ فرمایئے۔ اردلی کی حیثیت سے کہیں بھی لے چلئے' حاضر ہوں ———" میں نے ہنس کر کہا۔ "تو پھر کوئی شریفانہ یا نیم شریفانہ سا لباس پہنو اور لپک کر ٹیکسی لے آؤ۔"

متعدد بالا خانوں کے تاریک زینے چڑھنے اترنے اور کھڑے کھڑے ٹھمری کے دو بول یا غزل کا ایک شعر سن کر ایک فائیور پھینک کر پھوٹ لینے کے بعد ایک کمرے میں بجلیاں کوندتی دیکھ کر میں نے سمن کو اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک کونے میں قالین پر بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "سرکار اس طرف۔" میں آگے بڑھ کر خالی نشست پر پہنچا تو تمام نگاہیں اٹھ گئیں' رقاصہ نے گاتے گاتے جھک کر آداب عرض کیا۔ میں گاؤ تکیے سے کمر لگا کر بیٹھ گیا۔ تمام محفل میری طرف متوجہ ہو گئی ——— میں نے محسوس کیا' غیر فوجی لباس میں بھی میں کافی ڈراونی چیز تھا۔ میرا اشارہ پا کر سمن بھی میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ چند بول سننے کے بعد میں نے سگرٹ سلگا کر رقاصہ کو ایک نوٹ دکھایا۔ وہ قریب آئی' گاتے گاتے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا اور جھپٹا مار کر نوٹ اڑا لے گئی۔ تھوڑی دیر میں گانا ختم کر کے پانوں کی تھالی لے کر آئی اور میرے سامنے کرتی ہوئی بولی۔ "وطن مالوف؟" میں نے پان اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا "برمنگھم۔" اس نے

مسکرا کر کہا۔ "کیا واقعی؟" میں نے جیب سے نوٹ نکال کر تھالی میں رکھتے ہوئے کہا۔ "کیا قسم کھانی پڑے گی ——— آپ کے سر کی؟" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ برابر میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔ وہ میرے سامنے جم کر رہ گئی تھی۔ برابر والوں کی طرف بڑھاتی ہوئی پھر مسکرائی۔ "اسم گرامی؟" اس نے دوسرا سوال کیا۔ میں نے کہا۔ "وکٹر ہیرس۔" برابر والوں نے ایک ایک روپیہ تھالی میں ڈالا اور میری طرف متوجہ ہو گئے۔ رقاصہ نے گھوم کر سمن کو پان پیش کیا۔ سمن نے پانچ روپے کا نوٹ تھالی میں ڈالتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو مسکرا کر سرگوشی کے لہجے میں بولی۔ "آپ کے صاحب انگریز ہیں؟" سمن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "شاید اردو بولنے پر حیرت ہے آپ کو؟" وہ ہنس کر دوسری طرف بڑھ گئی ——— دو تین گانے ختم ہوتے ہوتے بھیڑ چھٹ گئی۔ میں نے اور سمن نے دو چار مرتبہ ہاتھ دراز کیا اور صرف تین چار آدمی باقی رہ گئے۔ ہمارے برابر والوں سے بھی ایک اٹھ کر چل دیا۔ مقطع کا آخری مصرع تھا۔

"ہم تو جلیل ایسے قاتل کو ڈھونڈتے ہیں"

میں نے ہنس کر ایک نوٹ دکھایا وہ آگے بڑھ کر انگلیوں سے نوٹ سمیٹنے لگی تو میں نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔ "سنو!" وہ مسکرا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی ——— "کیا واقعی تم قاتل کو ڈھونڈتی پھر رہی ہو؟" مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔ "یس مائی لارڈ۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھر ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے' یہیں جو ایک موجود ہے۔" اس نے مسکرا کر اپنی ازکار رفتہ پاندان بردارہ کی طرف دیکھا اور سگریٹ ٹرے سے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبا لیا۔ میں نے اسے لائٹ دی۔ چند گانوں کے بعد محفل برخاست ہو گئی۔

دوسرے دن دوپہر سے شام کے آٹھ بجے تک ہم بمبئی میں گھومتے رہے۔ مختلف بازاروں کی سیر اور کچھ شاپنگ کی۔ ہینڈی کرافٹ کی ایک دکان سے پچیس روپے میں سنگ مرمر کا تاج محل خرید کر اسی شام گزشتہ آدھی رات کی رانی کے قصر ناز میں پہنچ کر جھوٹی محبت کو خراج تحسین پیش کیا۔ رات کو گیارہ بجے کے قریب گانا سن کر لوٹے تو پیکارڈ ہوٹل کمپاؤنڈ میں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہوئی تھی اور کمرے میں ہیرس ایک انڈر ویئر پہنے اوندھا پڑا سو رہا تھا۔ میں نے لائٹر جلا کر اس کے کان کے قریب کرتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈ آر ایلائیو؟" کان پر ہاتھ رگڑ کر سیدھا ہوتا ہوا بولا۔ "زندہ ہوں۔ گاڑی لے آیا ہوں اور ———" میں نے اس کے منہ میں سگریٹ ٹھونس دیا اور جملہ نامکمل رہ گیا۔ مجھے معلوم تھا ان دو خوشخبریوں کے بعد اس کے پاس گالی کے سوا کچھ نہ تھا۔ لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو بریڈ تمہیں خاندانی لباس میں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔" کش لے کر کہنے لگا۔ "بیٹھ جاؤ اور غور سے سنو۔ اگر ایک گھنٹے کے اندر تیار ہو کر گاڑی میں سوار نہ ہو گئے

تو میں یہ خاندانی لباس بھی اتار پھینکوں گا اور کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دوں گا۔"

"ڈیئر ڈیئر۔" میں نے ہنس کر اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "میں آدھے گھنٹے میں تیار ہو جاتا ہوں ——— تم ایک پیگ پیو اور ڈریس اپ ہو جاؤ ——— آخر تمہیں بھی ڈاروِن نے ڈیڑھ دو لاکھ سال ارتقائی منازل طے کرا کے ہنڑس بنایا ہے ———"

وہ "سکاؤنڈرل" کہہ کر بستر سے کود پڑا ——— میں نے سوٹ کیس سے بوتل اور گلاس نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دیئے اور کپڑے اتارنے شروع کر دیئے۔ وہ اسی حالت میں میز پر بیٹھ کر گلاسوں میں انڈیلنے لگا۔ ایک پیگ پینے کے بعد میں نے کہا۔ "ہمیڈ' گاڑی میں پیٹرول کتنا ہے؟" بولا "دس گیلن' اور کچھ؟" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے پارٹنر ——— صبح پانچ بجے بریک فاسٹ کرتے ہی روانہ ہو جائیں گے ———" برا سا منہ بنا کر کہنے لگا۔ "یہی امید تھی ——— اور اب یہ امید ہے کہ آٹھ بجے سے پہلے سو کر نہیں اٹھو گے ———" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ بھی صحیح ہے ——— کیونکہ میں تمہارے ساتھ نہیں جا رہا میں نے سمن کو سب کچھ سمجھا دیا ہے اور تم اس کو سچ مچ کمانڈر سمجھ کر اس کے کہنے پر عمل کرنا۔" بولا۔ "ڈیم اٹ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟" میں نے اس کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر بستر پر دھکیل دیا اور تھپک تھپک کر سلانے لگا۔ آنکھیں بند کر کے بولا۔ "دفع ہو جاؤ۔ پانچ بجے اٹھ جانا ورنہ ———" میں اس کو بیٹھا تا چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

صبح آٹھ بجے ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم نے سامان کار میں ٹھونسا اور فتح پور کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہنڑس ڈرائیو کر رہا تھا اور میں اس کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم دونوں ہنٹنگ سوٹ میں تھے۔ پچھلی سیٹ پر سمن درباری لباس میں راجکمار بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر جودھپوری صافہ' کلغی اور شیروانی پر لٹکتی ہوئی موتیوں کی مالا اور برابر میں وِنچسٹر الیون تھی۔ سیٹ پر سونے کا سگریٹ کیس اور لائٹر وغیرہ پڑے ہوئے تھے۔ انور پاشا ٹائپ مونچھوں سے سچ مچ کا راجکمار نظر آ رہا تھا۔ شہر کے بازار اور سڑکوں سے گزرتے وقت وہ مرکز نگاہ تھا ——— بریٹنٹو کار بھی بڑی حد تک اس کی شخصیت میں کشش پیدا کرنے کا باعث تھی۔

فتح پور اتنا بڑا شہر نہ تھا جس میں کوئی اعلیٰ درجے کا ہوٹل ہو۔ لے دے کر ایک ریسٹ ہاؤس تھا جس میں انگریز حکام اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسر ٹھہرا کرتے تھے۔ ہم پہنچے تو ریسٹ ہاؤس میں نگرانی کرنے والے کے سوا کوئی نہ تھا۔ احاطے کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اس لئے کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ گاڑی برآمدے کے سامنے رکتے ہی چوکیدار نے سلام کر کے دروازہ کھول دیا اور ہم گاڑی سے اتر کے ہال روم میں داخل ہو گئے چوکیدار نے ایک بیڈ روم کا دروازہ کھولا اور اسی وقت ایک ملازم گاڑی سے سوٹ کیس اور ہولڈال وغیرہ اتار

اتار کے بیڈ روم میں لانے لگا۔ نگران نے رجسٹر ہمارے سامنے لا کر رکھ دیا۔ میں نے شریمان ٹھاکر رام دیو سنگھ جی آف پالی اور سیکریٹری صاحبان برائے سیر و شکار لکھ کر اندراج مکمل کیا اور ٹھاکر صاحب (سمن) سے دستخط کرا کے رجسٹر لوٹایا اور کھانا اور اس سے پہلے چائے تیار کرنے کا حکم دیا۔ ہنٹرس نے گاڑی لاک کر کے چابیاں میرے حوالے کر دیں۔ ٹھاکر صاحب شیروانی اور صافہ اتار کر آرام کرسی پر دراز ہو گئے اور پائپ سلگا کر پینے لگے۔

چار دن گزر گئے۔ اسی دوران ہماری سرگرمیاں فتح پور اور مچھیروں کی بستی کے قریب اس وسیع جھیل تک محدود تھیں جہاں دریا کی ایک شاخ چند میل کا چکر کاٹ کر پھر دریا سے مل جاتی تھی۔ ہمارا تمام دن اسی جھیل پر مچھلی اور مرغابیوں کے شکار میں گزرتا تھا۔ ہم نے ایک کشتی کرایہ پر لے رکھی تھی۔ اس کے ملاح نے اپنے فرض منصبی کے علاوہ قرب و جوار کی تمام بستیوں سے ہمارا رابطہ قائم کرنے میں بھی خاصا کردار انجام دیا تھا۔ کنور جی کے انعام و اکرام نے اس کو گرویدہ کر لیا تھا——— ویسے بھی وہ قریب قریب اس کے ہم زبان تھے۔

فتح پور میں تمام لوگوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ ڈاک بنگلے میں کسی بڑے ٹھکانے کے کنور صاحب دو انگریز شکاریوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دو تین بڑے بڑے جاگیردار جن میں ایک راجپوت اور دو مسلمان تھے، کنور جی سے ملنے کو آ چکے تھے اور ان کے اخلاق اور بذلہ سنجی سے اس قدر متاثر ہو گئے تھے کہ راجپوت جاگیردار جن کا نام ٹھاکر بادام سنگھ تھا، پانچویں روز ہمارے ساتھ شکار میں شامل تھے۔ یہاں ایک اور حیرت ان کا انتظار کر رہی تھی۔ کنور جی بور شاٹ گن کے بجائے تین تین سو گز کے فاصلے سے ونچسٹر الیون سے مرغابیوں پر فلائنگ شاٹ لگا رہے تھے اور ان کی ہر گولی ایک مرغابی کو نیچے لے کر آ رہی تھی۔ ملاح چار روز سے یہ کھیل دیکھ رہا تھا اس کے لئے یہ کوئی خاص بات نہ تھی لیکن بادام سنگھ جی تجربہ کار شکاری تھے ان کے نزدیک اڑتے ہوئے پرندے کو رائفل کی گولی سے مار گرانا اتنا بڑا کمال تھا جو اس سے پہلے ان کے دیکھنے میں تو کیا خواب میں بھی نہ آیا ہو گا——— انہوں نے دل کھول کر کنور جی کے نشانے کی تعریف کی۔اور دوپہر کو جب درختوں کے سائے میں بھنی ہوئی مرغابیوں کے ساتھ وہائٹ ہارس کے لبریز جام چلے تو ٹھاکر صاحب اور کنور جی دوستی سے بڑھ کر چچا بھتیجے بن چکے تھے۔ دوسرے دن بادام سنگھ نے ہمیں دوپہر کو شاندار گارڈن پارٹی دی اور پھر یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گیا کہ انہوں نے دعوت کے ساتھ ناچ گانے کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ یہ دعوتیں ان کی حویلی میں ہوتیں اور ان کے دوسرے دوست بھی شامل ہوتے۔ ہنٹرس کے خیال میں یہ صورت حال ہمارے مشن کا پروگرام تلپٹ کر دینے والی تھی اور وہ تنہائی میں مجھے انداز تبدیل کرنے کا مشورہ دیا کرتا تھا۔ مجھے خود بھی محسوس ہونے لگا تھا کہ ابھی تک ہم کہیں بھی نہیں پہنچ

سکے تھے۔ دس روز اور گزر گئے۔ حلقہ احباب وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن اب مزید قیام کی گنجائش نہ تھی۔ آخر ایک دعوت میں کنور جی نے دوسری صبح واپسی کا ارادہ ظاہر کیا اور اسی شام جب ہم اپنی قیام گاہ کو لوٹے تو بیڈ روم میں آتے ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر دیتے ہوئے کہا۔ "ہیئر۔۔۔۔۔ یور ونمالا' سر۔" میں نے لفافے پر نظر ڈالی اور خوشی سے اچھل پڑا۔

"ویلڈن سمن۔" میں نے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا۔ ہنٹرس نے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "کمانڈر کیا واقعی اس لفافے میں ونمالا بند ہے؟" میں نے لفافہ اس کے سامنے کر دیا۔ ایڈریس پر نظر ڈال کر بڑبڑایا۔ "مینا کشی دیوی کون ہے؟" میں نے کہا۔ "منا کشی دیوی ہنس راج کی ہاف سسٹر ہے اور ونمالا کے سوا دوسرا کوئی اس کو جاننے والا نہیں ہے۔ اس لئے تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ واقعی ونمالا اس لفافے میں بند ہے۔۔۔۔۔ لیکن دوسرا سوال یہ ہے او کے بیٹھ جاؤ۔ یہ ذرا اہم اور غور طلب ہے۔" وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سمن نے سر سے صافہ اتار کر ہنٹرس کے بیڈ پر رکھ دیا۔ میں نے سوٹ کیس سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ سگریٹ سلگانے کے بعد ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "ویل۔" میں نے کہا۔ "سر۔۔۔۔۔ پہلے لفافہ کھول کر خط پڑھئے تاکہ معلوم ہو ہم کس منزل میں ہیں۔" میں نے لفافہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "منا کشی دیوی کا نام اور ونمالا کا ہینڈ رائٹنگ دونوں میرے لئے جانی پہچانی چیزیں ہیں۔ خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ بغیر پڑھے سمجھا جا سکتا ہے۔ حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس حد تک پہنچنے کے بعد یہاں سے چلا جانا تو غلط ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ لیں۔۔۔۔۔ تم کیا مشورہ دیتے ہو بریڈ؟" کہنے لگا۔ "پہلے خط پڑھو وکی۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے اس نے رابطہ قائم کرنے کے لئے اپنا پتہ لکھا ہو۔" میں نفی میں سر ہلاتے ہوئے خط نکال کر اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ "ونمالا ایسی حماقت کبھی نہیں کر سکتی بریڈ۔" اس نے کوئی جواب نہ دیا' اٹھ کر میز پر رکھے ہوئے گلاس میں انگلیاں ڈبو کر لفافے کے فولڈ کو بھگویا اور چند سیکنڈ میں خط نکال کر میرے ہاتھ میں دے دیا۔ خط ہندی میں لکھا ہوا تھا۔ "پریہ مناکشی میں کشل ہوں۔ تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ اگر پریاگ جی آ جاؤ۔ آج سے دس دن بعد گنگا اشنان کے تیوہار پر صبح کے پانچ بجے سے چھ بجے تک ہمارا ملاپ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ تمہاری بھابی راج مالا۔۔۔۔۔" خط کسی اور کا لکھا ہوا تھا۔ انگریزی میں دستخط ونمالا کے تھے۔ میں نے خط ہنٹرس کو دیتے ہوئے کہا۔ "ملنے کا مقام اور تاریخ تعین کر رہی ہے۔" ہنٹرس نے خط لفافے میں رکھ کر بند کرتے ہوئے سمن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "الجھن پیدا ہو گئی کمانڈر' اب جبکہ ہمیں کچھ سراغ ملا ہے ہم آگے بڑھنے کے بجائے واپس جانے پر مجبور ہیں۔" سمن نے کہا۔ "سر ٹھاکور کئی روز سے کہہ رہے تھے کہ

واپسی پر میں آپ کو کچھ تکلیف دوں گا۔ اس لئے آج مجھے کہنا پڑا کہ ہم کل جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اور انہوں نے شام کو یہ خط لا کر دیا آپ کو معلوم ہے دوپہر کو ہم سے رخصت ہو کر وہ تین گھنٹے غیر حاضر رہے۔" ہنڑس نے اثبات میں سرہلایا۔ سمن آگے چلا۔

"اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نالا کہیں اور چھپی ہوئی ہے۔ ٹھاکور اس کو سپورٹ ضرور کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ رکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن لفافے پر مناکشی دیوی کا پتا نہیں لکھا۔ کس کو دیا جائے گا اور کہاں؟"

کہنے لگا۔ "پاراگڑھ۔۔۔۔۔ راج محل۔۔۔۔۔ کسی عورت کے ذریعے بھجوانے کو کہا ہے۔" ہنڑس نے سوال کیا۔ "تم نے انہیں کہا تھا کہ تم پاراگڑھ جا رہے ہو" بولا۔

"نہیں۔۔۔۔ میں نے کہا اب ہم گجرات اور مالوہ جائیں گے۔۔۔۔۔ اس پر۔۔۔۔۔"

"خیر۔۔۔۔۔ یہاں تک ٹھیک ہے۔" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔

"خط مناکشی کو پہنچا دیا جائے گا۔۔۔۔۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہاں تمہارے جانے کی ضرورت نہیں۔ تم الہ آباد ٹھہر جاؤ۔۔۔۔۔ نہیں الہ آباد مناسب نہیں۔۔۔۔۔ کسی دوسرے شہر میں۔" ہنڑس نے اعتراض کیا۔ "سویلین لباس میں ہم لوگوں کی نظر میں آئے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔ خاص کر میں۔۔۔۔۔ اس لئے بہتر یہ ہے میں تمہارے ساتھ چلوں اور سمن چند روز کے لئے اپنے وطن بجنور ہو آئے اور ایک ہفتے بعد الہ آباد پہنچ جائے۔" میں نے سمن کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "او کے پے دی ا یکسپنسز۔" ہنڑس نے کیش بکس کھول کر اسی وقت اس کو تین سو روپے دے دیئے۔۔۔۔۔ کنور جی نے مسکرا کر "تھینک یو سر" کہا اور میٹنگ برخاست ہو گئی۔

صبح سات بجے جب کہ ہم ناشتہ کر کے فائل پے منٹ کر چکے تھے اور سامان کار میں رکھا جا رہا تھا۔ ٹھاکور بادام سنگھ کی شکرم ریسٹ ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ کوچوان نے گاڑی سے نیچے اتر کے دروازہ کھولا اور وہ باہر نکلے۔ ہم نے دروازے سے نکل کر برآمدے میں ان کو ریسیو کیا۔ وہ مسکرا کر آگے بڑھ کر کنور جی سے مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "مجھے پہنچنے میں دیر ہو گئی' ایں نا؟"

سمن نے مسکرا کر کہا۔ "آپ نے ناحق زحمت فرمائی شریمان' میں اگر کل شام آپ سے رخصت ہونے کو کافی نہ سمجھتا تو خود آپ کی حویلی پر حاضر ہو جاتا۔ بہرکیف۔۔۔۔۔ میں اس عزت افزائی کا۔۔۔۔۔"

"چھوڑو بھئی۔" ٹھاکور نے مسکرا کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک طرف لے گئے۔ چند منٹ باتیں کرتے رہے اور پھر اسی طرح چلتے ہوئے کار کے قریب آ گئے۔۔۔۔۔ ہنڑس نے ریسٹ ہاؤس کے ملازموں کو انعام دیا اور ٹھاکور سے

مصافحہ کر کے وہیل پر بیٹھ گیا۔ میں نے پچھلا دروازہ کھول کر کنور جی کو سوار ہونے کا اشارہ کیا اور دوسری طرف جا کر ہنٹرس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹھاکور نے کنور جی اور مجھ سے مصافحہ کیا اور شکرم کی طرف چل دیئے۔ ہنٹرس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ٹرن لے کر گیٹ سے باہر نکالی۔

شہر سے نکلتے ہی سمن نے اس قیام کے دوران ٹھاکور سے مراسم بڑھانے کے سلسلے میں پیش آنے والے واقعات اور گفتگو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد بتایا کہ رخصت کے وقت انہوں نے خط کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنے کی تاکید کے ساتھ پیٹرول کے لئے سو روپے بھی زبردستی جیب میں ٹھونس دیئے۔" ہنٹرس نے ہنس کر کہا۔ "اس کے معنی ہیں تمہیں اس کیس کا انعام پیشگی مل گیا۔" اس نے "ایز یو پلیز سر" کہہ کر بیٹھے بٹھائے لباس تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ الہ آباد اسٹیشن پر پہنچے تو وہ درباری لباس کے بجائے معمولی سوٹ میں ملبوس تھا۔ ہم نے اس کو اسٹیشن پر ڈراپ کر کے شہر کے ایک ہوٹل میں کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کیا اور گاڑی کا فیول ٹینک فل کرا کے پھر روانہ ہو گئے۔

تیسرے دن بعد دوپہر ہنٹرس نے پاراگڑھ روڈ اسٹیشن پر پہنچ کر گاڑی کھڑی کی۔ میں سوٹ کیس ہاتھ لے کر اترا ہنٹرس نے انجن بند کر کے گاڑی کے دروازے لاک کئے اور پھر دونوں پلیٹ فارم پر آئے۔ یہاں اس وقت صرف ایک پسنجر ٹرین پلیٹ فارم پر نمبر 3 پر کھڑی ہوئی تھی اور اسی پلیٹ فارم پر مسافروں کے ساتھ ریلوے اسٹیشن کے ارکان بھی کہیں کہیں نظر آ رہے تھے۔ جس پلیٹ فارم پر ہم کھڑے ہوئے تھے کوئی نہ تھا۔ میری نگاہیں اپنے دوست پولیس مین کو تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ مسافروں کے ہجوم میں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ آخر میں نے ایک پورٹر کو بلا کر ویٹنگ روم کھلوایا اور سوٹ کیس رکھ کر ریفرشمنٹ روم میں پہنچے۔ اندر داخل ہوتے ہی ویٹروں نے مسکرا کر سلام کیا اور خیریت پوچھی۔ یہ سب مجھ سے واقف تھے۔ چھوٹا حاضری کا آرڈر دینے کے بعد میں نے پولیس مین کو تلاش کرنے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ ہنٹرس جلد از جلد کمنگز سے ملنا چاہتا تھا لیکن میں نے حتی الامکان ریزیڈنسی جانے سے گریز کیا۔ مجھے پاراگڑھ آئے ہوئے ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ہوا تھا کہ دوسری مرتبہ پھر پہنچ گیا اور جن حالات کے تحت پہنچا تھا وہ کسی پر ظاہر نہیں کئے جا سکتے تھے۔ ناشتے اور چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے اسٹیشن ماسٹر کے دفتر سے برٹش کیمپ ٹیلی فون کر کے کمنگز کو کسی پر ظاہر کئے بغیر اپر کلاس ویٹنگ روم میں پہنچنے کی تاکید کی اور ریسیور ہنٹرس کو دے دیا۔ اس نے چند جملے تبدیل کر کے ریسیور رکھ دیا۔ دونوں ایس۔ ایم کا شکریہ ادا کر کے باہر نکلے اور ویٹنگ روم کی طرف چل دیئے۔

ہنٹرس نے آرام کرسی پر دراز ہو کر سگریٹ نکالا اور لائٹ دینے کا اشارہ کیا۔ میں

نے اس کو لائٹ دے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "پال آج تمہیں خصوصی حلف وفاداری اٹھانا پڑے گا۔" چونک کر میری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "خصوصی ------ یو مین ------ اولڈ ٹیسٹامنٹ؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا "شاید وہی ------ یا کوئی اور' جس میں لارڈ آل مائٹی نے زمین سپاٹ اور چپٹی کر کے پیک کی ہو اور تم ہرکیولیس کی طرح دونوں ہاتھوں سے سر سے اونچا اٹھا سکو ------" مسکرا کر سگریٹ کا پورا دھواں میرے منہ پر چھوڑتے ہوئے بولا۔ "گو ٹو ہیل' میں چپٹی یا گول' کسی زمین پر کیڈٹ پرنس نہیں ہوں اس لئے کوئی بنڈل تو کیا' سگریٹ کا ایک پیکٹ بھی اٹھانے کو تیار نہیں ہوں۔" میں نے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے افسردہ لہجے میں کہا۔ "بریڈ تو نے میرا دل توڑ دیا۔ منحوس چھوٹا ہی اٹھا لیتا تو کون سی بجلی گر جاتی مجھ پر۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "او کے بوائے ------ مائی ورڈ آف آنر ------ صرف یہ بتاؤ اجیتا دیوی اور سریکھا کے علاوہ تیسری کون ہے پردہ زنگاری میں' جس کے لئے اعتماد در اعتماد کی ضرورت پیش آ گئی؟" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "کوئی نہیں ------ میں خود یہاں آ کر پردے میں رہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں اور تم سے صرف اتنی درخواست ہے کہ جو کچھ دیکھو ------ فریب نظر سمجھ کر نظر انداز کرتے رہو۔" وہ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

شام کو چھ بجے کے قریب کمنگز آ گیا۔ ہنرس چند ذاتی نوعیت کے سوال و جواب کرنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوا۔ میں نے اس سے گزشتہ ملاقات کے دوران پیش آنے والے واقعات اور یوراج کی دعوت کے متعلق سوال کیا اور اس نے بتایا کہ وہ ان کو بڑی حد تک یہ یقین دلانے میں کامیاب رہا کہ کیپٹن ہیرس وہ چیز نہیں ہیں جو ان کا خیال ہے۔ میں نے اس کے خلوص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "کیمپ سے کتنی دیر غیر حاضر رہ سکتے ہو؟" ہنرس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "کل .. گھنٹے کی اجازت لے کر آیا ہوں اور تمہیں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔ اسٹیشن پر ٹھہرنا تمہارے لئے کسی طرح محفوظ نہیں ہے۔" میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن ہم دونوں اس وقت ایک سیکرٹ مشن پر آئے ہوئے ہیں اور کم از کم چوبیس گھنٹے کے بعد یہ اسٹیشن چھوڑنے کا تصور کر سکتے ہیں۔ اگر زیادہ دن ٹھہرنا پڑا یا کوئی خطرہ پیدا ہو گیا تو پھر آخری پناہ گاہ کیمپ ہی ہو گا۔" ہنرس نے میرے بیان کی تائید کی اور اس نے بھی مزید اصرار نہ کیا۔ تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ صبح دس بجے پھر آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ ساڑھے سات بجے ہم دونوں کھانا کھانے کے لئے دوبارہ ریفرشمنٹ روم پہنچے تو ویٹر نے بتایا کہ وہ پولیس مین ہامیے گیا ہوا ہے اور دو روز بعد واپس آئے گا۔ میں نے کھانے کا آرڈر نوٹ کرایا اور ایس ایم آفس میں جا کر اجیتا کو ٹیلی فون کیا۔ پہلی ہی گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی "جی۔ اجیتا دیوی۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "پالاگن دیوی جی ------ اسٹیشن آ سکتی

ہیں؟" حیرت اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں بولی۔ "اوہ----- اوہ----- وکی تم----- میں ابھی ایک منٹ میں آئی ڈیئریسٹ۔" میں نے کہا۔ "اتنی جلدی بھی نہ کرو ہنی، اطمینان سے آ جاؤ۔ میں کھانا کھانے جا رہا ہوں۔ میرے ساتھ کیپٹن بریڈلے----- ہنٹرس ہے----- ہم ریفرشمنٹ روم میں ہیں----- پندرہ بیس منٹ بعد باہر ہوں گے۔ سرخ پیکارڈ نشانی----- کسی ہمزاد کو پیچھے نہ لگانا----- پلیز----- او کے۔ گڈ نائٹ۔"

ریفرشمنٹ روم میں ہنٹرس کھانا سامنے رکھے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں اندر داخل ہوا تو مسکرا کر بولا۔ "ویل-----" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ "بیس منٹ میں پہنچ رہی ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ اس نے چھری اور فارک اٹھاتے ہوئے کہا۔ "مناکشی؟" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کھانا شروع کر دیا۔ ایک لقمہ لینے کے بعد کہا۔ "اس سے ڈائریکٹ کیسے مل سکتے ہیں پال----- اچھی ؟ رہی ہے اور اس کو بھی لیٹر کی ڈیلیوری میں انوالو نہیں کر سکتے، اس کے لئے کوئی اور ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا۔" بولا۔ "رائٹ----- لیکن کیا؟" میں کندھے اچکا کر خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔ ہنٹرس نے بھی مزید پریشان کرنا مناسب نہ سمجھا اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اسکاچ کے دوسرے پیگ پر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور گلاس رکھ کر ہنٹرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ویٹر کی معرفت کسی پورٹر کو مینجر کی حیثیت سے استعمال کیا جائے تو کیسا رہے گا؟" بولا۔ "رازداری کی ضمانت؟" میں نے پیالیوں میں کافی انڈیلتے ہوئے جواب دیا۔ "انعام----- دس روپے کے لئے یہ لوگ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔" اس نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "ٹرائی۔"

بل ادا کر کے رسمی ٹپ کے علاوہ میں نے اپنے معتمد ویٹر کو علیحدہ دس روپے انعام دیئے تو جھک کر سلام کرتے ہوئے بولا۔ "صاحب بہادر کیا واپس جا رہے ہیں؟" میں نے مسکرا کر اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "نہیں ابھی کچھ دن ریزیڈنسی میں ٹھہریں گے----- لیکن شاید اسٹیشن نہ آ سکیں، اس خیال سے----- ارے ہاں-----" میں نے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر کچھ سوچ کر ہٹاتے ہوئے کہا۔ "خیر ابھی نہیں----- تھوڑی دیر بعد-----" ویٹر نے سر جھکا کر کہا۔ "آپ کا ہر حکم میرے سر آنکھوں پر حضور-----" ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر چلنے کا اشارہ کیا اور دونوں دروازہ کھول کر پلیٹ فارم پر آ گئے۔ اس وقت ٹرین چند منٹ بعد آنے والی تھی۔ اس لئے پلیٹ فارم پر مسافروں کا ہجوم تھا۔ میں نے ہنٹرس کو ویٹنگ روم کی طرف اشارہ کیا اور اپر کلاس گیٹ سے نکل کر باہر آ گیا اور کار میں بیٹھ کر آنے جانے والوں کو دیکھنے لگا۔

ٹرین سے چند منٹ پہلے شہر کی طرف سے ایک کار کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی۔ میں

نے الیکٹرک ہارن پر انگلی دبائی۔ آنے والی کار نے تانگوں کی طرف سے ٹرن لیا اور ہماری گاڑی کے برابر میں آ کر رک گئی۔ دوسرے لمحے اگلا دروازہ کھلا اور اجیتا نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہوئے آداب عرض کہا اور باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں گاڑیاں لیمپ پوسٹ سے دور ایک درخت کے نیچے ہونے کے باعث اندھیرے میں تھیں۔ اجیتا بھی مسکرا کر باہر نکل آئی۔ میں نے جھک کر اس کی گاڑی کا انجن بند کیا اور دروازہ لاک کر کے چابی اس کے ہاتھ میں دے دی۔ وہ میرے کہنے سے پہلے میری گاڑی میں سوار ہو گئی۔ میں نے دوسری طرف سے وہیل پر آ کر انجن اسٹارٹ کیا اور یو ٹرن لے کر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے ہی اجیتا نے میرے کندھے پر سر رکھ دیا۔ گیئر تبدیل کرتے کرتے اس کی سسکیاں سنائی دینے لگیں۔ میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچتے ہوئے کہا۔ "ڈارلنگ مزاج پوچھنے سے پہلے رونا شروع کر دیا——— خیریت تو ہے؟" بمشکل بولی۔ "کرن' میری جان——— رونا تو اسی بات کا ہے کہ خیریت ہے——— مرنے کی دعائیں کرتی ہوں اور بخار بھی نہیں آتا۔" میں نے جھک کر اس کا منہ چومتے ہوئے کہا۔ "ڈارلنگ اس قدر مایوسی؟ کیا میں نے تم پر قربان ہونے سے انکار کر دیا——— بتاؤ میں تمہارے لئے کیا نہیں کر سکتا——— یا خود تمہیں کس چیز کی کمی ہے؟" اس نے رومال سے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ "کرن——— میں تم سے دور رہ کر زندگی کا سفر طے نہیں کر سکتی——— تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ میں تمہیں اور سروج کو کس قدر چاہتی ہوں۔"

میں نے اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "غلط یہ فاصلے تم نے خود پیدا کئے ہیں——— اگر تم بمبئی رہنے کو تیار ہو جاتیں تو تم اور سروج دور نہ ہوتیں۔" اس نے پھر کندھے پر سر رکھ دیا اور کہنے لگی۔ "ہاں——— یہ میری غلطی ہے——— لیکن اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ میں تمہیں اتنا چاہتی ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تمہارا کوئی جواب نہیں ڈیئریسٹ——— خیر اب بمبئی جانے کے متعلق کیا خیال ہے؟" بولی۔ "کل شام کی ٹرین سے چلنے کو تیار ہوں۔" میں نے انٹرسیکشن آتے ہی لاکھودرا کی طرف ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا مکان تعمیر ہو رہا ہے اجیتا۔ پندرہ بیس روز میں مسٹر ولسن تمہیں ٹیلی گرام سے اطلاع دیں گے۔ فوراً" سروج اور چند نوکرانیوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو جانا——— یہ میں نے تمہاری مرضی کے خلاف کیا ہے' اب بتاؤ جدائی کس کو زیادہ بے چین کر رہی ہے مجھے یا تمہیں؟" اس نے جھک کر میرے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو ڈارلنگ——— تم بہت سویٹ ہو——— اب مجھے خیریت سے ہونے کی شکایت نہیں رہی اور شکر ہے سروج اور پردیپ کرن بھی کشل ہیں——— کرن اس مرتبہ تو راجکمار کو دیکھ کر جاؤ گے نا؟"

میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "اجیتا پلیز ۔۔۔۔۔ پلیز اب مجھے رلانے کی کوشش تو نہ کرو ۔۔۔۔۔ اگر ایسا ممکن ہوا تو ۔۔۔۔۔"

"یہ ممکن ہے کرن۔" اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم صبح پانچ بجے اسی دھرم شالا کے قریب انتظار کرو' میں سروج اور پردیپ کو ساتھ لے کر تمہارے پاس پہنچنے کا وعدہ کرتی ہوں۔"

میں نے اس کا منہ چوم لیا۔ مسکرا کر بولی۔ "بے چین نہ کرو کرن اور پلیز اب واپس چلو ۔۔۔۔۔ اس وقت اتنا ہی کافی ہے۔" میں نے ایزی پلیز کہہ کر گاڑی روک دی۔ بیک کر کے ٹرن لیا اور اسٹیشن کی طرف چل دیا۔ اس نے کینتھ کے متعلق چند باتیں کیں اور پارا گڑھ آنے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے آفیشل ڈیوٹی کہہ کر ٹال دیا ۔۔۔۔۔ ہنس راج کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا۔ "یہیں ہے لیکن اس کو ہر روز ایک مرتبہ کیمپ جانا پڑتا ہے یا ریزیڈنٹ سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کر کے اپنی موجودگی کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ وہ ریزیڈنٹ سے اجازت لئے بغیر کہیں نہیں جا سکتا۔"

چالیس منٹ بعد پیکارڈ پھر اجیتا کی گاڑی کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اجیتا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اپنی گاڑی میں سوار ہو کر شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ میں نے سگریٹ سلگایا اور چند منٹ بعد انجن بند کر کے دروازے لاک کئے اور ویٹنگ روم پہنچ گیا۔ ہنٹرس مجھ سے کار کی چابی لے کر وائرلیس کے ذریعے کرنل بشپ سے رابطہ قائم کر کے اپنے پارا گڑھ پہنچنے کی اطلاع دینے چلا گیا۔ نصف گھنٹے کے بعد لوٹا تو میں سونے کے کپڑے پہن کر بستر پھیلا رہا تھا۔ وہ دروازہ بند کر کے میرے قریب آیا اور کہنے لگا۔ "ڈی چیف نے ہمارے پہلے مسیج کے فوراً بعد نائک عزیز احمد خاں کو روانہ کر دیا ہے۔ شاید صبح کی ٹرین سے وہ پارا گڑھ پہنچ جائے گا۔ ونمالا کا خط وہی راج محل ڈلیور کرنے جائے گا۔" میں نے بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ویری فائن۔" اس نے سگریٹ سلگایا اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں نے ان سے لیفٹننٹ مالکم کو ساتویں روز الٰہ آباد بھیجنے کو بھی کہا ہے۔ کم از کم ایک آدمی ایسا بھی ضرور ہونا چاہئے جسے ونمالا نے کبھی نہ دیکھا ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ واقعی تم نے بہت عقلمندی کا کام کیا ہے بریڈ' وہ تمہیں اور سمن کو دیکھ چکی ہے اور میں تو اس کے سامنے آ ہی نہیں سکتا ۔۔۔۔۔ ناؤ ۔۔۔۔۔ اب تمہیں صبح کی ٹرین تک یہیں ٹھہرنا ہو گا۔" اس نے میرے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "تم مجھے کہیں لے جانا چاہتے ہو کیا؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "صبح پانچ بجے ۔۔۔۔۔ کم از کم دو گھنٹے کے لئے ۔۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ ۔۔۔۔۔ کچھ معلوم نہیں ۔۔۔۔۔ شاید لوٹ ہی نہ سکیں۔" وہ ہنس دیا۔ سگریٹ کا دھواں خارج کرتے ہوئے بولا۔ "میں چل رہا ہوں بوائے ۔۔۔۔۔ عزیز ہمارا انتظار کر سکتا ہے اور خط اگر ڈلیور نہ ہو تو کیا فرق پڑتا ہے' ہمارے پاس بہت

وقت ہے۔"

میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "یو آر ویل کم بریڈ' کوشش کرنا پانچ سے پہلے جاگ اٹھو۔" وہ مسکرا کر اپنے بستر کی طرف چل دیا۔ میں نے جوتے اتارے اور کوچ پر دراز ہو گیا۔

صبح پانچ بجے ہماری گاڑی پیٹرول پمپ پر پہنچ کر رکی۔ ہنٹرس نے ہارن دیا اور ایک آدمی دوڑتا ہوا گاڑی کے قریب آ کر بولا۔ "حکم صاحب بہادر۔" ہنٹرس نے کھڑکی کا شیشہ نیچے اتار کر کہا۔ "پیٹرول۔" اس نے دس منٹ میں ہینڈ پمپ چلا کر ٹینک فل کر دیا۔ پے مینٹ کر کے ہنٹرس نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی سڑک پر لایا۔ میں نے اس کو راستہ بتایا اور گاڑی تیزی سے سرخ دھرم شالہ کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس وقت ڈیش بورڈ ٹائم پیس میں پانچ بج کر پچیس منٹ ہو رہے تھے۔ سپیدہ سحر نمودار ہو رہا تھا۔ دھرم شالہ سے کچھ پہلے کراس روڈ پر پہنچتے ہی میں نے گاڑی رکوائی اور سیٹ تبدیل کر کے وہیل سنبھالا۔ ہنٹرس نے دوربین سے سامنے اور پھر شہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کوئی گاڑی نہیں وکی۔" میں نے کندھے اچکا کر گاڑی بیک کی اور بائیں طرف جانے والی سڑک پر چند قدم لے جا کر انجن بند کر دیا۔ ہنٹرس نے دو سگریٹ سلگا کر ایک میرے ہونٹوں میں دے دیا۔ دونوں کش لگا کر باتیں کرنے لگے۔ ہماری گاڑی کا رخ مین روڈ کی طرف تھا اور شہر کی جانب ککروندے کی جھاڑیوں کی خاصی آڑ تھی۔ روشنی ہر لحظہ بڑھتی جا رہی تھی اور اب بغیر دوربین بھی ہر چیز دور تک صاف نظر آ رہی تھی۔ ہنٹرس نے سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔ "دن نکل آیا وکی اجیتا کی آنکھ نہ کھل سکی۔۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔" میں نے سگریٹ جھاڑیوں میں پھینک کر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "یہ تو ممکن نہیں ہے بریڈ۔۔۔۔۔ لیکن یہ ممکن ہے کسی نے ان کا پیچھا کیا ہو اور وہ اس کو ڈاج۔۔۔۔۔ ہے ای۔۔۔۔۔ لک۔۔۔۔۔" ہنٹرس نے دوربین سے شہر کی طرف دیکھا۔ میں نے درختوں کی آڑ سے اجیتا کی کار تیزی سے اس طرف آتی دیکھ کر سیلف اسٹارٹر پر پیر رکھ کر دبایا۔۔۔۔۔ انجن جاگ اٹھا۔۔۔۔۔ گاڑی آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ دھرم شالہ کی طرف ٹرن لیتے ہوئے ہنٹرس نے کہا۔ "وکی وہیل پر اجیتا ہے اور اس کے ساتھ ایک اور لیڈی بیٹھی ہوئی ہے۔ لیکن ان کے پیچھے ایک اور گاڑی بھی ہے اور اس میں تین آدمی ہیں۔" میں نے مین روڈ پر آتے ہوئے بیک ویو مرر پر نظر ڈال کر دیکھا۔ آگے پیچھے دو گاڑیاں چلی آ رہی تھیں اور ان کے درمیان تقریباً" دو سو گز کا فاصلہ تھا۔ میں نے دایاں ہاتھ باہر نکال کر ہلایا' اگلی گاڑی نے اسپیڈ بڑھائی۔ حتیٰ کہ ہمارا درمیانہ فاصلہ اتنا کم رہ گیا کہ اجیتا اور سروج صاف نظر آنے لگیں۔ میں نے کھڑکی سے جھک کر ایک لمحے کے لئے پیچھے نظر ڈالی تو سروج نے مسکرا کر پرس دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر ونڈ شیلڈ کے قریب کر

دیا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کی طرف کر کے انگلیاں چوم لیں اور پھر سامنے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اجیتا کی گاڑی قریب ہوتے ہوتے دس بارہ فٹ رہ گئی تو پچھلی گاڑی اور صاف دکھائی دینے لگی۔ ہنٹرس نے پچھلے شیشے میں دیکھ کر کہا۔ "وکی پچھلی گاڑی میں ڈرائیور کے علاوہ ایک مسلح گارڈ اور پچھلی سیٹ پر کوئی پرنس ہے——— اپنی دوستوں کو وارننگ دو——— شاید انہیں معلوم نہیں——— پیچھے کوئی آ رہا ہے۔ میں نے بیک ویو سے گاڑی کو اوور ٹیک کرنے کی کوشش کرتے دیکھ کر باآواز کہا۔ "اجیتا واپس ہو جاؤ۔ یوراج پیچھے آ رہے ہیں——" اس نے پیچھے کی طرف نظر ڈالی اور اسپیڈ کم کر دی——— میں نے بائی بائی کہہ کر ایکسی لریٹر پر دباؤ بڑھانا شروع کیا——— میٹر کی سوئی' ساٹھ پینسٹھ اور پھر ستر سے اوپر جانے لگی۔ چند منٹ میں دونوں گاڑیاں نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ ہنٹرس نے دوربین سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا "ہارڈ لک" میں نے اپنے دلی کرب کو چھپاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "نیور مائنڈ بریڈ——— میں اس کے لئے پہلے سے تیار تھا——" بولا۔ "خیر دل کی مائنڈ نہ کرنا۔ اب میں تمہارے شادی سے گریز کی وجہ سمجھ گیا۔ اب اسپیڈ کم کرو تاکہ باتیں کر سکیں——— اب کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی——" میں نے ایکسی لریٹر سے پیر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بریڈ تم غلط فہمی کا شکار ہو——— لیکن اب اس ٹاپک پر سوچنے کی زحمت بھی نہ کرو۔ چھ بج چکے ہیں اور اگر ہم لاکھودرا کا چکر کاٹ کر اسٹیشن پہنچنے کی کوشش کریں تو تقریباً" ڈیڑھ سو میل کا سفر ہے۔ چار گھنٹے میں پہنچیں گے بولو کیا حکم ہے۔" ہنٹرس نے دوربین اٹھاتے ہوئے کہا۔ "گاڑی روک کر کچھ دیر انتظار کرو۔ ممکن ہے وہ لوگ لوٹ گئے ہوں تو ہم بھی یہیں سے واپس ہو جائیں گے——— ورنہ پھر——" میں نے گاڑی ایک درخت کے نیچے لے جا کر انجن بند کر دیا۔ باہر نکل کر اپنے اپنے سگریٹ سلگائے اور ٹہلنے لگے۔ نصف گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد بھی جب کوئی کار دکھائی نہ دی تو شہر کی طرف واپس ہوئے اور سات بجتے بجتے اسٹیشن پہنچ گئے۔ راستے میں کسی سے سامنا نہ ہوا۔ الہ آباد کی طرف سے آنے والی ٹرین پلیٹ فارم پر پہنچی تو ہم ریفرشمنٹ روم میں ناشتہ کر رہے تھے۔

ٹرین آئی اور دس منٹ بعد روانہ ہو گئی' ایک گھنٹے بعد ہم سویلین لباس پہن کر ٹہلتے ٹہلتے انٹر کلاس ویٹنگ روم کے سامنے سے گزرے تو لانس نائک عزیز احمد اپنا اٹیچی کیس لئے دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔ میں نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "سرخ پیکارڈ۔" وہ سر جھکا کر اشارہ کرتا ہوا کلوک روم کی طرف چل دیا۔ ہم ٹہلتے ہوئے پلیٹ فارم کے آخری سرے پر جا کر پلٹے اور کچھ دیر تک واپس ہوئے——— عزیز احمد نے ہمیں گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس پہنچ گیا۔ میں نے میدان خالی پا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ کی طرف اشارہ کیا اور وہ دروازہ کھول کر سوار

ہو گیا۔ میں نے گاڑی اسٹارٹ کر کے کمپاؤنڈ سے باہر نکالی۔ ہنٹرس نے پیچھے کی طرف گھوم کر اس سے باتیں شروع کر دیں۔ پہلا سوال تھا۔ "تمہاری جیب میں واپسی کا ریلوے وارنٹ یا کوئی ایسی چیز تو نہیں جس کے برآمد ہونے پر تمہارا سرکاری آدمی ہونا ثابت ہو سکے۔" عزیز نے جواب دیا۔ "نو سر——" دوسرا سوال تھا۔ "ایک لیٹر کے متعلق کہا تھا جسے راج محل پہنچانا ہے——" ہنٹرس نے کہا۔ "ہاں جی—— لیکن اس کی ڈیلیوری پر پورے کیس کا انحصار ہے۔"

میں نے ایک مقام پر پہنچ کر گاڑی کھڑی کر دی اور انجن بند کر کے جیب سے لیٹر نکال کر عزیز احمد کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "منا کشی دیوی کو دینا ہے۔ اگر گیٹ پر کسی کو ڈیلیور کرو تو اس سے منا کشی دیوی کی رسید لئے بغیر نہ آنا—— لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے وہ تمہیں ان کے پاس لے جائیں گے—— یہ بھی ممکن ہے ایک دو روز تمہیں مہمان رکھیں—— رہ جانا—— کوئی خطرہ نہیں ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ "سر، آپ اطمینان رکھیے——"

ایک گھنٹہ اس کو الہ آباد اور بادام سنگھ سے متعلق تمام باتیں بتانے کے بعد ہم شہر کی طرف چل دیئے۔ مضافات سے نصف میل کے فاصلے پر اس کو ڈراپ کیا اور پھر اسٹیشن پہنچ گئے۔ ویٹنگ روم میں ہنٹرس پر ایک بار پھر ہمدردی کا دورہ پڑا۔ باتیں کرتے کرتے کہنے لگا۔ "میں ایسا محسوس کر رہا ہوں دکی۔ جیسے تم زبردست چوٹ کھا کر آئے ہو اور درد سے بے چین ہونے کے باوجود مجھ سے چھپا رہے ہو۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "معلوم ہوتا ہے تمہارے دماغ میں چھٹی حس کی کونپلیں پھوٹنے لگی ہیں۔ اس سے پہلے تم اتنے بڑے دانشور کبھی نہ تھے۔" بولا۔ "او کے' میں صرف چار حسوں کا حامل ہوں—— لیکن پانچویں میرے ہاتھ میں دوربین تھی۔ تم نے اس بچے کی صرف جھلک دیکھی۔ میں نے اس کو اٹھا کر دکھانے والی کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات بھی دیکھ لئے ہیں اس لئے——"

"ڈونٹ بی اسٹوپڈ۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "فیس ریڈنگ کوئی باوقار پیشہ نہیں۔ صرف یہ بتاؤ اب جب کہ یوراج ریاست میں ایک نئی کار اور اس میں دو اجنبی فوجی دیکھ چکا ہے ہمارے لئے اسٹیشن پر قیام کرنا مناسب ہے یا نہیں؟" کہنے لگا۔ "یہ حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ یہاں وہ کسی وقت بھی آ سکتا ہے اور گاڑی کا کھلے میدان میں ہونا ہماری موجودگی کا کھلا ثبوت ہے۔" میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "دس بجنے والے ہیں آؤ ریفرشمنٹ روم چل کر ایک بار پھر ناشتہ کریں اور یہاں سے کہیں اور چل دیں۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "کہاں کو؟" میں نے جواب دینے کے بجائے باہر نکل کر ایک قلی کو بلایا اور سامان پیک کر کے سوٹ کیس میں رکھنے کو کہا۔ ہنٹرس مسکرا دیا۔

میں اس کو چھوڑ کر ریفریشمنٹ روم کی طرف چل دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہنٹرس سامان رکھوا کر آیا تو میں کھانے سے زیادہ پینے کا سامان میز پر رکھے بیٹھا تھا۔ اس نے مسکرا کر "از اٹ اے تفن؟" کہا اور سامنے بیٹھ کر گلاسوں میں انڈیلنے لگا۔ چند منٹ ہم خاموشی سے کھاتے پیتے رہے۔ دوسرا پیگ خالی کرنے کے بعد ہنٹرس نے ہاتھ روک کر کہا۔ "وکی ابھی ہمارے پاس ایک ہفتے مارک ٹائم کرنے کے سوا کوئی کام نہیں۔۔۔۔۔۔ پاراگڑھ تمہارے لئے اور تمہاری وجہ سے میرے لئے مناسب نہیں۔ اگر واقعی یہاں سے جانا ہے تو بمبئی۔۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "وہاں مسٹر ولسن ہیں۔۔۔۔۔۔" وہ بولا۔ "ہم کہیں بھی جا سکتے ہیں۔ کوئی پابندی تو نہیں۔۔۔۔۔۔ اور پھر وہ تمہیں دیکھ کر کبھی ناراض ہوئے ہیں؟" میں نے تھوڑی دیر تمام پہلوؤں پر غور کر کے کہا۔ "او کے۔۔۔۔۔ میں ان سے وائرلیس پر بات کروں گا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے۔۔۔۔۔ ویٹ اے منٹ۔" میں نے گلاس کا آخری جرعہ حلق میں انڈیلا اور اٹھ کر ایس ایم آفس کی طرف چل دیا۔ اسٹیشن ماسٹر نے گڈ مارننگ کہتے ہی اٹھ کر مصافحہ کیا اور ٹیلی فون میری طرف سرکا دیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر اجیتا کا نمبر ڈائل کیا' دوسری گھنٹی پر آواز آئی۔ "جی اجیتا۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن ہیرس' ایٹ دس اینڈ' خیریت؟" بولی۔ "خیریت ہے۔ تم نے اچھا کیا۔ تیزی سے آگے نکل گئے۔ یوراج کچھ نہ سکے۔" میں نے کہا۔ "خیر تمہاری زحمت کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔ شاید ہم آج شام تک بمبئی روانہ ہو جائیں۔ وہاں تمہارا انتظار کریں گے۔" بولی۔ "اوہ اتنی جلدی؟ ایک دو روز ٹھہرو نا۔۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔۔۔ اچھا لاکھوورا انٹر سیکشن پر۔۔۔۔۔ چھ بجے ملو۔۔۔۔۔ میں پھر ٹرائی کروں گی۔۔۔۔۔ صبح کی طرح۔"

"صبح کی طرح؟۔۔۔۔۔ نہیں۔" میں نے تیزی سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم کافی چالاک نہیں ہو۔" کہنے لگی۔ "خیر تم ملنا تو سہی پلیز وکی۔۔۔۔۔۔" میں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ایس ایم پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا۔۔۔۔۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور ہنٹرس کو ساتھ لے کر باہر نکلا اور دونوں گاڑی میں سوار ہو کر ریزیڈنسی کی طرف روانہ ہو گئے۔

وائرلیس پر مسٹر ولسن سے رابطہ قائم ہوتے ہی ہنٹرس نے چند جملے تبدیل کرنے کے بعد کہا۔ "سر کیپٹن' ہیرس بھی میرے ساتھ ہے اور آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔" پھر ریسیور میری طرف کرتے ہوئے بولا۔ "کیپٹن ہیرس۔۔۔۔۔" میں نے ریسیور اس کے ہاتھ سے لے کر ان کو سلام کیا۔ بولے۔ "کیپٹن انکوائری کو پاراگڑھ کی طرف ڈائیورٹ کرنے میں مشکل تو پیش آئی ہو گی۔" میں نے کہا۔ "سر ہیرن فاک ڈک کی پرواز لے آئی۔ آخر شکار تو کرنا ہی ہے۔۔۔۔۔ کل بمبئی حاضر ہو رہا ہوں۔" کہنے لگے۔ "ڈک شوٹنگ سے فارغ ہو کر آنا۔ اس وقت تک تمہارا مکان تیار ہو جائے گا۔

تینوں شفٹوں میں کام ہو رہا ہے۔" میں نے شکریہ ادا کر کے کہا۔ "ہمارے پاس ایک ہفتہ کوئی کام نہیں سر' ولاس پور چلا جاتا' لیکن ــــــ" میں قصداً خاموش ہو گیا۔ ہنس کر کہنے لگے۔ "وہ زیر غور ہے اور بہت جلد تم جا سکو گے' اگر مبارک باد دینے ہی کو جانا چاہتے ہو ــــــ" میں نے کہا۔ "پھر میں کہاں جاؤں سر؟" بولے۔ "اچھا بمبئی آ جاؤ۔ بشرطیکہ تمہارے پروگرام میں کوئی گڑبڑ پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔" میں نے شکریہ ادا کر کے سلسلہ منقطع کیا۔

کیپٹن کمنگز کے بنگلے سے میں نے ریزیڈنٹ سے رابطہ قائم کر کے مبہم الفاظ میں اپنی آمد کی وجہ ظاہر کی۔ کہنے لگے۔ "اگر پندرہ منٹ میں میرے بنگلے پر پہنچ سکتے ہو تو بریڈ کو ساتھ لے کر آ جاؤ۔" میں نے شکریہ ادا کر کے کہا۔ "آ رہا ہوں سر۔" انہوں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے مجھے ریسیور رکھتے دیکھ کر کہا۔ "کیا مجھے بھی چلنا ہے وکی؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کہنے لگا۔ "یونیفارم میں نا؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "جس حالت میں بیٹھے ہوئے ہو۔" وہ کمنگز کی طرف دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ریزیڈنٹ نے سلیوٹ کرتے ہی ہاتھ بڑھا کر دونوں سے مصافحہ کیا اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "ہلمیے سے آ رہے ہو۔" ہنٹرس نے کہا۔ "نو سر' کلکتہ سے بلکہ الٰہ آباد سے ــــــ" میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔ "تم تو مستقل سفر میں ہی رہنے کے لئے پیدا ہوئے ہو وکٹر ــــــ مجھے تمہاری مصروفیات دیکھ کر اکثر تم پر رحم آتا ہے۔" میں نے ہنٹرس کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو سر ــــــ میرے اکثر دوستوں کو ان ہی مصروفیات پر غصہ آتا ہے ــــــ حالانکہ ان ہی بے پناہ مصروفیات سے میری زندگی کا توازن قائم ہے۔" ریزیڈنٹ نے قہقہہ لگایا اور بزر پر انگلی رکھتے ہوئے کہنے لگے۔ "میں اپری شی ایٹ کرتا ہوں ــــــ یقین کرو وکی! میں نے آج تک کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو بیک وقت پرنس بھی ہو اور اتنا ٹف سولجر بھی ہو۔" ہنٹرس نے کہا۔ "ویٹس رائٹ سر۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "سر میں آپ کے کمپلی مینٹس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تھینک یو کیپٹن بریڈلے۔" دونوں ہنس کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

ایک اردلی اندر سے ڈرنکس کی ٹرے لئے ہوئے آیا اور ہمارے سامنے رکھ کر چلا گیا۔ ڈرنک کے دوران جنگ کے موضوع پر باتیں ہوتی رہیں۔ ریزیڈنٹ نے ہماری تفتیش کی نوعیت کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ صرف چلتے وقت میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "مجھے معلوم نہیں بریڈلے تمہارے متعلق کس قدر جانتا ہے لیکن ــــــ پھر بھی ــــــ ایکسپوز ہونے سے بچنا۔" میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ہنٹرس کو ساتھ لے کر کمنگز کے بنگلے کو چل دیا۔ سہ پہر کو چائے پینے کے بعد چار بجے میں نے پھر اجیتا کو ٹیلی فون کیا۔ کہنے لگی۔ "میں تمہارے فون کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ وکی

میں بمبئی جانے کو تیار ہوں۔ لیکن کوئی معقول بہانہ سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔ تم کچھ بتاؤ نا۔"

میں نے کہا۔ "سوچنے دو۔۔۔۔۔ شام کو چھ بجے آ رہی ہو نا؟"
بولی۔ "یہ تو یقینی ہے ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔" میں نے تھینک یو کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔
سٹنگ روم میں آتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "وکی پانچ بجے اسٹیشن جانا پڑے گا۔۔۔۔۔" میں نے اس کا مقصد سمجھ کر کہا۔ "یقیناً شاید وہ واپس آ گیا ہو۔" کہنے لگا۔ "اگر نہ آیا تو؟"

میں نے جواب دیا۔ "پھر ہمیں پراپ ٹرین سے جانے والوں پر نظر رکھنا ہو گی۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔ "کیا فائدہ ہم کیا جانتے ہیں۔۔۔۔۔ کس پر نظر رکھیں گے؟"

میں نے تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے کہا۔ "دیٹس رائٹ۔۔۔۔۔ سوچنا پڑے گا۔۔۔۔۔" کمنگز نے مسکرا کر کہا۔ "وکی جائے پی کر نہیں سوچا جاتا کیا۔"
میں نے ہنس کر کہا۔ "تم نے بہت صحیح کہا کمنگز۔۔۔۔۔ لاؤ دیکھیں۔" ہنٹرس ہنس دیا۔ کمنگز اٹھ کر دوسرے کمرے میں گیا اور تھوڑی دیر میں ڈرائی جن کی بوتل اور گلاس لے کر آ گیا۔ ہنٹرس نے کارک اوپر اٹھا کر بوتل کھولتے ہوئے کہا۔ "کمنگز تمہارے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہے وکٹر۔۔۔۔۔" میں نے ہنس کر گلاس اس کے سامنے سرکاتے ہوئے کہا۔ "پھر؟" اس نے تینوں گلاسوں میں انڈیل کر کہا۔ "یہی کہ کمنگز ہی پروپوز کرے گا۔" میں نے گلاس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے میں مسز کمنگز کی صحت کا جام تجویز نہیں کر سکتا کیا؟"
دونوں نے میری طرف دیکھ کر مشترکہ قہقہہ لگایا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "اگر یہ بھی لنڈورا ہے تو پھر مجھے اپنی صحت کا جام پینا پڑے گا۔" کمنگز نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "تمہارا خیال صحیح ہے ہم دونوں کنوارے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن تمہاری بجائے مس سریکھا کی صحت کا جام پینا پسند کریں گے۔" میں نے نو آبجیکشن کہہ کر گلاس بلند کیا اور تینوں پینے لگے۔ دو تین دور چلنے کے بعد ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "وکٹر اگر ہمیں بمبئی جانا پڑا تو میں تمہیں میراج ضرور لے جاؤں گا۔۔۔۔۔ سریکھا کی عیادت کے لئے جانا تمہارا اخلاقی فرض ہے۔" میں نے گلاس رکھتے ہوئے کہا۔ "یس سر۔۔۔۔۔ معلوم ہوتا ہے کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔" کمنگز نے مسکرا کر میرے گلاس میں پھر انڈیل دی۔ میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن ساڑھے پانچ بجے مجھے ایک اور اخلاقی فرض ادا کرنا ہے۔۔۔۔۔ لہٰذا اس قابل رہنے دو کہ اسٹیئرنگ سنبھال سکوں۔" ہنٹرس نے کیری آن کہہ کر گلاس میری طرف سرکا دیا۔ میں نے اٹھا کر منہ سے لگایا اور چند گھونٹوں میں خالی کر کے

رکھ دیا۔

پانچ بجے ہنٹرس اسٹیشن جانے لگا تو مجھے اپنے دوست پولیس مین کا خیال آیا اور میں بھی اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گیا۔ گاڑی کیمپ سے باہر نکلتے ہی ہنٹرس نے کہا۔ "وکی میرے خیال میں تمہیں سٹروکسن سے وائرلیس پر بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ اگر انہوں نے ہمیں بلا لیا تو یہاں کے معاملات پر کون نظر رکھے گا؟" میں نے کہا۔ "یہاں ہے بھی کیا۔ مقررہ تاریخ پر ہمیں الٰہ آباد پہنچنا ہے اور جس طرح یہاں سے پہنچ سکتے ہیں ------ بمبئی سے بھی پہنچ جائیں گے ------ دراصل یہاں رہنے میں میرے لئے خطرے کے سوا کچھ نہیں ------ میں خود بمبئی جانے کی کوشش کر رہا ہوں ------ تم نہیں جانا چاہتے ہو کیا؟" بولا۔ "جانا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر ونمالا پھر انگلیوں میں سے سلپ ہو گئی تو بشپ ہمیں کچا کھا جائے گا۔ اے ی' وکی' میں چاہتا ہوں تم ونمالا کو اس وقت گرفتار کرو جب وہ اشنان کرنے کو گنگا میں غوطہ لگائے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "مقصد کیا ہے حضور کا ------ رومانس؟" کہنے لگا۔ "نہیں۔ دیکھنا چاہتا ہوں' کون اچھا تیرنے والا ہے' تم یا وہ؟" میں نے کہا۔ "بریڈ یہ خیالات اور بجنل ہیں یا ڈرائی جن سے ماخوذ۔"

"مائی ڈیئر گنگا اشنان سوئمنگ پول نہیں ہے جس میں لیڈیز اینڈ جینٹس کو مشترکہ غسل صحت فرمائے بغیر باہر نکلنے پر تالیوں کی گونج میں کوک پیش کیا جائے۔ تم میرا چینگ بیک بنوانا چاہتے ہو تو اس کے اور بہت سے طریقے ہیں۔" ہنٹرس قہقہہ لگا کر سڑک کی طرف متوجہ ہو گیا۔

جن دو آدمیوں کی تلاش میں ہم اسٹیشن گئے تھے' ان میں سے ایک بھی نہیں پہنچ سکا تھا۔ خط لے کر جانے والا شاید راج محل میں روک لیا گیا تھا اور پولیس مین ابھی بمبئی سے واپس نہیں آیا تھا۔ دس پندرہ منٹ میں پلیٹ فارم اور ویٹنگ روم وغیرہ میں تلاش کرنے کے بعد باہر نکل کر کار میں بیٹھے کہ ایک جیپ تیزی سے ہمارے قریب پہنچ کر رکی اور کیپٹن کمنگز نیچے اتر کر ہمارے پاس آیا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "خیریت۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "معلوم نہیں۔" میں نے دروازہ کھول دیا' وہ اندر آ کر میرے برابر میں بیٹھ گیا اور سرگوشی کے لہجے میں بولا۔ "ابھی ابھی یوراج نے ٹیلی فون پر مجھ سے بات کی۔ انہوں نے صبح تمہیں اور بریڈلے کو دھرم شالہ کے قریب دور سے کار میں جاتے دیکھا ہے۔ گو پہچان نہیں سکے لیکن پوچھ رہے تھے کہ کیا کیپٹن بریڈلے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ میں نے گول سا جواب دیا۔ شاید آئے ہوئے ہوں لیکن ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچے۔ کہنے لگے "کمنگز میرے دوست ہونے کے باوجود تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔" میں نے کہا۔ "یور ایکسی لنسی یقین فرمایئے۔ بریڈلے اور اس کا دوست جس وقت میرے پاس پہنچیں گے' میں ان کو راج محل لے کر آؤں گا۔ مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔" کہنے لگے۔ "شکریہ کیپٹن۔ لیکن تو لی

ویری فرینک ود یو——— یہ کوئی اتنی بڑی سازش ہے جس میں میری اپنی ود——— خیر اٹس آل رائٹ کیپٹن——— آل فائنڈ آوٹ——— تھینک یو——— تو یہ ہے پوزیشن۔" وہ خاموش ہو کر میرے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔ ہنٹرس نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ٹائم از اپ——— اب اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ لاکھودرا ہوتے ہوئے بمبئی روانہ ہو جائیں۔ کمنگز نے کہا۔ "اس وقت نہیں رات کو ٹھیک رہے گا بریڈ۔" بریڈ نے مسکرا کر کہا۔ "تم نہیں جانتے کمنگز' چھ بجے رومیو کا جولیئٹ سے اپائنٹمنٹ ہے۔ سو پلیز گیٹ ٹو یور جیپ——— وی آر فلائنگ———" کمنگز گاڑی سے نکل کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے تھینک یو کہہ کر اس سے مصافحہ کیا۔ ہنٹرس نے گیئر لگا کر تیزی سے گاڑی کمپاؤنڈ سے باہر نکالی اور سڑک پر آتے ہی یکے بعد دیگرے تیزی سے گیئر بدل کر ایکسی لریٹر پر دباؤ بڑھاتا گیا۔ گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔ انٹر سیکشن پر پہنچ کر لاکھودرا کی طرف ٹرن لیا اور پھر اسپیڈ بڑھانے لگا۔ دس بارہ میل نکلنے کے بعد سگریٹ کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "تھینک گاڈ——— وی ہیو بیٹن دیم——— اب کوئی خطرہ نہیں۔" میں نے دو سگریٹ سلگا کر اس کو دیتے ہوئے کہا۔ "خطرہ کیا ہے بریڈ؟" اس نے سگریٹ کا کش لے کر دھواں خارج کرتے ہوئے کہا۔ "کمنگز نے بروقت وارننگ دے کر بچا دیا تمہیں——— ورنہ آج گھر جانے میں کوئی شک نہیں تھا۔"

"خیر———" میں نے لاپروائی سے کہا۔ "ہم ساڑھے سات بجے لاکھودرا پہنچ جائیں گے۔ پہلے سروس اسٹیشن پر میرا ایک ملازم ہے اگر وہ دوسرے شہر نہیں چلا گیا تو ہمیں کافی مدد مل سکتی ہے۔ مجھے بمبئی کا راستہ نہیں معلوم ہے۔ تمہیں فیول لیتے وقت مینجر سے دریافت کرنا پڑے گا۔" بولا۔ "اس کی فکر نہیں۔ کھانا کہاں کھانے کا ارادہ ہے؟" میں نے کہا۔ "لاکھودرا میں پانچ دس منٹ سے زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ کسی دوسرے شہر میں——— کم از کم دو سو میل نکل جانے کے بعد۔" ہنٹرس نے جواب دینے کے بجائے اسپیڈ بڑھانی شروع کر دی۔

شام کے سوا سات بجے لاکھودرا پہنچ کر پیٹرول پمپ سے فیول لیا۔ وامن راؤ کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوا وہ پچھلے سال ملازمت ترک کر کے کہیں چلا گیا تھا——— اور اس کے بعد ابھی تک نہیں دیکھا گیا۔ یہیں سے معلوم ہوا کہ چند میل آگے جانے کے بعد انٹر سیکشن سے بائیں طرف جانے والی سڑک بڑودہ پہنچاتی ہے۔ ہم نے مینجر کا شکریہ ادا کیا اور روانہ ہو گئے۔

دفعتاً" ہنٹرس نے دوربین اٹھا کر گاڑی کی رفتار کم کرنے کا اشارہ کیا۔ میں نے ایکسی لریٹر سے پیر اٹھایا۔ لائن پوسٹ سے دو سو گز کے فاصلے سے بڑودہ جانے والی سڑک پر کئی گاڑیاں دکھائی دینے لگیں۔

ہنٹرس نے میری طرف گردن گھما کر کہا۔ "وکی ایک ٹرک اور دو کاریں سڑک روکے ہوئے ہیں ------ اس وقت یہاں ایک پوائنٹ پر یہ ہجوم ------ کہیں ایسا تو نہیں کہ ------"

"ایگزیکٹ لی ------ یقیناً ------" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "نمبر پلیٹ دیکھنے کی کوشش کرو۔" ہنٹرس نے انٹر سیکشن سے پچاس قدم کے فاصلے پر پہنچتے پہنچتے کہا۔ "پارا گڑھ اسٹیٹ ------ ناؤ؟" میں نے ایکسی لریٹر پر پیر رکھ دیا۔ میٹر کی سوئی چالیس پر پہنچ گئی۔ ہنٹرس نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے ولاس پور کو جانے والی سڑک کی طرف ٹرن لیا اور ایکسی لریٹر پر دباؤ بڑھایا۔ گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ ہنٹرس نے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کار اور ایک ٹرک اسی سڑک کی طرف ٹرن لے رہے ہیں وکی ------" میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "پیچھے نہ دیکھو ------ اب وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے ------ اچھا ہوا تم نے مجھے بروقت ہوشیار کر دیا۔" ہنٹرس نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ "اس کے معنی ہیں یوراج نے ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کافی زور لگایا ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اسے حق ہے بریڈ ------ لیکن ہماری گاڑی نئی ہے۔ ولاس پور یہاں سے ایک سو ترپن میل ہے ------ ہم سوا دو گھنٹے میں پہنچ جائیں گے ------ شاید اس سے بھی کچھ پہلے۔ کیا یوراج سکسٹی سے اوپر ڈرائیو کر سکتا ہے ------" ہنٹرس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "آئی ڈونٹ تھنک سو۔"

میں نے اس کو سگریٹ سلگانے کا اشارہ کر کے کہا۔ "بہرحال وہ ہمیں راستے سے بھٹکا دینے میں کامیاب ہو گیا ------ شاید اب ہم بمبئی نہ جا سکیں ------" ہنٹرس نے دو سگریٹ سلگا کر ایک میرے ہونٹوں میں دیا اور پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "کار کی لائٹ تو دکھائی دے رہی ہے ------ لیکن فاصلہ ایک ہزار گز سے کم نہیں ہے ------"

میں نے پیر کا دباؤ مزید بڑھا دیا۔ اسپیڈو میٹر پچھتر میل ظاہر کر رہا تھا ------ ہنٹرس نے دوربین آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "سڑک میلوں تک خالی ہے وکی ------" اسی اسپیڈ سے چلتے رہو ------ کوئی موڑ آیا تو تمہیں بتاؤں گا ------" میں تھینک یو کہہ کر خاموش ہو گیا۔ دو گھنٹے کم و بیش اسی رفتار سے ڈرائیو کرنے کے بعد ہم ولاس پور چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ پہریدار نے ہارن سنتے ہی گاڑی پر نظر ڈالی اور ہرڈل اٹھا دیا۔ گاڑی کی

رفتار بیس میل سے پھر چالیس پر پہنچ گئی۔ ایک لمحے میں چیک پوسٹ گزرا ہوا سین تھا۔ پاراگڑھ کی کار کا میلوں پیچھے تک کہیں نشان نہ تھا۔ تھوڑی دور جا کر میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بریڈ کیا کھانا ہمارے لئے ضروری ہے؟" مسکرا کر بولا۔ "کیا مطلب؟ کیا شہر میں کوئی ہوٹل نہیں رہا؟" میں نے جواب دیا۔ "ہیں لیکن ہمارا شہر میں دیکھا جانا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔ خصوصاً" میرا جانا کسی طرح مناسب نہیں۔۔۔۔۔" وہ خاموش ہو گیا۔

دھا دہیڑہ لنک روڈ پر آتے ہی میں نے گاڑی روک دی اور دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر سے ونچسٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بریڈ تم شہر چلے جاؤ اور پہلے ہوٹل سے انگریزی یا ہندوستانی جس قسم کا کھانا مل سکے یا پھر مٹھائیاں پھل جو کچھ نظر آئے لے کر فوراً" چلے آؤ' میں تمہیں یہیں ملوں گا۔۔۔۔ اور ہاں گاڑی میں فیول بھی ڈلوانا ہے۔۔۔۔۔" کہنے لگا۔ "تم میری سمجھ میں نہیں آ رہے وکی۔۔۔۔ کیا ہم ریزیڈنسی نہیں جا سکتے۔" میں نے اس کو وہیل میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "جا سکتے ہیں پال' راج محل بھی جا سکتے ہیں لیکن اس وقت نہیں۔ پلیز تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟" بریڈ نے او کے کہہ کر گیئر لگایا اور روانہ ہو گیا۔ میں نے رائفل کا سلنگ کندھے میں ڈالا اور سگریٹ سلگا کر سنگ میل پر ٹک گیا۔

مجھے یہاں بیٹھے ہوئے بیس پچیس منٹ گزرے ہوں گے کہ مخالف سمت سے کار کے ہیڈ لیمپس کی روشنی اس طرف آتی ہوئی دکھائی دی میں چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور سڑک عبور کر کے درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ میں چلا گیا۔ ایک منٹ کے بعد روشنی قریب آ گئی اور کار سنسناتی ہوئی شہر کی طرف نکل گئی۔ میں نے درختوں کی اوٹ لے کر دیکھا۔ یہ یوراج پاراگڑھ ہی تھا۔۔۔۔۔ شاید اس مرتبہ وہ ناکام نہ لوٹنے کی قسم کھا کر آیا تھا۔ مجھے اس کے کمنگز سے کہے ہوئے الفاظ یاد آئے۔ "او کے کیپٹن آئی فائنڈ آؤٹ۔" میں اس کی حماقت پر دل ہی دل میں ہنسنے لگا۔ ایک سو ترپن میل کا فاصلہ طے کرنے میں وہ ہم سے پچیس منٹ پیچھے تھا اور یہ ٹائم میک اپ کرنے کے لئے اس کو دوسرا جنم لینے کی ضرورت تھی۔ میں گاڑی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی پھر سڑک پر آ کر اسی پتھر پر بیٹھ گیا۔ مجھے یقین تھا وہ برٹش کیمپ جا کر فوجی افسروں کی موومنٹ کے متعلق دریافت کرنے کی حماقت نہیں سکتا۔۔۔۔۔ یہ ایک بہت بڑی مصیبت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ ونمالا کے فرار ہو جانے سے پاراگڑھ رولنگ فیملی انگریزوں کی نظروں میں پہلے ہی مشکوک تھی' نہیں' یوراج اتنا بے وقوف ہرگز نہیں تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ راج محل جا سکتا تھا' لیکن اس میں بھی بہت سے کمپلی کیشنز تھے۔ شہزادگی کے کچھ اصول ہیں کچھ روایتیں ہیں۔ جن کی پابندی لازمی ہے۔ وہ بغیر مدعو کئے یا بغیر پیشگی اطلاع دیئے حادثے کی طرح نازل نہیں ہو سکتا تھا۔ آخر اکتا کر میں نے ان خیالات کو ذہن سے جھٹک دیا اور شہر کی طرف

رخ کر کے سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔ نصف گھنٹے کے بعد ایک گاڑی کی روشنی سڑک پر پڑی——— میں ہنٹرس کو وِیل کم کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ گاڑی یوراج کی بھی ہو سکتی ہے اور کسی اور کی بھی اس لئے جب تک گاڑی کی شناخت نہ ہو جائے خود کو ایکسپوز کرنا خطرناک ہے——— میں ایک بار پھر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گیا گاڑی تیزی سے گزر گئی——— یقیناً یہ یوراج ہی تھا۔ میں نے اس کو دور جاتے دیکھ کر کر خدا کا شکر ادا کیا۔ چند منٹ بعد ہنٹرس واپس ہوا۔ گاڑی سائن پوسٹ کے قریب رکتے ہی میں اس کے پاس پہنچ گیا——— ہنٹرس نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا——— میں نے وہیل پر بیٹھ کر بغیر کچھ کہے گاڑی کو دھار وجیڑہ کی طرف موڑا اور یوراج کے آنے اور واپس ہو جانے کے متعلق بتایا۔ مسکرا کر کہنے لگا۔ "وکی تم بہت بے رحم ہو دوست۔" میں نے پچھلی سیٹ پر پڑے ہوئے پیکٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا کیا لے کر آئے؟" بولا۔ "چند پیک بسکٹ ' بٹر' کٹ لیٹس اور اسکاچ——— کہاں پہنچ کر کھانے کا ارادہ ہے؟" میں نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا——— "چار فرلانگ پر ندی کا گھاٹ بڑا خوبصورت اور صاف ستھرا ہے——— کھانے سے پہلے نہا بھی سکتے ہو———" ہنس کر کہنے لگا۔ "رات کے گیارہ بجے؟"

میں نے گھاٹ کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر انجن بند کر دیا۔ ہنٹرس نے پیکٹ اور بوتل اٹھا کر میرے ہاتھ میں دی اور سیڑھیوں پر پہنچ گئے۔ چاندنی رات میں ندی کا منظر قابل دید تھا۔ ہنٹرس گم ہو کر رہ گیا۔ میں نے ایک اونچی دیوار پر پیکٹ وغیرہ رکھ کر کھولے اور دونوں کھڑے کھڑے کھانے لگے۔ چند منٹ تیزی سے کھانے کے بعد ہنٹرس نے تھرماس کے کپ اور ڈھکنے میں وسکی انڈیلی اور کپ میری طرف سرکاتے ہوئے بولا۔ "وکی اگر اب یوراج اچانک یہاں پہنچ کر گاڑی سے کود پڑے تو کیا کرو گے؟" میں نے ایک گھونٹ میں نصف کپ خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا۔ "بریڈ——— ایسا کوئی امکان نہیں ہے——— اور اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو——— پھر میری بے رحمی پر تم مجھ سے نفرت کرنے لگو گے——— یوراج مجھے تم سے زیادہ عزیز ہے لیکن گزشتہ چند دنوں میں اس نے مجھے اتنی اذیت پہنچائی ہے کہ——— ڈیم اٹ——— آج صبح سے اس وقت تک تم نے جو کچھ دیکھا اس سے اندازہ لگا سکتے ہو۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "ویٹس رائٹ پال——— خیر اب سوئیں گے کہاں؟ شہر تو تم جانا نہیں چاہتے۔" میں نے جھک کر تھرماس کے کپ کو ندی کے پانی میں جھکولے دے کر بھرا اور پینے لگا۔ ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "پیور؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "ہاں خالص——— وشی واٹر جیسا ہلکا اور صحت بخش۔" اس نے میرے ہاتھ سے کپ لے کر پانی بھرا اور پینے لگا۔ میں نے خالی پیکٹ اٹھا کر ندی میں پھینکتے ہوئے کہا۔ "بریڈ رات زیادہ گزر چکی ہے اس لئے کسی کو نیند سے محروم کرنا ٹھیک نہیں'

ورنہ ہم ایسی خواب گاہ میں سونے جا رہے تھے کہ تم قیامت سے پہلے بیدار ہونے کا نام نہ لیتے۔" اس نے قہقہہ لگایا اور میرے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "یو مین گریو یارڈ؟" میں نے تھرماس اور اسکاچ کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔ "چلو شہر چلتے ہیں۔ میری بات سینٹس اینڈ فولو نہیں سمجھ سکتے۔" وہ ہنس کر گھاٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ میں نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیلا اور وہیل پر بیٹھ کر گاڑی بیک کرتے ہوئے کہا۔ "سگریٹ!" ہنڈرسن نے سگریٹ سلگا کر میرے ہونٹوں میں دے دیا۔ چند منٹ ڈرائیو کرنے کے بعد پاور ہاؤس کے سامنے انجن بند کر کے ہنڈرسن کے ساتھ دفتر میں داخل ہوا۔ شفٹ انجینئر چونک کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہنے لگا۔ "کیسے زحمت فرمائی سرکار؟" میں نے ٹیلی فون کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے کرسی اور ٹیلی فون میری طرف سرکائے اور متاملانہ قدموں سے باہر نکل گیا۔ میں نے ہنڈرسن کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے میجر دلیش مکھ کا نمبر ڈائل کیا اور گھنٹی کی آواز سننے لگا----- تیسری گھنٹی شروع ہوتے ہی ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی۔ "یشونت۔" میں نے آداب عرض کر کے کہا۔ "ڈیڈی زحمت کی معاف-----" چیخ کر بولے۔ "اوہ----- اوہ ماجا دیوا----- تم، برخوردار----- کہاں سے؟" میں نے کہا۔ "آپ کے پاور ہاؤس سے-----" بولے "میں پندرہ منٹ میں پہنچ رہا ہوں، باہر کارنر پر ملنا!" میں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ سگریٹ کا کش لے کر باہر پھینکا۔ ہنڈرسن نے مسکرا کر کہا۔ "وکی اس وقت ڈیڈی کو زحمت دے رہے ہو----- میں تو سمجھا تھا تم کسی سوئٹ ہارٹ کو اپنے آنے کی اطلاع دے رہے ہو-----" میں نے ہنس کر "یاد دہانی کا شکریہ" کہا اور خطرات کو نظر انداز کر کے یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ ہنڈرسن نے مسکرا کر کہا۔ "ویری یو آر؟" میں گھنٹی بجنے کی آواز سننے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ریسیور اٹھایا گیا اور یشودھرا کی خواب آلود آواز سنائی دی۔ "ہیلو----- دیدی۔" میں نے معذرت طلب لہجے میں کہا۔ "نہیں یشو ڈارلنگ، دیدی اتنی ظالم کہاں کہ اس وقت تمہاری نیند خراب کریں یہ تو-----" اس نے تیزی سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "اوہ نعیم، میری جان اگر یہ ظلم ہے تو میں اسے آخری سانس تک سہنے کو تیار ہوں----- کہاں سے بول رہے ہو تم؟" میں نے کہا----- "یہیں ہو روحی----- پاور ہاؤس سے بات کر رہا ہوں----- شاید ابھی لوٹ جاؤں----- میجر دلیش مکھ میرے پاس پہنچ رہے ہیں----- صبح ان سے ضرور بات کرنا----- او کے، سادھنا دیدی کو میرا سلام کہنا----- یشو آئی لو یو۔" اس نے ریسیور کو چوم کر کریڈل پر رکھ دیا----- میں نے ہنڈرسن کو اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے آہستگی سے ریسیور رکھ دیا۔ دونوں نے باہر نکل کر انجینئر کا شکریہ ادا کیا اور گاڑی میں سوار ہو کر باہر نکلے۔ پاور ہاؤس کے کارنر کے قریب پہنچے تو مخالف سمت سے کار کی روشنی نظر آ رہی تھی۔ میں نے گاڑی روک کر انجن بند کر دیا۔ کار ہمارے قریب پہنچ کر رکی اور میجر دلیش مکھ نیچے

اترے۔ وہ اس وقت سلیپنگ سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ کاندھے پر ہولسٹر پڑا ہوا تھا—— میں گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا اور سلیوٹ کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے مجھے سینے سے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بولے۔ "اس وقت اچانک؟" میں نے کہا۔ "ڈیڈی آپ سے یہ عرض کرنے آیا تھا کہ کل صبح ایل پی آر (رخصت قبل از ریٹائرمنٹ) کی درخواست دے کر فوراً" میرے ساتھ بمبئی چلیے۔"

مسکرا کر بولے—— "نعیم خدا کی قسم میں اسی وقت چلنے کو تیار ہوں—— لیکن ہز ہائی نس کو کس طرح چھوڑ دوں—— وہ میرے سوائے کسی پر اعتبار نہیں کرتے تمہاری کمی محسوس کر رہے ہیں—— اور تمہیں واپس بلانے کو گورنر سے درخواست کرنے والے ہیں—— بتاؤ کیا اس وقت جبکہ وہ دل برداشتہ ہیں—— میں یا تم ایک ایسے حکمراں کو' جس نے ہم سے باپ سے زیادہ محبت کی' چھوڑ کر چل دینے کا تصور بھی کر سکتے ہیں؟" میں نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ "نہیں ڈیڈی—— آئم سوری۔ مجھے معلوم نہیں تھا' وہ ایسی پوزیشن میں ہیں—— وجہ ونود ہی ہے یا کچھ اور بھی؟" وہ تھوڑی کھجانے لگے—— میں نے چند لمحے انتظار کر کے کہا۔ "شاید میری ذات—— میں سمجھ سکتا ہوں کہ میرے ساتھ انہوں نے جس رواداری کا مظاہرہ کیا اس کی مثال نہیں مل سکتی اور اسی وجہ سے تمام خاندان ان کا دشمن ہو گیا۔"

"ہاں ڈیئر۔" انہوں نے کہا۔ "بڑی حد تک—— لیکن تمہیں کیا بتاؤں—— یشودھرا نے خودکشی کی دھمکی دے کر ان کی زبان بند کر دی تھی—— ورنہ انہیں بہت پہلے معلوم ہو چکا تھا اور وہ تمہیں اس حد تک نہ بڑھنے دیتے۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "میرا خود بھی یہی خیال ہے۔ او کے ڈیڈی—— آپ یہیں رہیں—— میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد—— نہیں میرے یہاں آنے سے حالات سدھرنے کے بجائے زیادہ بگڑ جائیں گے۔ بہرکیف آپ ہز ہائی نس کو یقین دلا دیں کہ ونود ایک ہفتے سے زیادہ عرصہ ولاس پور میں نہیں رہے گا—— بائی دی وے وہ کون سے محل میں رہتا ہے؟"

انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور دبی آواز میں کہا۔ "سنو برخوردار ونود کے متعلق کوئی غلط فیصلہ ریاست کو تہ و بالا کر دے گا اور ہز ہائی نس کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈیڈی آپ کے سر کی قسم ایسی کوئی بات نہیں ہے—— میں اس کو صرف ڈس کوالیفائی کرانا چاہتا ہوں خواہ مجھے بے ایمانی ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔" کہنے لگے۔ "یہاں تک گوارا ہے—— وہ مدھو نواس میں مقیم ہے—— اور کچھ؟" میں نے کہا۔ "شکریہ ڈیڈی—— اگر کوئی ٹیلی فون پر آپ سے میرا پیغام طلب کرے تو کہہ دیتا وہ ایک ہفتہ بعد پھر ولاس پور آ رہا ہے—— اچھا—— آیئے

اب چلتے چلتے اپنے بہترین دوست سے آپ کا تعارف کراؤں۔۔۔۔" وہ مسکرا کر آگے بڑھے۔ میں نے کھڑکی کے قریب پہنچ کر کہا۔ "کیپٹن جان ہنٹرس۔۔۔۔ مائی ڈیڈی' مائی پروٹیکٹر' میجر لیفٹیننٹ دلیش کھ۔ دونوں نے مسکرا کر کہا۔ "گلیڈ ٹو میٹ یو اور ہاؤ ڈو یو ڈو" کہا۔ اور خدا حافظ کہہ کر رخصت ہو گئے۔

یہ رات ہم نے بڑودہ پہنچ کر ایک ہوٹل میں سویلینز کی حیثیت سے گزاری۔ میں صبح تک سو نہ سکا۔ونمالا کی گرفتاری کا مسئلہ ہی کافی دشواریاں لئے ہوئے تھے۔ اس پر میرے لا ابالی پن نے ایک اور خطرناک مسئلہ کھڑا کر دیا۔ میں اس کیس میں کسی بھی قیمت پر ونود کمار کو ملوث کرنا چاہتا تھا جو کسی طرح قابل عمل نظر نہیں آ رہا تھا۔ کہاں الہ آباد' کہاں ولاس پور۔۔۔۔ لاکھوں آدمیوں کے اجتماع میں ایک ہندو عورت کی گرفتاری بذات خود ایک ہنگامے کا باعث ہو سکتی تھی۔ اس کو راز رکھنا تقریباً" ناممکن تھا۔ میری سوچ مجھے کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچا سکی۔۔۔۔ آٹھ بجے ناشتہ کرتے وقت ہنٹرس سے میری پریشانی پوشیدہ نہ رہ سکی۔ اس نے دوسری مرتبہ چائے پیالی میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "وکی ایسا معلوم ہوتا ہے پارا گڑھ کی طرح ولاس پور میں بھی تمہیں مایوسی کا شکار ہونا پڑا ہے۔ تمہارے اور میجر دلیش کھ کے درمیان ہونے والی باتوں سے۔۔۔۔ اے بی وکی پہلے یہ بتاؤ تمہارے ڈیڈی کتنے ہیں بوائے؟" مجھے اس نامعقول کے نامعقول سوال پر بے ساختہ ہنسی آ گئی۔۔۔۔ ہاتھ سے پیالی رکھتے ہوئے کہا۔ "اصلی ڈیڈی تو تمہاری اور سب کی طرح ایک ہی ہے۔۔۔۔ یہ تین مختلف نام جو تم نے اب تک سنے اپنی اپنی جگہ مجھے بیٹا سمجھتے ہیں اور میں انہیں ڈیڈی اور پاپا سمجھتا ہوں۔۔۔۔ لیکن آج معلوم ہوتا ہے غرض کے لئے ایک گدھے کو بھی۔۔۔۔" اس نے ہنس کر بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "کہیں وہ گدھا بریڈلے تو نہیں؟" میں خاموش ہو گیا۔ بولا۔ "او کے میں تیار ہوں۔۔۔۔ کون سی غرض پھنس گئی ہے؟" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "کسی وجہ سے میں یوراج ونود کمار کو ونمالا کیس میں انوالو کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں میرا ساتھ دینا ہے۔۔۔۔ بولو کیا کہتے ہو؟" مسکرا کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "میں ہر حالت میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔ اپنی اسکیم سمجھاؤ۔" میں نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ "ونمالا کو خاموشی سے پھانسنا ہے۔۔۔۔ بلکہ یوں سمجھو اغوا کرنا ہے۔۔۔۔ یہ میرا کام ہو گا۔ اس کے بعد تم اور میلکم اس کو ولاس پور لے جاؤ گے۔ راستے میں تمہیں اس سے جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچا کر ثابت کرنا ہے کہ تم اس کو ہندوستان سے باہر نکالنے پر آمادہ ہو سکتے ہو۔۔۔۔ اس سے آگے موقع محل کے مطابق سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہو گا۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "اور سچی محبت کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"زیادہ مردانہ انداز میں نہ سوچو بریڈ۔ سچی محبت کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی

ہے۔۔۔۔ اگر وہ اس مرتبہ بھی ہاتھ سے نکل گئی تو بشپ ہمیں پیرا شوٹ میں باندھ کر جرمن مورچوں میں پھنکوا دے گا۔" ہنٹرس سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔ "توبی وری فرینک بوائے' وئمالا خطرناک ہے کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ کیا مالکم اور سمن کے بجائے تم بھیس بدل کر میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔" میں نے صورت حال پر غور کر کے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے تھینک یو کہہ کر میری پیٹھ تھپکی۔

تاریخ مقررہ سے دو روز پہلے ہم الہ آباد پہنچ گئے۔ یہاں اپر کلاس ویٹنگ روم میں ہمارا قیام تھا۔ دوسرے روز صبح کی ٹرین سے لیفٹنٹ مالکم اور دوپہر کو سمن بھی پہنچ چکے تھے۔ جس صبح گنگا اشنان تھا' چار بجے سمن اور مالکم شہر سے دریا کی طرف جانے والے ناکے پر اور میں اور ہنٹرس سرشام فتح پور سے الہ آباد آنے والے راستے پر پہنچ چکے تھے۔ سمن' وئمالا کو اچھی طرح پہچانتا تھا اور وئمالا اس کو۔ مالکم اس کے لئے جانی پہچانی چیز نہ تھی اور اسی لئے اس کو بلایا گیا تھا۔ لیکن اب پروگرام میں تبدیلی کی وجہ سے میں بیک گراؤنڈ میں رہنے کے بجائے پیش پیش رہنے پر مجبور تھا۔ ہم نے ابھی تک مالکم وغیرہ کو اپنے راز میں شریک نہیں کیا تھا اور محاذ اول پر خود جانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر الہ آباد میں داخل ہونے سے پہلے وئمالا سے تصادم ہو جائے تو ہم شاید آخر تک ان دونوں کو چکر میں ڈالے رکھیں۔ قیاس یہی تھا کہ وئمالا دن کے وقت شہر میں داخل ہونا کبھی پسند نہ کرے گی اور شاید ٹھاکر بادام سنگھ کی شکرم میں ہی یا کرایہ کی بگھی میں سفر کرے گی کیونکہ ریلوے ٹرین اس کے لئے خطرناک تھی۔۔۔۔ میں اس وقت شوفر کی وردی میں تھا جو سفید پتلون' بند گلے کا سفید ہاف کوٹ اور کالی پیک کیپ پر مشتمل تھا۔ چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی اور چڑھی ہوئی چھوٹی چھوٹی مونچھیں تھیں اور میں اپنی عمر سے پندرہ سال بڑا نظر آ رہا تھا۔ ہنٹرس پچھلی سیٹ پر تھا' اس کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مونچھیں تھیں۔ سویلین لباس میں پشت گاہ سے کمر لگائے پائپ پی رہا تھا۔ کار سڑک کے کنارے ایک کنویں سے ذرا ہٹ کر کھڑی ہوئی تھی۔ باہر سے آنے والے لوگ کھلی بیل گاڑیوں میں گاتے بجاتے اور خوشیاں مناتے جا رہے تھے۔ ہر بیل گاڑی کے اگلے حصے میں لالٹین روشنی کئے ہوئے تھی۔ سڑک پر چاند کے سوا کوئی روشنی نہ تھی۔ ہماری گاڑی کا رخ شہر کی طرف تھا۔۔۔۔ جوں جوں رات گزرتی جا رہی تھی۔ بیل گاڑیوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی۔ گیارہ بجتے بجتے سڑک پر آمد و رفت بالکل بند ہو گئی۔ حتیٰ کہ کنویں پر پانی پلانے والا برہمن بھی لوٹا ڈوری کندھے پر لٹکا کر چلتا بنا۔ ہم بار بار تھرماس سے چائے نکال کر پی رہے تھے۔ سوا بارہ بجے کے قریب دور سے گھوڑوں کی ٹاپوں کے ساتھ گاڑی کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ سن کر میں نے اور ہنٹرس نے چونک کر بیک وقت پیچھے کی طرف دیکھا۔۔۔۔ پچاس قدم کے فاصلے پر دو گھوڑوں والی بگھی تیزی سے چلی آ رہی تھی۔۔۔۔ میں نے دروازہ کھول کر

سیٹ پر رکھا ہوا پیکٹ اٹھایا اور باہر نکل کر سڑک کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ کوچوان نے گھنٹی بجائی اور جب مجھے ہاتھ اٹھا کر روکنے کا اشارہ کرتے دیکھا تو گھوڑوں کی باگیں کھینچیں اور قریب پہنچ کر گاڑی روک دی۔ وہ اس قدر خوفزدہ تھا کہ ایک لفظ زبان سے نہ نکال سکا اور گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھنے لگا۔ میں نے گاڑی پہچان کر قریب جاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ "گھبراؤ نہیں بھیا۔ ہم پارا گڑھ سے آ رہے ہیں۔ بائی جی سے پوچھ کر بتاؤ انہوں نے مناکشی دیوی کو کوئی سندیسہ بھجوایا تھا؟" مناکشی کا نام سنتے ہی کھڑکی کا پردہ اٹھایا گیا اور ونمالا نے چہرہ باہر نکال کر میری طرف دیکھا۔ میں نے پیکٹ والا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ "ہاں میں نے سندیسہ بھجوایا تھا لیکن تم کون ہو؟ انہوں نے خود آنے کی بجائے——" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "وہ کیسے آ سکتی ہیں یور ایکسی لنسی—— میں ان کا وشواش پاتر ڈرائیور ہوں—— انہوں نے آپ کو دس ہزار روپیہ اور کپڑوں کا سوٹ کیس بھیجا ہے——" اس نے ہاتھ بڑھا کر میرے ہاتھ سے پیکٹ لے لیا اور کہنے لگی۔ "سوٹ کیس بھی لے آؤ—— میں تمہیں رسید لکھ دیتی ہوں۔" میں نے دروازے کا ہینڈل گھماتے ہوئے کہا۔ "یور ایکسی لنسی راجکماری نے آپ کے لئے کار بھیجی ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کو راتوں رات سفر کرا کے بڑودہ اسٹیٹ پہنچا دیں۔ برٹش انڈیا میں آپ محفوظ نہیں ہیں۔" وہ سوچ میں پڑ گئی—— میں نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ کار میں ان کے اسٹیٹ مینجر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کو تفصیل بتائیں گے—— آیئے' حالات خطرناک ہیں—— کوئی آ گیا تو——" میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے اس نے پیکٹ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کوچوان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اچھا رشی۔ ٹھاکور صاحب کو میرا پرنام کہنا۔ میں انہیں بڑودہ پہنچ کر خط لکھوں گی۔" کوچوان نے دونوں ہاتھ پیشانی کو لگا کر سلام کیا۔ ونمالا گاڑی سے نیچے اتر گئی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں چھوٹا سا پستول تھا اور بائیں کندھے سے ٹریولنگ بیگ لٹک رہا تھا۔ میں نے اس کو کار کے قریب لا کر پچھلا دروازہ کھولتے ہی ہنڑس سے کہا۔ "مینجر صاحب آپ میرے برابر والی سیٹ پر بیٹھ جایئے۔" وہ دوسری طرف سے نکل کر ونمالا کو گڈ ایوننگ یور ایکسی لنسی کہتا ہوا اگلی سیٹ پر چلا گیا۔ میں نے پیکٹ پچھلی سیٹ پر رکھ کر اس کو سوار کرایا اور دروازہ بند کرتے کرتے پستول کی نال پکڑتے ہوئے کہا۔ آپ کو اس کی ضرورت نہیں یور ایکسی لنسی—— آپ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے——" کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ اس نے پستول میرے حوالے کر دیا—— میں نے وہیل پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی—— ہنڑس نے سگریٹ کیس اور لائٹر نکال کر پیچھے کی طرف ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔ "لیجئے یور ایکسی لنسی۔" ونمالا نے دونوں چیزیں لے کر ہنڑس سے انگریزی میں مناکشی' اجیتا' سروج اور ہنس راج وغیرہ کی خیریت دریافت کی اور وہ پیچھے

دیکھے بغیر سنبھل سنبھل کر جواب دیتا رہا۔ اس قدر آسانی سے کامیاب ہو جانے پر میری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد ونمالا نے سگریٹ سلگایا۔ میں نے ریلوے اسٹیشن کے قریب پہنچ کر گاڑی روک دی اور ہنٹرس سے کہا۔ "مینجر صاحب' آپ گاڑی میں پیٹرول ڈلوائیں۔ میں ابھی حاضر ہوا۔" ہنٹرس نے وہیل پر آتے ہوئے کہا۔ "آل رائٹ۔" میں باہر نکل کر تیزی سے اسٹیشن میں داخل ہوا اور ویٹنگ روم میں لانس نائیک عزیز احمد کو' جو پارا گڑھ سے مناکشی کا لیٹر اور دس ہزار روپے کا پیکٹ لے کر آیا تھا فوراً" شہر جا کر مالکم اور سمن کو اسٹیشن لے آنے کا حکم دیا۔ اس نے "بہتر ہے" کہہ کر کوٹ پہنا اور دروازہ بند کر کے باہر نکلا۔ پلیٹ فارم پر آتے ہی میں نے کہا۔ "سنو ونمالا کار کے ذریعہ فرار ہونے کی کوشش کر رہی ہے' ہم اس کا پیچھا کر رہے ہیں شاید وہ پارا گڑھ یا کسی قریبی ریاست میں جانا چاہتی ہے۔ تم پہلی ٹرین سے سمن اور لیفٹن مالکم کے ساتھ ولاس پور پہنچنے کی کوشش کرو۔" اس نے نوٹ بک نکال کر ولاس پور نوٹ کیا اور ایک تانگے کی طرف چل دیا۔

میں کار کے پاس پہنچا تو ونمالا ہنٹرس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔ پیکٹ فرش پر کھلا پڑا تھا۔ شاید وہ نوٹ بیگ میں رکھ چکی تھی۔ مجھے تعجب تھا کہ وہ ابھی تک ہنٹرس کو پہچان نہ سکی تھی حالانکہ مختصری مونچھوں کے سوا اس کے چہرے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی ہنٹرس نے دروازہ کھول دیا۔ میں نے وہیل سنبھال کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ "چلیں حضور؟" اس نے سر کے اشارے سے اجازت دی اور ونمالا کو سنا کر کہا۔ "صبح سات بجے تک جو بڑا شہر آئے وہیں کسی ہوٹل میں قیام کرنا۔ سمجھ گئے نا؟" میں نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "سمجھ گیا سرکار۔" اس نے گردن گھما کر ونمالا پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "میرے خیال میں اب آپ آرام کیجئے۔ یور ایکسی لنسی ــــــ" ونمالا نے سیٹ پر دراز ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔

ایک گھنٹہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے کے بعد میں نے آہستہ سے کہا۔ "بریڈلے پچھلے دروازے لاک کر دیئے ہیں یا نہیں؟" اس نے پچھلی سیٹ پر نظر ڈال کر کہا۔ "دروازے لاک ہیں۔ لیکن کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ وہ ــــــ تم تو خیر میک اپ میں چھپے ہوئے ہو مجھے بھی نہیں پہچان سکی؟" میں نے کندھے اچکا کر کہا۔ "کون جانے؟ ہو سکتا ہے پہچان لیا ہو اور وقت کا انتظار کر رہی ہو یا ہو سکتا ہے اس وقت روشنی کم ہونے کے باعث نہ پہچان سکی ہو اور صبح پہچان لے ــــــ بہرکیف یہ بتاؤ کہ اگر نہ پہچان سکے تو ہمیں خود اس پر حقیقت ظاہر کرنی چاہئے یا نہیں؟" تیزی سے بولا۔ "نو' نیور ــــــ اچھا تو ہے غلط فہمی میں مبتلا رہے ــــــ ہم اسے ولاس پور پیلس میں دھکیل دیں گے۔ اگر پہلے ظاہر کر دیا تو پھر راج محل جانے کو یا تو وہ تیار ہی نہ ہو گی اور اگر ہو گئی تو ان لوگوں میں

سے کسی کی ہمدردی حاصل کر لے گی اور وہ اس کو کسی خفیہ راستے سے غائب کر دیں گے اور پھر تم آسانی سے تصور کر سکتے ہو۔ ہمارا کیا انجام ہو گا؟" میں نے اثبات میں سرہلا کر سگریٹ کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔ سگریٹ سلگانے کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ دفعتاً" مجھے ونمالا کے پستول کا خیال آیا اور میں نے ہنٹرس سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دینے کے بجائے ڈیش بورڈ کے خانے سے پستول نکال کر دکھایا اور پھر رکھ دیا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "اس سے ثابت ہوتا ہے وہ ہمیں اپنا سمجھ کر پورا اعتماد رکھتی ہے۔" ہنٹرس نے کندھے اچکا کر میرا جملہ دوہرایا۔ "کون جانے۔" میں ہنس کر خاموش ہو گیا۔

راستے میں دو تین گھنٹے چند مقامات پر فیول اور آرام کے لئے ٹھہرنے کے سوا ہم نے کسی ہوٹل میں قیام نہ کیا۔ اس میں کئی پیچیدگیاں تھیں۔ سب سے بڑی یہ کہ ونمالا کی نظر میں ہم دونوں مناکشی کے تنخواہ دار ملازم تھے' بحیثیت شوفر میرا تو خیر ذکر ہی کیا ہوٹل کے رجسٹر میں وہ مسز ہنٹرس لکھوانا بھی پسند نہ کرتی جو مینجر تھا۔ علیٰ ہذا القیاس۔۔۔۔۔ سفر جاری رکھنے میں ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ نیند پوری نہ ہونے کے باعث ونمالا مسلسل اونگھ رہی تھی اور اسے ہماری طرف پوری توجہ دینے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ ہم دونوں باری باری ڈرائیو کر رہے تھے۔ الٰہ آباد اور ولاس پور کا درمیانی فاصلہ کم و بیش چھ سو میل تھا اور ہمیں ہر حالت میں شام کے سات بجے تک پہنچنا تھا۔ ونمالا کی کار میں مسلسل موجودگی کی وجہ سے ہمیں وائرلیس پر کرنل بشپ سے رابطہ قائم کرنے کا موقع نہ مل سکا تھا اور یہ ضروری تھا کہ کسی نہ کسی مقام سے ہم انہیں ونمالا کے کار سے فرار اور ہماری طرف سے اس کا پیچھا کرنے کی اطلاع دے کر۔۔۔۔۔ فرضی افسانے کو حقیقت کا روپ دیتے۔ پانچ بجے شام کو جبکہ ہم بڑودہ کو بائی پاس کر کے ولاس پور سے صرف اسی میل کے فاصلے پر تھے۔ ہنٹرس نے ونمالا کو مخاطب کر کے کہا۔ "میڈم ہمارا خیال بڑودہ سے پہلے ولاس پور جانے کا ہے کیوں کہ پرنس ہنس راج کے ملنے کا زیادہ امکان وہیں ہے۔ آپ تو جانتی ہیں وہاں ان کے کزن راجکماروں اور راجکماریوں کی تعداد کافی ہے۔۔۔۔۔" ونمالا نے سیٹ پر پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "ہاں مینجر' چند نام میں نے بھی سنے ہیں گو ابھی تک دیکھا کسی کو نہیں۔۔۔۔۔ ایک تو روپا دیوی ہیں' ایک۔۔۔۔۔ سادھنا دیوی۔۔۔۔۔ ایک نرنجن کمار اور ایک۔۔۔۔۔" ہنٹرس نے اس کو خاموش ہوتے دیکھ کر کہا۔ "ونود کو نہیں جانتیں کیا؟ وہ تو ہنس جی کے خاص دوستوں میں سے ہیں۔۔۔۔۔ جھیل والے محل میں رہتے ہیں۔" بولی۔ "ہاں نام تو سنا ہے۔۔۔۔۔ دیکھا نہیں کبھی۔۔۔۔۔ دراصل کسی کو بھی نہیں دیکھا۔" ہنٹرس نے کہا۔ "کوئی بات نہیں' ہنس جی موجود ہوں گے انہوں نے آپ کا تعارف کرا دیا ہو گا اور اگر وہ وہاں نہ ہوں گے تو پھر کل بڑودہ چلے جائیں گے۔" ونمالا خاموش ہو گئی اور سگریٹ سلگانے لگی۔ تھوڑی دیر میں ندی کا پل آ گیا۔ میں نے گاڑی سلو کرتے ہوئے

ہنٹرس کی ران میں انگلی چبھوئی ـــــ اشارہ پاتے میری طرف دیکھنے لگا ـــــ "ڈرائیور گاڑی ایک طرف لے جا کر روک دو ـــــ تھوڑی دیر یہاں ٹہل کر شام ہو جانے کے بعد شہر میں داخل ہوں گے۔" میں نے پل عبور کرتے ہی گاڑی بائیں طرف کھڑی کر دی۔ وہ دروازہ کھولکر باہر نکلا اور پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔ "آیئے یور ایکسی لنسی۔" ونمالا نیچے اتر کے اس کے ساتھ کنارے کی طرف چل دی۔ میں نے انجن بند کیا اور باہر نکل کر انہیں نشیب میں اتر کر کنارے کنارے جاتے دیکھتا رہا۔ یہ وہی ندی تھی جس کے پل پر کچھ مہینے پہلے میرے ساتھ حادثہ پیش آیا تھا۔ وہی پل تھا' وہی ماحول تھا' فرق صرف یہ تھا کہ آج کل ندی تقریباً" پایاب تھی۔ بیچ میں پانی کی پتلی سی دھار بہہ رہی تھی۔ میری نظروں میں گزشتہ واقعات گھومنے لگے۔ سگریٹ سلگا کر دوبارہ کنارے کی طرف دیکھا تو وہ دونوں درختوں کی آڑ میں جا چکے تھے۔ میں نے تیزی سے گاڑی کے پیچھے جا کر لگیج بکس کھولا اور ایریل اونچا کر کے فریکو ئنسی ایڈ جسٹ کی۔ چند سیکنڈ میں ایئر پیس میں ہیلو ہیلو اور کلکتہ کا کوڈ نمبر دوہرایا جانے لگا۔ میں نے اپنا نام بتا کر کرنل بشپ کے نام ارجنٹ میسج نوٹ کرانا شروع کر دیا۔ ہیرن فاک ڈک کی کار ولاس پور کی سرحد میں داخل ہو چکی ہے۔ ہم' دکٹر اور جان اس کی کار سے تین سو گز پیچھے رہ کر ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ کل اس وقت تک وہ گرفتار کر لی جائے گی۔ ریزیڈنٹ ولاس پور کو ہم سے تعاون کرنے کی فوراً" درخواست کی جائے۔ اوور ـــــ پلیز ریپیٹ مائی ورڈز ـــــ" آپریٹر نے نوٹ پڑھ کر سنایا اور میں نے او کے کہہ کر سوئچ آف کر دیا۔ دس منٹ بعد ہنٹرس ونمالا کے ساتھ واپس پہنچ گیا۔ میں نے پچھلا دروازہ کھول کر دونوں کو سوار کرایا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے ولاس پور کو روانہ ہو گئے۔

شہر میں داخل ہوتے ہی میں نے مدھو بھون پیلس کی طرف ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "مینیجر صاحب' راج محل میں تو داخل ہونے کی ہدایات نہیں ہیں پھر ـــــ" ہنٹرس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تو کیا ہوا؟ گیٹ کے قریب پہنچ کر گاڑی روک دینا۔ ہز ایکسی لنسی چند قدم چل کر اندر پہنچ جائیں گی۔ انہیں پرنس کی حیثیت سے جا کر پورے راج محل کی توجہ اپنی طرف مرکوز تھوڑا ہی کرانا ہے؟" میں نے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "لگیج بکس میں ان کا سوٹ کیس رکھا ہوا ہے اور وہ کافی وزنی ہے۔" "یو فول۔" ہنٹرس نے جھلا کر کہا۔ "وہ ہم اپنے ساتھ ہوٹل لے جائیں گے۔ وہاں ٹیلی فون کر کے معلوم کریں گے اگر ہنس جی یہیں ہیں تو سوٹ کیس پہنچا دیں گے ورنہ دو گھنٹے بعد ہز ایکسی لنسی کو واپس لے جائیں گے۔ وہاں سے' خواہ مخواہ پبلسٹی کرنے سے ـــــ تم جانتے ہو ـــــ ریزیڈنسی کو بھنک پہنچ گئی تو ـــــ" ونمالا نے آہستہ سے کہا۔ "یہ ٹھیک ہے ڈرائیور ـــــ میں عام مہمان کی حیثیت سے داخل ہونا مناسب سمجھتی ہوں۔" میں

بہتر ہے یور ایکسی لنسی کہہ کر خاموش ہو گیا۔ ہماری اسکیم ابھی تک سو فیصد کامیاب جا رہی تھی۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر میں نے گاڑی کھڑی کر دی۔ ونمالا نے ٹریولنگ بیگ کندھے میں لٹکایا اور اور ہنٹرس نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ اس نے باہر نکل کر راج محل پر نظر ڈالی اور گیٹ کی طرف چل دی۔ ہنٹرس نے ہیٹ اٹھا کر اس کو گڈ بائی کہا اور وہ دائیں جانب گھوم کر اندر داخل ہو گئی۔ ہنٹرس تھوڑی دیر کھڑا دیکھتا رہا پھر گاڑی میں آ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "وکی' اسی وقت سے یہاں واچ رکھنے کی ضرورت ہے ---- کہیں ایسا نہ ہو ہمارے جاتے ہی نکل کر روانہ ہو جائے۔" میں نے انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی بیک کرتے ہوئے کہا۔ "ایکسی ڈنٹ ہوتے رہتے ہیں پال ---- ہم آل مائٹی نہیں ہیں۔ ہم بھی کبھی نہ کبھی' کسی نہ کسی دن حادثات کا شکار ہو سکتے ہیں ---- اور یقین کرو اگر ایسا ہوا تو یہ میرے ساتھ پہلا حادثہ ہو گا۔ ناؤ کیپ کوائیٹ ----" ہنٹرس ہنسنے لگا۔ میں نے گاڑی کا رخ شہر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ "اب وہیل سنبھالو اس میک اپ میں میرا دم گھٹا جا رہا ہے۔" وہ وہیل پر آ گیا اور آہستہ آہستہ گاڑی چلانے لگا۔ میں نے داڑھی موچھوں سے پیچھا چھڑایا اور سگریٹ سلگا کر ہنٹرس کے منہ پر دھواں چھوڑتے ہوئے کہا۔ "برٹش کیمپ ----" ہنٹرس نے اسپیڈ بڑھائی۔ میں اس کو راستہ بتاتا رہا اور چند منٹ میں گاڑی میجر واٹسن کے بنگلے کے سامنے پہنچ کر کھڑی ہو گئی ---- میں باہر نکل کر برآمدے کی طرف چلنے لگا تھا کہ دروازے کا پردہ اٹھا اور واٹسن باہر نکلا۔ میں نے سلیوٹ کیا اور وہ مجھے دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ "ہے ای یو ڈیول آف اے کیپٹن پرنس" کہتا ہوا آگے بڑھا اور مصافحہ کر کے گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "ہو از دس جنٹلمین؟" میں نے اس کو کیپٹن ہنٹرس سے متعارف کرایا اور مختصر الفاظ میں اپنی آمد کی وجہ بیان کرتے ہوئے دو تین جوانوں کو سویلین لباس میں مدھو بھون پیلس بھیج کر واچ رکھنے کا انتظام کرنے کو کہا۔ اس نے ہم دونوں کو بیٹھک میں لے جا کر بٹھایا اور ٹیلی فون سے گارڈ روم کو ضروری ہدایات دے کر سگریٹ پیش کیے ---- میں نے اس سے اجازت طلب کی اور ہنٹرس کو لے کر اسٹیشن پہنچا۔ ریفریشمنٹ روم میں کھانے سے فارغ ہو کر واپس پہنچے تو واٹسن کلب میں ہمارے قیام کا انتظام کرا چکا تھا اور میرا عزیز دوست لیفٹننٹ مائیکل برآمدے میں کھڑا ہوا ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ چند رسمی اور غیر رسمی' پر تکلف اور بے تکلف جملوں کے تبادلے کے بعد میں نے کیپٹن ہنٹرس سے اس کا تعارف کرایا اور وہ ہمیں کمرے میں لے گیا۔ میں نے کمرے میں چاروں طرف نظر ڈال کر کہا۔ "مائیکل یہ اپارٹمنٹ تو معلوم ہوتا ہے تم لوگوں نے میرے لئے ریزرو کر رکھا ہے۔" مسکرا کر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ "سر' آپ کے لئے یہاں بہت سی چیزیں ریزورو ہیں لیکن نہ معلوم کیوں آپ ہر مرتبہ آتے ہیں اور ریزرویشن لیبل پر ایک نظر ڈال کر واپس ہو جاتے ہیں۔ آج بھی میرا خیال غلط ثابت ہوا۔

ریزیڈنٹ نے بتایا اس مرتبہ آپ ایک آفیشل پرابلم لے کر آئے ہیں۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف سرکایا اور اردلی کو بلا کر میس سے کوارٹر اسکاچ اور کافی لانے کو بھیجا۔

ساڑھے نو بجے جبکہ ہم سونے کی تیاری کر رہے تھے۔ ٹیلیفون کی گھنٹی نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر "ہیلو وکٹر۔" کہا دوسری طرف سے ریزیڈنٹ کی آواز آئی۔ "ہے ای وکی آ سکتے ہو؟" میں نے سلام کرتے ہوئے کہا۔ "آ رہا ہوں سر۔" بولے۔ "یونیفارم کی ضرورت نہیں، جس حالت میں ہو فوراً" پہنچ جاؤ۔ دفتر میں۔۔۔۔" میں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور کار میں بیٹھ کر دو منٹ میں آفس پہنچ گیا۔ ریزیڈنٹ بھی سلیپنگ سوٹ میں تھے۔ مسکرا کر میری کمر پر ہاتھ مارتے ہوئے وائرلیس سیٹ کی طرف اشارہ کیا اور سرگوشی کے لہجے میں بولے۔ "کرنل بشپ فرام کیل کٹا۔" میں نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے اپنا نام بتا کر سلام کیا۔ کہنے لگے۔ "کیپٹن کیا پوزیشن ہے؟" میں نے کہا۔ "سر راج محل میں پہنچ گئی ہے واچ لگا دی گئی ہے۔۔۔۔ سمن اور مالکم وغیرہ صبح ٹرین سے پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد۔۔۔۔" بولے۔ "او کے بوائے۔۔۔۔ میں نے تمہارا پیغام ملتے ہی ریزیڈنٹ سے تعاون کی درخواست کر دی ہے۔۔۔۔ ناؤ کیپٹن۔۔۔۔ کل رات مجھے رزلٹ سے مطلع کرنا۔ وش یو لک گڈ بائی۔"

ریسیور رکھتے ہی ریزیڈنٹ نے مسکرا کر کہا۔ "وکٹر کیا مسئلہ ہے؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "آپ اسے رائل برج کہہ سکتے ہیں سر، جس میں آپ کے ہاتھ میں تین یکے ہیں اور مخالف دو جوکر اور ایک کوئن تھامے بیٹھا ہے۔ آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اس کوئن کو یہاں تک دھکیل لانے میں کتنی دشواریاں پیش آئی ہوں گی۔" وہ مسکرا دیئے۔ سگریٹ کا کش لے کر بولے۔ "میں سمجھ رہا ہوں بوائے۔۔۔۔ بشپ کو معلوم ہے کہ؟" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ کہنے لگے۔ "او کے۔۔۔۔ تم اس کو راج محل سے برآمد کر لو۔۔۔۔ ونود کو ریاست بدر کرنا میری ذمہ داری ہے۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر سلیوٹ کیا اور باہر نکل آیا۔

مجھے سوئے ہوئے بمشکل دو گھنٹے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی سے اچانک آنکھ کھل گئی۔ میں نے روشنی کر کے ریسیور اٹھاتے ہوئے دیوار گھڑی پر نظر ڈالی۔ ابھی ایک نہیں بجا تھا۔ ریسیور اٹھاتے ہوئے میجر واٹسن کی آواز آئی۔ "ہیلو وکی، صوبیدار عالم خان نے وائرلیس پر کہا ہے لیڈی کار میں پرنس ونود کے ساتھ باہر نکلی ہے۔۔۔۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "ان سے کہو پیچھا کریں۔ وہ بڑودہ یا پارا گڑھ جا رہے ہیں۔۔۔۔" تیزی سے بولا۔ "ہولڈ آن میں عالم خان کو انسٹرکشن دے کر پھر تم سے بات کر رہا ہوں۔" میں نے او کے کہہ کر ہنٹرس کا دروازہ کھٹکھٹا کر جگایا۔ وہ دروازے پر آ

کر بولا۔ "کیا ہے وکی؟" میں نے ریسیور کان سے لگائے لگائے جواب دیا۔ "فرار ہو رہی ہے۔ پانچ منٹ میں تیار ہو جاؤ اگر چلنا چاہتے ہو۔۔۔۔" بولا۔ "تو وکی۔۔۔۔ یہ غلط ہو گا۔۔۔۔" میں نے جواب دیا۔ "او کے بائی می۔۔۔۔ لیکن میں جا رہا ہوں۔۔۔۔ یونیفارم میں۔۔۔۔ ورنہ وہ۔۔۔۔ گئی ہاتھ سے۔۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔ میں نے ٹیلی فون ریسیور اس کے ہاتھ میں تھمایا اور یونیفارم پہننے لگا۔

چند منٹ میں واٹسن اسٹاف کار لے کر آگیا۔ اس کے ساتھ دو لیفٹننٹ ٹامی گنوں سے مسلح فل یونیفارم میں اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے لیفٹننٹ مائیکل کو پچھلی سیٹ پر دھکیلا اور وہیل پر بیٹھ کر تیزی سے گاڑی باہر نکالی۔ امین پور روڈ سے شہر کی طرف ٹرن لے کر اسپیڈ بڑھاتے ہوئے واٹسن کی طرف بیک ویو مرر ایڈ جسٹ کیا۔ "میجر آپ مجھے ونود اور ونمالا کے سامنے لانے کے علاوہ ہر کام میں استعمال کر سکتے ہیں۔" واٹسن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ شہر سے باہر نکلتے ہی گاڑی کی اسپیڈ ستر میل پر پہنچ گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ ڈرائیو کرنے کے بعد آگے جانے والی کسی گاڑی کا ٹیل لیمپ نظر آنے لگا۔ پندرہ منٹ میں میں نے اس کو اوور ٹیک کر لیا۔ یہ ہماری گاڑی تھی اور عالم خاں ڈرائیو کر رہا تھا۔ کراس کرتے ہوئے میں نے رفتار کم کی اور واٹسن نے اس کو اشارے سے پیچھے رہ کر راستہ روکنے کی ہدایات دیں۔ اب ونود کی کار نظر آنے لگی تھی۔ میں نے پھر ایکسی لیٹر پر دباؤ بڑھانا شروع کیا۔۔۔۔ بڑودہ پارا گڑھ انٹر سیکشن ابھی تیس میل دور تھا کہ میں نے پچاس گز کے فاصلے سے ہارن دیا۔ ونود نے گاڑی کو بائیں جانب لے کر دائیں ہاتھ سے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ میں نے تیزی سے اوور ٹیک کیا اور دو سو گز آگے بڑھا کر گاڑی سڑک کے بیچوں بیچ ٹیڑھی کر کے انجن بند کر دیا۔ واٹسن نے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر پستول نکال لیا۔ دونوں لیفٹننٹ سڑک کے دوسری طرف کھڑے ہو گئے۔ ونود کی کار ہم سے دس گز کے فاصلے پر پہنچ کر رک گئی۔ ونمالا' ونود کے برابر میں بیٹھی ہوئی تھی۔ واٹسن نے اس کے قریب پہنچ کر پستول سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ونود کمار آپ اور مسز ونمالا دونوں میری حراست میں ہیں۔" میں نے ونود کمار کو دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے سیدھی کر لی۔

گردن گھماتے ہی کار کے پچھلے شیشے سے سڑک کا منظر میرے سامنے تھا۔ تعاقب کرنے والی فوجی گاڑی ونود کمار کی کار سے دس فٹ کے فاصلے پر آ کر رک گئی۔ میجر واٹسن نے آگے بڑھ کر کہا۔ "مسٹر ونود کمار آپ پر ایک مفرور جرمن جاسوس کی اعانت کرنے کا جرم ثابت ہو چکا ہے۔ آپ اپنا پستول ہمارے حوالے کر دیں۔"

"جرمن جاسوس؟" ونود نے حیرت کا ظہار کرتے ہوئے کہا۔ واٹسن نے ونمالا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یس مسٹر ونود۔ آئی مین مسز ہنس راج۔" ونود نے ہولسٹر

کندھے سے اتار کر واٹسن کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "آئم سوری میجر۔ مجھے کچھ معلوم نہیں' یہ جرمن سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ میں انہیں محض مسز فس راج ــــــ"

واٹسن نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "پلیز مسٹر ونود' آپ اپنے الفاظ ضائع نہ کریں۔ خاموشی سے مسز فس راج کے ساتھ کار میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ صوبیدار میجر' راجکمار کی کار کا اسٹیئرنگ سنبھالو اور برٹش کیمپ لے چلو۔" ونود نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "میجر آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھئے مجھے ایکس پلین کرنے کا موقع دیجئے۔" واٹسن نے اس کو سوار ہونے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔ "بہتر ہو گا آپ ریزیڈنٹ سے بات کریں مسٹر ونود میں فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔" ونود نے خاموشی سے دروازہ بند کر لیا۔ عالم خان نے وہیل سنبھالا۔ واٹسن نے ونمالا کو پچھلی سیٹ پر بٹھایا۔ ایک لیفٹننٹ کو اس کے ساتھ بٹھایا اور عالم خان کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دونوں گاڑیاں ٹرن لے کر شہر کی طرف روانہ ہو گئیں۔ میں سگریٹ سلگا کر انہیں جاتے دیکھتا رہا۔ یہ اتنی بڑی کامیابی تھی کہ مجھ پر نشہ سا طاری ہونے لگا۔ لیفٹننٹ مائیکل کی اچانک مداخلت نے مجھے چونکا دیا۔ اس نے دوسرے دروازے سے اندر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "چلئے سر۔" میں نے "اوہ" کہہ کر اس کی طرف دیکھا اور گاڑی بیک کر کے سیدھی کی۔ مائیکل نے مسکرا کر کہا۔ "سر مبارک باد پیش کرنے کی اجازت ہے؟" میں نے گیئر لگاتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو پال۔ شاید اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تم مجسم مبارک باد نظر آؤ گے۔" اس نے سر جھکا کر کہا۔ "میں آپ کا بیسٹ بوائے بننے کا متمنی ہوں سر۔"

ریزیڈنسی پہنچتے ہی میں نے وائرلیس روم سے کرنل بشپ کو پیغام دیا۔ میرا نام سنتے ہی کلکتہ آپریٹر نے کہا۔ "سر چند منٹ انتظار کیجئے کرنل صاحب نے آپ کے پہلے میسج کا جواب دینے کا حکم دیا تھا کہ ولاس پور سے دوسرا میسج آنے پر انہیں جگا کر آپ سے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔" میں نے کہا۔ "او کے انہیں جگا کر مبارک باد کہو۔ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔"

چند منٹ بعد کرنل کی بھاری آواز سنائی دی۔ "ہیلو کیل کٹا۔ بشپ اسپیکنگ ــــــ" میں نے جواب دیا۔ "دس از وکٹر سر ــــــ گڈ مارننگ اینڈ کانگریچولیشنز دی ڈک از ان اوور ہینڈز ــــــ" بولے "ویل ڈن بوائے ــــــ" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "سر ایک پرنس کے ساتھ اڑنے کی کوشش کرتی ہوئی ولاس پور سٹیٹ سے سو میل کے فاصلے پر۔" بولے "کون ہے وہ پرنس؟" میں نے کہا۔ "یوراج ونود کمار سر۔" آپ ریزیڈنٹ سے کہیں ونود کو جھٹکے نہ دیں وہ اینٹی برٹش ہے۔ وہ خود بھی جانتے ہیں ناؤ سر' شاید مجھے کچھ دن یہاں رکنا پڑے۔ آپ مائنڈ تو نہیں کریں گے۔" دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز آئی۔ "ٹیک یور ٹائم ــــــ" انہوں نے کہا۔ "لیکن پوری

پارٹی کے ساتھ نہیں۔" میں نے کہا۔ "کیپٹن ہنڑس کے سوا سب کو آج یا کل شام تک واپس کر رہا ہوں سر اور کوئی حکم؟" ہنس کر بولے۔ "نو تھینکس اینڈ گڈ بائی۔" میں نے گڈ بائی سر کہہ کر سوئچ آف کر دیا۔

صبح دس بجے ناشتے سے فارغ ہو کر میں نے ہنڑس سے کہا کہ ونمالا کے سامنے آنے کے سوا اب ہر محاذ پر اسی کو پیش پیش رہنا ہے ——— مسکرا کر بولا۔ "وکی تمہیں معلوم نہیں۔ میں صبح کے پانچ بجے سے دس بجے تک مہاراجہ ولاس پور اور ریزیڈنٹ کی میٹنگ میں شریک رہا ہوں۔ میجر واٹسن بھی شریک تھے۔ مہاراجہ کے جانے کے بعد ریزیڈنٹ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کہیں ہیرس نے اس گرفتاری سے پہلے ان کو اطلاع تو نہیں دی تھی کہ یہ ہونے والا ہے؟ میں نے جواب دیا سر میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں۔" ہنس کر کہنے لگے۔ "یہ تمہارا دوست ڈیول ہے۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ ایسا کیا ہو۔ ورنہ سوچو تو سہی۔ ہز ہائی نس کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو سکتا تھا ——— ویسے وہ بہت خوش ہیں ——— اور میں بھی وکٹر کا ممنون ہوں کہ اس نے ونود کمار کی ویشعدی کا خاتمہ کرانے میں ہماری مدد کی ——— تو یہ ہے پوزیشن۔"

میں نے کہا۔ "اس کے معنی ہیں ریزیڈنٹ نے ہز ہائی نس کو بتا دیا کہ میں یہاں آ چکا ہوں۔ او کے بریڈ اب تم واٹسن کے پاس نہیں جا رہے کیا؟" ہنس کر بولا۔ "وہ خود یہاں آئیں گے۔ میرا کہیں جانے کا ارادہ نہیں ——— ویسے ٹیلیفون استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ٹیلیفون کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے ٹیلیفون میری طرف سرکا دیا اور اٹھ کر چلنے لگا۔ میں نے ہنس کر اس کو ٹانگ سے روکتے ہوئے کہا۔ "سٹ ڈاؤن یو فول۔" وہ مسکرا کر پھر کرسی میں دھنس گیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر یشودھرا کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے پھر اس کی طرف دیکھا۔ "تم میرے متعلق کیا نہیں جانتے بریڈ' جو بھاگنے کی ضرورت پیش آئی؟" ہنڑس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ دوسری طرف سے ریسیور اٹھایا گیا اور آواز آئی۔ "ہیلو ساوتری ———" میں نے کہا۔ "ڈارلنگ تمہارا پجاری درشن کا ابھیلاشی ہے۔ کسی وقت اور ———" اس نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ "اوہ میں مر جاؤں تجھ پر نعیم۔ تو یہ سب تمہارا ہی کرشمہ ہے کیا؟" میں نے کہا "ایسا ہی سمجھ لو۔" بولی۔ "یشودھرا دیوی سچ کہہ رہی تھیں پھر تو ——— وہ صبح سے شری حضور کے پاس گئی ہوئی ہیں ———" میں نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔ "انہیں بلاؤ نا؟" ہنس کر کہنے لگی۔ "نعیم مشکل ہے۔ یہاں تو بھونچال آیا ہوا ہے۔ ہز ہائی نس کے ڈرائنگ روم میں سب جمع ہیں۔ چترا دیوی اور ان کے پتی بھی وہیں ہیں۔ میجر دلیش مکھ بھی ——— بلکہ وہ تو صبح کے ساڑھے دس بجے سے ہز ہائی نس کے ساتھ ہیں ——— اور ہاں' کے پی کی بیگم اور عظیم

بھی آئی ہوئی ہیں۔ سچ بتاؤ ڈارلنگ' ونود کمار جی کو رہا کرو گے؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈیئرپیسٹ ہم نے آج تک پکڑنے کے بعد کسی کو چھوڑا ہے؟" وہ کھلکھلا کر ہنسی۔ ادھر ہنٹرس بھی منہ پھرا کر ہنسنے لگا۔ میں نے نیچی آواز میں کہا۔ "سنو ڈیئر۔ آ سکتی ہو تو نیشو کی کار لے کر کیمپ آ جاؤ میں گیٹ پر ملوں گا۔" بولی۔ "گڑ بڑ ہو گئی تو؟ آج ہر طرف دوڑ بھاگ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔ اچھا آ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔"

میں نے "شکریہ" کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ "کمنڈ اپ؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "جا رہا ہوں میں پال۔" وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے یونیفارم اٹھاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔ "مجھے بتایا گیا ہے تمہارا کیمپ سے تنہا باہر نکلنا خطرناک ہے۔" میں نے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے کہا۔ "اطلاع درست ہے۔"

یونیفارم پہن کر باہر آیا تو ہنٹرس سگریٹ سلگا رہا تھا۔ دھواں خارج کرتے ہوئے بولا۔ "میں تمہارے ساتھ چل رہا ہوں۔" میں نے آنکھیں سکیڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر بولا۔ "کیا میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا پرنسلی۔۔۔۔۔۔ کیا میں ایک اچھا باڈی گارڈ نہیں بن سکتا۔ یور ایکسی لنسی۔" میں نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور نیچی آواز میں کہا۔ "بریڈ میں تمہارے لئے سپریسٹو ڈگری استعمال کر سکتا ہوں مائی ڈیئر' تم واقعی بہترین دوست ہو لیکن میں یہاں کچھ اس قسم کا پرنس ہوں جسے سلامی دینے والی توپوں کا رخ ہر مرتبہ سینے کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے پلیز۔۔۔۔۔۔" ہنٹرس نے گھونسہ تان لیا۔ میں نے پیچھے ہٹ کر کار کی چابی اس کی طرف اچھال دی۔ "او کے کزن گیٹ پر پہنچ جاؤ۔۔۔۔۔۔" ہنٹرس نے چابی لپک لی اور باہر جانے لگا۔ میں نے کہا "سنو بریڈ وہ کار رنگین شیشوں والی پیکارڈ ہو گی۔ اندر کون ہے یہ تم نہ دیکھ سکو گے بولو کیا اب بھی جانے کو تیار ہو؟" مسکرا کر بولا۔ "شیور بوائے مجھے اس سے کیا کہ وہ کار ہے یا چلتا پھرتا ہنی مون سیل! میں تو صرف تمہارے ساتھ تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اس امید پر کہ اتنا تعاون تم بھی کرو گے کہ اپنی منگیتر۔۔۔۔۔۔ ہے ای۔ منگیتر یا کچھ اور؟" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ قہقہہ لگا کر بولا۔ "نان سینس۔ خیر پھر بھی تم مجھے اس سے متعارف ضرور کراؤ گے۔۔۔۔۔۔" میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کندھے اچکا کر باہر نکل گیا۔ میں سگریٹ سلگا کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ دو منٹ گزر گئے۔ انجن اسٹارٹ ہونے کے بجائے برآمدے سے کھسر پھسر کی آواز آنے لگی۔ میں نے باہر کی طرف والی کھڑکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔ ہنٹرس برآمدے میں کھڑا ہوا اردلی کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ ایک دو جملے تبدیل کرنے کے بعد وہ اندر آیا اور کہنے لگا۔ "ڈکنز ریزیڈنٹ کے بنگلے کے سامنے سٹیٹ کی چار پانچ گاڑیاں کھڑی ہوئی ہیں۔ کیا ایسے میں تمہارا باہر نکلنا غلط نہیں؟" میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے

ہوئے ریسیور اٹھا کر پھر یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور آواز آئی۔ "ساوتری۔" میں نے کہا۔ "شاید تم نہیں آ رہی ہو' ایں نا؟" "اگر آ سکتی ہوتی تو تمہاری دیوی کو ساتھ لے کر آتی ڈارلنگ لیکن ہز ہائی نس' پر دھان جی' کے بی۔ اور بہت سے راجکمار اور درباری ریزیڈنسی پہنچ چکے ہیں۔ ایسی صورت میں——— سمجھ سکتے ہو——— بہرکیف مہارانی اور سادھنا دیوی اور یشودھرا دیوی کو معلوم ہے تم یہاں آ چکے ہو۔ وہ ابھی مہارانی کے پاس ہیں۔ اور وہ بھی۔ بتاؤ کون؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "بھگوان۔" کہنے لگی۔ "نان سینس——— بھگوان سے تمہارا کیا تعلق ہے۔ میں تو اس کی بات کر رہی ہوں جس نے تمہارے بازو پر سونے کی ٹکڑیاں باندھی تھیں۔ سچ کہنا ڈارلنگ کیا تمہاری قیمت صرف پانچ اشرفی ہے؟" میں نے اس کو ستانے کے لئے کہا۔ "یہ شمیم کی مہربانی ہے ڈیئر' کہ اس نے اس قابل تو سمجھا۔ تم نے تو کبھی جو چیز کھانے کو ایک آنہ بھی نہ دیا۔" قہقہہ لگاتی ہوئی بولی۔ "ڈارلنگ شام کو میں تمہارے لئے بہت سی چیزیں لے کر آ رہی ہوں۔ نو بجے۔" میں نے "او کے" کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے آنکھیں سکیڑ کر میری طرف دیکھا اور کچھ بولتے بولتے رہ گیا۔ میں کرسی کی پشت گاہ سے کمر لگا کر شمیم کے متعلق سنجیدگی سے سوچنے لگا۔ وہ اس مرحلے پر واقعی ایک علیحدہ پرابلم بن سکتی تھی۔ ساوتری کو اشرفیوں کے متعلق معلوم ہو جانے کے معنی تھے کہ یہ اطلاع اس کو مہارانی کے ذریعے سے ملی تھی اور جب ساوتری جانتی تھی ناممکن تھا کہ یشودھرا کے علم میں نہ آ چکی ہو۔ مائی گاڈ!" میں اپنے خیالات سے زچ ہو کر بڑبڑایا۔ "یس مائی چائلڈ۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "ڈیم اٹ" اور ہاتھ بڑھا کر میز سے سگریٹ کیس اٹھایا۔ ہنٹرس نے لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "آل رائٹ' ڈیم اٹ۔ ڈیم ایوری تھنگ۔ لیکن یہ شمیم کون ہے بوائے۔ ون آف دی کزنز؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "لائک سریکھا۔ ایسی نہیں جیسی کینتھ' جین اور وغیرہ وغیرہ۔" بولا۔ "پھر رونے کا مطلب؟" میں نے کہا۔ "یہی کہ ہنسنے کی کوئی وجہ نہیں اور جو تھی وہ ابھی تک اسپیکنگ رینج سے بہت پرے ہے۔" لائٹر سے اپنا سگریٹ سلگا کر دھواں خارج کرتے ہوئے بولا۔ "گڈ گریشس تو ان دو کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "بریڈ یور آر اے پلین فول۔ تم سے بڑا احمق کوئی نہیں' ستارے گننے کی کوشش کر رہے ہو۔ لنچ ٹائم ہو رہا ہے۔ اردلی کو بلاؤ اور پینے پلانے کا انتظام کرو۔" ہنٹرس کندھے اچکا کر رہ گیا۔ میں نے بزر دبا کر اردلی کو بلایا اور کھانے کی تفصیل بتا کر میس کی طرف چلتا کر دیا۔

دوپہر کی ٹرین سے لیفٹننٹ مالکم' سمن اور عزیز وغیرہ پہنچ گئے۔ ہم نے انہیں ونمالا اور ونود کی فرضی کہانی یاد کرائی۔ سمن اور عزیز کو پس منظر میں رکھا اور لیفٹننٹ مالکم کو عملی طور پر میجر واٹسن کے تعاون سے گرفتاری کا کریڈٹ دیا۔ شام کو سات بجے

ونود اور ونمالا کو دو علیحدہ کاروں میں مالکم اور دیگر فوجی افسروں کی نگرانی میں بمبئی روانہ کر دیا گیا۔ پرنس ونود کے ساتھ ریاست کے اعلیٰ حکام اور راجکماریوں کی بھی تین چار کاریں تھیں۔ ساڑھے سات بجے کے قریب میں نے مسٹر ولسن سے وائرلیس پر بات کی۔ تمام کارروائی کی تفصیل سننے کے بعد انہوں نے خود ہی کہا۔ "وکی اطمینان رکھو۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ چاہو تو ایچ ایچ کو مبارکباد پیش کر سکتے ہو۔ لیکن تمہیں دو تین روز میں یہاں آکر اصلی کہانی بیان کرنی ہے۔ میں تمہیں اتنا بڑا جادوگر تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔" میں نے کہا۔ "سر نہ کیجئے یہ جادوگری نہیں چھوٹی سی ہیٹ ٹرک ہے۔" بات کاٹتے ہوئے بولے۔ "تمہارا مکان تیار ہے آ جاؤ اور کوئی بڑا کھیل دکھاؤ۔ بولو کب؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "سر ابھی ملٹری بینڈ فارغ نہیں ہے۔" بولے۔ "ایز یو پلیز وکی۔ بہرکیف تمہیں جلد یہاں پہنچنا ہے۔ گڈ نائٹ۔" میں نے گڈ بائی کہہ کر سوچ آف کر دیا۔

رات کو ریزیڈنٹ نے ہمیں ڈنر دیا۔ جس میں میرے اور ہنٹرس کے علاوہ مسز اور میجر واٹسن بھی شریک تھے۔ کھانے کے دوران جنگ اور ہندوستانی سیاسی صورت حال پر باتیں ہوتی رہیں۔ نو بجے کے قریب ڈنر ختم ہوا اور ہم اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچے تو اردلی نے کہا کہ "تقریباً" پندرہ منٹ پہلے کسی نے ٹیلیفون کیا تھا لیکن "ہیلو" کہتے ہی کنکشن توڑ دیا۔ کوئی لیڈی تھی۔" میں ٹھیک ہے کہہ کر ہنٹرس کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا اور یشودھرا کا نمبر ڈائل کیا۔ تیسری گھنٹی پر یشودھرا کی آواز آئی۔ "ہیلو نعیم۔" میں نے سگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتے ہوئے کہا۔ "خادم ——— ڈارلنگ صبح سے دو مرتبہ رنگ کر چکا ہوں۔ ساوتری نے بتایا تو ہو گا۔" بولی۔ "ہاں میں بہت گھری ہوئی تھی۔ دونوں ڈرائنگ روم بھرے ہوئے تھے ساوتری نے کئی بار اشارے کئے لیکن تمام خاندان خصوصاً" پترا اور اس کے شوہر کی موجودگی میں میرے لئے کھسکنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ سچ کہنا نعیم یہ تمہارا ہی ———" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "کیا پیشگی اطلاع ملنے پر بھی کسی میسج کی ضرورت رہتی ہے یشو؟ ایچ ایچ کو بھی معلوم ہے ——— خیر اسے چھوڑو آ رہی ہو؟" بولی۔ "آہ نعیم یہاں جھوٹی صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ راج محل میں ہنگامہ سا برپا ہے۔ چہرے بجھے ہوئے ہیں۔ دلوں میں کنول کھل رہے ہیں۔ چند کے سوا جن کی ونود سے کچھ توقعات وابستہ تھیں۔ ایسے میں میرا باہر نکلنا۔ تم آ جاؤ ——— اسی راستے سے عظیم کو بھیج دوں کیا؟" میں نے کھنکارتے ہوئے کہا۔ "یشو' میری جان ایسے امتحانوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے اور جب امتحان لینے والی شخصیتیں اتنی بڑی ہوں تو ہماری کیا مجال ہے کہ سرتابی کر سکیں۔ بہرحال ہماری ثابت قدمی میں فرق نہیں آیا ——— سنو ڈارلنگ' عظیم کو میرے یہاں آنے کے متعلق معلوم تو نہیں ہے نا؟" کہنے لگی۔ "نہیں ——— لیکن شاید کل معلوم ہو جائے گا۔ وہ یہیں ہے زیادہ تر یہیں رہتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے ہز ہائی نس خود

اس کو بتا دیں۔" میں نے کہا۔ "تمہارا خیال صحیح ہے شاید۔ کل میں دس بجے ہز ہائی نس کی سلامی کو حاضر ہو رہا ہوں۔ اگر ہز ہائی نس نے ابھی تک بیگم چغتائی کو ٹیلیفون پر میرے کہے ہوئے الفاظ سنا کر ان کی غلط فہمی دور نہیں کی ہے تو پھر مجھے شمیم سے خود کہنا پڑے گا۔"
وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر کہنے لگی۔ "نعیم ——— کیا یہ سلسلہ بہت طویل نہیں ہو گیا؟ آخر ہمیں کب تک انتظار کرنا ہے۔ کب تک آزمائشوں سے گزرنا ہے اور کیوں؟ یا تم ہز ہائی نس کی بلیسنگز حاصل کرنے کے بعد کوئی قدم اٹھانا چاہتے ہو؟" میں نے اپنی ذہنی الجھن کو ہنسی میں چھپاتے ہوئے کہا۔ "نہیں چاندنی' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کورٹ شپ ہمارے لئے محض ایک فارمیلٹی ہے ورنہ جو کچھ ہمیں ہونا چاہئے وہ تو ہم بہت پہلے سے ہیں اور اس سے نہ میں گریز کر سکتا ہوں اور نہ تم۔ یہ سب جانتے ہیں——— انتظار ہمیں بہرحال جنگ ختم ہونے تک کرنا ہے اس میں کورٹ شپ کے اس سرٹیفکیٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"
"پڑتا ہے ڈارلنگ۔" اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں کھلم کھلا تم سے مل سکوں گی۔ تمہارے ساتھ رہ سکوں گی۔" میں نے کہا۔ "او کے ڈیریسٹ اگر اس انداز میں سوچ رہی ہو تو کل ہی ملیسے روانہ ہو جاؤ۔ مسٹر ولسن تمہارے قیام کا انتظام کر دیں گے۔ میں پرسوں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ بولو کیا خیال ہے؟" چند لمحے سکوت طاری رہا۔ پھر اس نے میرا نام لے کر کہا۔ "اتنی جلدی بھی نہ کرو شاید تین چار دن لگ جائیں۔ اچھا میں صبح سات بجے کیمپ پہنچ رہی ہوں۔ گیٹ پر ملو۔ گڈ نائٹ۔ آئی لو یو ڈارلنگ۔"
میں نے ریسیور چوم کر اس سے پہلے کریڈل پر رکھ دیا۔ نگاہیں ملتے ہی ہنٹرس نے سر جھکا کر کہا۔ "آئی لو یو یور ایکسی لنسی۔" میں "شٹ اپ" کہہ کر یونیفارم اتارنے کے لئے دوسرے کمرے کی طرف چل دیا۔
صبح سات بجے میں تیار ہو کر باہر نکلنے والا تھا کہ دوسرے کمرے سے ہنٹرس میرے کمرے میں داخل ہوا اور مسکرا کر بولا۔ "گڈ مارننگ وکی۔" وہ اس وقت فل یونیفارم میں تھا۔ کندھے پر ہولسٹر پڑا تھا۔ میں نے گڈ مارننگ بریڈ کہہ کر اس کا بازو تھاما اور برآمدے کی طرف چل دیا۔ ہنٹرس نے چابی لے کر کار کا دروازہ کھولا اور دونوں بیٹھ کر گیٹ کی طرف چل دیئے۔ میدان عبور کر کے بنگلوں کے پیچھے پہنچتے ہی میں گاڑی سے اتر کر پیدل گیٹ پر پہنچ گیا۔ پہریدار نے بندوق پر ہاتھ مار کر سلامی دی۔ میں باہر نکل کر سڑک پر آ گیا اور سگریٹ سلگا کر ٹہلنے لگا۔ چند منٹ گزرے تھے کہ پیکارڈ نے نیشنل گارڈنز کی طرف سے ٹرن لیا اور میرے قریب پہنچ کر ایک دم رک گئی۔ اگلا دروازہ کھلا اور یشودھرا مسکرا کر وہیل سے دوسرے کونے کی طرف سرک گئی۔ میں نے سر کے اشارے سے اسے سلام کیا اور آگے بڑھ کر وہیل پر بیٹھ گیا۔ پچھلی سیٹ پر ساوتری بیٹھی ہوئی تھی اس نے پیشانی پر ہاتھ

رکھ کر سلام کیا۔ میں نے آداب عرض کر کے دروازہ بند کیا اور گیئر لگا کر گاڑی اسٹارٹ کی۔ چند قدم آگے بڑھتے ہی یشودھرا نے کہا۔ "نعیم' تم آج ہی بمبئی چلے جاؤ——— دو تین روز بعد میں سادھنا دیوی اور ساوتری کو ساتھ لے کر پہنچ جاؤں گی———" میں نے بیک ویو مرر پر نظر ڈال کر ہنٹرس کو پیچھے آتے دیکھا اور سپیڈ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "جو حکم۔ ہزہائی نس سے ملاقات کی اجازت ہے یا نہیں؟" کہنے لگی۔ "میرے خیال میں نہ ملو تو بہتر ہے۔ انہیں معلوم تو ہے ہی تم نے ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا پھر لوگوں پر یہ ظاہر کرنا کیا ضروری ہے کہ تم یہاں آئے ہوئے ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ایز یو پلیز۔ میں آج شام کو چلا جاؤں گا۔ ویسے سادھنا دیدی کا کیا حال ہے؟ ٹھیک ہیں تو ساتھ کیوں نہیں لائیں؟" مسکرا کر بولی۔ "بالکل ٹھیک ہیں۔ ابھی تو انہیں پوجا پاٹ سے ہی فرصت نہیں ملی ہو گی۔ ساتھ کس کو لاتی؟" میں نے پیچھے کی طرف نظر ڈال کر دیکھا۔ "ساوتری تم پوجا نہیں کرتیں؟" مسکرا کر بولی۔ "کر تو رہی ہوں یور ایکسی لنسی۔" میں نے یشودھرا کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "خوب ہے ڈارلنگ۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "آئی ڈونٹ مائنڈ نعیم۔ تمہیں معلوم ہے میں کتنی وسیع النظر ہوں۔" مجھ کو اس کی وسیع النظری پر پسینہ آ گیا۔ شاید ساوتری نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا۔ میں بمشکل "تھینک یو" کہہ سکا۔ چند منٹ ڈرائیو کرنے کے بعد ڈیلائٹ کارنر آ گیا۔ میں نے جھینپ سے پیچھا چھڑا کر کہا۔ "یشو!" وہ ڈیلائٹ کارنر کا نام میری زبان پر آنے سے پہلے مسکرا کر بولی۔ "سوری ڈارلنگ۔" میں نے سپیڈ کم کرتے کرتے ایکسی لریٹر پر دباؤ بڑھا دیا——— گاڑی پھر نفتی پر پہنچ گئی۔ کہنے لگی "پل آ رہا ہے سپیڈ کم کر دو نعیم۔" میں نے پل کے سرے پر پہنچ کر رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔ "یشو پیچھے آنے والی گاڑی میں میرا دوست کیپٹن بریڈلے (فی الحال جان ہنٹرس) تم سے متعارف ہونا چاہتا ہے۔ اجازت ہے؟"

مسکرا کر کہنے لگی۔ "کیا اجازت بہت ضروری ہے نعیم؟" میں نے ہنس کر کہا۔

"نہیں یشو۔ دراصل وہ میرا عزیز ترین دوست ہے۔ چند وجوہ کی بنا پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا ہے اس لئے میں تعارف سے پہلے تمہیں اس کے متعلق کچھ باتیں بتانا چاہتا تھا۔ وہ تین چار سال سے میرے ساتھ ہے۔ میری زندگی کے نشیب و فراز سے واقف ہے۔ کم و بیش تمام راز جانتا ہے تمہارے متعلق۔"

"ایک منٹ!" یشودھرا نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "کیا وہ شردھام میں بھی تمہارے ساتھ تھا؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں——— لیکن پارا گڑھ کے متعلق بہت کچھ جانتا ہے۔ ہم وہیں سے آ رہے ہیں۔" یشودھرا نے متعجب ہو کر میری طرف دیکھا۔ "کیا تم پارا گڑھ۔" وہ کچھ سوچ کر بولتے بولتے رک گئی۔ میں نے اس کی نظروں سے دلی شبہات کا اندازہ لگا کر کہا۔ "پارا گڑھ ہم ونمالا کے تعاقب میں گئے تھے' یشو'

کہیں تم یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ میں راج محل۔" وہ مسکرا دی۔ "نہیں نعیم ——— میں جانتی ہوں تم وہاں کرن کی حیثیت سے مر چکے ہو۔ سورج کے سامنے جانے کی حماقت نہیں کر سکتے۔ ہاں مہاراجہ شردھام کو بلیک میل کر سکتے ہو لیکن یہ تمہاری فطرت کے خلاف ہے اور پھر گورنر سے بھی تمہارا کچھ نہ کچھ معاہدہ ضرور ہو گا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ صحیح ہے ڈارلنگ ——— تم کافی جانتی ہو ——— بریڈ اتنا نہیں جانتا ———"

گاڑی پل عبور کر چکی تھی۔ میں نے ریسٹ ہاؤس کے سامنے پہنچ کر انجن بند کرتے ہوئے پیچھے کی طرف دیکھا۔ ہنٹرس کی گاڑی پل کے سرے پر پہنچ کر ریسٹ ہاؤس کی طرف ٹرن لے رہی تھی۔ یشودھرا نے پیچھے کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تم نے بریڈلے کو بتا دیا میں تمہاری منگیتر ہوں؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں۔ اس نے صرف ٹیلیفون پر تم کو باتیں کرتے سنا ہے۔" یشودھرا کچھ کہنا چاہتی تھی کہ ہنٹرس نے ہماری گاڑی کے قریب پہنچ کر انجن کو ریس دے کر بند کر دیا اور وہ خاموش ہو گئی۔ میں نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "آیئے۔" یشودھرا سے پہلے ساوتری گاڑی سے نکل کر اگلے دروازے کے قریب پہنچ گئی اور اس کو سہارا دے کر گاڑی سے باہر نکلنے میں مدد دی۔ یشودھرا نے ریسٹ ہاؤس میں نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "کس قدر ویرانی ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "بد روحیں ایسی ہی غیر آباد جگہ ملا کرتی ہیں۔" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ ساوتری بھی ہنس دی۔ میں نے ریسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ساڑھے سات بج رہے ہیں یشو۔ تم نے یہاں چائے کا انتظام کرا دیا ہوتا تو مزا آ جاتا؟؟"

"آیئے کیپٹن ہنٹرس۔"

ہنٹرس کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور قریب آتے ہی پیک کیپ چھو کر گڈ مارننگ یور ایکسی لنسی کہہ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے تعارف کرایا راجکماری یشودھرا۔ کیپٹن ہنٹرس۔ مس ساوتری ———" یشودھرا نے ہنٹرس سے مصافحہ کیا۔ "ہاؤ ڈو یو ڈو" کیپٹن۔ نے کہا۔ ساوتری نے ہاتھ جوڑ کر نمستے کیا۔ تینوں ہنسنے لگے۔ میں نے کہا۔ "شیک ہینڈ ساوتری۔" اس نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ ہنٹرس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "میڈم گھر جا کر ہاتھ تو نہیں دھونا پڑے گا نا؟" ساوتری میری طرف دیکھ کر ہنس دی ——— میں نے ہنٹرس سے کہا۔ "بریڈ ہمیں آج ہی ہلسیے کی طرف روانہ ہونا ہے ——— تین روز بعد یشودھرا بھی پہنچ رہی ہیں ———" مسکرا کر یشودھرا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "اوور کانگریچولیشنز یور ایکسی لنسی۔" یشودھرا نے نگاہیں جھکا کر کہا۔ "تھینک یو کیپٹن ———" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "خوب ہو بریڈ ——— مبارکباد مجھے دینی چاہیے تھی یا ———" یشودھرا نے مسکرا کر کہا۔ "ہی از رائٹ نعیم۔ کیپٹن ہنٹرس جانتے ہیں کون مستحق ہے اور کیوں؟"

ہنٹرس نے ہنس کر میری طرف دیکھا۔ میں نے کہا۔ "او کے بریڈ' ایک ہی بات ہے۔ ناؤ' بیک ٹو پویلین۔" ہنٹرس نے ٹوپی کو ہاتھ لگایا اور کار کی طرف چل دیا۔ ہم بھی گاڑی میں سوار ہو گئے اور دوسرے لمحے دونوں گاڑیاں بیک ہو کر شہر کی طرف واپس ہو گئیں۔ کیمپ کے قریب پہنچ کر میں نے یشودھرا کو گڈ بائی کہا اور ہنٹرس کے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔

گیارہ بجے کے قریب میں نے ریزیڈنٹ کو فون پر اپنی روانگی کی اطلاع دی۔ بولے "او کے کیپٹن ——— وش یو لک۔" میں نے شکریہ ادا کیا تو کہنے لگے۔ "تم نے اس مرتبہ ہزہائی نس سے ملاقات نہیں کی' حالانکہ۔ شاید یہ پہلا موقع ہوتا کہ وہ ذاتی طور پر تمہارا شکریہ ادا کرتے۔" میں نے جواب دیا۔ "سر' میں اسی وجہ سے گریز کر رہا ہوں۔ انہیں صرف آپ کا اور مسٹرولسن کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ میں منظر عام پر نہیں آنا چاہتا۔ ان گرفتاریوں سے میرا تعلق ظاہر ہونا ہزہائی نس کے لئے اچھا نہیں ہے۔" بولے۔ ٹھیک ہے۔" میں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے سگریٹ کیس میری طرف سرکا دیا۔ میں نے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ اور ریسیور اٹھا کر میجر دلیش مکھ کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی گھنٹی پر ریسیور کریڈل سے اٹھا لیا گیا اور آواز آئی۔ "میجر دلیش مکھ۔" میں نے کہا۔ "آداب عرض ڈیڈی۔" بولے۔ "مجھے معلوم ہے برخوردار۔ بہت بہت شکریہ ——— اور یہ میری طرف سے نہیں' بلکہ ———" میں نے کہا "سمجھ گیا ڈیڈی ——— انہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ——— صرف آپ ریزیڈنسی آ کر کر بچھتا جائیے ——— میں شام کو واپس جا رہا ہوں۔" بولے۔ "تم آ جاؤ' ہنگامہ ختم ہو چکا ہے۔ کیپٹن ہنٹرس کو بھی لے آؤ۔ ساتھ کھانا کھائیں گے ———" میں نے کہا۔ "ڈیڈی' ہزہائی نس نے پچھلی مرتبہ ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا تھا اگر ———" ہنس کر بیچ میں بول پڑے۔ "شمیم نا؟" میں نے کہا۔ "جی ——— اور مجھے آج شام کو ہر حالت میں واپس ہونا ہے۔" بولے۔ "نیور مائنڈ ——— وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ———" آ جاؤ ——— اچھا میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔ تیار ہو جاؤ ———" میں نے او کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ "میجر دلیش مکھ ہمیں راج محل لے جانے کو آ رہے ہیں پال۔" بولا۔ "چلو ——— لیکن ٹھہرو میں ریزیڈنٹ کو اطلاع دے دوں۔" میں نے ٹیلیفون کی طرف اشارہ کیا اور اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ چند منٹ باتیں کرنے کے بعد ہنٹرس نے ریسیور رکھتے ہوئے کہا۔ "وکی انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہہ رہے تھے ممکن ہے وکٹر اس مرتبہ ہزہائی نس سے کوئی بہت بڑا انعام لے کر آئے۔" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے لیکن ہم میجر دلیش مکھ سے آگے نہیں بڑھنا چاہتے۔ وہ خود ہمیں ہزہائی نس کے پاس لے جائیں تو علیحدہ بات ہے۔"

میجر دلیش کھ بارہ بجے کے قریب ہمیں لینے آئے تو ہم اپنا سامان کار میں رکھوا چکے تھے۔ میجر واٹسن کو اپنی روانگی کی اطلاع دے چکے تھے اور برآمدے میں گاڑی کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ گراؤنڈ میں کار آتی دیکھ کر دونوں نیچے اتر آئے اور کار رکتے ہی دونوں نے ان کو سلیوٹ کیا۔ وہ مسکراتے ہوئے باہر نکلے۔ مصافحہ کیا اور مجھے اپنی گاڑی میں بیٹھنے کو کہہ کر وہیل سنبھال لیا۔ ہنٹرس میری گاڑی میں سوار ہو گیا اور دونوں گاڑیاں ریزیڈنسی سے نکل کر راج محل کی طرف چلنے لگیں۔ پل عبور کرتے ہی کہنے لگے۔ "نعیم' ہزہائی نس تم سے اس قدر خوش ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔" میں نے کہا۔ "ڈیڈی یہ ان کی محبت ہے ورنہ میں نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے۔ انہوں نے مجھے جس بلندی تک پہنچایا اس کی کم مثالیں مل سکتی ہیں۔ پھر اگر میں ان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دوں تو کون سی بات ہے؟" ہنس کر بولے۔ "نعیم سچ تو یہ ہے تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ تم نے جب مجھ سے ایک ہفتے میں ولود کو ختم کر دینے کا دعویٰ کیا تو میرا خیال یہی تھا کہ شاید تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اس کو شوٹ کر دو گے لیکن یہ حل؟ یہ تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا ــــــ" میں نے ہنس کر کہا۔ "ڈیڈی آپ جتی ستی آدمی ہیں۔ سیاسی شطرنج کی چالیں کیسے سمجھ سکتے ہیں۔" بولے۔ "ٹھیک ہے بوائے اسی لئے ہم کنوارے رہ گئے۔" راج محل گیٹ قریب آتے ہی میں خاموش ہو گیا۔ دونوں گاڑیاں گیٹ سے گزر کر آفیسرز لائن میں داخل ہوئیں اور بنگلے کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ انہوں نے اندر داخل ہونے سے پہلے گاڑیوں کی حفاظت کا انتظام کیا اور ہمیں لئے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل آئے۔ اندر پہنچتے ہی پرب اور واسو نے جھک کر سلام کیا۔ آج کچن میں مودی خانے کے دو باورچی کھانا پکانے میں مصروف تھے۔ میں نے یہ بھاگ دوڑ دیکھ کر کہا۔ "ڈیڈی کیا بات ہے اس قدر اہتمام؟" مسکرا کر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "ہاں آج ایک پرنس کی دعوت ہے۔ پرب الماری کھولو اور اپنے صاحب بہادر کو جل پان کراؤ بھئی۔" پرب نے الماری کھول کر بوتل اور گلاس نکالے اور ٹرے میز پر رکھ دی۔ میں نے بوتل کھول کر گلاسوں میں دو دو پیگ انڈیلے' ہزہائی نس کی صحت کا جام تجویز کیا وہ ہنسنے لگے۔ ایک دو گھونٹ لینے کے بعد میجر دلیش کھ نے ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ "کیپٹن آپ' میں سمجھتا ہوں دو تین سال سے اس کے ساتھ ہیں۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "لیس میجر۔ آپ کا خیال صحیح ہے۔" گلاس اٹھاتے ہوئے بولے۔ "کیسا پایا اس کو؟" بولا۔ "میرا عزیز ترین دوست ہے اور آپ مجھے اسی کی وجہ سے دیکھ رہے ہیں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "پھنس گیا تھا۔" چونک کر بولے۔ "اوہ۔ کہاں؟" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔ "دہشت پسندوں کے جال میں۔ وہ صاف کر دیتے لیکن میری ایک گرل فرینڈ نے کچھ مدد کی اور میں اسے نکال لایا۔" ہنس کر کہنے لگے۔ "ویلڈن۔ شاید اسی لئے خدا تمہیں ہر آفت سے ــــــ" میں نے کہا۔

"واقعی ڈیڈی اس نیک آدمی کو بچانے کے لئے خدا نے مجھے چند روز پہلے دریا کے حادثے سے صحیح سالم بچایا تھا۔" بولے۔ "اوہ' اس وقت کا ذکر ہے؟" میں نے اثبات میں سرہلا کر کہا۔ "فوراً" بعد کا ـــــ میں کلکتہ پہنچا تو آپ اسیر زلف ہو چکے تھے۔" ہنٹرس نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وکی تم نے مجھے اپنے ایکسی ڈنٹ کے متعلق کیوں نہیں بتایا؟" میجر ڈیش کھو نے گلاسوں میں قلقلاتے قلقلاتے قہقہہ لگا کر کہا۔ "کیپٹن' اگر یہ گزرے ہوئے حادثات بیان کرنے لگے گا تو سن کر پاگل ہو جاؤ گے۔ مائی ڈیئر' یہ مجسم حادثہ ہے اور ہم اس کی سلامتی کی دعائیں کرتے کرتے مجسم بچاری ہو گئے ہیں۔" ہنٹرس نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "آپ صحیح کہتے ہیں میجر' یہ ڈیول ان کارنیٹ ہے۔" میں نے گلاس خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈی اگر دعوت والا پرنس میں ہی ہوں تو پلیز کھانا منگایئے۔" "ع آب انگور نے تو آگ لگا دی ساقی۔" انہوں نے پرب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا پوزیشن ہے پرب؟" اس نے ڈائننگ روم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"بدھاریے صاحب بہادر۔" ہم اٹھ کر چل دیئے۔

کھانے کا اہتمام واقعی شاہانہ تھا۔ سرو کرنے والے بھی باوردی بیرے تھے۔ ہنٹرس حسن انتظام سے بے حد متاثر تھا۔ کھانے کے دوران گفتگو میں اس نے راج محل دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ میں نے وقت کی تنگی کا عذر کر کے باز رکھنے کی کوشش کی تو میجر ڈیش کھو نے کہا۔ "شاید تم آج نہ جا سکو۔" میں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا تو مسکرا کر کہنے لگے۔ "نعیم ذرا ذرا سی بات پر انعام و اکرام دینے والے حکمران کے لئے اتنا حیرت انگیز کارنامہ انجام دینے کے بعد اگر اس کی طرف سے کسی بڑے اعزاز کی توقع نہیں رکھتے تو تمہاری عقل کو کیا کہوں مائی ڈیئر۔" میں نے کھانے سے ہاتھ روک کر کہا۔ "او کے ڈیڈی سمجھ گیا۔ خدا کرے وہ قدیم حکمرانوں کی طرح کریں۔ مانگو ٹائیگر کیا مانگتے ہو؟ تو"

"مجھے معلوم ہے۔" انہوں نے قہقہہ لگا کر بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم ایک ہی چیز مانگ سکتے ہو۔ گو وہ چیز تم ـــــ" ہنٹرس نے قہقہہ لگایا اور انہوں نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "مبیع تعارف ہو چکا ہے ڈیڈی۔ لیکن بات کا رخ نہ بدلئے۔ جو کچھ میں انچ انچ سے مانگوں گا وہ ڈیڈی کے ریٹائرمنٹ کے مطالبے کے سوا کچھ نہ ہو گا۔" وہ پھر ہنس دیئے۔ میں نے گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ کی ضرورت پڑے گی۔ بہت جلد۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "اٹس اے فیکٹ میجر ـــــ" وہ کنپٹی کھجانے لگے ـــــ میں نے گلاس رکھتے ہوئے کہا ـــــ "فی الحال دو مہینے کی رخصت سے بھی کام چل جائے گا۔" بولے۔ "تمہارے سامنے کہوں گا ـــــ لیکن تم سپورٹ نہ کرنا ورنہ وہ سمجھ جائیں گے تمہارا کوئی خاص پروگرام ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "میرے سامنے اس کے معنی ہیں' مجھے ہز ہائی نس کی خدمت میں حاضر بھی ہونا

ہے۔ آج آپ بہت آہستہ آہستہ کھل رہے ہیں ڈیڈی۔ مجھے خطرہ ہے اس کے بعد آپ یہ نہ کہہ دیں کہ اگر وہ شمیم کو انگوٹھی پہنانے کا حکم دیں تو انکار نہ کر دوں۔" انہوں نے سنجیدہ ہو کر کہا۔ "نہیں بھئی۔ خدا کی قسم شمیم کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ واقعی اس وقت موجود ہو اور تم خیال کرو کہ ڈیڈی نے تمہیں ٹریپ کیا۔" میں نے کہا۔ "میں یقیناً ایسا ہی سمجھوں گا جناب۔ بلکہ ایسا ہی سمجھ رہا ہوں۔" بولے۔ "میں خدا کی قسم کھا چکا ہوں۔"

"سن رہا ہوں ڈیڈی۔" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔ "لیکن قسم کھانے کے سوا خدا سے ہمارا تعلق بھی کیا ہے۔ تو سرٗ میں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا۔"

"تو پھر بتاؤ تمہیں یقین دلانے کے لئے کیا کروں؟"

"بتا سکتا ہوں لیکن آپ کو ڈکٹیٹ کرنا میرے لئے جائز نہیں۔"

"میں مشورے کو ڈکٹیٹ کرنا نہیں سمجھتا۔ بتاؤ کیا کرنا ہے؟"

"آپ ہز ہائی نس کو فون پر کہیں کہ نعیم سلامی کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے لیکن شمیم یا بیگم چغتائی کو آپ کے ڈرائنگ روم میں نہیں ہونا چاہئے۔" انہوں نے کافی کا آخری گھونٹ لیا اور گھنٹی بجائی۔ ایک بیرر نے دروازے پر آ کر کہا۔ "حکم سرکار؟" اٹھتے ہوئے بولے۔ "کھانا بڑھاؤ۔" دو تین بیرر اندر آ کر پلیٹیں اور گلاس وغیرہ اٹھانے لگے۔ ہم سگریٹ سلگاتے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف چل دیئے۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے میری طرف دیکھ کر بولے۔ "تم نے اب تک مجھے شمیم کے متعلق کچھ نہیں بتایا تھا اور اب ایک دم آخری دھماکہ کر دیا۔"

میں نے جواب دیا۔ "یہ عنایت پچھلی مرتبہ فرمائی گئی تھی اور وہ بھی روانہ ہوتے وقت۔ مجھے آپ سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا خیر اب بھی بعد از وقت نہیں ہے۔" انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے مسٹر مہتا سے باتیں کرنے لگے۔ چند رسمی جملے تبدیل کرنے کے بعد بولے۔ اگر ہز ہائی نس کھانا کھا چکے ہوں تو ان سے ملاقات کا وقت دریافت کر کے مجھے بتائیں۔ دوسری طرف سے کچھ کہا گیا اور وہ او کے کہہ کر خاموش ہو گئے۔ ریسیور کان سے لگائے لگائے ایک سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں میں دبایا۔ میں نے ان کو لائٹ دی اور انہوں نے کش لیا۔ ایئر پیس میں بولنے کی آواز آئی۔ وہ سنبھل کر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "او کے مسٹر مہتا ذرا مجھے ہز ہائی نس سے سلام کرنے کا موقع دیجئے۔" ایک لمحہ توقف کے بعد اضطراری طور پر پیشانی کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولے۔ "جے جےٗ یور ہائی نس۔ جی یور ہائی نس۔ ابھی دس منٹ میں حاضر ہو رہے ہیں۔ وہ عرض یہ کرنا تھا کہ مس شمیم اور بیگم چغتائی چلی گئیں یا۔ بہتر ہے۔ بہتر ہے یور ہائی نس۔ جی۔ جی یور ہائی نس بہتر ہے۔ جے جے یور ہائی نس۔۔۔۔" اس جی جی اور جے جے کی تکرار سے

مجھے ہنسی آنے لگی۔ ہنٹرس نے مسکرا کر میری طرف آنکھ دبائی۔ میجر دلیش مکھ نے ریسیور رکھ کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ "وہ دونوں یہیں کہیں ہیں کیپٹن۔ لیکن ہز ہائی نس نے ہمیں اپنے ریڈنگ روم میں بلایا ہے اور وہاں مہارانی اور پرمیلا کے سوا کوئی نہ ہوگا۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "وٹس او کے بائی جی۔" وہ ہنٹرس کی طرف دیکھ کر بولے۔ "ایکس کیوز می کیپٹن ہنٹرس۔ آپ تھوڑی دیر ریلیکس کریں۔ جس چیز کی ضرورت ہو لیکن اوہ وہاٹ اے فارگیٹ فل مین آئی ایم۔ آیئے آپ بھی چلئے۔ میں آپ کو راج محل دکھاؤں گا۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے ان کی تقلید کی۔

راج محل کے پورٹیکو میں کار سے اتر کے لفٹ کی طرف چلنے لگے تو گارڈ روم کا دروازہ بند تھا۔ گیٹ پر کوئی پہریدار نہ تھا۔ میں نے میجر دلیش کی طرف دیکھا۔ لفٹ کے بٹن پر انگلی دباتے ہوئے بولے۔ "تمہاری آمد کو راز رکھنے کے لے پہریداروں کو ہٹا دیا گیا ہے۔" ہنٹرس نے کہا۔ "ظاہر ہے ونود کی گرفتاری کے فوراً بعد تمہارا یہاں آنا قیاس کی راہیں کھول سکتا ہے وکی۔" میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ لیکن اس قدر رازداری سے میرے دل میں شبہات پیدا ہونے لگی۔ میری اہمیت ہی کیا تھا۔ لفٹ میں بیٹھ کر چوتھی منزل پر پہنچے تو تمام کاریڈور خالی پڑا تھا۔ حتیٰ کہ دیوان ہال کے دروازے پر کیبن میں بھی کوئی نہ تھا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ دیوان ہال میں داخل ہوئے تو یہاں مسٹر مہتا نے استقبال کرتے وقت درباری سلام کیا۔ میں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وہ مصافحہ کرتے ہوئے بھی ہچکچا رہے تھے۔ مزاج پرسی میں بھی با ادب اور با ملاحظہ نظر آ رہے تھے۔ آخر چیمبر کے سامنے سے گیلری کے راستے دو تین ہال اور کمروں سے گزرتے ہوئے' لائبریری کے دروازے پر پہنچا کر واپس ہو گئے۔ یہاں پرمیلا اور نرملا کے سوا کوئی نہ تھا۔ دونوں نے مسکرا کر نمستے کیا۔ میجر دلیش مکھ نے مجھے اندر جانے کا اشارہ کیا اور ہنٹرس کو ساتھ لے کر سموکنگ روم کی طرف چل دیئے۔ اندر داخل ہوتے ہی پرمیلا نے میرا بازو تھام لیا اور صوفے کی طرف چلتی ہوئی کہنے لگی۔ "ٹائیگر۔ میری جان' بلکہ ہم دونوں کی جان' ٹائیگر ہی رہنا ——" میں نے نرملا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کیا تم اب بھی میری جان ہو۔" نرملا بولی۔ "پریتم' ہمیشہ کے لئے' دلوں کے بندھن کبھی نہیں ٹوٹا کرتے۔" میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "پرمیلا اگر ہز ہائی نس کے آنے میں دیر ہو تو دروازہ بند کر دو۔" پرمیلا دروازے کی طرف چل دی۔ میں نے نرملا سے کہا۔ "ڈارلنگ اگر تم بھی پرمیلا کی ہم خیال ہو تو یہ بتاؤ کبھی تم نے شیر کو گیدڑ بنتے دیکھا ہے؟" ہنس کر بولی۔ "نہیں پریتم ——" اسی وقت پرمیلا واپس آ گئی اور کہنے لگی۔ "کیا کہہ رہا ہے ری تیرا پریتم۔ اکیلی کا؟" میں نے کہا۔ "تم بتاؤ ٹائیگر ہی رہنا سے کیا مطلب ہے تمہارا؟" بولی۔ "راجکمار ہو تو راجکمار ہی رہنا ——" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "اوہ! یہ تو تم پہلے بھی کہہ چکی ہو

ڈارلنگ اور تمہیں معلوم ہے میں نے نعیم کو کیا جواب دیا۔" مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔ "معلوم ہے، لیکن بڑی حضور نے دباؤ ڈالا تو کیا کرو گے؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "وہ مجھ پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ چلو کچھ پلاؤ مجھے پیاس لگ رہی ہے۔" نرملا نے لپک کر الماری کھولی اور بوربن گلاس میں انڈیل کر لے آئی۔ میں نے گلاس لے کر پینی شروع کر دی۔ دو تین گھونٹ لے کر کہا۔ "نرملا اب بڑی حضور کو میری حاضری کی اطلاع دے دو۔" وہ سر جھکا کر دروازے کی طرف چل دی۔ میں نے گلاس خالی کر کے پرمیلا کو دیا اور اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ پرمیلا گلاس الماری میں رکھ کر مسکراتی ہوئی دروازے کی طرف چل دی۔ چند منٹ بعد کاریڈور میں آہٹ ہوئی۔ پرمیلا نے پردہ اٹھایا اور ہزہائی نس اور مہارانی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ میں نے آگے بڑھ کر سلیوٹ کیا اور دونوں کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔ ہزہائی نس نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "شاباش نعیم، تم نے حق ادا کر دیا۔" ہزہائی نس نے کمر تھپکتے ہوئے کہا۔ "تم سے ہمیں یہی توقع تھی------" میں نے سر جھکا لیا۔ "یور ہائی نس یہ میرا فرض تھا۔ حق تو ادا کر ہی نہیں سکتا۔" وہ مسکرا کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ "بیٹھو نعیم۔" میں نے مہارانی کے بیٹھنے کا انتظار کیا اور جب وہ ان کے قریب بیٹھ گئیں تو دونوں کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ پرمیلا نے سگریٹ ٹرے لا کر میز پر رکھ دی۔ ہزہائی نس نے سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں میں دبایا۔ میں نے جھک کر ان کو لائٹ دی۔ کش لے کر کہنے لگے۔ "نعیم، یشونت نے تمہارا پیغام ہمیں پہنچایا تھا۔ لیکن سچ تو یہ ہے ہمیں وشواش نہیں تھا کہ ایک ہفتے میں اتنا بڑا کام ہو سکتا ہے۔ خیر ہو گیا۔ تم نے ہمیں بہت بڑی جلن سے نجات دلا دی۔ سوچتے ہیں اب تمہیں کیا انعام دیں؟" میں نے سر جھکا کر کہا "یور ہائی نس میں سر تاپا آپ کا ہوں۔ آپ کی خدمت میرا سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کے اس انداز میں سوچنے سے مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے میں محض انعام و اکرام کے لئے آپ کی محبت کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہوں۔" ہزہائی نس نے بے ساختہ اٹھ کر مجھے گلے سے لگا لیا اور دیر تک کمر تھپکتے رہے۔ میں نے جھک کر ان کے گھٹنوں کو ہاتھ لگائے اور سیدھا ہو کر نظریں اٹھائیں تو ان کا چہرہ جذبات مسرت سے کھلا ہوا تھا۔ مسکرا کر بولے۔ "نعیم ایشور جانتا ہے میں تمہیں اپنے بیٹے کی طرح چاہتا ہوں۔ کاش میں تمہارے لئے وہ کچھ کر سکتا جو میری دلی آرزو ہے------ کاش------" وہ پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔ مہارانی نے کہا۔ "یور ہائی نس جب آپ نے اس کو بیٹا ہی کہہ دیا تو کاش بے معنی ہے۔ آپ اس کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یور ہائی نس، شری حضور نے میرے لئے کیا نہیں کیا۔ آپ کے پرتاپ سے میرے پاس کیا نہیں ہے۔ یقین فرمایئے میں ان کو اپنی قسمت کا رخ تبدیل کرنے والا دیوتا مانتا ہوں۔ مہاراجہ ہنس دیئے۔ سگریٹ ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "سگریٹ پیو نعیم۔ تم نے دیوتا

کہہ کر میری زبان بند کر دی۔ اب مجھے سوچنا پڑے گا کن کن الفاظ میں تمہیں پیش کش کی جائے۔"

میں نے سگریٹ اٹھا کر سلگایا۔ وہ تھوڑی دیر میں میرے چہرے کی طرف دیکھنے کے بعد مہارانی سے مخاطب ہو گئے۔ "یور ہائی نس جو کچھ آپ اس نعیم کی زندگی کے متعلق جانتی ہیں اس پر نظر ڈال کر بتایئے یہ دولت سے اس قدر بے نیاز کیوں ہے؟" مسکرا کر بولیں۔ "کپلیکس۔ شاید یہ چند لاکھ روپے حاصل کر کے مطمئن ہو گیا ہے کہ یہ اس کی حیثیت سے بہت زیادہ ہو گئے۔" ہز ہائی نس نے ہنس کر کہا۔ "سنیپ ڈسیشن آپ نے فیصلہ کرنے میں عجلت سے کام لیا۔ پرمیلا! کافی وغیرہ پلاؤ بھی۔" پرمیلا سر جھکا کر پچھلے قدموں ہٹتی ہوئی دروازے کی طرف چل دی۔ مہارانی نے ہز ہائی نس کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر بولے۔ "ہم جانتے ہیں۔ اچھا نعیم پہلے یہ بتاؤ تم نے عظیم اور بیگم چغتائی کے متعلق کیوں پوچھا تھا؟"

"یور ہائی نس۔" میں نے جواب دیا۔ "وہ میرے متعلق ابھی تک غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ میں نے کھلے الفاظ میں اپنی معذوری کا اظہار کر دیا تھا۔ یہ ہز ہائی نس بھی جانتی ہیں۔" مہارانی نے اثبات میں سر ہلا کر میری تائید کی۔ میں نے کہا۔ "مشکل یہ ہے یور ہائی نس' بیگم چغتائی الفاظ کا جال بچھانے کا فن جانتی ہیں——" ہز ہائی نس مہارانی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔ وہ میری طرف مخاطب ہو کر ناصحانہ لہجے میں کہنے لگیں۔ "نعیم اس رشتے سے انکار کر کے تم بہت بڑا چانس کھو رہے ہو۔ لاکھوں کے جہیز اور کوٹھی کار اور جاگیر کے علاوہ یہاں معزز ترین لوگوں میں شامل ہو گے۔ ہم نے عظیم کو بیٹی کہا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی دس لاکھ روپے سلامی اور اتنا ہی جہیز طے ہو چکا ہے اور پھر دو چار سال بعد جب تم فوج سے لوٹو گے تو چغتائی ریٹائر ہو چکے ہوں گے اور ان کی جگہ تم دیوان ریاست ہو گے۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ سوچو۔ یشوت سے مشورہ کرو کرنل ارجن سنگھ سے رائے لو۔ ہمیں جلدی نہیں ہے۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یور ہائی نس۔ کیا عرض کروں۔ کاش آپ نے کہا ہوتا۔ نعیم مجھے تمہارے سر کی ضرورت ہے تو——" ہز ہائی نس نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔ "نعیم یہ امتحان تو تم بہت پہلے دے چکے ہو۔ اب تو ہم تمہیں سربلند دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ممکن ہوتا تو تمہارے سر پر تاج بھی رکھ دیتے لیکن افسوس——" میں نے ان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "افسوس نہ کیجئے' یور ہائی نس' خدا کی قسم تخت و تاج میں میرے لئے کوئی کشش نہیں ہے۔ میں اس سے بڑی ریاست کا ولی عہد ہوں۔"

دونوں نے چونک کر میری طرف دیکھا اور تصویر حیرت بن کر رہ گئے——

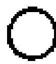
پرمیلا اور [illegible] نے اس تعطل کے دوران کافی اور لائٹ ریفرشمنٹ کی ٹرے میز پر رکھ

دیں۔ تین پیالیوں میں کافی تیار کی اور خاموشی سے کھسک کر صوفوں کے پیچھے ہو گئیں۔ ہز ہائی نس اور مہارانی نے پیالی اٹھا کر ایک چسکی لی اور پھر سکوت طاری ہو گیا۔ میں نے پیالی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ "اجازت یور ہائی نس؟" مسکرا کر بولے۔ "اوہ۔ شیور شیور۔ آئم سوری بوائے۔" میں نے پیالی اٹھا کر ایک گھونٹ لیا اور ان کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر کہنے لگے۔ "میں تمہاری بات کا یقین کرتا ہوں نعیم۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ولیعہد ریاست ہونے کے باوجود تم ہمارے باڈی گارڈز میں کیوں داخل ہوئے؟" میں نے پیالی کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اس وقت میں ولیعہد تو کجا کسی ریاست کے نام سے بھی واقف نہ تھا یہ بعد کی بات ہے۔ اسی لئے میں آپ کو اپنی تقدیر بدل دینے والا دیوتا مانتا ہوں۔" مسکرا کر کافی کا گھونٹ لیا اور کہنے لگے۔ "کیا تم بالکل سنجیدہ ہو نعیم؟" میں نے کہا۔ "یور ہائی نس اگر میں برٹش آرمی میں چلا گیا ہوں تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے سامنے غیر سنجیدہ ہونے کی جرات کر سکتا ہوں۔" مہارانی نے کہا۔ "نہیں نعیم تم سچ کہہ رہے ہو۔ لیکن ریاست کا نام کیوں نہیں بتا دیتے۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یور ہائی نس یہ کسی اور کا راز ہے اور اس کا نام زبان پر نہ لانے کا میں معاہدہ کر چکا ہوں۔ ریاست مجھے ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ دیتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر وظیفہ دوگنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس راج محل میں ایک سے زیادہ شخصیتیں ایسی موجود ہیں جنہوں نے مجھے اس حیثیت میں دیکھا ہے اور میرے یوراج ہونے کی گواہی دے سکتی ہیں۔ یہاں پھر عرض ہے کہ نام جاننے پر اصرار نہ کیجئے گا۔" ہز ہائی نس نے مسکرا کر کہا۔ "ضرورت نہیں۔ اب ہم سمجھ گئے۔ تم صحیح کہہ رہے ہو نعیم ——— خیر اب یہ بتاؤ ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "کیا عرض کر سکتا ہوں یور ہائی نس' میں آپ کا باڈی گارڈ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔" مہارانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "کوئی بھی تو کمی نہیں ظالم میں۔ ارے یہ لیفٹنٹ کہاں گیا نعیم ———"

میں نے کہا۔ "وہ کیپٹن بریڈلے کو راج محل دکھاتے پھر رہے ہیں۔" بولے۔ "اوہ ——— ہمیں دیر سے یاد آیا ——— تم بمبئی کب جا رہے ہو نعیم؟" میں نے کہا۔ "آج ہی ——— شام کو ———" اٹھتے ہوئے کہنے لگے۔ "ٹھیک ہے کھانا کھانے کے بعد جانا۔" میں نے اٹھ کر کہا۔ "جو حکم۔" وہ مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف چل دیئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چلنے لگا۔ کاریڈور میں پہنچ کر میں نے رخصتی سلام کیا اور وہ دونوں اپنے ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئے۔ دروازہ بند ہوتے ہی پرمیلا نے کہا۔ "ویل ڈن بوائے۔" میں اس کی شرارت پر ہنس دیا۔ "تو میں بوائے ہوں' تمہاری نظر میں؟" نرملا نے ہنس کر کہا۔ "ٹھیک ہے ٹائیگر۔ تم اس سے پہلے تو میرے بوائے فرینڈ رہ چکے ہو۔ لیکن آج معلوم ہوا تم واقعی شیر ہو اور صرف راجکماری کی وجہ سے نہیں' پیدائشی راجکمار ہو۔" میں

نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "شکریہ لیڈیز ــــــ لیکن اب یہ بتاؤ تم میں سے کون میجر دلیش مکھ کو ڈھونڈ کر لا سکتی ہو؟" نرملا نے جواب دیا۔ "جسے آپ حکم دیں۔" میں نے چلتے ہوئے کہا۔ "نہیں میں خود تلاش کر لوں گا۔" دونوں ہنس کر میرے ساتھ چلنے لگیں۔ کاریڈور سے ٹرن لے کر دوسری طرف آنے تک تمام راہداریاں دور دور تک خالی پڑی ہوئی تھیں۔ میجر دیش مکھ اور ہنٹرس بھی نہ معلوم کس کمرے کی سیر کر رہے تھے۔ میں نے اکتا کر دیوان ہال کے عین سامنے والے کاریڈور کی طرف رخ کیا۔ پرمیلا نے کہا۔ "نعیم تم چند منٹ مہتا کے چیمبر میں بیٹھو ہم یشوت دادا کو تلاش کر کے وہیں بھیج دیں گے۔" میں نے کیبن کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "نہیں پرمیلا' میں دادا کے بنگلے جا رہا ہوں۔ ان کو وہیں بھیج دینا۔" نرملا نے مغموم لہجے میں کہا۔ "ٹھیک ہے پرمیلا' اس سنسان ماحول میں نعیم کا دل کیا لگے گا؟ جانے دو انہیں۔" میں نے سگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے کہا۔ "صحیح ہے نرملا۔ یہاں تو کرفیو لگا ہوا ہے۔ دور دور تک کوئی دوست تو کیا دشمن بھی نظر نہیں آتا۔" بولی۔ "دوستوں کو کیا معلوم کہ تم یہاں آئے ہوئے ہو۔" پرمیلا نے کہا۔ "میں اوپر جا رہی ہوں۔ تم دونوں لفٹ کے دروازے پر انتظار کرو۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ "پچڑا یہیں ہے۔ میں بنگلے پہنچ کر فون پر بات کر لوں گا۔ تم صرف یشودھرا کو اطلاع دے دو۔" پرمیلا لفٹ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ میں نے بٹن پر انگلی رکھ کر دبائی۔ لفٹ اوپر آنے لگی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو نرملا زینے کی طرف جا رہی تھی۔ پرمیلا کھڑی ہوئی تھی۔ نگاہیں ملتے ہی مسکرا دی۔ "مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کہنا ہے ڈارلنگ' اس لئے نرملا کو اپنی جگہ بھیج دیا۔"

میں نے سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے کہا۔ "حکم!" ہنس کر بولی۔ "یشودھرا کے ساتھ کون کون جا رہا ہے؟"



"یشودھرا کے ساتھ؟" میں نے کہا۔ "کہاں جا رہی ہیں یشودھرا؟"

"بمبئی ——— کلکتہ ——— لندن ——— مجھے معلوم نہیں' کہاں لے جا رہے ہو تم؟"

"ٹھیک ہے ——— اگر میں لے جا رہا ہوں تو تم بھی یشودھرا کے ساتھ ہو۔ بس؟" اس نے ہاتھ بڑھایا۔ "وعدہ؟" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "وعدہ بلکہ ورڈ آف آنر۔ لیکن یہ تم سے کس نے کہا ——— یشو نے؟" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "نہیں۔ لیکن یہ یقینی ہے اور تمہیں شام تک معلوم ہو جائے گا ———" میں نے ہنس کر تھینکس کہا اور لفٹ میں داخل ہو گیا۔

میں میجر دلیش مکھ کے بنگلے پر پہنچا تو ڈرائنگ روم میں کوئی نہ تھا اور ٹیلیفون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ میں نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور "ہیلو" کہا۔ اسی وقت پرپ دوڑتا ہوا دروازے پر آیا اور مجھے بات کرتے دیکھ کر واپس چلا گیا۔ ایئر پیس میں آواز آئی۔ "نعیم۔" میں نے کہا۔ "یشو۔ نرملا سے بات کی؟" بولی۔ "ہاں ڈارلنگ وہ ابھی یہاں سے گئی ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "نان سینس۔ راجکماری ہو کر اپنے باڈی گارڈ کا شکریہ ادا کر رہی ہو یورایکسی لنسی!" کہنے لگی۔ "اچھا شکریہ واپس لے لیا۔ بتاؤ ہزہائی نس نے کیا کہا؟"

"بہت کچھ ———" میں نے کہا۔ "لیکن' میں جو کچھ سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ شمیم سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔" بولی۔ "نرملا نے بتا دیا۔ لیکن ڈارلنگ تم نے چالیس پچاس لاکھ روپیہ کھو دیا۔" میں نے ریسیور گرا دیا۔ یشودھرا کی آواز آئی۔ "نعیم ———" میں نے ہنس کر کہا۔ "یشو ———" بولی۔ "ناراض ہو گئے تھے؟" میں نے کہا۔ "نہیں۔ چالیس پچاس لاکھ کھو دینے کا شاک برداشت نہ کر سکا۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "پریتم وہ مذاق تھا۔ تم روپے کو کیا سمجھتے ہو جبکہ پوری ریاست کو ٹھکرا سکتے ہو۔ آج تو تم نے ہزہائی نس کو بھی بتا دیا۔"

"بتا دینا پڑا ڈارلنگ۔ مہارانی صاحبہ لاکھوں کی رٹ لگائے جا رہی تھیں۔ سنو یشو' پرمیلا کچھ زیادہ جانتی ہے اسے بلا کر دریافت کرنا۔" "او کے ڈارلنگ۔ ابھی بلاتی ہوں۔" اس نے کہا۔ "اور کوئی حکم؟" میں نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور صوفے کی پشت گاہ

سے کمر لگا کر سگریٹ پینے لگا۔ پرب مجھے فارغ دیکھ کر اندر آیا اور الماری سے اسکاچ کی بوتل اور گلاس نکال کر میرے سامنے رکھ دیئے۔ میں گلاس میں انڈیل کر پینے لگا۔ وہ باورچی خانے سے پوٹاٹو چپس کی پلیٹ لے آیا اور میرے سامنے رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے گلاس رکھتے ہوئے کہا۔ "میجر بھنی دکھائی نہیں دیئے پرب۔" بولا۔ "صاحب بہادر وہ کئی مہینے سے اپنے ہاں نہیں آتے۔" میں نے پوچھا۔ "آج کل کہاں ہیں؟" کہنے لگا۔ "یہیں ہیں۔ ونود جی نے اپنے ساتھ رکھنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے کچھ منگھے ہو گئے تھے۔" میں نے گلاس اٹھا کر گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "اسی لئے ونود جی کا سورج ابھرنے سے پہلے گرہن میں آ گیا۔ سنو پرب۔ اس عرصے میں ڈیڈی کے ساتھ بھنی کا رویہ کیا تھا؟ سچ بتانا۔" کہنے لگا۔ "صاحب مجھے زیادہ معلوم نہیں لیکن ہمارے صاحب کچھ فکرمند ہی نظر آتے تھے۔ ان کا زیادہ وقت شری حضور کی خدمت میں گزرتا تھا۔" میں نے بوتل اٹھا کر گلاس میں انڈیلی اور انڈیلتا چلا گیا۔ گلاس تقریباً لبریز ہو گیا۔ پرب نے سر جھکا لیا۔ وہ میری ذہنی کیفیت سمجھ گیا۔ نیچی آواز میں کہنے لگا۔ "صاحب بہادر' شری حضور سمجھ چکے ہیں بھنی صاحب وشواس پاتر نہیں ہیں۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور گلاس اٹھا کر پینے لگا۔ اسی وقت جیفری میں آہٹ ہوئی اور میجر دلیش مکھ' ہنٹرس کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں نمودار ہوئے۔ میرے چہرے پر نظر پڑتے ہی مسکرا کر بولے۔ "ویلڈن بوائے۔ ہم وہاں تمہیں ڈھونڈتے پھرے اور تم یہاں۔"

"شریک ہو جایئے۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "یہ بعد کو ثابت کریں گے کہ کس نے کس کو تلاش کیا ———" انہوں نے ہنٹرس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ——— "آپ دونوں صاحبان پئیں۔ میں تو صرف کیپٹن کو پہنچانے آیا تھا۔ ہز ہائی نس نے یاد فرمایا ہے۔ جا رہا ہوں۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔ "ایک منٹ ——— میں میجر بھنی کو بلانا چاہتا ہوں اجازت ہے؟" مسکرا کر بولے۔ "نہیں۔ پرب نے کچھ کہا ہے شاید۔" میں نے ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "جی نہیں۔ میرا اپنا کچھ حساب کتاب ہے جو میں نے آپ کو تفصیل سے نہیں بتایا تھا۔" ٹرے سے سگریٹ اٹھا کر سلگاتے ہوئے بولے۔ "نعیم' بہتر ہے رائٹ آف کر دو۔ بڑے لوگوں کو وسیع النظر ہونا پڑتا ہے ع شا بھوشنم پر بلم۔ درگزر طاقتور کا زیور ہے۔" میں نے گلاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈی پلیز ——— میں ان دہی بڑوں میں سے نہیں ہوں اور پھر بھنی صاحب سے کوئی خاص دشمنی نہیں ذرا یوں ہی سا کچھ۔ ہلکے سروں میں موسیقی کا پروگرام ہے۔" پلٹتے ہوئے بولے۔ "اچھا تو پھر تھوڑی دیر انتظار کرو میں واپس آ کر خود انہیں بلاؤں گا۔" میں ایز یو پلیز کہہ کر پینے لگا۔ وہ مسکرا کر دیکھتے ہوئے چل دیئے۔ ایک اشارہ کرتے ہی ہنٹرس نے ہاتھ بڑھا کر بوتل اٹھائی اور میرا شریک جام ہو گیا۔ دو پیگ حلق سے اترتے ہی راز دردن الفاظ کا جامہ پہن کر

عیاں ہونے لگے۔ گلاس میز پر رکھ کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "وکی آج میں نے راج محل دیکھا۔" میں نے کہا۔ "اچھا ہوا دیکھ لیا بریڈ۔" ناک سکیڑ کر بولا۔ "کیا اچھا ہوا وکی۔۔۔۔ ایک فرد واحد کے پاس اس قدر دولت اور فیشن دیکھ کر خدا سے میرا یقین اٹھ گیا۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ بھی اچھا ہوا۔ خدا کو تمہارے یقین نہ کرنے سے کیا نقصان پہنچا۔" برا منہ بنا کر گلاس انڈیلنے لگا۔ میں نے تھوڑی دیر اس کے جواب کا انتظار کیا اور جب وہ دو تین گھونٹ لے کر گلاس رکھنے لگا تو ہنس کر کہا۔ "بریڈ' یو آر اے پلین فول۔" اثبات میں سر ہلا کر بولا۔ "یس وکی آئی ایم۔۔۔۔ اگر بیوقوف نہ ہوتا تو تم سے ایسی بات نہ کہتا۔ تم بھی تو انہی میں سے ایک باسٹرڈ ہو" میں نے ہنس کر کے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "وہ کیسے' کیا میں پیدائشی شہزادہ ہوں۔" اس نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھ دیا اور دو تین مرتبہ پیشانی پر ہاتھ مارا۔ مجھے ہنسی آ گئی۔ مسکرا کر کہنے لگا۔ "نہیں وکی میں غلطی پر تھا۔ آئم سوری۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "گو ٹو ہیل۔ میں ذرا ایٹ ایز ہونا چاہتا ہوں۔ فار یور انفارمیشن۔ ہمیں شام کا کھانا کھاتے ہی بمبئی کی طرف روانہ ہو جانا ہے۔ ریپیٹ' روانہ ہو جانا ہے۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "ناؤ' یو آر اے فول' ریپیٹ' یو آر اے فول۔" میں نے بیڈ کی طرف چلتے چلتے کہا۔ "ہر وقت تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے؟" بولا۔ "نہیں میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں کہ راج محل چھوڑ کر چل دوں۔" میں نے پلٹ کر قریب آتے ہوئے کہا۔ "بریڈ مائی سوئٹ بریڈ اینڈ بٹر میں راج محل چھوڑ کر نہیں جا رہا' راج محل میرے ساتھ چل رہا ہے۔" مسکرا کر بولا۔ "دین آئم اے بلڈی ڈنکی۔" میں نے اس کو چڑایا۔

"اور گدھا بھی عیسیٰ کی سواری کا نہیں' خالص ریسٹ آف برڈن۔ وہ جو توپیں گھسیٹتا ہے۔ دولتیاں چلاتا ہے۔ جس کے آٹھ ماموں' ہر میجسٹی کی گاڑی گھسیٹتے ہیں اور باقی تمام ٹانگوں میں رگڑے جاتے ہیں۔ ٹاٹا۔"

ہنٹرس نے اپنی انگلیاں چوم کر قہقہہ لگایا اور صوفے پر دراز ہو گیا۔ میں کوٹ اتارتا ہوا بیڈ روم میں داخل ہوا۔

میجر دیش مکھ نے مجھے جگایا تو کمرے میں روشنی کی جا چکی تھی۔ مسکرا کر بولے۔ "سات بج چکے' کب سے سو رہے ہو؟" میں رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔ "چار بجے تک آپ کا انتظار کیا۔ وسکی ٹھکانے لگائی اور سو گئے۔ آپ کب آئے؟" بولے۔ "دس پندرہ منٹ ہوئے۔ اٹھو منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے چلو۔" میں نے کوٹ پہن کر سگریٹ سلگایا اور چلنے لگا تو جیب سے ایک لفافہ نکال کر دیتے ہوئے بولے۔ "یہ ہز ہائی نس نے تمہیں دیا ہے۔" میں نے لفافے پر کیپٹن نعیم لکھا دیکھ کر کھولنا چاہا تو ہاتھ بڑھا کر روکتے ہوئے کہنے لگے۔ "بمبئی پہنچنے سے پہلے کھولنے کا حکم نہیں ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "یہ

حکم ڈیڈی کا ہے یا ہزہائی نس کا؟" بولے۔ "ہزہائی نس کا بھی اور میرا بھی۔" میں نے لفافہ جیب میں سرکاتے ہوئے کہا۔ "ڈرا دیا آپ نے' اب بمبئی پہنچنے تک سسپنس طاری رہے گا۔" مسکرا کر ہاتھ بڑھایا اور جیب کا بٹن لگاتے ہوئے بولے۔ "اتنا اشارہ کر سکتا ہوں فیور ہے۔ ڈس فیور نہیں۔ لیکن یہ میرا خیال ہے انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ آؤ۔" میں ان کے ساتھ چلنے لگا۔ سیدھے ڈائننگ روم میں لے گئے۔ یہاں دوپہر کے کھانے کی طرح پھر بیرر اور ویٹر موجود تھے۔ انہوں نے ربب کو ڈرائنگ روم بھیج کر ہنٹرس کو بلایا۔ میز پر بیٹھتے ہی میں نے مینجر برنی کے متعلق پوچھا۔ کندھے اچکا کر بولے۔ "اچ اچ نہیں چاہتے کہ تم ان سے ملاقات کرو۔" میں ایزیو پلیز کہہ کر خاموش ہو گیا۔ انہوں نے خوان پوش اٹھانے کا اشارہ کیا۔ دو ویٹروں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ہم نے کھانا شروع کیا۔

کھانا کھانے کے بعد ہم کچھ دیر لان میں ٹہلتے رہے۔ ساتھ ساتھ باتیں کرتے رہے۔ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہم نے میجر دلیش مکھ سے اجازت حاصل کی۔ انہوں نے چائے کا ایک تھرماس ہماری گاڑی میں رکھوایا اور دروازے تک رخصت کرنے کو آئے۔ گاڑی میں سوار ہوتے وقت انہوں نے میرے جیسا ہی ایک سربمہر لفافہ کیپٹن ہنٹرس کو دیا اور مسکرا کر کہا۔ "یہ کیپٹن نعیم کے ساتھ آنے کا تحفہ ہزہائی نس کی طرف سے۔ جسے آپ بمبئی پہنچنے کے بعد کھولیں گے۔" ہنٹرس نے مسکرا کر لفافہ لے لیا اور میری طرف دیکھا۔ میں نے کہا۔ "اسے آنکھوں سے لگاؤ اور میجر کا شکریہ ادا کرو بریڈ۔" ہنٹرس نے لفافہ پیشانی سے لگایا اور "تھینک یو سر" کہا۔ میجر نے مسکرا کر اس کی پیٹھ تھپکی اور گڈ بائی کہہ کر سلیوٹ کیا۔ ہنٹرس نے گیئر لگا کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ گیٹ سے باہر نکلتے ہی میں نے سگریٹ سلگا کر اس کو دیا۔ کش لگا کر میری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "وکی تمہیں بھی پریزنٹ ملا؟" میں نے پلٹ کر کہا۔ "ہاں کیپٹن مل گیا' تھینک یو۔" بولا۔ "کیا تمہارے ساتھ بھی بمبئی پہنچ کر لفافہ کھولنے کی شرط عائد کی گئی ہے؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ میں اپنا لفافہ بہت پہلے کھول چکا ہوں پال۔" اس نے مین روڈ کی طرف ٹرن لیا اور اسپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "ہاؤ مچ یو گاٹ؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "بریڈ یو آر رئیلی اے۔ وہاٹ؟" مسکرا کر بولا۔ "یو مین ڈنکی؟——— بٹ وہائی———؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "بتانے سے کوئی فائدہ نہیں پال——— بائی دی وے تمہاری تعلیم کہاں تک ہے؟" وہ شٹ اپ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ شہر سے چند میل نکل جانے کے بعد کہنے لگا۔ "وکی' ہزہائی نس بہت سوئٹ ہیں' نہیں؟" میں نے جواب دیا۔ "اس میں کیا شک ہے۔ ان کے علاوہ چند اور لوگ بھی بہت سوئٹ ہیں۔" ہنس کر بولا۔ "میں سمجھ گیا کہ تمہارا اشارہ اپنی۔"

"نہیں۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ میرا اشارہ اپنے ڈیڈی' میجر دلیش

مکھ کی طرف ہے لیکن ان چند کے علاوہ سینکڑوں کونین سلفیٹ سے بھی زیادہ تلخ ہیں اور پہلے انہیں نگلنے والے ہی سوئٹ لوگوں تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔" بولا۔ "میں سمجھ سکتا ہوں۔ ناؤ وکی۔ میں زیادہ دیر سسپنس برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ ذرا میری جیب سے لفافہ نکال کر کھولو۔ دیکھیں تو میں کل کے مقابلے میں آج کتنا امیر ہو گیا ہوں۔" میں خود بھی اپنا نوشتہ قسمت پڑھنے کے لئے اس سے کم بے چین نہ تھا۔ ایک لفظ کہے بغیر ہنٹرس کی جیب سے لفافہ نکال کر چاک کیا اور کاغذ کھولا۔ دوسرے فولڈ میں لائیڈس بنک کا ایک ہزار روپے کا بیرر چیک تھا۔ جس پر مسٹر مودی کے دستخط تھے۔ میں نے ہنٹرس سے کہا۔ "پال' یو گیٹ ون تھاؤزینڈ۔۔۔۔۔ کانگ۔" بولا۔ "تھینکس ٹو یو وکی۔" میں نے چیک فولڈ کر کے اس کی جیب میں سرکا دیا۔ مسکرا کر کہنے لگا۔ "وہاٹ اے لکی ٹرپ۔ ونمالا کی گرفتاری کا کریڈٹ ہی کم نہ تھا۔ اس پر یہ۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "تھینک یور لارڈ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں اپنا۔۔۔۔۔ ون منٹ۔" میں نے اپنی جیب سے لفافہ نکالا۔ "کیسے کہا جا سکتا ہے چیک ہے یا۔۔۔۔۔" لفافہ کھول کر دیکھا تو اس میں چیک ہی تھا۔ رقم دیکھتے ہی میرے لئے مسرت کی چیخ کو ضبط کرنا دشوار ہو گیا۔ دس لاکھ روپے سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ اس پر بیرر کے بجائے پرنس نعیم کمار لکھا تھا اور ہز ہائی نس نے اس کو کاؤنٹر سائن کیا تھا۔ میں نے چیک فولڈ کر کے جیب میں رکھا تو میری انگلیاں شدت جذبات سے لرز رہی تھیں۔ ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "ہاؤ مچ وکی؟" میں نے سگریٹ سلگا کر جواب گول کر دیا۔ ایک دو کش لینے تک انتظار کرنے کے بعد شانے پر ہاتھ مار کر کہنے لگا۔ "نہیں بتانا چاہتے کیا؟" میں نے جواب دیا۔ "بریڈ' تم تھوڑی دیر پہلے اپنا جیلس ٹائپ ہونا ثابت کر چکے ہو۔"

"کیسے۔۔۔۔۔" اس نے سوال کیا۔

"راج محل دیکھنے کے بعد تم نے خدا پر سے یقین اٹھ جانے کے متعلق جو کچھ کہا وہ کسی گہرے مطالعے کا نتیجہ نہ تھا بلکہ محض جذبہ رشک کے تحت تھا۔ میں نے دنیوی عز و جاہ کو ذہانت' چالاکی یا عیاری مکاری کا ماحصل ثابت کرنا چاہا تو تم نے مجھے بھی ون آف دوز باسٹرڈس کہا۔ اب۔۔۔۔۔"

"اب کیا۔۔۔۔۔؟ کہہ ڈالو اور پیچھا چھڑاؤ۔۔۔۔۔"

"بمبئی پہنچنے کے بعد۔۔۔۔۔ پہلا کام یہی کروں گا۔۔۔۔۔ تم میرے سامنے اپنا چیک کیش کرانا۔۔۔۔۔ میں تمہارے سامنے اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کراؤں گا۔۔۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔۔۔"

"کیا بہت بڑی رقم ہے۔"

"اتنی بڑی کہ۔۔۔۔۔" میں بولتے بولتے رک گیا۔ شاید مجھے کوئی موزوں مثال

نہیں مل رہی تھی۔ میں نے مسکرا کر کہا۔

"اتنی بڑی کیا بتا دینے میں خطرہ ہے کہ تم ——— گو ٹو ہیل۔ اگر یہ بتا دیا کہ تم کیا کرو گے تو تم وہی کر بیٹھو گے۔" اس نے ہنس کر بائیں ہاتھ سے میرے بازو پر ہلکا سا پنچ مارا اور بولا۔ "گو ٹو ڈیول ود یور چیک۔" میں نے سلیوٹ کر کے کہا۔ "ویری ویل سر۔" اور دونوں پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگے۔ بیہودہ پنچ کر قبول لینے کے بعد اسٹیئرنگ وہیل پر بیٹھتے ہوئے میں نے اسے چیک دکھا دیا۔ ہنس کر کہنے لگا۔ "ہوائے او ہوائے۔ اب کیا کروں۔ وہیل بھی میرے ہاتھ میں نہیں ———"



صبح نو بجے بمبئی پہنچنے کے بعد ایک معمولی ایرانی ریسٹورنٹ میں ناشتہ کرتے ہوئے میں نے ہنٹرس سے اپنے قیام کے متعلق مشورہ کیا تو کہنے لگا بہتر تو یہی ہے کہ سرکاری مہمان رہیں۔" میں نے کہا۔ "آزادی سلب ہو جائے گی بریڈ۔ اب تم بھی مالدار ہو۔ تاج میں ٹھہریں۔ بورڈنگ میرے ذمے لاجنگ تمہارے ذمے۔" مسکرا کر بولا۔ "شیم شیم ——— پرنسلی۔ اب تو فل فلیج پرنس ہو ایک معمولی کیپٹن سے اخراجات شیئر کراتے ہوئے تمہیں موت نہیں آ جانی چاہیے۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "آنے والی ہے موت۔ کبھی کی آ چکی ہوتی لیکن میں نے تمہارے ساتھ پی جانے والی وہسکی کے بلوں کا ٹوٹل نہیں کیا۔ آج بھی یہ خطرہ ہے کہ میں تمہاری جیب میں دو تین ہزار روپے چھوڑ کر نہیں مرنا چاہتا۔" مسکرا کر کہنے لگا۔ "وکی کچھ تو انصاف کرو میں تمہاری جیب میں لاکھوں روپے دیکھ کر بخار میں بھی جلا نہیں ہوا۔ تم میرے پاس صرف دوسروں کے دیئے ہوئے دو تین ہزار دیکھ کر خودکشی کرنے کو تیار ہو رہے ہو' کیا یہ جائز ہے۔ میرے نام وصیت نامہ لکھے بغیر؟"

میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "پھر تو یہ موت' زندگی سے بھی بڑی سزا ہوئی پال۔ مجھے مسٹر ولسن سے مشورہ کرنا پڑے گا۔" وہ ہنسنے لگا۔ میں بوتھ سے نکل کر کاؤنٹر پر پہنچا۔ بل پے کر کے ریسیور اٹھایا اور مسٹر ولسن کا نمبر ڈائل کیا۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلام کیا۔ آواز پہچانتے ہی بولے۔ "کب پہنچ رہے ہو وکٹر؟" میں نے کہا۔ "پہنچ چکا ہوں سر۔ کیپٹن ہنٹرس بھی میرے ساتھ ہیں۔" بولے۔ "او کے فوراً" چلے آؤ۔ تمہارا کمرہ ریزرو ہے اور وہ دونوں یہاں سے کلکتہ ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے تم پردہ کرتے ہو۔" میں نے کہا۔ "صرف ایک سے پردہ کرتا ہوں سر۔ ونود سے تو چند دوستانہ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ خیر ہنٹرس کے ساتھ پہنچ رہا ہوں گیٹ پر ہماری گاڑی چیک نہ کرنے کا حکم دے دیں۔" بولے۔ "اس اگیز مپشن کی وجہ؟" میں نے جواب دیا۔ "محاذ جنگ سے لوٹ رہے ہیں' کامیاب ہو کر۔ وائرلیس سیٹ۔ گنز' آٹو میٹک وپنز' سبھی کچھ ہے ہماری گاڑی میں۔" بولے۔ "آ"

جاؤ۔۔۔۔۔ گڈ بائی۔۔۔۔۔" میں نے ریسیور رکھ دیا۔ سگریٹ خریدے اور ہنٹرس کو لے کر مالا بارہل کی طرف روانہ ہو گیا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ونود کو کلکتہ بھیجنے کا کیا مقصد تھا یا ونود کے بجائے وہ ہنس راج کہنا چاہتے تھے؟

گیٹ پر پہنچنے سے پہلے غالباً" مسٹر ولسن گارڈ روم کو ہمیں گاڑی کے ساتھ بغیر چیک کئے پاس کرنے کا حکم دے چکے تھے۔ کیونکہ گارڈ انچارج کمرے کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے گاڑی اندر داخل ہوتے ہی رکنے سے پہلے سلیوٹ کر کے اندر جانے کا سگنل دیا۔ اس وقت ہنٹرس ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے آفس چیمبرز کے سامنے پہنچ کر انجن بند کیا اور دونوں اتر کر برآمدے میں داخل ہوئے۔ ریسپ شنسٹ نے مسکرا کر استقبال کرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولسن آپ دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ "مسٹر ولسن واقعی انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے سلیوٹ کرتے ہی ہیلو ہیلو کہہ کر دونوں سے مصافحہ کیا۔ مبارک باد دی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے بیٹھتے ہی کہا۔ "سر کیا ونود کمار کو بھی کلکتہ بھیج دیا۔" بولے۔ "نہیں تم نے پوری بات نہیں سنی۔ دونوں سے میرا مطلب ونمالا اور اس کا شوہر ہنس راج تھا۔ وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہا۔ ونود پر ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلایا جا راہ ہے۔ تھینکس ٹو یو بوائز۔ او کے اب تم اپنے اپارٹمنٹ میں جا کر آرام کرو۔ میں شام کو چھ بجے تمہیں بنگلے پر بلاؤں گا۔ کیپٹن بریڈلے۔ تم بھی ساتھ آؤ گے۔" بریڈلے نے تھینک یو سر کہہ کر میری طرف دیکھا اور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ بریڈلے نے پہلے مصافحہ کیا۔ میں نے ہاتھ ملایا تو مسکرا کر بولے۔ "ہے وکٹر کوئی خوشخبری؟" میں نے کہا۔ "سر ونمالا کی گرفتاری اور ونود کمار کا انوالومنٹ کم ہیں کیا؟" نفی میں سر ہلا کر بولے۔ "آئی مین یور پرسنل' بوائے؟" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "ہی از رچ بائی اے ملین سر۔۔۔۔" "ویٹس برابری کیپٹن۔" ہم نے تھینک یو کہہ کر بیک وقت سلیوٹ کیا اور دروازے کی طرف چل دیئے۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ہنٹرس نے کہا۔ "وکی تم نے کینتھ کے متعلق نہیں پوچھا۔ کہاں ہے؟" میں نے کہا۔ "بریڈ اگر وہ یہاں آئی ہوئی ہوتی تو مسٹر ولسن ضرور اس کا ذکر کرتے۔"

انٹرنیشنل کلب کے سامنے پہنچ کر اس نے گاڑی روک دی۔ اٹینڈنٹ ہمیں اسی اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر بریک فاسٹ لینے چلا گیا۔ ہم شیو اور غسل وغیرہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ناشتہ کرنے کے بعد ہم دو بجے تک سوتے رہے۔ لنچ کے دوران ہنٹرس نے کہا۔ "وکٹر اگر مسٹر ولسن مجھ سے تمہارے ذاتی معاملات کے متعلق کچھ پوچھیں تو۔۔۔۔" میں نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "وہ مجھ سے کیا نہیں پوچھ سکتے پال۔ پھر بھی اگر مذاق میں کوئی سوال کر بیٹھیں تو تم کچھ بھی کہہ سکتے ہو۔" کہنے لگا۔ "ٹھیک ہے اب پلیز مجھے سنجیدگی سے بتاؤ

کہ کیا تم شادی کر رہے ہو؟

میں سوچ میں پڑ گیا۔ ہنٹرس میرے متعلق بہت کچھ جانتا تھا لیکن پھر بھی بہت کچھ نہیں جانتا تھا۔ اگر وہ سب کچھ جانتا تو شاید یہ سوال نہ کرتا۔ مجھے خاموش دیکھ کر اس نے کہا۔ "ویل۔" میں نے ٹالنے کی غرض سے جواب دیا۔ "وہ تم سے یہ سوال نہیں کریں گے۔" بولا۔ "ڈیم اٹ۔ میں یہ سوال کر رہا ہوں۔ مجھے بتاؤ۔" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "بریڈ کیا جنگ کی غیر یقینی حالت میں ایک فوجی کے لئے شادی کرنا مناسب ہے؟" کہنے لگا "یو فول تم خالص فوجی تو نہیں ہو۔ استعفیٰ۔"

"استعفیٰ؟" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اگر تم استعفیٰ منظور کرا دینے کا وعدہ کر لو تو میں ابھی لکھ کر جیب میں رکھ لیتا ہوں۔ بولو کیا حکم ہے؟" وہ کنپٹی کھجانے لگا۔ میں نے کہا۔ "بریڈ میں کتنی مرتبہ کوشش کر چکا ہوں اور وہ اس طرح مذاق میں اڑا دیتے ہیں کہ مجھے کہہ کر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔"

اس نے گلاس اٹھایا اور گھونٹ لے کر بولا۔ "پھر تم نے اپنی منگیتر کو بمبئی آنے کو کیوں کہا۔" میں نے لاپروائی سے کہا۔ "وہ کوئی بات نہیں۔ چند روز بمبئی کی سیر کرے گی۔ ہز ہائی نس کے چیک سے ایک شاندار محل کی تعمیر شروع ہو گی اور وہ مطمئن ہو کر چلی جائے گی۔" ہنٹرس نے نفی میں سر ہلایا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "او کے ــــــ میں مسٹر ولسن سے مشورہ کروں گا۔" بولا۔ "دیٹس رائٹ۔"

شام کو چھ بجے ہم مسٹر ولسن کے بنگلے پر پہنچے۔ مسز ولسن حسب معمول گرمجوشی سے ملیں لیکن مسٹر ولسن کسی قدر بجھے بجھے نظر آئے۔ میں نے مسز ولسن سے چند رسمی باتیں کر کے ان کی طرف دیکھا تو سگریٹ ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ "تمہارا بنگلہ تیار ہو گیا وکٹر ــــــ فرنش کیا جا رہا ہے۔ کل جا کر دیکھ آؤ۔" میں نے کہا۔ "دیکھ آؤں گا سر' تھینک یو ویری مچ۔" مسکرا کر بولے۔ "دیٹس آل رائٹ۔ سگریٹ پیو۔" میں نے ٹرے سے سگریٹ لے کر سلگایا اور ہنٹرس کو پیش کیا۔ مسٹر ولسن کے ہونٹوں میں سگریٹ ہولڈر دبا ہوا تھا اور وہ ہلکے ہلکے کش لگا رہے تھے۔ میں نے ایکسی لنسیز کی خیریت دریافت کی تو کہنے لگے۔ "چند منٹ پہلے میں نے ان سے ٹیلیفون پر طویل گفتگو کی ہے اور وہ تمہارے متعلق تھی ــــــ"

"میرے متعلق؟" میں نے کہا۔ "شاید آپ نے ونمالا کے متعلق۔" بات کاٹ کر بولے۔ "وہ تو ان کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا اور وہ تمہاری کارکردگی اور ذہانت سے بہت خوش ہیں۔ لیکن ولاس پور کے چیک کے متعلق سن کر انہوں نے کوئی کمنٹ نہیں کی۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔" میں نے کہا۔ "مائی پلژر ــــــ کس وقت کا اپائنٹ منٹ ہے؟" بولے انہوں نے ٹیلیفون پر بات کرنے کو کہا تھا۔ ٹھہرو میں انہیں اطلاع دے

دوں۔" وہ "ایکس کیوزمی بریڈلے" کہہ کر لائبریری کی طرف چل دیئے۔ میں ان کے طرز عمل پر تشویش میں پڑ گیا۔ چند منٹ بعد جب میڈ نے ڈرنکس کی ٹرے لا کر رکھی تو دروازے کا پردہ ہٹا کر مجھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "ہز ایکسی لنسی یہیں آ رہی ہیں۔" میں نے گلاس بلند کر کے ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "مسٹر ولسن مجھے یہ سب کچھ آؤٹ آف پروپورشن نظر آتا ہے۔ ہر ایکسی لنسی کچھ ناراض تو نہیں ہیں مجھ سے؟" انہوں نے منہ سے گلاس ہٹایا اور مسکرا کر بولے۔ "نہیں لیکن شاید انہیں کچھ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور ہز ایکسی لنسی کی مصروفیات دیکھتے ہوئے ان کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتیں۔" وہ رکے اور ایک گھونٹ لے کر بولے۔ "تمہاری بہت سی غلطیوں میں ان کی حوصلہ افزائی کو بڑا دخل ہے۔ اس لئے۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ انہوں نے گلاس خالی ہوتے دیکھ کر میز پر سرکا کر ڈرائنگ روم میں جھانکا۔ میڈ تیزی سے اندر آئی اور دونوں گلاس اٹھا کر لے گئی۔ میں نے سگریٹ کیس نکال کر ان کو سگریٹ پیش کیا۔ لائٹ دی اور اپنا سگریٹ سلگایا اور دونوں کھڑے کھڑے باتیں کرتے رہے۔ چند منٹ بعد اطلاعی گھنٹی بجنے پر مسٹر ولسن نے میری طرف دیکھا اور بیرونی دروازے کی طرف چلنے لگے۔ میں بھی ان کے ساتھ دروازے پر پہنچا۔ اطلاعی گھنٹی بجانے والا اردلی سارجنٹ تھا۔ گورنر کی مل مین پورٹیکو میں داخل ہو رہی تھی۔ ہم تیزی سے برآمدے میں نکلے۔ ڈرائیور نے باہر نکل کر کار کا دروازہ کھولا اور ہر ایکسی لینسی گاڑی سے نکل کر برآمدے میں آئیں۔ مسٹر ولسن نے ان کا استقبال کیا۔ میں نے اٹینشن ہو کر سیلوٹ کیا۔ مسکرا کر "ہیلو وکی" کہا اور لائبریری کے دروازے کی طرف چلنے لگیں۔ اردلی سارجنٹ نے اٹینشن ہو کر پردہ اٹھایا۔ وہ اندر داخل ہو گئیں۔ ہم ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے صوفوں کے قریب پہنچے۔ بیٹھتے ہوئے بولیں۔ "وکٹر ہم تمہارے اس آخری کارنامے کے متعلق سن کر بہت خوش ہوئے۔" میں نے شکریہ ادا کر کے کہا۔ "آخری کیسے یور ایکسی لنسی۔ میں تو یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہتا ہوں۔" مسکرا کر کہنے لگیں۔ "مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔ میرا خیال تھا تمہارے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ تم فوج سے سبکدوش ہونے کی کوشش کر رہے ہو۔" میں نے مسٹر ولسن کی طرف دیکھا۔ کہنے لگے۔ "تمہارا چیک کسی کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کر سکتا ہے۔" ہر ایکسی لنسی نے مسکرا کر کہا۔ "دیٹس رائٹ——— اس سے یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ تم شادی کرنا چاہتے ہو——— اور اس میں کافی کمپلی کیشنز ہیں جن کی ذمہ داری براہ راست مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ تم سمجھ گئے۔ میں کیا کہنا چاہتی ہوں؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "سمجھ گیا یور ایکسی لنسی۔ لیکن وہ مشکلات کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اول تو یہ کہ میں جنگ ختم ہونے سے پہلے شادی نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ میں جنگ ختم ہونے کے بعد بھی۔ بشرط زندگی، شادی انگلینڈ میں کروں گا۔" انہوں نے چونک کر کہا۔ "تمہارا مطلب ہے۔"

"یور ایکسی لنسی۔" میں نے ان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "میرا مطلب ہے میری منگیتر۔ میرا انتظار کر سکتی ہے۔ انگلینڈ کے اخراجات برداشت کر سکتی ہے ــــــ"
مسکرا کر بولیں۔ "یو آر ڈیویلش وکی۔ تم نے مجھے اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا کہ تم کسی انگلش گرل سے شادی کرنا چاہتے ہو۔" میں نے مسٹر ولسن کی طرف دیکھا۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "یور ایکسی لنسی اس کے ڈیویلش ہونے میں شک نہیں لیکن یہ ان فیتھ فل ٹائپ نہیں ہے ــــــ" بولیں "مجھے معلوم ہے۔ یہ صرف مذاق تھا۔" انہوں نے سگریٹ ہولڈ ایش ٹرے کی طرف ہاتھ بڑھا کر خالی کیا اور دوسرا سگریٹ اٹھا کر لگایا۔ مسٹر ولسن نے جھک کر نہیں لائٹ دی۔ وہ کش لے کر پھر میری طرف مخاطب ہو گئیں۔ "ناؤ ــــــ شاید تم کلکتہ جانا پسند نہ کرو وکٹر ــــــ اس لئے ــــــ اگر تم سمجھتے ہو کہ اپنی تمام پیچیدگیاں سلجھا سکتے ہو تو میں تمہیں واپس بلانے کو تیار ہوں۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہو گی۔ یور ایکسی لنسی یہ میرا وعدہ ہے لیکن میں کیپٹن بریڈلے سے علیحدہ نہیں ہونا چاہتا۔" انہوں نے مجھے جواب دینے کے بجائے مسٹر ولسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "جیمس دونوں کو پروموشن کے لئے ریکومنڈ کرو اور جلد از جلد بمبئی واپس بلا لو۔" مسٹر ولسن نے سر جھکا کر کہا۔ "بہتر ہے یور ایکسی لنسی۔" میں نے پھر شکریہ ادا کیا۔ مسکرا کر بولیں۔ "وکی میں آج تم سے ناراض تھی۔ تمہاری غیر ذمہ دارانہ حرکتوں پر لیکن اب نہیں ہوں ــــــ" میں نے پھر شکریہ ادا کیا۔ وہ اٹھ کر ڈرائنگ روم کی طرف چلنے لگیں۔ دروازے پر پہنچ کر رکیں اور کہنے لگیں۔ "اب دوسرا مکان بنانے کی کوشش نہ کرنا۔ چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دو۔" میں "بہتر ہے" کہنے والا تھا کہ وہ پردہ ہٹا کر اندر چلی گئیں۔ میں پیچھے ہٹ کر صوفے پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔

دس پندرہ منٹ بعد مسٹر ولسن کیپٹن ہنٹرس کے ساتھ لائبریری روم میں آئے اور مسکرا کر کہنے لگے۔ "وکی تمہاری اور بریڈلے کی کہانی میں انداز بیان کے سوا کوئی فرق نہیں۔ ہر ایکسی لنسی مطمئن ہو گئی ہیں اور میرے لئے کافی مسئلے پیدا ہو گئے۔ میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے سر ــــــ آپ کو کئی ٹیلیفون اور کئی ٹرنک کالز ــــــ"

"نیور مائنڈ۔" انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "مجھے خوشی ہے تم بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہو اور اپنے دوستوں کو کبھی نظر انداز نہیں کرتے شاید یہی تمہاری کامیابی کا راز ہے۔" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر میرے جیسے دوست بھی کسی کو کہاں ملتے ہیں۔ تھینکس فار کپل میٹش۔ گڈ نائٹ۔"

دوسرے دن صبح آٹھ بجے میں نے مسٹر ولسن سے شہر جانے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا ایک آفیسر جو اکثر اوقات مکان کی تعمیر میں صلاح د

مشورے دیتا رہا تھا۔ ہمارے پاس بھیج دیا۔ ہم گاڑی میں سوار ہو کر فورٹ پہنچے۔ لائیڈس بنک میں چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع' ہنٹرس کا چیک کیش کرایا اور سانتا کروز کی طرف روانہ ہو گئے۔ لال باغ اور دادر کے درمیان سڑک پر ہزاروں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ ترنگی جھنڈیاں فضا میں لہرا رہی تھیں اور راشٹرپتی مولانا ابو الکلام کی جے اور "کوئٹ انڈیا" کے نعرے دیوانہ وار لگائے جا رہے تھے۔ فٹ پاتھ پر دونوں طرف پولیس اور درمیان میں مسلح ماؤنٹ پولیس گشت کر رہی تھی۔ ہماری گاڑی ہجوم کے قریب پہنچی تو ایک اینگلو انڈین سارجنٹ جو موٹر سائیکل پر سوار تھا ہمیں رکنے کا اشارہ کر کے قریب آیا اور سلیوٹ کر کے کہنے لگا۔ "سر اس جلوس کے درمیان سے گزرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ مہربانی فرما کر واپس ہو جائیں۔" ہنٹرس نے گاڑی کو بریک لگا کر روکتے ہوئے کہا۔ "تمہارا مطلب ہے انگلینڈ واپس ہو جائیں۔" سارجنٹ نے پھر سلیوٹ کیا اور جھینپ کر بولا۔ "نو سر آئی مین——" ہنٹرس نے "نان سینس" کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ سارجنٹ دیکھتا رہ گیا۔

ہجوم کے قریب پہنچ کر ہنٹرس نے ہارن بجانا شروع کیا لیکن لوگوں نے اس کا کوئی اثر نہ لیا۔ نعرے لگانے والے راستہ دینے کے بجائے سمٹ سمٹ کر سڑک کے بیچ میں آ گئے اور راشٹرپتی کی جے بھی اڑا گئے اور ہماری طرف گھونسے تان تان "کوئٹ انڈیا' کوئٹ انڈیا ٹو ڈے" چیخنے لگے۔ ایک نے سینہ تان کر کہا۔ "بائی فرسٹ شپ۔" ہنٹرس نے گاڑی روک کر میری طرف دیکھا۔ میں نے نیچی آواز میں کہا۔ تم نے غلطی کی بریڈ۔ اب پلیز پستول نکالنے کی غلطی نہ کر بیٹھنا۔ یہ وائلنٹ لوگ نہیں ہیں۔" گاڑی رکتے ہی نعروں میں شدت پیدا ہو گئی۔ چند نوجوان کھڑکیوں کے پاس آ کر چیخنے لگے۔ "کوئٹ انڈیا۔ بائی فرسٹ شپ" میں نے دروازے کا شیشہ نیچے سرکا کر کہا۔ "پہلا شپ سڑے کو جائے گا ہم وطنو۔ اور ہم انڈین ہونے کے باوجود اس جہاز سے لیبیا جا رہے ہیں اور کوئی خدمت؟" ایک نے جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم انڈین نہیں ہو۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "میرا نام کیپٹن نعیم ہے اور مجھے جنگ ختم ہونے کے بعد پھر یہیں آنا ہے کامریڈس۔" وہ میری زبان سے کامریڈس کا لفظ سن کر مسکرا دیا اور سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "آر یو سوشلسٹ سر؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "اعتراف نہ کراؤ کامریڈ——" وہ جوش میں آ کر بولا۔ "کیپٹن نعیم زندہ باد۔" میں نے مسکرا کر پیک کیپ چھوتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو کامریڈ—— ناؤ پلیز کوئٹ دی ہائی وے۔" دوسرے لڑکے نے کہا۔ "جانے دو گنپت' کپتان صاحب میں اور ہم میں صرف خاکی اور کھدر کا فرق ہے۔" سب پیچھے کھسک گئے۔ گنپت نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو راستے سے ادھر ادھر کیا۔ سڑک کا کچھ حصہ خالی ہوتے ہی ہنٹرس نے ہارن دیا اور گاڑی آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ ہجوم "راشٹرپتی" کے نعرے لگاتا رہا۔ راستہ بھی دیتا رہا۔ گاڑی کی رفتار بڑھنے لگی اور دو تین منٹ میں جلوس کے نرغے

سے نکل کر دادر کے پل پر پہنچ گئی۔ ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "یو آر اے بلڈی جینئس وکی۔ تم تو ہر پچویشن کے ماسٹر ہو اور آج سے کامریڈ بھی۔" میں ہنس دیا۔ کہنے لگا۔ وکی کیا یہ سوشلسٹ تھے؟" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "ڈونٹ بی سلی بریڈ۔ یہ گھٹیا لوگ کیا سوشلسٹ ہو سکتے ہیں صرف ایڈوانسڈ کہلانے کے لئے فیشن کے طور پر سوشلزم سوشلزم چیختے ہیں۔ سوشلسٹ اور کامریڈ کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کیا وہ دن سوشلزم کی تاریخ میں یوم سیاہ نہ ہو گا جب ہندوستان کی گلیوں میں ہندو سوشلزم، مسلم سوشلزم، عیسائی سوشلزم اور پارسی سوشلزم کے نعرے لگائے جائیں گے۔ مائی ڈیر پال، سائنٹفک سوشلزم میں ڈیڑھ لاکھ خداؤں کی گنجائش کہاں ہے۔ سائنٹفک سوشل ازم کے اجزائے ترکیبی میں ملاوٹ کہاں ہے؟"

لنچ ٹائم سے کچھ پہلے ہم بریگیڈیئر ہچکنس کے بنگلے پہنچ گئے۔ دونوں کو مبارک باد دے کر انہوں نے ونملا کی گرفتاری کی روداد سنی اور بتایا کہ مسٹر ولسن نے تمہیں بمبئی واپس بلانے کے لئے چیف آف اسٹاف سے بات کی ہے۔" ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر ان سے کہا۔ "سر ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ کلکتہ میں پبلک کو آپریٹ نہیں کرتی اور ہم دونوں میں سے کوئی بھی بنگالی نہیں سمجھتا۔" وہ کہنے لگے۔ "پھر بھی وہاں تمہارے لئے یہاں سے زیادہ اسکوپ ہے۔ ترقی کا بھی اور انڈیا میں رہنے کا بھی۔ یہاں نہ فارورڈ بلاک ہے نہ انارکسٹ گروپ ہے۔ کسی روز اچانک پہلے جہاز سے سیدی رزلغ یا اریٹریا جانے کا حکم مل جائے گا۔" انہوں نے اریٹریا اس طرح کہا جیسے ترن تارن کہہ رہے ہوں۔ مجھے پنجاب یاد آگیا جو کبھی میرا وطن مالوف تھا اور ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے ایک ہونے کے باوجود انڈیا کو دوسرا ملک تصور کرتا تھا۔ ہنٹرس کے جواب نے میری یادوں کی چھوٹی برات کو تتر بتر کر دیا۔ وہ کہہ رہا تھا "سر ہم چاہتے بھی یہی ہیں کہ فرنٹ پر جائیں۔" مسکرا کر بولے۔ "کیا تم بھی پرنسلی کی طرح کسی سے منہ چھپانا چاہتے ہو؟" میں نے کہا۔ "سر بریڈلے اور پرنسلی مارک ٹائم کرتے کرتے اکتا گئے ہیں۔ اب ایڈوانس کرنا چاہتے ہیں۔ کم از کم معلوم تو ہو ہم کتنے پانی میں ہیں؟" وہ ہنس دیئے۔ بریڈلے کی طرف مخاطب ہو کر بولے۔

"شاید اس کو معلوم ہو گیا ہے کہ اجیتا کماری ایک دو روز میں بمبئی پہنچنے والی ہے۔"

"نو سر۔" میں نے ان کا قطع کلام کیا۔ "اٹس اے نیوز ٹو می مجھے کچھ معلوم نہیں۔" بولے۔ "کیا واقعی؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ " فیکٹ ——— اور پھر مجھے اجیتا دیوی سے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے؟ وی آر فرینڈز۔ جسٹ فرینڈز۔" کہنے لگے۔ "او کے وہ آ رہی ہے۔ ونملا کی گرفتاری اور ہنس راج کی دوبارہ طلبی کے بعد دوسرے رشتہ دار اس پر الزام لگا رہے ہیں کہ وہ مخبری کر رہی ہے۔ کیا مسٹر ولسن نے تمہیں نہیں بتایا؟" میں نے جواب دیا۔ "دراصل ان سے تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی۔ اس لئے نہیں کہہ

سکے۔ لیکن آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی ہے۔" ہنٹرس نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا اور خاموش ہو گیا۔ لیکن لنچ کے بعد جب ہم واپس ہوئے تو وہ خاموش نہیں تھا۔ گیٹ سے باہر نکلتے ہی کہنے لگا۔ "وکی تم مارے گئے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "آئی ڈونٹ مائنڈ پال۔" بولا۔ "تم بہت جلد مائنڈ کرو گے۔ یہ تمہاری اپنی غلطی ہے۔ بیک وقت دونوں کو آنے کی دعوت دے دی۔ تمہیں سنجیدگی سے دور کا بھی تعلق نہیں وکی۔"

میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "یہ سچ ہے پال۔" اس نے شہر کو جانے والی سڑک کی طرف ٹرن لیا اور میری طرف دیکھ کر بولا۔ "شکر کرو بوائے تمہارا ستارہ عروج پر ہے۔ ایکس لنسیز تمہیں پسند کرتے ہیں۔ ہر صحیح اور غلط گیم میں تمہیں سنبھال رہے ہیں۔ لاکھوں بلکہ شاید کروڑوں روپیہ تمہارے پاس ہے اور انہی طاقتوں نے تمہیں ہیرو بنا رکھا ہے ورنہ ــــــ" میں نے شٹ اپ کہہ کر اس کا منہ بند کر دیا۔ جملہ ادھورا چھوڑ کر میرے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔ "یو آر اے فول۔ بتاؤ اس ڈبل گیم کا کیا حل ہے؟" میں نے پلٹ کر کہا۔ "جسٹ ون ٹیلیگرام اور ون ٹرنک کال۔" جھینپ کر بولا۔ "یو آر اے بلڈی کننگ فاکس۔ ویٹس آل ــــــ" میں نے اسٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ رکھ کر گاڑی کا رخ جی پی او کی طرف کر دیا۔ ہنٹرس مسکرا دیا۔ جنرل پوسٹ آفس پہنچ کر میں نے ان ہز میجسٹیز سروس کی دھونس دے کر پاراگڑھ پیلس کی ارجنٹ کال بک کرائی اور دس منٹ میں مناکشی دیوی تار کے دوسرے سرے پر مجھ سے مخاطب تھی۔ "ہیلو' مناکشی۔" سنتے ہی میں نے کہا۔ "گڈ آفٹر نون مناکشی دیوی۔ دس از کرنل براؤن آف ملٹری انٹیلی جینس۔"

"کرنل براؤن ــــــ؟" اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "آئم سوری کرنل۔ میں آپ سے واقف نہیں۔ مجھے یاد نہیں ہم کبھی ملے ہوں۔" میں نے کہا۔ "میں عرض کرتا ہوں۔ ہم کبھی نہیں ملے۔ لیکن راجکماری ونمالا کی گرفتاری کے دوران تفتیش میں آپ کے مینجر کے بیان سے ــــــ معلوم ہوا کہ وہ آپ کی طرف سے دس ہزار روپیہ اور ایک سوٹ کیس کپڑوں کا جو اس وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے لے کر الہ آباد گیا تھا۔ ہیلو آپ سن رہی ہیں نا؟ میں بلمپیے سے بات کر رہا ہوں۔" اس نے مری ہوئی آواز میں جواب دیا۔ "سن رہی ہوں کرنل۔ لیکن یقین کرو میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتی۔" میں نے کہا۔ "تردید کرنا بیکار ہے میڈم۔ ہمارے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ بہرکیف ہم۔ خصوصاً" میں نہیں چاہتا کہ ایک راجکماری کو اس کیس میں ملوث کر کے پریشان کیا جائے جبکہ اس کی غیر موجودگی میں بھی کیس ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اب تک آپ کو حراست میں لیا جا چکا ہوتا۔" اس نے پژمردہ لہجے میں کہا۔ "آئی انڈر اسٹینڈ دیٹ کرنل۔ تھینک یو ویری مچ۔"

"پلیز ڈونٹ مینشن۔ صرف یہ بتائیے کہ راجکماری اجیتا سے آپ کے تعلقات کیسے

ہیں؟"

"سچ تو یہ ہے کرنل کہ بہت خوشگوار نہیں۔ گزشتہ مہینوں سے ان کا طرز عمل کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ ٹو بی فرینک۔ ونمالا جرمن ہونے کے باوجود ایک انڈین پرنسس ہے اور آپ کی نظروں میں اس کی کچھ بھی پوزیشن ہو ہمارے لئے پرسٹیج کا مسئلہ۔ اب اگر ہمارے خاندان کا کوئی فرد——"

"ایک منٹ میڈم۔" میں نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "میں آپ کی فرینک نس کا احترام کرتا ہوں لیکن دراصل اجیتا دیوی کے متعلق آپ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کو ونمالا کے سلسلے میں مخالفت کا الزام دینا بڑی غلطی ہے۔ شاید اسی وجہ سے وہ آپ لوگوں سے خطرہ محسوس کرتی ہیں۔ خیر میں ٹرنک پر پوری تفصیل نہیں سمجھا سکتا۔ لیکن اتنا عرض کروں گا کہ آپ ان کو بمبئی نہ آنے دیں ورنہ آپ کا انوالو ہو جانا یقینی ہے۔"

"تھینک یو ویری مچ کرنل۔ میں پوری کوشش کروں گی۔"

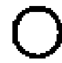
"کیجئے میڈم—— لیکن نہایت ہوشیاری سے۔ یہ ثابت نہ ہونے پائے کہ آپ کو ٹپ کیا گیا ہے۔ وہ مجھ سے ذاتی طور پر واقف ہیں۔"

"بہتر ہے کرنل۔ میں انہیں ٹیکٹ فلی ہینڈل کروں گی۔ بتایئے میں آپ کے لئے کیا کر سکتی ہوں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "تھینک یو میڈم۔ ویٹس ویری کائنڈ آف یو—— گڈ بائی——" ریسیور رکھتے ہی ہنٹرس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "وہاٹ اے بلڈی کروک یو آر ڈی۔" میں نے سگریٹ سلگا کر کیبن کا دروازہ کھولا۔ پے منٹ کی اور دونوں گیٹ آف انڈیا کی طرف چل دیئے۔ ہنٹرس نے کہا۔ "اجیتا دیوی کا مسئلہ تو شاید حل ہو گیا لیکن وہ——" میں نے کہا۔ "اس کا اتنا آسان کام نہیں ہے اور اگر آ ہی جائے تو اب عارضی قیام کا انتظام تو ہو ہی گیا ہے۔ چند روز بمبئی کی سیر کر کے واپس چلی جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے مکان میں جو کچھ کمی ہو اس کو پوری کرنے کے لئے کچھ زیادہ ٹھہر جائے۔ ہم بہرکیف دو تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہریں گے۔" ہنٹرس نے کندھے اچکا کر ایز یو پلیز کہا اور گیٹ آف انڈیا کی طرف لے کر تاج کے سامنے گاڑی روک دی۔ شام کو ساڑھے سات بجے ہم کھانا کھا کر گورنمنٹ ہاؤس لوٹے تو دونوں ٹائٹ تھے۔ گیٹ میں داخل ہوتے ہی سارجنٹ نے گارڈ روم سے نکل کر سلیوٹ کرتے ہوئے کہا۔ "سر مسٹر ولسن نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کو یہاں سے ڈائریکٹ ان کے بنگلے پہنچا دیا جائے——" میں نے اپنی حالت کے پیش نظر اسے ٹالنے کے لئے کہا۔ "لیکن یہ تو ان کے ڈنر کا وقت ہے۔" کہنے لگا۔ "یقیناً سر۔ پھر آپ گارڈ روم سے ٹیلیفون کر کے دریافت کر لیں۔" میں نے انجن بند کیا اور بمشکل خود کو سنبھال کر ہنٹرس پر نظر دوڑاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ سارجنٹ میری حالت دیکھ کر سمجھ گیا۔ سر جھکا کر بولا۔ "سر آپ زحمت نہ کریں۔ میں خود ان سے

دریافت کر لیتا ہوں۔" چند منٹ بعد سارجنٹ نے آکر کہا۔ "سر انہوں نے کہا ہے آپ کلب جا کے اپنے اپارٹمنٹ سے انہیں رنگ کر دیں۔" میں نے او کے کہہ کر انجن اسٹارٹ کیا اور کلب کی طرف چل دیا۔ گاڑی بند کر کے کلب میں داخل ہوئے تو دونوں کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی تھیں۔ اردلی نے مجھ سے چابی لے کر اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور کرسیاں گھسیٹ کر قریب لایا۔ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر آہستگی سے بیٹھ گئے۔ اردلی نے حالت سے اندازہ لگا کر کھانے کو پوچھنے کی بجائے کہا۔ "سر کافی پینا چاہیں گے؟" میں نے کہا۔ "ہاں۔"

اردلی کافی کی ٹرے لئے اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ کمنتھ تھی۔ میں ہیلو کہہ کر کرسی سے اٹھنے لگا اور جسم میں توازن نہ پا کر پھر بیٹھ گیا۔ مسکرا کر بولی۔ "زحمت نہ کرو۔ مسٹر ولسن نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" میں نے ہنٹرس والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "سٹ ڈاؤن میں ٹھیک ہوں۔ کب آئیں تم؟" کمنتھ نے کہا۔ "وکی' پاراگڑھ کے حالات بہت خطرناک ہو چکے ہیں۔ یوراج کو اب یقین ہو چکا ہے کہ کرن کی موت واقع نہیں ہوئی۔ وہ فوجی کیپٹن کا پارٹ ادا کر رہا ہے۔ اجیتا اور سروج سے ملنے آتا ہے۔ وہ دونوں کسی وجہ سے اس راز کو ظاہر نہیں کرتیں۔ اس بار دو مرتبہ یوراج نے تمہارا پیچھا کیا لیکن تم ہمیشہ دوسری طرف نکل گئے۔ یہاں تک بھی غنیمت تھا لیکن اب وہ برمن ان کے پاس پہنچ گیا ہے اور انہیں یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہے کہ کرن کی موت ایک بہت بڑی سازش ہے جس میں مہاراجہ شردھام' اجیتا اور سروج سب شامل ہیں۔ اجیتا نے مجھے یہی کچھ کہنے کو بھیجا ہے کہ یوراج اور برمن چند جاسوس ساتھ لے کر بمبئی پہنچنے والے ہیں۔ وہ خود آنے والی تھیں لیکن اس وجہ سے نہیں آئیں کہ ـــــ" میں نے کافی کا گھونٹ لے کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو ڈارلنگ تم نے حق ادا کر دیا۔ خیر فکر نہ کرو۔ میں ان سے نپٹ سکتا ہوں۔ تم نے مسٹر ولسن سے تو یہ ذکر نہیں کیا؟" اس نے کافی کی پیالی ہونٹوں سے سے ہٹا کر کہا۔ "یہ کیسے ممکن تھا کہ ان سے نہ کہتی۔" انہوں نے کہا۔ "وہ وکٹر تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہم اس کو یہاں سے ہٹا دیں گے۔ ورنہ یہ بھی ممکن ہے وکٹر ان کو ہٹا دے۔ شردھام نے برمن کو چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی ہے ـــــ" کافی ختم ہوتے ہوتے میرا نشہ کافور ہو چکا تھا۔ میں نے فکرمند ہونے کے باوجود مسکرا کر کہا۔ "یہ بتاؤ کھانا کھا چکی ہو؟" بولی۔ "کھا چکی ہوں۔ مسٹر ولسن کے ساتھ چند دوست باتیں کر رہے ہیں۔ ان کے جاتے ہی وہ یہاں آئیں گے۔ ان کے آنے تک میں بھی یہیں ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "تم صبح تک یہیں رہو گی۔ میری طبیعت دیکھ تو رہی ہو اچھی نہیں ہے۔ ایسے میں تم مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہو؟" اس نے مسکرا کر خالی کپ ٹرے پر رکھ دیا۔ ہنٹرس نے میری طرف دیکھ کر آنکھ دبا کر زوردار جماہی لی۔ میں

نے ہنس کر کہا۔ "تھینک یو بریڈ۔ مجھے ایسے ہی دوستوں کی ضرورت ہے جنہیں ایک اشارے میں نیند اور دوسرے اشارے میں فرضی موت آ سکتی ہو۔ لیکن آج تمہارے سوچ بورڈ کے ٹائمنگ میں کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ جب تک مسٹر ولسن آ کر چلے نہ جائیں ہم تمہیں کوئٹ انڈیا نہیں کہہ سکتے۔" ہنٹرس ہنس دیا اور اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ کینتھ نے سوال کیا۔ "کوئی حل سمجھ میں آیا وکی؟" میں نے کہا۔ "کب تک پہنچنے والے ہیں وہ؟" کہنے لگی۔ "شاید کل کسی ٹرین سے یا پرسوں صبح۔" میں نے اس کو لائٹ دے کر اپنا سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا۔ "تمہاری مورس کہاں ہے؟" بولی۔ "یہیں ہے۔ کیوں؟" میں نے اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ "صبح سات بجے مجھے اس کی ضرورت پڑے گی۔" مسکرا کر بولی۔ "کرایہ دینا پڑے گا۔" میں اپنی جسمانی حالت پر غور کر رہا تھا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر مسٹر ولسن کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں ایک مہینے کا ایڈوانس پے منٹ کرنے جا رہا ہوں۔ ہیلو ——— گڈ ایوننگ مسٹر ولسن ———" میں نے دوسری طرف سے "ہیلو جیمس" سن کر کہا۔ "آپ کا پیغام پہنچ گیا سر ——— آپ اسے پرابلم نہ سمجھئے۔" بولے۔ "او کے۔ صبح مجھ سے تفصیل سے بات کرنا۔" میں نے کہا۔ "سر جس وقت میرے پاس کچھ کہنے کو ہو گا میں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ ابھی اس کو جیب میں ہی رہنے دیں پلیز ———" بولے۔ "اچھا۔ کینتھ سے کہہ دینا ایکی لنیز سے ذکر نہ کرے اور دیکھو اسے وہاں روک نہ لینا۔" میں نے کہا۔ "بہتر ہے۔" انہوں نے گڈ نائٹ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے قریب آ کر کہا۔ "مجھے نیند آ رہی ہے۔ گڈ نائٹ مس کینتھ" وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔ ایک گھنٹے بعد کینتھ بھی رخصت ہو گئی۔



ہمیں پکچر سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ شاید ہی کوئی منظر توجہ سے دیکھا ہو۔ انٹرول ہوتے ہی ہم باہر نکلے اور قریبی کیفے میں داخل ہو گئے۔ فیلی بوتھ میں بیٹھ کر کھانا کھایا۔ نو بجے کے قریب میں نے جذمین کو گھر پہنچایا اور اسی ٹیکسی میں گورنمنٹ ہاؤس پہنچ گیا۔ ہنٹرس اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا ہوا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا اور مسکرا کر کہنے لگا۔ "اتنی جلدی آ گئے وکی۔ میرا خیال تھا تم صبح سے پہلے نہیں لوٹو گے۔" میں نے اس کے قریب کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "تمہاری تنہائی کے خیال سے پال' ورنہ میں اور گریز؟" وہ ہنس دیا اور سگریٹ کیس میری طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ "تھینک یو وکی۔ پروگرام کیا ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تم چاہتے کیا ہو؟" میں نے سگریٹ سلگا کر کش لیتے ہوئے کہا۔ "پال ——— مجھے کچھ بھی چاہنے کی ضرورت نہ تھی اگر صرف یوراج آئے ہوتے لیکن اتفاق سے ان کے ساتھ میرا ایک ایسا دشمن بھی آ گیا ہے جسے جنم

رسیدہ کرنا میرا فرض ہے —— میں ہر قیمت پر اس سے نپٹنا چاہتا ہوں۔ لیکن خطرہ یہ ہے کہ کہیں یوراج لپیٹ میں نہ آ جائیں۔ وہ میرے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔" اس نے سگریٹ کا پورا دھواں میرے منہ پر چھوڑا اور مسکرا کر بولا۔ "شوئر بوائے' رشتے کی نزاکت ہی تمہیں ان سے بھاگتے رہنے پر مجبور کر رہی ہے۔ ورنہ تم اور گریز؟" اس نے میرے الفاظ دوہرا کر مجھے ہنسانے کی کوشش کی اور پھر خود ہی شرمندہ ہو کر بولا۔ "آئم سوری وکی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "دیٹس آل رائٹ —— میں ابھی تک کوئی لائن آف ایکشن طے نہیں کر پایا سوائے اس کے' ممکن نہیں ہے —— بمبئی میرا آخری قلعہ ہے پال ——" اس نے سگریٹ کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے وکی —— میں تمہارے ساتھ ہوں —— جہاں تمہارا پستول مس فائر کر جائے گا بریڈلے کا نشانہ خطا نہیں ہو گا کیونکہ وہ کسی کا ان لا نہیں ہے۔ اب —— جاؤ آرام سے سو جاؤ ——" میں اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

صبح سوا دس بجے ہم دونوں دو گاڑیوں میں گرین کی طرف جا رہے تھے۔ ہنٹرس میری پیکارڈ میں اور میں کینتھ کی مورس میں تھا۔ دونوں سویلین ڈریس میں تھے۔ پارکنگ لاٹ میں دونوں گاڑیاں پہلو بہ پہلو کھڑی کر کے ہم تھوڑی دیر آپس میں باتیں کرتے رہے۔ دس بج کر پچپن منٹ پر میں گاڑی سے نکل کر ہنٹرس کو اپنی گاڑی سے کچھ فاصلے پر لے جانے کو کہتا ہوا گرین کی طرف چل دیا۔ ریسپشن کاؤنٹر کے قریب پہنچا تو وہاں جیمزس کے سوا کوئی نہ تھا۔ میں نے استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو کاریڈور کی طرف اشارہ کر کے بولی۔ "آ رہے ہیں۔" میں نے وہیں کھڑے کھڑے سگریٹ سلگایا اور بائیں طرف والی راہداری میں داخل ہو کر نوٹس بورڈ کی طرف دیکھنے لگا۔ چند منٹ بعد ریسپشن کی گزرگاہ میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور ساتھ ہی جیمزس کے گڈ مارننگ مسٹر برمن کہنے کی آواز آئی۔ میں نے کارنر کے قریب آ کر اس طرف جھانک کر دیکھا۔ برمن کاؤنٹر کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ میری طرف اس کی پشت تھی۔ جیمزس نے کاؤنٹر کا فلیپ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اندر آ کر بیٹھ جائیے مسٹر برمن —— فون نمبر تو ہے نا آپ کے پاس؟" برمن نے اثبات میں سر ہلایا اور کاؤنٹر کے پیچھے جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیمزس نے ٹیلی فون اس کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس نے تھینک یو کہہ کر نمبر ڈائیل کرنا شروع کیا۔ میں دروازے سے نکل کر کاؤنٹر کی طرف چلا۔ جیمزس مجھے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی اور مسکرا کر بولی۔ "ہیلو۔" میں نے ہنس کر اس کے شانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "ہیلو جیرز —— میں شام کو سات بجے تمہارے گھر آ رہا ہوں ——" وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ "کم ڈارلنگ۔" برمن نے ریسیور کان سے لگاتے ہوئے میری طرف دیکھا اور چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے اس کے چہرے پر سرسری سی نظر ڈالی اور کسی قسم کا تاثر ظاہر

کئے بغیر پھر جیمز سے مخاطب ہو گیا۔ اس نے مسکرا کر میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ "تم بیٹھ کیوں نہیں جاتے؟" میں نے ایک بار پھر برمن پر اچٹتی سی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو ڈیئر مجھے ذرا جلدی ہے۔" بولی۔ "مبوائے بوائے——" میں نے مسکرا کر کہا۔ "میرا ایک دوست نیچے انتظار کر رہا ہے—— لیکن سات بجے کا وعدہ بھول نہ جانا۔" منہ بنا کر بولی۔ "او کے او کے ڈارلنگ۔" میں نے ہنس کر اس کے شانے تھپتھپائے اور "سولونگ" کہہ کر پلٹا اور تیزی سے چل دیا۔ دروازے تک پہنچتے پہنچتے میں نے برمن کو کہتے سنا۔ "یور ہزبینڈ؟" جیمز نے جواب دیا۔ "مائی ڈی انفس۔" میں نے دروازے سے نکلتے ہوئے پلٹ کر جیمز کو وِش کیا تو برمن میری طرف دیکھ رہا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ مچھلی کانٹا نگل گئی۔

پورٹیکو سے باہر نکلتے ہی میں نے سڑک پر نظر ڈالی۔ ہنٹرس گاڑی میں بیٹھا ہوا اسی طرف دیکھ رہا تھا۔ گاڑی کا انجن تاج کے سامنے ہو کر ٹاور آف سائی لینس کی طرف جانے والی سڑک کی طرف تھا۔ میں نے پیچھے کی طرف دیکھ کر اسے وِش کیا اور آگے بڑھ کر اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا—— پندرہ بیس منٹ میں اس کے آنے کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ میری تلاش میں ہوٹل سے باہر نہ آیا۔ شاید اس نے فوراً" میرا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا یا پھر مجھے پہچاننے سے قاصر رہا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اس نے ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کو حقیقت سمجھا ہو اور میرے آنے کے بعد جیمز سے مسکرا کر کہا ہو۔ "مسی تمہارے منگیتر کی شکل و صورت میرے ایک دوست سے اس قدر مشابہت رکھتی ہے کہ میں دھوکا کھا گیا۔" اور جیمز نے ہاؤ ونڈر فل کہہ کر قہقہہ لگایا ہو۔ بہرکیف مزید انتظار کرنا بیکار تھا۔ میں نے گاڑی بیک کر کے پارکنگ لاٹ سے نکالی اور ہنٹرس کو فالو کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے شہر کی طرف ٹرن لیا۔ چرچ گیٹ کے ایک کیفے کے سامنے گاڑی پارک کر کے میں کیفے میں داخل ہوا اور کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر رکا۔ چند سیکنڈ بعد ہنٹرس پہنچ گیا۔ میں اس کے ساتھ ایک بوتھ میں داخل ہوا۔ بیٹھتے ہی میری طرف دیکھ کر بولا۔ "ملاقات ہوئی؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "تقریباً" دو منٹ ہم ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ میں جیمز کے ساتھ باتیں کرتا رہا وہ ٹکٹکی باندھے میری طرف دیکھتا رہا۔"

"پہچانا یا نہیں؟" ہنٹرس نے دوسرا سوال کیا۔ "پہچان لیا۔ کیونکہ اس نے مجھے دیکھ کر ٹیلی فون کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا تھا۔ میں گاڑی میں اسی کا انتظار کرتا رہا تھا۔ لیکن اس نے پیچھا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ شاید شام کو جیمز کے مکان پر پہنچے۔"

ایک ویٹر نے آ کر ہماری باتوں میں خلل ڈالا۔ میں نے اس کو چند چیزوں کے ساتھ کافی کا آرڈر دیا اور وہ سر جھکا کر چلا گیا۔ ہنٹرس نے کہا۔ "جیمز کا مکان کہاں ہے؟" میں نے اس کو پتہ بتایا تو کہنے لگا۔ "وکی ایک بات بتاؤ—— آخر تم برمن کے ساتھ کیا

کرنا چاہتے ہو----- کہیں ڈیم فول انداز میں تو نہیں سوچ رہے۔" میں نے کہا۔ "ڈیم فول انداز میں سوچ نہیں رہا عمل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ نہ پوچھنا کیوں۔ میں اس کو برش آف کرنا چاہتا ہوں۔" ہنٹرس کنپٹی کھجانے لگا۔ سگریٹ کیس نکال کر میز پر رکھتے ہوئے بولا۔ "وکی کیا اس کے سوا کوئی حل نہیں؟" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "بریڈ' یہ دنیا ڈیم فول انداز میں سوچنے والوں کو ہی تسلیم کرتی ہے۔ میں تمہارا دوست بننے سے بہت پہلے آل مائٹی کے دربار پہنچ چکا تھا۔ اگر ڈیم فول انداز میں سوچنے والا نہ ہوتا۔ آج پھر اسی انداز میں سوچنے پر زندگی بچتی ہے ورنہ وکی مارا گیا۔" اس نے افسردہ ہو کر کہا۔ "ٹھیک ہے وکی----- سگریٹ تو پیو۔" میں نے ہاتھ بڑھا کر سگریٹ لے لیا۔ اس نے مجھے لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "صرف راز فاش ہو جانے کے خوف سے یا؟" میں نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "یہ بھی ہے لیکن اس کے علاوہ----- ناؤ' تم یہ سب جان کر کیا کرو گے بریڈ؟" وہ بولا۔ "سنو وکٹر----- ہم لوگ جذباتی فیصلے نہیں کیا کرتے----- میرا مطلب ہے کسی کی آگ میں چھلانگ نہیں لگاتے اپنی آگ کے سوائے۔ خواہ وہ کزن ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن میں ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے----- تمہیں کچھ ہو گیا تو مجھے پاگل ہو کر خودکشی کرنا پڑے گی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "کر لینا۔ لیکن اس معاملے میں میں تمہیں شریک نہیں کروں گا۔ یہ میرا خالص' خالص ذاتی معاملہ ہے----- یا پھر ان کا جنہوں نے اس جن کو بوتل سے نکال دیا۔" ہنٹرس کش لگا کر سگریٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ ویٹر نے ٹرے لا کر میز پر رکھ دی۔

میں نے ہنٹرس پر ایک نظر ڈال کر پیالیوں میں کافی ڈالنی شروع کر دی۔ "کیری آن سر۔" میں نے بسکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس نے کپ اٹھاتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ "او کے پال۔ جن کو آزاد کرنے والا کون ہے؟" میں نے کافی کا گھونٹ لے کر جواب دیا۔ "ہز ہائی نس۔"

"ہز ہائی نس۔ یو مین پارا گڑھ؟" اس نے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ "نو سر۔" اس نے کافی کا گھونٹ لے کر نظریں اٹھائیں۔ "ولاس پور؟" میں نے نفی میں سر ہلایا اور کافی پینے لگا۔ کپ میز پر رکھتے ہوئے بولا۔ "ہو دی ڈیول آف دی ہیل از ہی؟" میں نے گھونسہ تان کر کہا۔ "یو باسٹرڈ' ایڈ جیکٹو استعمال نہ کرو۔" مسکرا کر بولا۔ "سوری بوائے----- پر تیس ون آف یور بلڈی پاپاز-----" میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پردہ اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس نے سر نکال کر جھانکا تو میں کاؤنٹر کے قریب پہنچ رہا تھا۔ میں نے ٹیلی فون ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرتے ہوئے بوتھ کی طرف نظر ڈالی تو وہ دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔ "ہیلو جمز۔" میں نے دوسری طرف سے ریسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی کہا۔ جمزمس نے جواب دیا۔ "لیں----- آئی لو یو-----" میں نے ہنس کر کہا۔ "آؤٹ

آف ٹیون۔۔۔۔۔ بٹ تھینکس۔۔۔۔۔ میں نے بیس پچیس منٹ باہر اس کا انتظار کیا۔۔۔۔۔" بولی۔ "اس وقت مجھ سے تمہارے متعلق سوال جواب ہو رہے تھے۔ خیر وہ شام کو سات بجے ہمارے مکان پر آ رہا ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک؟" میں نے کہا۔ "بہت زیادہ ٹھیک۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے ملاقات کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اکیلا آ رہا ہے نا؟" بولی۔ "اوہ ڈارلنگ، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے اس کو بھی بمشکل اجازت دی ہے۔ لیکن سنو ویسے وہ کور ضرور کیا جائے گا۔۔۔۔۔" میں نے تھینک یو بائی بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ پے منٹ کی اور ہنڑس کو لے کر باہر نکلا۔ کہنے لگا۔ "اب کہاں کو۔۔۔۔۔؟" میں نے کہا۔ "جی پی او۔۔۔۔۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر کامیاب ہو گئی تو کسی حرکت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔" اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "گاڈ بلیس یو وکی۔۔۔۔۔" میں نے اس کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

ایکسچینج میں چیف آپریٹر نے ہمیں سادہ لباس میں ہونے کے باوجود پہچان لیا اور مسکرا کر استقبال کیا۔ میں نے ہزہائی نس مہاراجہ آف شردھام کے نام کیپٹن نعیم ملک کی طرف سے ٹرنک کال بک کرائی۔ اس نے مسکرا کر ایک سگریٹ ختم ہونے سے پہلے پہلے لائن خالی کرانے کا وعدہ کیا اور کرسی پیش کر کے چلا گیا۔ ہنڑس نے مجھے سگریٹ اور لائٹ دیتے ہوئے کہا۔ "ویل بوائے ناؤ آئی اسٹینڈ بٹ دہیر۔۔۔۔۔"

"ان دی ہل اینڈیڈ۔" میں نے اس کا جملہ پورا کیا اور وہ ہنسنے کے بجائے کھانسنے لگا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ "اتنی جلدی نہ کرو بریڈ۔ پہلی فلائٹ جنت کو جا رہی ہے۔ اس کی بکنگ دوسروں کے نام ہو چکی ہے۔" وہ کھانسنے کے بجائے ہنسنے لگا میں نے سگریٹ کا کش لیا۔ وہ سنجیدگی کے احاطے میں لوٹ آیا اور مسکرا کر بولا۔ "او کے یور ایکسی لنسی۔ آئل ویٹ۔"

صرف پندرہ منٹ بعد چیف آپریٹر اٹھ آیا اور ہمیں کیبن میں چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن۔۔۔۔۔" ہزہائی نس کی آواز آئی۔ "ہیلو کرن۔" سسکیوں کی آواز سن کر میں نے کہا۔ "دھیرج پاپا دھیرج۔۔۔۔۔ قدم بوسی۔۔۔۔۔ پالا گن۔۔۔۔۔ کرن آپ کے چرنوں میں حاضر ہے۔" سنبھل کر بولے۔ "کرن میں بمبئی آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ میں تمہیں فوراً دیکھنا چاہتا ہوں۔ آہ کتنی مدت بعد میں یہ آواز سن رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "پاپا داتا ورن بھینکر روپ دھار چکا ہے جس اتیا چاری کو آپ نے کشما دے کر چھوڑ دیا تھا۔ وہ آج یوراج پارا گڑھ کے ساتھ موجود ہے۔۔۔۔۔" بولے۔ "کہاں؟" میں نے کہا۔ "یہاں دونوں بمبئی میں ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ اس کو پرلوک یاترا کرائی جائے تو فوراً ہزایکسی لنسی کو اس کے نظربندی سے فرار ہو جانے کی اطلاع دے کر وارنٹ جاری کرائیے۔۔۔۔۔ تاکہ۔۔۔۔۔ آپ سمجھ

گئے نا؟ــــــ اس کی گردن میرے ہاتھ میں ہےــــــ اور اب دو ہی راستے ہیںــــــ آپ ابھی یہاں تشریف نہ لائیںــــــ" وہ بولے۔ "زندہ باد کرنــــــ چار بجے ٹیلیگرام پہنچ جائے گا۔ کل آٹھ بجے پولیس چیفــــــ از دیٹ انیف؟" میں نے کہا۔ "شکریہ پاپا' آداب عرض۔" میں نے ریسیور رکھ کر ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ اس نے اٹھ کر میرے سامنے سر جھکا دیا۔ میں نے اس کا بازو تھاما اور دونوں کیبن سے باہر نکلے۔ میں نے پے منٹ کرتے ہوئے آپریٹر سے کہا۔ "اسٹرکٹ لی کانفیڈنشل" رسید دیتے ہوئے اٹھ کر بولا۔ "حضور ہماری کیا مجال کہ ایک لفظ زبان پر لا سکیں۔" میں نے تھینک یو کہتے ہوئے اس کا نام پوچھا اور ایک گرینز نکال کر اس کے رجسٹر پر رکھ دیا۔ "یہ تمہارا انعام۔" اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔ ہم باہر نکل گئے۔

کلب پہنچے تو ایک بج چکا تھا۔ کینتھ دو مرتبہ رنگ کر چکی تھی۔ ہم کھانا کھانے بیٹھے تو اردلی نے اس کے بتائے ہوئے فون نمبر پر رنگ کر کے ہمارے پہنچ جانے کی اطلاع دی۔ چند منٹ بعد وہ کلب میں پہنچ گئی۔ ہم نے اس کو کھانے میں شریک کیا۔ کہنے لگی۔ "وکی یوراج پاراگڑھ نے مسٹر ولسن سے اپائنٹ منٹ مانگا تھا۔ انہوں نے ایک ہفتے کے بعد دوبارہ یاد دہانی کرانے کو کہا ہے اور اس وقت بھی فرصت ہونے کی شرط لگا دی ہے۔" ہنٹرس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "مبارک ہوــــــ شکریہ مس کینتھ آپ نے بہت اچھی خبر سنائی۔" وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولی۔ "تمہاری کیا پروگریس ہے وکی؟" میں نے کہا۔ "امید ہے آج رات یا کل صبح تک تم ہمیں مبارک باد کہو گی۔" مسکرا کر بولی۔ "میں ابھی کہنے کو تیار ہوں وکیــــــ مجھے معلوم ہے تم ایول جینئس ہو۔ برمن کی شامت اسے کھینچ لائی ہے۔ شاید وہ یوراج کو بہت بڑی طاقت سمجھ کر یہاں آگیا ہے اپائنٹ منٹ کے متعلق سن کر اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا یوراج کی کیا قدر ہے بمبئی میں۔ اگر اس کی جگہ میں ہوتی تو پہلی ٹرین سے واپس بھاگ جاتی۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "از اٹ؟" کینتھ ہنس دی۔ میں نے کہا۔ "سنو ہنی یہ تو تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میرا دوست اور میرا دشمن آج تک بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ صرف یہ بتاؤ تم نے مجھے ایول جینئس کہنا کس سے سیکھا۔ میں نہ ایول ہوں نہ جینئس۔"

وہ بولی۔ "مجھ سے زیادہ تمہیں کون جانتا ہے؟" میں ہنس دیا۔ "ڈونٹ بی سلی۔ کئی ہیں جو تم سے زیادہ جانتی ہیں۔ یشودھرا کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟" مسکرا کر کہنے لگی۔ "اب تم حماقت پر اتر آئے۔ جس انداز میں وہ تمہیں مجھ سے زیادہ جانتی ہےــــــ یو ول ایکس کیوز می کیپٹن بریڈلےــــــ اس طرف میرا اشارہ نہیں ہے اور جس انداز میں جاننے کے متعلق میں دعوے کر رہی ہوں اس میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی۔ بہرکیف میں تمہیں بتا ہی دوں کہ یہ ریمارکس کسی بڑی شخصیت کے ہیں اور وزن رکھتے ہیں۔" میں نے

ہنس کر کہا۔ "مجھے معلوم ہے اور اسی لئے میں تم سے کہلوانا چاہتا تھا۔" ہنڑس نے جھجک روک کر کہا۔ "پال، مجھے نہیں بتاؤ گے۔"
میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "شاید تم خود سن لو گے ——— لیکن ——— ابھی کیا کہا جا سکتا ہے۔ میں اتفاق سے فطرتاً" خوش فہم واقع نہیں ہوا ہوں ———" وہ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد دو پیگ پی کر کھنتھ چلی گئی اور ہم کپڑے اتار کر اپنے کمرے میں سو گئے۔
سہ پہر کو چار بجے اردلی نے ہمیں جگا کر چھوٹا حاضری پیش کی اور ہم چائے پینے لگے۔ ابھی ناشتے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی نے اپنی طرف متوجہ کیا میں نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا۔ ہیلو کہتے ہی مسٹر ولسن نے کہا۔ "وکٹر فوراً" میرے چیمبرز میں آؤ ——— میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ——— ڈریس کی پرواہ نہ کرو ——— ہری اپ۔" میں نے بہتر ہے سر کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ہنڑس نے معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر کپ رکھتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولسن تھے۔ شاید شردھام سے ٹیلیگرام یا وائرلیس پہنچ گیا۔" بولا۔ "او کے ——— کوٹ پہنو ——— میں تمہیں ڈرائیو کروں گا ———" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے کھونٹی سے کوٹ اتار کے چڑھا لیا۔ چند منٹ میں ہماری گاڑی 'مسلح پیکارڈ" چیمبرز کے سامنے کھڑی تھی۔ مسٹر ولسن ریسپشنسٹ کی کرسی پر بیٹھے ہوئے سگریٹ پی رہے تھے۔ سلام کرتے ہی کہا۔ "اندر آ جاؤ۔" میں ان کے پاس پہنچ گیا۔ کہنے لگے۔ "وی ریزیڈنٹ شردھام نے ایچ ایچ کی طرف سے ہمیں برمن کی گرفتاری کی درخواست کی ہے۔ وہ بمبئی پہنچ چکا ہے کیا یہ تمہارے اشارے پر کیا گیا؟ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ایچ ایچ نے برمن کو پیرول پر چھوڑنے کی حماقت کی تھی۔ اس کا یہ شاندار نتیجہ برآمد ہوا ہے۔" بولے۔ "نیور مائنڈ ——— یہ بتاؤ تم ہینڈل کر لو گے یا ———" میں نے کہا۔ "سب انتظام ہو چکا ہے سر، آپ کو صرف مطلع کرنا تھا۔ اگر آپ کے پاس چند منٹ ضائع کرنے کو ہیں تو چیف کمشنر پولیس کے کیپٹن ———" انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "میجر وکٹر ہیرس سے اینڈ مائی ہارٹلی کانگریچولیشنز۔" ان کا ہاتھ بڑھا۔ میں نے تھینک یو سو ویری مچ کہہ کر مصافحہ کیا۔ "ناؤ سر ——— چیف کو فون پر حکم دیں کہ میجر وکٹر ہیرس سے تعاون کریں۔" انہوں نے مسکرا کر ریسیور اٹھایا اور چند سیکنڈ پولیس چیف سے باتیں کر کے کہا۔ "جاؤ وہ تمہارا انتظام کر رہے ہیں۔ ہاؤ اباؤٹ یونیفارم وکی؟" میں نے نفی میں سر ہلا لیا۔ بولے۔ "او کے ——— وش یو اے لک۔" میں نے تھینکس کے ساتھ مصافحہ کیا اور ہنس کر کہا۔ "سر ہاؤ اباؤٹ مائی پال؟" مسکرا کر بولے۔ "اف یو وانٹ دی ٹرتھ ——— ریگرٹس ———" میں نے ان کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر کہا۔ "آپ کا وقت ضائع نہیں

کرں گا سر' لیکن کل لنچ پر میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور اس وقت آپ بریڈلے کو پروٹ ث کریں گے۔" وہ مسکرا کر کھڑے ہو گئے اور چیمبرز کی طرف چل دیئے۔ میں نے باہر نکل کر ہنٹرس کو ایک طرف دھکیلا اور وہیل پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔

چیف کمشنر پولیس نے اٹھ کر ہم سے ہاتھ ملایا اور بغیر تعارف مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میجر کہئے میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟" میں نے اس کو مختصر الفاظ میں برمن کا جرم اور حلیہ بتا کر کہا۔ "آپ جن آفیسرز کو گرفتاری کے لئے بھیجیں انہیں میرا یا کیپٹن ہنٹرس کا اس معاملے سے کوئی تعلق ظاہر نہ کرنے کی ہدایت کر دیں ہم اس کو خود ایک دوست کے مکان پر بلا رہے ہیں وہ تقریباً سات بجے شام کو وہاں پہنچ رہا ہے۔۔۔۔۔ گرفتاری مکان سے باہر نکلنے کے بعد ہونی چاہئے۔۔۔۔۔ کل صبح دس بجے شردھام اسٹیٹ کا پولیس چیف وارنٹ وغیرہ لے کر پولیس ہیڈ آفس پہنچ رہا ہے۔" پولیس چیف کے اسٹینو گرافر نے ساری باتیں نوٹ کیں۔ آخر میں' میں نے جیمز کے مکان کا پتہ نوٹ کرایا اور ساڑھے چھ بجے خفیہ طور پر بلڈنگ کی نگرانی کے انتظامات کرانے کو کہہ کر مصافحہ کیا اور رخصت ہو گئے۔

شام کو پونے سات بجے سے چند منٹ پہلے ہم فرگام پہنچے تو سلیمان مینشن کے سامنے کوئی کار نہ تھی۔ میں نے دروازے کے قریب گاڑی پارک کرتے ہوئے کہا۔ "ابھی نہیں پہنچا۔" ہنٹرس نے کہا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ کیا مجھے تمہارے ساتھ اوپر چلنا ہے؟" میں نے انجن بند کر کے لائٹ آف کی اور سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا بہتر تو یہ ہے کہ تم گاڑی میں رہو۔۔۔۔۔ ہم دونوں کی موجودگی سے یوراج کا خیال سیدھا ہماری طرف جائے گا۔ میں اکیلا تو خیر اس کے نوٹس میں آ ہی چکا ہوں۔" اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے میں گاڑی میں ٹھہرتا ہوں۔۔۔۔۔ ناؤ لک پال' جہاں تک بھی ممکن ہو خود کو ایکسپوز نہ کرنا۔" میں "او کے بریڈ" کہہ کر گاڑی سے باہر نکلا اور زینے کی طرف چلنے لگا۔۔۔۔۔ سیڑھیوں کے قریب پہنچتے پہنچتے ایک نوجوان نے تیزی سے میرے قریب آ کر آواز لگائی۔ "ایوننگ نیوز۔۔۔۔۔ بلیمبے کرانیکل۔" میں نے دیکھا اس کے ہاتھ میں دو ہی پیپر تھے جو وہ میری طرف بڑھا رہا تھا۔ وہ رنگین قمیض اور سفید پتلون پہنے ہوئے تھا۔ اس کا قد و قامت اس کے پولیس مین ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔ میں نے رک کر کہا۔ "چیف کون ہے تمہارا؟" اس نے ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ "آئیڈن ٹٹی سر؟" میں نے کہا۔ "میجر وکٹرس ہیرس۔" ایڑھیاں اٹھا کر اشارے سے سلام کرتے ہوئے بولا۔ "حضور انسپکٹر ببنھم۔۔۔۔۔ دی اسٹاف" میں نے کہا۔ "ان سے کہنا گرین کے دروازے پر جا کر گرفتار کریں۔" اس نے بہتر ہے کہہ کر سلام کیا۔ میں دور سے کسی کار کی لائٹ آتے دیکھ کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ تھرڈ فلور کے تیسرے فلیٹ کا دروازہ کھلا

ہوا تھا اور روشنی باہر آ رہی تھی۔ مجھے دروازے پر دیکھتے ہی جیزمس کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور مسکرا کر ویل کم کہا۔ اندر اس کی ہم شکل ایک چودہ پندرہ سالہ لڑکی اور موجود تھی۔ اس نے سر کو خم دے کر کہا۔ "گڈ ایوننگ مسٹر میک ملن۔" میں نے مسکرا کر اس کے شانے کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا "گڈ ایوننگ ینگ لیڈی۔" کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے جیزمس نے کہا۔ "یہ میری چھوٹی بہن لورا ہے میک۔" میں نے کہا۔ "شیور جیز۔ چہرہ ہی کہہ رہا ہے۔" لورا مسکرا کر اٹھتی ہوئی بولی۔ "کیا پئیں گے مسٹر میک آپ؟" جیزمس نے اشارہ کیا اور وہ دوسرے کمرے سے دو آدھے بھرے ہوئے گلاس ٹرے میں رکھ کر لائی اور میز پر رکھ کر چلی گئی۔ جیزمس نے گلاس اٹھا کر دیکھا۔ "تمہاری کامیابی کے نام میک۔" میں نے تھینک یو کہہ کر گلاس اس کے گلاس سے ٹکرایا اور دونوں پینے لگے۔ اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی——— جیزمس نے گلاس ہاتھ میں لئے لئے اٹھ کر دروازہ کھولا اور "گڈ ایوننگ مسٹر برمن۔" کہہ کر میری طرف دیکھا۔ میں نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ اس نے گڈ ایوننگ مسٹر میک ملن کہہ کر مصافحہ کیا۔ جیزمس نے دروازہ بند کیا اور میں نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ "مسٹر میک ملن آپ کو اس ملاقات پر تعجب تو ہو گا لیکن———" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "نہیں مسٹر برمن——— جیز نے مجھے بتا دیا کہ میری شکل و صورت آپ کے کسی دوست سے ملتی ہے اس لئے آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔" جیزمس ایکسکیوزمی کہہ کر ڈرنک لانے چلی گئی۔ برمن نے کہا۔ "مشابہت ہی نہیں جناب——— قد و قامت' چہرہ مہرہ' رنگ و روپ' چال ڈھال سب وہی ہے۔ مجھے حیرت——— اس پر نہیں کہ آپ ان سے مشابہت رکھتے ہیں بلکہ اس پر ہوگی' اگر ثابت ہو جائے کہ آپ وہ نہیں ہیں۔" میں نے گلاس ہاتھ سے رکھ کر قہقہہ لگایا۔ "ہاؤ ونڈر فل مسٹر برمن——— ہاؤ——— ونڈر——— فل۔" اسی وقت جیزمس نے کوارٹر اسکاچ اور گلاس لا کر میز پر رکھ دیا اور برمن کے برابر والی کرسی پر بیٹھ کر گلاس میں انڈیلنے لگی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "تھینک یو مس جیزمس۔ مجھے افسوس ہے میں شراب' نہیں پیتا۔" جیزمس نے مسکرا کر ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔ "از اٹ——— دین——— کافی؟" اس نے کہا۔ "زحمت نہ کیجئے۔ مس جیزمس۔" میں نے جیب سے سگریٹ کیس اور لائٹر نکال کر میز پر رکھتے ہوئے ہنس کر کہا۔ "فار گاڈز سیک مسٹر برمن اب یہ نہ کہئے گا کہ آپ سگریٹ بھی نہیں پیتے۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر سگریٹ نکالا اور سگریٹ سلگا کر کش لیتے ہوئے بولا۔ "ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" میں نے تھینک یو کہہ کر گلاس اٹھایا اور ہونٹوں سے لگایا۔ جیزمس بھی پینے لگی۔ برمن نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ "یقین فرمایئے مسٹر میک کہ آپ میرے لئے اتنی بڑی شخصیت ہیں کہ میں آپ کے سامنے سگریٹ پینے کی جرات بھی———" میں نے ہنس کر

اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو مسٹر برمن آئم فلیٹرڈ ٹو ہیر دیٹ——— لیکن شاید جیمز نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں ایک معمولی اپر مڈل کلاس لوکو فورمین ہوں اور وہ بھی اجمیر میں——— کل صبح کی ایکس پریس ٹرین سے وایا احمد آباد روانہ ہو جاؤں گا———" مسکرا کر بولا۔ "اوہ پھر میں سمجھتا ہوں میں آپ لوگوں کے پروگرام میں———" میں نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "نو۔ یور کمپنی از اے پلژر ٹو اس مسٹر برمن۔" وہ مسکرا کر بولا۔ "وہی آواز۔ وہی لہجہ۔ مسٹر میک میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ذرا ریلیکس ہو کر بھی دکھائیں———" میں نے قہقہہ لگا کر جیمزمس کی طرف دیکھا۔ "وہاٹ اے کونسچن ڈارلنگ۔" وہ بھی ہنس دی۔ "میک۔ تم دس منٹ پہلے بھی آ گئے ہوتے تو میں تمہیں ان سے پوری طرح متعارف کراتی——— دراصل مسٹر برمن پرنس آف پارا گڑھ کے سیکرٹری ہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "اوہ! یہ تو خوش قسمتی ہے——— میری———" برمن نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "دراصل مسٹر——— جو کچھ آپ کو سمجھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ شردھام اسٹیٹ کے لیٹ پرنس ہیں۔" میں نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "پھر تو یقیناً میں وہی ہوں مسٹر برمن۔ پلیز بتایئے کہ کیا آپ اپنے ساتھ کہیں لے جانا چاہتے ہیں؟" اس نے میرے چہرے پر نظر جماتے ہوئے کہا۔ "یس اف یو پلیز۔" میں گلاس رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "اسی وقت چلئے مسٹر———" جیمزمس نے میرا ہاتھ پکڑ کے کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ "مسٹر برمن اگر آپ واقعی سنجیدہ ہیں تو پلیز اتنا ضرور انتظار کریں کہ ہماری شادی ہو جائے——— ورنہ پرنس بن جانے کے بعد——— یور انڈر اسٹینڈ وہاٹ آئی مین———" برمن نے کہا۔ "سوری مس جیمزمین ایسی کوئی بات نہیں وہ پرنس۔ میں نے کہا نا مر چکا ہے———" میں نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔ "ہارڈ لک فار اس ہیر؟؟" برمن نے مسکرا کر کہا۔ "پھر بھی آپ کو گرین چلنے کی زحمت ضرور دوں گا مسٹر———" میں نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "ناٹ انڈر سٹڈ۔" ہاتھ بڑھا کر سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں میں دبایا اور سلگا کر کش لینے لگا۔ وہ میرے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔ میں نے دھواں چھوڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔ "کیا آپ ہمارے ساتھ کھانا پسند نہیں کریں گے؟" میں نے جیمزمس کی طرف دیکھتے ہوئے کہ۔ "ڈنر تیار ہے جی؟" اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "کیوں نہیں 'گرین سے ہی منگایا گیا ہے۔" برمن نے کہا۔ "میرا مقصد یوراج پاراگڑھ سے آپ کا تعارف———" میں نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلا کہا۔ "کیوں کہ میرا جواب وہی ہے مسٹر برمن——— اب آپ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں تو یہ بہت بڑی عزت افزائی ہو گی——— اس کے بعد ہم نو بجے پکچر دیکھنے جا رہے ہیں———" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جیمزمس نے کہا "کیا بات ہے مسٹر برمن آپ ہمیں ہوسٹائل سمجھتے ہیں کیا؟ نہ آپ کھا رہے ہیں؟" مسکرا کر بولا۔ "ارے نہیں مسی ایسی کوئی

بات نہیں ہے۔ دراصل ہمارے پرنس مسٹر میک سے ملنا چاہتے۔۔۔۔۔۔ اور یہ گرین جانے کو تیار نہیں ہیں۔۔۔۔۔ لہٰذا۔۔۔۔۔ ٹیلی فون ہے یہاں کہیں قریب ہی۔" جیزمیں نے کہا۔ "دوسری لائن میں کارنر والی بلڈنگ میں ڈاکٹر مہتا کے کلینک میں ہے۔" وہ میری طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "پھر میں انہیں اطلاع دے دوں آپ کے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔ شاید وہ یہاں آنا پسند فرمالیں۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "ایز یو پلیز۔۔۔۔۔ ہم ساڑھے آٹھ بجے تک تو یہیں ہیں۔۔۔۔۔" وہ تھینک یو کہہ کر باہر نکل گیا۔ جیزمیں نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔ میں نے گلاسوں میں انڈیلی اور دونوں پینے لگے۔ مجھے یقین تھا وہ ٹیلی فون کرنے کے بجائے سیدھا گرین جائے گا اور اب پولیس اسٹیشن کے سوا اس کا دوسرا ایڈریس نہ ہو گا۔

دس منٹ بعد نورما نے میز پر کھانا چن دیا اور ہم تینوں کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ کھانا واقعی گرین سے منگوایا گیا تھا۔۔۔۔۔ جیزمیں نے کھانے کے دوران پھر برمن کا ذکر چھیڑا۔ "شاید اسے خطرہ تھا کہ ہم اس کو زہر نہ دے دیں۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ "وہ مجھ کو یقینی طور پر پہچان چکا تھا اور اس کو معلوم ہے کہ میں بزدلوں کی طرح دھوکا دینا نہیں جانتا۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہو گا کہ تیسری منزل کی کھڑکی سے پھینک دیے جانے کے بعد آخری بیان دینے کا بھی چانس رہتا ہے یا نہیں؟ اگر تمہارا مکان گراؤنڈ فلور پر ہوتا تو شاید اس کا انداز گفتگو کچھ اور ہوتا۔" جیزمیں مسکرا دی۔

تقریباً" نصف گھنٹے بعد جب ہم کافی کی آخری پیالی پی رہے تھے۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "ہنٹرس ہے شاید۔" جیزمیں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔۔۔ "گڈ ایوننگ میڈم کہنے والا ہنٹرس ہی تھا۔ میں نے اس کو اس وقت کم آن ان کہا جب وہ میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جیزمیں نے اس کے لئے کافی بنانی شروع کی۔۔۔۔۔ کہنے لگا۔ "وکی وہ گرین میں داخل ہونے سے پہلے گرفتار کر لیا گیا۔۔۔۔۔ میں نے پولیس کار کو فالو کیا تھا۔" میں نے تھینک یو بریڈ کہہ کر اس سے ہاتھ ملایا۔ "انسپکٹر بنہم نے اس کو یوراج سے ملنے کا موقع تو نہیں دیا نا؟" میں نے اس سے پوچھا۔ "نوپ۔" ہنٹرس نے کہا۔ انسپکٹر بنہم نے گاڑی رکتے ہی گڈ ایوننگ مسٹر برمن کہہ کر اس کے ہاتھ میں وارنٹ گرفتاری تھما دیا اور کہا اگر آپ اسکینڈل نہیں چاہتے تو سیدھے پولیس آفس چلیے۔۔۔۔۔ آپ کو ڈیفنس کا پورا پورا حق دیا جائے گا!" اس نے صرف یوراج پارا گڑھ کو اطلاع دینے کو کہا اور بنہم نے ایک جونیئر آفیسر کو اوپر جا کر پرنس کو برمن کی گرفتاری کی اطلاع دینے کو بھیج دیا اور اس کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر پولیس ہیڈ آفس لے گیا۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے بریڈ کافی پیو اور چلتے ہیں۔۔۔۔۔ امید ہے کل تمہیں خوشخبری سناؤں گا جو تمہاری ذات سے متعلق ہو گی۔" وہ تھینک یو کہہ کر کافی پینے لگا۔ میں نے

واشنگ ٹیبل پر جا کر دو ہزار روپے کا ایک بیرر چیک لکھا اور جب چلنے لگے تو ہنٹرس کی آنکھ بچا کر جیزمین کے ہاتھ میں سرکا دیا۔۔۔۔۔۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے چیک کھولا اور ایک نظر ڈال کر میری جیب میں ڈالنے لگی۔ میں نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ " جیز کیا میں دوست کی حیثیت سے تمہیں شاپنگ نہیں کرا سکتا؟" بولی۔ "کرا سکتے ہو۔۔۔۔۔ کل شام کو آٹھ بجے آ جاؤ۔۔۔۔۔" میں نے نیچی آواز میں او کے کہا اور اس نے چیک میری جیب میں ڈال کر ایڑیاں اٹھائی۔ میں نے دروازہ بند دیکھ کر اس کو چوم لیا اور گڈ نائٹ کہہ کر باہر نکل گیا۔

سوا نو بجے ہم اپنے اپارٹمنٹ واپس پہنچ گئے۔ ہنٹرس کے لئے اردلی کو کھانا لانے کو بھیج کر میں نے مسٹر ولسن کو رنگ کیا اور برمن کی گرفتاری کی اطلاع دی۔ تمام تفصیل سن کر بولے۔ "ویلڈن بوائے تم پہلے مرحلے سے کامیاب گزر گئے۔" میں نے کہا۔ "کوئی دوسرا مرحلہ بھی ہے کیا؟" بولے۔ "ہاں دوسرا بھی اور پھر شاید تیسرا اور چوتھا بھی۔۔۔۔۔"

"پھر تو شاید مجھے ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔" میں نے کہا۔ بولے "بھاگ جاؤ۔۔۔۔۔ میری نصیحت بھی یہی ہے۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "سر بھاگنے کی وجہ؟" بولے۔ "وجہ نامعلوم۔" میں نے ذرا جان دار لہجے میں کہا۔ "مسٹر ولسن' یقین فرمایئے مجھے بھاگنے کے سوا ہر فن آتا ہے۔ ویسے 460 میٹر ریس میں سیکنڈ رہتا آ رہا ہوں لیکن جہاں کسی خطرے سے بھاگنا ہو وہاں میری ٹانگیں کام نہیں کرتیں۔" بولے۔ "آل رائٹ دین۔۔۔۔۔ کل میوزک فیس کرو۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "امید تو نہیں آپ مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔۔۔۔۔" بولے۔ "کوئی وعدہ نہیں۔۔۔۔۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ہنٹرس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "یو آل رائٹ پال؟" میں نے ہنس کر "معلوم نہیں بریڈ۔۔۔۔۔ کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔۔۔ لیکن کوئی گڑبڑ بہت بڑی گڑبڑ نہیں ہوتی۔ تمہیں معلوم ہے۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر ہنسنے لگا۔

صبح گیارہ بجے ہمیں اطلاع مل گئی کہ شردھام کا ایس پی کمشنر پولیس کے دفتر میں پہنچ چکا ہے اور برمن کا وارنٹ گرفتاری اور ایکسٹرا ڈیشن کے کاغذات پیش کر دیے گئے ہیں۔ یہ وہی شخص تھا جسے برمن کو ڈسمس کرانے کے بعد میں نے انسپکٹر کر رینک سے ڈائریکٹ سپرنٹنڈنٹ پروموٹ کیا تھا۔ یہ ایک طرح میرا خاص آدمی تھا اور میرے ایک اشارے پر کچھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن میں وہ نہ تھا جسے وہ اپنا محسن مانتا تھا۔۔۔۔۔ اور اگر تھا تو اس کے سامنے نہیں آ سکتا تھا۔ پھر بھی میں اس انداز میں سوچ رہا تھا کہ اس موسٹ ان ایفی شینٹ آدمی سے (رشی کرن اسی کی نا اہلیت کے سبب مارا گیا تھا۔۔۔۔۔ کوئی ایفی شینسی کا کارنامہ سرزد کرایا جا سکتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ کیسے؟ میں نے ہنٹرس کو پیغام رسانی کے لئے استعمال کرنے پر غور کیا لیکن پھر اس خیال سے ترک کر دیا کہ اس طرح میرا

بہترین دوست ملوث ہوتا ہے اور اگر اس بے وقوف نے پھر اپنا نا اہل ہونا ثابت کر دیا تو ہنٹرس کا نام سامنے آ کر رہے گا۔ آخر بڑی دیر کے بعد ایک ترکیب سمجھ میں آئی اور میں نے ٹیلی فون اٹھا کر پولیس ہیڈ آفس ڈنکٹلو برانچ کا نمبر ڈائل کر کے ایس پی شروھام اسٹیٹ کے متعلق دریافت کیا۔ چند منٹ انکوائری کرنے کے بعد بتایا گیا۔ ملزم کو لے جانے والی گارڈ کے تین جوان یہاں موجود ہیں اور ایس پی' بلمبیے سینٹرل اسٹیشن کے قریب سوائے بار اینڈ ہوٹل میں مقیم ہیں۔ میں نے تھینک یو کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ سوائے ہوٹل میں میں پہلی بار بمبئی پہنچا تو ایک روز قیام کر چکا تھا۔ اس وقت مجھے اس ایجنٹ کا نام یاد نہیں آ رہا تھا جو مجھے وہاں لے گیا تھا اور بار بار خدمت دریافت کرتا رہتا تھا—— میں شکل و صورت سے آج چار پانچ سال بعد بھی اس کو پہچان سکتا تھا اور ممکن تھا کہ وہ بھی مجھے پہچان لے۔ بہرکیف میں نے اس کو ٹرائی کرنے کا ارادہ کر لیا۔

سگریٹ سلگاتے ہی ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "کوئی نیا کھیل زیر غور ہے——! نہیں؟" میں نے دھواں خارج کرتے ہوئے کہا۔ "شور پال——؟" بولا۔ "خطرناک؟" میں نے کہا۔ "کیا کہہ سکتا ہوں پال—— بظاہر تو بے ضرر سا ہے لیکن رات کو واپس نہ آ سکیں شاید——" کہنے لگا۔ "پھر معلوم کر لو کوئی اور اپائنٹمنٹ تو نہیں ہے——" میں او کے کہہ کر خاموش ہو گیا۔ سہ پہر کو چائے کے وقت مسٹر ولسن نے ٹیلی فون کر کے چیمبرز میں آنے کو کہا۔ میں نے سن کر کہا۔ "سر چائے پینے کے لباس میں یا میوزک سننے کے لئے یونیفارم میں؟" بولے۔ "یونیفارم میں—— پندرہ منٹ کے اندر اندر۔" پھر نیچی آواز میں کہنے لگے۔ "گھبراؤ نہیں میوزک سوٹ اینڈ ساؤنڈ ہو چکا ہے۔" میں نے "تھینک یو۔" کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

یونیفارم پہن کر پہنچا تو مسٹر ولسن ریسپشن کے دروازے پر کھڑے تھے۔ گاڑی رکتے ہی برآمدے سے باہر نکلے۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر پچھلا دروازہ کھولنا چاہا تو بولے۔ "میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے پچھلا دروازہ بند کر دیا۔ وہ چکر کاٹ کر دوسری طرف سے میرے برابر میں آ کر بیٹھ گئے۔ میں نے گاڑی کو بیک کر کے ٹرن دیا۔ بولے۔ "آج دس بجے یوراج پاراگڑھ نے مجھے ٹیلی فون کر کے برمن کی ضمانت کرا دینے کو کہا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "برمن قتل میں اعانت کا مجرم ثابت ہو چکا ہے اور اب یہ شروھام کا مسئلہ ہے—— آپ چاہیں تو شروھام جا کر چھڑا لیں—— لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں اس نے کس کے قتل میں اعانت کی ہے——؟" کہنے لگا۔ "نہیں—— کیا آپ نہیں بتائیں گے پلیز؟" میں نے کہا۔ "نہیں' آپ شروھام جائیں گے تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا اور اس وقت آپ کو افسوس ہو گا کہ آپ نے اسے اب تک زندہ کیوں رہنے دیا۔" اس نے "تھینک یو" کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔ ناؤ ایکسی

نسیز کے بنگلے۔" میں نے گاڑی کو ٹرن دیتے ہوئے کہا۔ "آپ نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا سر ــــــ تھینک یو ویری مچ۔" وہ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔

سلیوٹ کرتے ہی ہر ایکسی لنسی نے مسکرا کر کہا۔ "ہے ای گلیمر بوائے یو آر اے میجر ناؤ ــــــ" میں نے سر جھکا کر شکریہ ادا کیا۔ بولیں۔ "بیٹھ جاؤ۔ مسٹر ولسن کا شکریہ ادا کیا؟" میں نے مسٹر ولسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یور ایکسی لنسی میں مجسم شکریہ نظر نہیں آ رہا کیا؟" ہنس کر بولیں۔ "اچھا تو بتا دیا گیا ہے ــــــ ناؤ یہ مسئلہ طے ہو جانا چاہئے وکٹر ــــــ کافی پیچیدگیاں ہیں۔ سمجھتے ہو نا؟" میں نے کہا۔ "یس یور ــــــ" بولیں۔ "ٹھیک ہے ایک بات اور ــــــ ابھی ولاس پور سے کسی کا یہاں پہنچنا ٹھیک نہیں ہے ــــــ جیمس تم ریزیڈنٹ کو اپنے طور پر اطلاع دے دو نعیم کو پروموشن دے کر مدراس ٹرانسفر کر دیا گیا ہے ــــــ" پھر میری طرف مخاطب ہو کر۔ "اور اس کو سچ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے اگر تم ضروری سمجھتے ہو۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے یور ایکسی لنسی۔" مسکرا کر بولیں۔ "جیمس کی مرضی پر۔" مسٹر ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "بہتر ہے ــــــ اب اجازت؟" انہوں نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔ باہر نکلتے نکلتے میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ میں نے ایس پی شردھام سے نصف شب کو کرن کی روح کے روپ میں جو کچھ کہنے کا ارادہ کیا تھا وہ ترک کر دیا۔ یہ کام کینتھ بھی کر سکتی تھی۔ وہ اس کو اچھی طرح جانتا تھا اور کرن کی نرس' کمپینئن اور بے تکلف دوست کی حیثیت سے اسکا احترام کرتا تھا۔ ناممکن تھا کہ وہ اس کی بات ٹال دے جبکہ وہ اس کی جیب میں ایک چیک بھی ڈال چکی ہو۔" گاڑی میں سوار ہونے کے بعد مسٹر ولسن نے کہا۔ "کیا سوچ رہے ہو میجر؟" میں نے وہیل سنبھالتے ہوئے کہا۔ "سر میوزک سننا تو ایک طرف رہا آپ نے چائے سے بھی محروم کر دیا۔" قہقہہ لگاتے ہوئے بولے۔ "ڈکی کل شام تک تمہاری طرف سے وائلینس کا خطرہ تھا۔ اچھا ہوا تم نے بے ضرر طریقہ اختیار کیا اور کامیاب بھی ہو گئے۔ چائے تم میرے ساتھ پی سکتے ہو۔" میں نے تھینک یو کہہ کر چیمبرز کے سامنے گاڑی روکی اور انہیں ڈراپ کر کے کلب پہنچ گیا۔

"ہے ای۔" ہنٹرس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "یو او کے؟" میں نے کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "فائن تھینکس ــــــ بریڈ میں نے چائے نہیں پی۔" اس نے جواب دینے کے بجائے گھنٹی بجا کر اردلی کو بلایا اور چائے لانے کو کہا۔ میں نے ریسیور اٹھا کر کینتھ کا نمبر ڈائل کیا ــــــ چند سیکنڈ میں ہیلو مس کینتھ سن کر میں نے کہا۔ "لو چائے پی چکی ہو یا پی رہی ہو یا میرے ساتھ پینا چاہتی ہو؟" بولی۔ "تمہارے ساتھ پینے میں کیا ملے گا؟ کل سے کہاں تھے؟" میں نے کہا۔ "پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ سب کچھ ملے گا جو اب تک ملتا رہا ہے۔ تم مجھے پروموشن کی مبارک باد دو گی اور پہلے سے زیادہ ڈرو

گی۔ کیوں کہ کیپٹن سے میجر زیادہ خطرناک ہو تا ہے۔۔۔۔" قہقہہ لگا کر بولی۔ "بوائے بوائے۔۔۔۔ ہچکنس بریگیڈیئر ہے' گرجتا ہے تو تم جیسے کیپٹن اور میجر کونے ڈھونڈنے لگتے ہیں لیکن یہی ہچکنس جب اپنے بنگلے میں داخل ہوتا ہے تو پہلے اردلی سے مسکرا کر پوچھتا ہے۔ "ویل نیور مائنڈ میم ساب کا مزاج شریف کیا ہے؟" نیورمائنڈ اسے گرین سگنل مل گیا تو یتیم کی طرح سر جھکا کر ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا اور اگر اس نے کہہ دیا۔ "ویری بیڈ صاحب بہادر! ویری بیڈ بلکہ ویری ویری بیڈ۔" تو وہیں سے اباؤٹ ٹرن ہو کر آفیسرز میس؟ سو ڈارلنگ ہوم فرنٹ پر اے میجر از نتھنگ ویٹ میٹرس اینڈ اے کیپٹن از ایب سولیو ٹلی نتھنگ ویٹ کاؤنٹس پھر بھی تمہیں مبارک باد کہنے کو آ جاؤں گی اور چلو چائے بھی سہی۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اچھا میڈم نہ ڈرو آ جاؤ۔ تم سے کام ہے۔۔۔۔" بولی۔ "بریڈلے کہاں ہے؟" میں نے ہنٹرس کی طرف آنکھ دباتے ہوئے کہا۔ "سو رہا ہے۔" اور ہاں تمہارے دوسرے سوال کا جواب یہاں آنے پر دیا جائے گا۔" اس نے او کے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

کینتھ نے آتے ہی مبارک باد دی۔ میں نے تھینک یو کہہ کر اس کے لئے کرسی گھسیٹ لی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہنٹرس' اس کے لئے چائے انڈیلنے لگا۔ مسکرا کر بولی۔ "کیپٹن آپ زحمت نہ کریں سوتے سوتے چائے نہیں بنائی جاتی۔" ہنٹرس نے ہنس کر کہا۔ "میں اسے ناراض نہیں کر سکتا مس کینتھ۔۔۔۔ پہلے صرف دوست تھا اب آفیسر بھی ہے۔۔۔۔" ہنس کر پیالی لیتے ہوئے کہنے لگی۔ "واقعی مشکل ہو گئی۔۔۔۔ لیں تم کیا کہنے جا رہے تھے میجر؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "بریڈ کو دفع ہو جانے دو۔۔۔۔" ہنٹرس نے پیالی ہونٹوں سے لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ "بریڈ دفع ہو گیا۔" میں نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ "لیو تمہیں شردھام کے نئے ایس پی سے ملنا ہے وہ سوائے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا۔۔۔۔" بولی۔ "تم ساتھ چلو گے۔" میں ہنس دیا۔ ہنٹرس نے کہا۔ "میں ساتھ چلوں گا۔۔۔۔" بولی۔ "او کے کیا کرنا ہے؟" میں نے کہا "وہ برمن کو لے کر شردھام جا رہا ہے۔۔۔۔ تمہیں اس کو ریمائنڈ کرانا ہے کہ یہ تمہارے محسن کرن کا قاتل ہے اور کرن کی روح کا تم سے کچھ مطالبہ ہے۔۔۔۔" مسکرا کر کہنے لگی۔ "کیپٹن بریڈلے۔۔۔۔ کیا یہ غلط نہیں ہے؟" ہنٹرس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "میں کہہ سکتا تھا لیکن وہ مجھ سے واقف تک نہیں۔ میری بات کا اثر کیا لے گا؟" بولی۔ "او کے۔۔۔۔ لیکن سوائے نہیں جاؤں گی۔ اس کو کسی بڑے ہوٹل میں بلاؤں گی۔" میں نے چیک بک نکال کر ایک چیک پر زیادہ سے زیادہ مبلغ پانچ ہزار روپے لکھے اور دستخط کر کے کینتھ کو دے دیئے۔ کینتھ ناک سکیڑ کر بولی۔ "میرے پاس بہت روپیہ ہے۔۔۔۔ شکریہ۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "یہ تمہارے خرچ کے لئے ہے مس کینتھ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کئی ایسا

مرحلہ بھی آ جائے جہاں آپ کسی کو انعام وغیرہ دینا چاہیں تو۔۔۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔ مجھے ہنٹرس پر تعجب ہونے لگا آج وہ کچھ بتائے بغیر محض ذہانت کے بل پر وہی باتیں کر رہا تھا جو میں کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ کینتھ نے چیک اپنے پرس میں رکھ لیا تو میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اگر جا رہے ہو تو اسی وقت روانہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ اور مورس لے جانا۔۔۔۔۔ ممکن ہو تو ہوٹل پہنچنے کے بعد مجھے رنگ کرنا۔" کینتھ او کے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور ہنٹرس کے ساتھ چل دی۔

شام کو ساڑھے سات بجے ہنٹرس نے مجھے فون پر بتایا کہ وہ تاج کے لاؤنج میں میرے دوست کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ڈنر کھانے کے بعد ساڑھے نو اور دس بجے کے درمیان واپس ہوں گے۔ میں نے کہا۔ "میرے آنے کی کوئی ضرورت' میرا مطلب ہے بیک گراؤنڈ میں؟" بولا۔ "نہیں۔۔۔۔۔ وہ اچھی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس سے ایک شہزادی کے شایان شان انداز میں بات کر رہا ہے۔ گڈ نائٹ۔"

دس بجے کے قریب کینتھ اور ہنٹرس واپس آئے تو میں ان کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ کامیاب ہو کر لوٹے ہیں۔ کینتھ نے بیٹھتے ہی چیک نکال کر کہا۔ "خرچ نہیں ہوا۔۔۔۔۔" میں نے اس کے ہاتھ پر الٹا ہاتھ مارنا چاہا تو اس نے مسکرا کر پرس میں ڈال لیا۔ ہنٹرس نے کہا "وکی وہ بے چارہ تو اس قدر وفادار اور جذباتی ثابت ہوا کہ پرنس کرن کا نام آتے ہی آبدیدہ ہو گیا۔ مس کینتھ نے صرف اتنا کہا کہ رشی کرن جیسے معصوم انسان کے قاتل کو چلتا پھرتا دیکھنا ایچ ایچ شردھام کے لئے انتہائی شرمناک ہے اور ہمارے لئے بھی۔۔۔۔۔" اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ "یور ایکسی لنسی آپ یقین فرمائیے۔۔۔۔۔ شردھام کا سفر اس کا ناتمام سفر ہے۔" مس کینتھ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین ہے شریمان۔۔۔۔۔ وہ فرار ہونے کی کوشش بھی کرے گا اور آپ اپنے قانونی اختیارات کا استعمال بھی کریں گے۔۔۔۔۔ بہرکیف آپ خود کو تنہا نہیں پائیں گے۔۔۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہوں اور میرے ساتھ آپ جانتے ہی ہیں۔۔۔۔۔" اس نے سر جھکا کر کہا۔ "مجھے معلوم ہے یور ایکسی لنسی۔۔۔۔۔ ہے ای پال۔۔۔۔۔ تو مس کینتھ شردھام میں ہر ایکسی لنسی ہیں؟"

کینتھ نے مسکرا کر کہا۔ "کچھ لوگ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ وکٹر کی مہربانی ہے-----" میں نے اس کے دونوں رخساروں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "شکریہ ڈارلنگ----- آج تم نے مجھ پر ایک اور بڑا احسان کیا----- اس لئے پرانی مہربانیوں کا ذکر نہ کرو یہ بتاؤ اس وقت کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" وہ مسکرا کر اٹھتی ہوئی بولی۔ "شکریہ----- جا رہی ہوں----- ساڑھے دس بج رہے ہیں۔ گڈ نائٹ۔"

صبح گیارہ بجے جبکہ ہم باہر جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے کوٹ پہنتے پہنتے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ دوسری طرف سے آواز آئی "میجر وکٹریا ہنٹریں۔" یہ بریگیڈیئر ہچکنس تھے۔ میں نے کہا۔ "وکٹر سر۔" بولے۔ "ویل کب تک یہاں مارک ٹائم کرتے رہو گے میجر؟" میں نے جواب دیا۔ "حکم کیجئے سر۔" بولے۔ "اپنا بگ اینڈ بیگیج پیک کرو اور شام کو چار بجے ہیڈ کوارٹر میں رپورٹ کرو----- کرنل بشپ----- اور تمہاری اطلاع کے لئے----- وہ اب بریگیڈیئر ہے اور تم دونوں کو فوراً کلکتہ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ سو گیٹ اپ اینڈ لیٹ اس سی ہم ان ایکشن۔" انہوں نے جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔ میں نے ریسیور رکھ کر ہنٹریں کی طرف دیکھا۔ "مارے گئے بریڈ!" ہنٹریں نے مسکرا کر پوچھا۔ "ہچکنس؟" میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "چار بجے کلکتہ کو روانگی کا حکم۔" وہ ٹیلی فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ "مسٹر ولسن کو اطلاع دے دو۔ کینتھ کو لنچ پر بلاؤ اور کہہ دو۔ پھر ملیں گے۔ اپنا تو ہے ہی کیا تمہارے سوا سو تم ہر وقت ساتھ ہو۔"

میں نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔ "پال' تمہارا گیا بھی کیا اپنا تو رہا ہی کچھ نہیں-----" بولا۔ "تمہارے ساتھ واقعی ٹریجڈی ہو گئی وکی----- سوائے میرے سب کچھ چھن گیا----- خیر رنگ کرو پال' تمام لکی اسٹارس تمہاری جیب میں ہیں۔" میں نے ہنس کر پہلے کینتھ کا نمبر ڈائل کیا اور اپنے ساتھ الوداعی لنچ کھانے کو کہا۔ اس کے بعد مسٹر ولسن کو رنگ کیا تو انہوں نے ہنس کر کہا۔ "مجھے معلوم ہے وکٹر----- وش یو اے لک۔" میں نے تھینک یو سر کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ "انہیں معلوم تھا بریڈ۔" میں نے ہنٹریں سے کہا۔ "ٹھیک ہے----- پھر کسی وجہ سے تمہیں یہاں سے ہٹایا جا رہا ہے۔ مدراس نہ سہی کلکتہ سہی-----" اس نے کہا۔ گھنٹی بجا کر لوبا کو بلایا اور دونوں سکول

کیس پیک کر کے پیکارڈ میں رکھوا دیئے ــــــ لنچ پر کینتھ کو تفصیل سے تمام باتیں سمجھائیں اور تین بجے وہ اپنی مورس لے کر چلی گئی۔ ہم ہیڈ کوارٹرس کی طرف روانہ ہو گئے۔

بریگیڈیئر نے ہمیں ڈرائنگ روم میں ریسیو کیا۔ بیٹھتے ہی کہنے لگے۔ "بوائز کس روٹ سے جانا پسند کرو گے؟ بائی شپ یا ریلوے ٹرین؟" میں نے کہا۔ "بائی روڈ؟ کار ہمارے پاس ــــــ" مسکرا کر بولے۔ "گیسولین؟ اتنا پیٹرول کہاں سے ملے گا جو ہلسے سے کیل کتا پہنچا سکے؟ پندرہ سو میل ــــــ کم از کم ساٹھ گیلن اور اگر بھاری گاڑی ہے تو ہنڈرڈ گیلنز ــــــ" میں نے ہنس کر کہا۔ "سر ہماری کار آرمڈ کار ہے۔ وائرلیس سیٹ' آٹومیٹک رائفلز' ٹامی گنز اور بہت سامان ہے جو اور کسی طرح ــــــ" قطع کلام کرتے ہوئے بولے۔ "تمام غیر فوجی اور فوجی سامان ہم پیک کرا کے بائی ایئر بھجوا سکتے ہیں۔ کار ڈسپوز آف کر دو ــــــ" ہنٹرس نے کہا۔ "سر اتنے وقت میں تو ــــــ" پھر بات کاٹتے ہوئے بولے۔ "وکٹر اپنی کسی گرل فرینڈ کو ابلائج کر سکتا ہے۔" ہنٹرس نے مسکرا کر کہا۔ "سر ایک کار دے چکا ہے ــــــ" ہنس کر بولے۔ "کینتھ کو ــــــ دوسری کسی اور کو دے ڈالے۔" ہنٹرس نے کہا۔ "اور جتنی دوست ہیں ان سب کے پاس کئی کئی کاریں ہیں اور یہ جو اس کے پاس ہے وہ بھی انہی میں سے کسی کی دی ہوئی ہے۔" قہقہہ لگا کر بولے۔ "تو اسی کو لوٹا سکتا ہے۔"

بریگیڈیئر اس وقت بڑے خوشگوار موڈ میں تھے۔ میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر' خیال تو بہت صحیح ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ اتنے فاصلے پر ہے کہ آپ کو ڈیڑھ سو گیلن پیٹرول کا انتظام کرنا پڑے گا۔" وہ قہقہہ لگا کر بولے۔ "ہچکنس ہار گیا بوائز ــــــ تم میرے لئے فرنیکنسٹین بن چکے ہو ــــــ دس گیلن پیٹرول اور ففٹی گیلنز کے کوپن لو اور چائے پی کر روانہ ہو جاؤ ــــــ" میں نے اس فیاضانہ پیشکش کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خوش ہو کر اس انداز میں ہمیں سگریٹ پیش کئے جیسے وکٹوریہ کراس عنایت فرما رہے ہوں۔ ہم بہرحال اس وقت فتح کے نشے میں جھوم رہے تھے۔ قطرے قطرے کا حساب لینے والے بریگیڈئر ہچکنس سے ساٹھ گیلن پیٹرول اگلوا لینا ایک جرمن مورچہ فتح کر لینے سے کم نہ تھا۔ ہمارے حاشیہ خیال میں بھی یہ نہ تھا کہ صرف دس منٹ بعد ایک جھٹکے میں وہ تمام کوپنز چھن جائیں گے جو ابھی جاری بھی نہیں کیے گئے تھے۔

نور محمد نے (جو مسز ہچکنس کے مزاج کا ریکارڈ کیپر بھی تھا۔) چائے اور ناشتے کی ٹرے لا کر میز پر رکھ دی اور ہم ناشتہ کرنے لگے۔ چند منٹ بعد بریگیڈیئر نے چائے پیتے پیتے میری طرف دیکھا اور پیالی رکھتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بولے ــــــ "بوائے بوائے بوائے ــــــ" میں نے اور ہنٹرس نے بیک وقت ان کی طرف دیکھا۔ مسکرا کر

بولے۔ "وکٹر ـــــ آئی ایم سوری بوائے' تو کوہنز فاریو میں بھول گیا تھا تم تو اب باسے میں ایک عالیشان کوٹھی کے مالک ہو ـــــ کیا اس میں ایک کار کے لئے جگہ نہیں؟" میں نے صاحب بہادر کو اتنی تیزی سے پسپائی اختیار کرتے دیکھ کر چائے کا گھونٹ حلق میں پھنستا محسوس کیا ـــــ لیکن میرے لئے مزید پسپائی کا امکان نہ تھا۔ اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "جگہ تو ہے سر۔ ہال میں۔" ہنس کر بولے۔ "وہاٹ ڈو یو مین؟" ہنٹرس نے اس وقت بڑی حاضر دماغی کا ثبوت دیا۔ کہنے لگا۔ "سر وہ گاڑیوں کی گنجائش کا گیراج ہے اور اس کی منگیتر چار گاڑیاں لے کر پہنچنے والی ہے ـــــ" بریگیڈیئر نے چونک کر کہا۔ "وہاٹ؟" ہنٹرس نے کہا۔ "ہو سکتا ہے مسٹر ولسن نے انہیں وائرلیس کے ذریعے اطلاع دے دی ہو کہ میجر ہنٹرس ایکٹو سروس پر جا رہا ہے اور ـــــ"

"گڈ گریشس۔" انہوں نے کپ رکھتے ہوئے کہا اور پھر میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔ "ہیونٹ آئی کلڈ یو ـــــ"

میں نے مسکرا کر کہا۔ "نو سر ـــــ آپ افسوس نہ کریں۔ میں جا رہا ہوں ـــــ ویسے بھی ابھی میں شادی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔" انہوں نے اردلی کو بلا کر چابی دی اور کوپن بک اور رجسٹر منگوایا۔ ہنٹرس نے ان کو رائٹنگ ٹیبل کی طرف جاتے دیکھ کر میری طرف آنکھ ماری۔ اردلی نے رجسٹر اور کوپن بک نکال کر ان کے سامنے رکھی۔ انہوں نے چشمہ لگا کر جیب سے فاؤنٹین پین نکالا اور رجسٹر کھولتے کھولتے پھر نیت بدل گئی۔ چشمہ اتارا اور ریوالونگ چیئر گھما کر ہماری طرف رخ کرتے ہوئے بولے۔ "ویل بوائز اب مجھے یاد آیا۔ رات کو گیارہ بجے ایک لنکاسٹر دہلی ہوتا ہوا ڈم ڈم جا رہا ہے۔ یہ تمہارے لئے بڑا کنوینینٹ ہو گا۔ چار گھنٹے دہلی کی سیر کر کے شام کو کلکتہ پہنچ جاؤ گے ـــــ کار کو ایز اٹ از لاک کر دو ہم اس کو بائی شپ بھجوا دیں گے۔" ہمارے لئے سر جھکا کر شکریہ ادا کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ اب ہم کیمپ کمانڈر کی مزید قلابازیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اٹھ کر باہر آئے اور اس نئی افتاد پر غور کرنے لگے۔ ہنٹرس نے کہا۔ "وکی جہاز سے گاڑی کلکتہ پہنچنے میں کم از کم ایک ہفتہ لگے گا۔ دس دن بھی ہو سکتے ہیں ہم اتنے دن کیا کریں گے؟ اور پھر اس میں جو سلحہ اور سامان ہے اس کو اس طرح چھوڑ جانے پر بشپ کا رد عمل ـــــ" میں نے کہا۔ "پھر؟ بریگیڈیئر تو ہر پانچ منٹ میں گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا ہے۔ اس کو کس طرح سمجھائیں؟ اب تو ہم وعدہ بھی کر چکے ـــــ" کہنے لگا۔ "تم گاڑی میں بیٹھ جاؤ ـــــ میں اس کو تمہاری منگیتر کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ولاس پور کے راستے جانے کی اجازت دے دینے پر مجبور کر سکتا ہوں۔ ہمیں پیٹرول کی ضرورت نہیں ہے ـــــ بولو کیا کہتے ہو؟" میں نے چابی نکال کر دروازہ کھولا اور وہیل پر بیٹھ گیا۔ ہنٹرس میرے جواب کا انتظار کئے بغیر بنگلے میں داخل

ہو گیا ـــــــ میں سگریٹ سلگا کر پینے لگا۔ پانچ منٹ بعد وہ لوٹا تو بریگیڈیئر اس کے ساتھ تھا۔ میں باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔ آتے ہی مسکرا کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔
"وکی ـــــــ دراصل ایک بڈھے آدمی کے لئے جوانوں کے جذبات بہت دور پرے کی چیز ہو جاتے ہیں۔ تم سے ہمدردی ہونے کے باوجود میں نے اس پوائنٹ کو نظر انداز کر دیا ـــــــ مجھے افسوس ہے بوائے۔"

میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "نیور مائنڈ سر' آپ مجھ پر ہمیشہ مہربانیاں کرتے رہے ہیں۔ مشکل صرف یہ ہے کہ میری منگیتر پرنس ہے اسے فوجی ڈسپلن کی اہمیت معلوم نہیں ہے اگر میں اس سے ملے بغیر ـــــــ"

"ویٹس رائٹ میجر۔" انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "جاؤ اس سے ملو ـــــــ اس کو چومو لپٹاؤ ـــــــ میری طرف سے بھی پیار کرو ـــــــ" وہ میری پیٹھ تھپک کر چل دیئے۔ دروازے پر پہنچ کر پلٹے اور مسکرا کر وِش کرتے ہوئے بولے۔ "ٹیک کیئر آف یورنیم بریڈ۔" ہم نے بیک وقت سلیوٹ کیا اور وہ بنگلے میں داخل ہو گئے۔ ہم گاڑی میں سوار ہو گئے اور ایک منٹ میں گیٹ سے باہر تھے۔ دونوں نے تھینک گاڈ کہہ کر قہقہہ لگایا۔

پندرہ منٹ بعد سانتا کروز پہنچ کر کوٹھی کے سامنے گاڑی روک دی اور دونوں اتر کے اندر داخل ہوئے۔ چوکیدار سلیوٹ کر کے دوڑا اور دروازہ کھولنے لگا۔ ہم نے تمام کمروں پر سرسری سی نظر ڈالی' ایڈریس نوٹ کیا۔ چوکیدار سے ایک ایک چابی لی اور اس کو اور مالی کو سو سو روپے انعام اور تین تین ماہ کی تنخواہ دی۔ میجر دلیش کھنہ اور راجکماری یشودھرا آف ولاس پور کے بارے میں انہیں بتایا اور بازار سے کھانے پینے کا سامان اور پٹرول وغیرہ لے کر اسی وقت روانہ ہو گئے۔

بمبئی کے مضافات سے نکلتے ہی ہنٹرس نے وہیل سنبھال لیا اور پچھلی سیٹ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اب دوستی ختم یور ایکس لنسی۔ آپ ولاس پور پہنچنے تک آرام کریں۔ ہاں جاتے جاتے چائے کا تھرماس سیٹ پر رکھ جائیں۔" میں نے تھرماس سیٹ پر رکھ دیا اور پچھلی سیٹ پر پہنچ کر سگریٹ سلگایا۔ ہنٹرس نے بیک ویو کی طرف دیکھ کر کہا۔ "گڈ نائٹ سر۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر کہا۔ "سنو بریڈ ـــــــ تم جانتے ہو ولاس پور میرے لئے کتنا فرینڈلی اور کتنا ہوسٹائل ہے ـــــــ لیکن پھر بھی کم جانتے ہو۔ اس لئے پلیز پہلے پوسٹ سے دس میل اس طرف مجھے جگا دینا ـــــــ یہ درخواست بھی ہے اور حکم بھی۔" بولا۔ "او کے ـــــــ گڈ نائٹ۔" میں نے گڈ نائٹ کیپٹن کہہ کر ہولسٹر کندھے سے اتارا اور سیٹ پر دراز ہو گیا۔

ایک دو جگہ گاڑی رکنے پر آنکھ کھول کر دیکھا۔ وہ صرف پٹرول لینے کے لئے چند

منٹ ٹھہرنا تھا اور روانہ ہو جاتا تھا۔ صبح کے تین بجے بڑودہ پہنچ کر گاڑی پیٹرول پمپ پر ٹھہری تو میں پوری طرح جاگ چکا تھا۔ میں نے ہنٹرس کو پچھلی سیٹ پر دھکیلا اور وہیل سنبھال لیا۔ اب فاصلہ بھی سوا سو میل ہی رہ گیا تھا اور میں چاہتا تھا کہ ساڑھے پانچ بجے سے پہلے ولاس پور پہنچ جائیں تو پاور ہاؤس سے ٹیلی فون کر کے یشودھرا سے ملاقات کی سبیل نکالی جا سکتی ہے۔ ہنٹرس مسلسل آٹھ گھنٹے ڈرائیو کرتا رہا تھا اور نیند اور تکان سے مضمحل ہو چکا تھا۔ زیادہ تیز چلانے میں خطرہ تھا اور چھ بجے اجالا ہو جانے پر ملاقات کا کوئی چانس نہ تھا۔ میں اس ٹرپ کو قطعی راز رکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ شہر کے پیچ و خم سے نکلتے ہی میں نے اس وقت پیر کا دباؤ روکا جب اسپیڈ و میٹر کی سوئی پینسٹھ اور ستر کے درمیان لہرانے لگی۔ ہنٹرس تھوڑی دیر خاموش لیٹا رہا اور پھر سر اٹھا کر کہنے لگا۔ "وکی مجھے نیند تو آ نہیں رہی۔ اجازت دو تو تمہارے پاس آ کر بیٹھ جاؤں۔۔۔۔۔" میں نے سڑک سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔ "شاید چائے زیادہ پی گئے تم۔۔۔۔ خیر لیٹے رہو یہاں آ کر مجھے ڈسٹرب کرو گے۔۔۔۔۔" بولا۔ "نہیں خاموش بیٹھا رہوں گا۔۔۔۔۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "اسپیڈ سے ڈر رہے ہو شاید۔۔۔۔ ڈرتے رہو۔ مجھے اڑھائی گھنٹے میں پاور ہاؤس پہنچنا ہے۔۔۔۔ اور سورج طلوع ہونے سے پہلے ولاس پور سے باہر نکل جانا ہے اور یہ لیٹ تم نے کیا ہے۔" ہنٹرس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے سگریٹ سلگایا اور ہاتھ بڑھا کر میرے ہونٹوں میں دے دیا۔ میں نے ہنس کر کہا۔ ""اب آ جاؤ۔۔۔۔۔" وہ "تھینک یو۔" کہہ کر اگلی سیٹ پر آ گیا اور سگریٹ کے کش لگانے لگا۔ کچھ دیر بعد سگریٹ پھینکتے ہوئے میری طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ میں نے اس کو بولنے کے موڈ میں دیکھ کر کہا۔ "اپنا خوبصورت دہانہ بند رکھنا برینڈ۔" ہنس کر بولا۔ "صرف ایک سوال۔ خدا کے نام پر۔۔۔۔ ہم سو ہو کے شرفا کی طرح اندھیرے کی آڑ میں اچانک ولاس پور جا رہے ہیں' رائٹ؟" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "ہوں۔" بولا۔ "ایسی صورت میں کون سے توپ خانے کا رخ ہماری طرف ہو جانے کا خطرہ ہے؟" میں نے اس کے چہرے پر اچٹتی سی نظر ڈال کر کہا۔ "ہاں تم وائرلیس کو نظر انداز کر رہے ہو۔۔۔۔ اگر میرے ٹرانسفر کی اطلاع لیک آؤٹ ہو گئی تو چند دوست ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں میرا پہنچنا یقینی ہے۔۔۔۔۔ لہٰذا سمجھ سکتے ہو کہ میرا خدشہ بے بنیاد نہیں ہے۔" بولا۔ "نہیں' ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔۔ ویسے بھی اس مرتبہ تم ہولی مدر کی بلیسنگز کے بغیر جا رہے ہو۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "اسی لئے میں ریزیڈنسی میں بھی کسی سے مل نہیں سکتا۔۔۔۔۔ اب؟" وہ خاموش ہو گیا۔

راستے میں کوئی خطرہ پیش نہ آیا۔۔۔۔ ٹھیک ساڑھے پانچ بجے میں نے پاور ہاؤس کے سامنے پہنچ کر گاڑی کا انجن بند کر دیا اور دونوں اتر کے آفس میں داخل ہوئے۔

شفقت انجینئر نے اٹھ کر گڈ مارننگ کہا۔ میں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اس نے ہم دونوں سے ہاتھ ملایا اور کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ "کیپٹن مجھے افسوس ہے ہمارا ٹیلی فون کل شام سے آؤٹ آف آرڈر ہے۔ کئی مرتبہ میمو بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی نہیں آیا-----" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "چلو کیپٹن پھر خود ہی کیمپ پہنچ کر اطلاع دے دیتے ہیں---- تھینک یو جنٹلمین-----" اس نے پھر معذرت کی اور ہم اس سے مصافحہ کر کے باہر نکل آئے۔ "اب میجر؟" ہنٹرس نے گاڑی سڑک پر آتے ہی کہا۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "کیپٹن اب ریلوے اسٹیشن کے سوا کہیں سے ٹیلی فون نہیں کر سکتے-----" بولا۔ "اسٹیشن پر ایم پی والے موجود ہوں گے اور کیمپ کو اطلاع دے دیں گے-----" میں چکرا گیا۔ اب اس کے سوا کوئی راستہ نہ تھا کہ راج محل ہی کے کسی گیٹ سے رابطہ قائم کیا جائے لیکن یہ کام میں نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ سوچ کر مین روڈ پر آتے ہی راج محل کی طرف ٹرن لیا۔ ہنٹرس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میں اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر بولا۔ "بریڈ ہم ایسٹرن گیٹ کی طرف چل رہے ہیں۔ وہاں کوئی ایسا آمی نہیں ہے جس نے تمہیں دیکھا ہو----- میں کچھ فاصلے پر گاڑی روک دوں گا' تم جا کر گارڈ سے کہو گے۔ "ہماری گاڑی میں خرابی ہو گئی ہے اور کیمپ کو اطلاع-----" بولا۔ "رائٹ----- پھر؟" میں نے اس کو یشودھرا کا فون نمبر دیا----- "اپنا نام دے کر انگریزی میں بات کرنا۔ میرا نام نہ لینا بلکہ کہنا تمہارا نانی انیس ڈیلائٹ کارنر پر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ ہم ابھی یہاں پہنچے ہیں اور دن نکلنے پر یہاں نہ ہوں گے۔ اگر آپ کار استعمال نہ کر سکیں تو ناردرن انٹرینس پر (گیٹ ہرگز نہ کہنا)----- آپ کو کار میں مل سکتے ہیں-----" وہ او کے او کے کرتا رہا۔ میں نے ایسٹرن گیٹ کے کارنر پر پہنچتے ہی گاڑی کھڑی کر کے کہا۔ "وش یو اے لک پال۔" وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ میں نے ہولسٹر سے پستول نکال کر جیب میں رکھ لیا اور سگریٹ سلگایا۔

پندرہ منٹ بعد ہنٹرس لوٹا میں نے انجن سٹارٹ کر کے گاڑی کا رخ شہر کی طرف کیا۔ وہ دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ گفتگو کچھ طویل ہو گئی وکی۔ اس نے بڑی مشکل سے یقین کیا۔ خیر وہ ناردرن گیٹ پہنچ رہی ہے۔" میں نے تھینک یو پال کہہ کر اسپڈ بڑھائی اور ایک طویل چکر کاٹ کر ناردرن گیٹ سے کچھ فاصلے پر گاڑی کھڑی کر دی اور اتر کر تنہا دروازے کی طرف چل دیا۔ یہ شاگرد پیشہ کوارٹروں کی طرف جانے والا چھوٹا سا دروازہ تھا جہاں کار یا بگھی وغیرہ نہیں جا سکتی تھی۔ میں دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ چھ بج چکے تھے اور اجالا ہوتا جا رہا تھا۔ روشنیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ مزید آگے بڑھنے میں کم از کم شاگرد پیشہ لوگوں میں سے کسی کی نظر پڑ جانے کا خطرہ تھا۔ چند منٹ اسی طرح

گزر گئے۔ آخر میں دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈال کر ٹہلتا ٹہلتا کوارٹروں کے درمیان سے گزرتا ہوا روش کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت راج محل کے شمالی دروازے پر سنتری کے اٹینشن ہو کر بندوق پر ہاتھ مارنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے روش کی آڑ لے کر اس کی طرف دیکھا۔ یشودھرا گرم کوٹ پہنے سیڑھیاں اتر کے اسی طرف آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے ساوتری کتے کی زنجیر پکڑے چلی آ رہی تھی۔ میں سنتری کا رخ اس طرف دیکھ کر ایک کنج کی آڑ میں ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں یشودھرا میرے سامنے تھی۔ "نعیم!" اس نے کہا۔ "کیا لام پر جانے کا حکم آ گیا؟" میں نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے اور کہا۔ "نہیں یشو۔۔۔۔۔ کلکتہ جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں ملنا ضروری تھا اس لئے بغیر اجازت یہاں پہنچ گیا۔ صرف چند منٹ کے لئے۔۔۔۔۔ باہر میرا دوست کار میں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔" وہ دروازے کی طرف چلنے لگی۔ کچھ فاصلے پر ساوتری کھڑی ہوئی تھی۔ ہمیں دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر وہ بھی اسی طرف آنے لگی۔ دروازے سے کچھ فاصلے پر ایک درخت کی آڑ میں رک کر کہنے لگی۔ "چغتائی کا دروازہ بھی ہمارے لئے بند ہو گیا نعیم، ورنہ کچھ دیر بعد انہی کے ہاں جانے کا بہانہ کر کے نکل سکتی تھی۔" میں نے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔ "یشو میں نے تمہیں دیکھ لیا۔۔۔۔۔ میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ ہم بہت جلد ملیں گے میری جان۔۔۔۔۔" میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کوٹھی کی چابیاں نکالیں اور اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ "یہ بمبئی میں تمہارے مکان کی چابیاں ہیں یشو۔ ابھی تمہارے شایان شان تو نہیں لیکن ایک نظر دیکھ آنا جو کچھ کمی نظر آئے۔۔۔۔۔ لائیڈس بنک پوری کر دے گا۔ میں انہیں تمہارے نام کا اتھارٹی لیٹر دے آیا ہوں۔ لاکر کی چابی بھی اسی گچھے میں ہے۔۔۔۔۔" بولی۔ "ٹھہرو نعیم کیا تم لڑائی پر۔۔۔۔۔" میں نے اس کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "نہیں یشو۔۔۔۔۔ یہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ یہ سب تمہارے پاس ہونا چاہئے۔ فی الحال کلکتہ جا رہا ہوں اور تم اسی ایڈریس پر مجھے لکھ سکتی ہو۔ صرف اتنا کہ کیپٹن کے بجائے میجر وکٹر ہیرس لکھنا۔" اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری اور میرے شولڈر پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔ "کانگ۔" میں نے اس کی مبارک باد کے الفاظ پورے ہونے سے پہلے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا اور "بہت جلد ملیں گے۔۔۔۔۔" کہہ کر ویو کرتا ہوا باہر نکل آیا۔ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہوتے میں نے دروازے پر آ کر ویو کیا۔ ہیرس نے ٹوپی اتار کر سلام کیا تو اس نے مسکرا کر تھینک یو کیپٹن کہا اور پلٹ کر چل دی۔

مین روڈ پر آتے ہی ہیرس نے کہا۔ "پرسلی۔۔۔۔۔ دن تو نکل آیا۔۔۔۔۔ اب کسی ہوٹل میں بریک فاسٹ کیوں نہ کریں۔ کیمپ کے سامنے سے بغیر نوٹس میں آئے تو نکل نہیں سکتے۔" میں نے کہا۔ "آؤ پھر۔۔۔۔۔ ریلوے اسٹیشن سے بہتر کون سی جگہ ہے۔

زیادہ سے زیادہ مسٹر ولسن کو مطلع کر دیا جائے گا۔ سو بریگیڈیئر کی اجازت ہے۔۔۔۔۔۔ اور ہم پیلس کے حدود میں نہیں دیکھے گئے۔۔۔۔۔۔" ہنٹرس نے پل کراس کرتے ہی اسٹیشن کی طرف ٹرن لیا۔

ویٹنگ روم میں شیو غسل اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر نکلے تو صبح کی دونوں گاڑیاں آمد و روانگی کے مرحلوں سے گزر چکی تھیں اور پلیٹ فارم پر چند آدمی چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہم نے باہر نکل کر پیٹرول پمپ سے ٹینک فل کرایا اور اسی وقت پارا گڑھ کی طرف روانہ ہو گئے۔ دوپہر کا کھانا لاکھودرا کے سروس اسٹیشن پر کھایا۔ گاڑی کی سروس کے دوران چند گھنٹے آرام کیا اور شام چھ بجے اسٹیشن پہنچ گئے۔ ٹیلی فون سے کیپٹن کمنگز کو اپنی آمد کے متعلق اطلاع دے کر اسٹیشن پہنچنے کو کہا۔ نصف گھنٹے میں کمنگز ہمارے پاس پہنچ گیا۔ ونمالا کی گرفتاری کی مبارک دیتے ہوئے کہنے لگا۔ "وکٹر بمبئی میں یوراج سے تو تصادم نہیں ہوا؟" میں نے کہا۔ "شاید ابھی تو وہ مسٹر ولسن سے ملنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکا ہو گا۔" ہنٹرس نے اضافہ کیا۔ "وہ وہاں اپنے مسائل ہی حل کر لے تو بڑی بات ہے۔" کمنگز نے ہنس کر کہا۔ "وکٹر میرے لئے پر اسرار ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔" پھر میری طرف مخاطب ہو کر بولا۔ "اب تو تمہارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ شاید ملنے ہی آئے ہو۔" میں نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہاں کیپٹن اور میں سمجھتا ہوں شاید آخری بار۔۔۔۔۔ اس کے بعد شاید۔۔۔۔۔ لیکن ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔" ہنٹرس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ "کیوں' پال تم نے مجھے پہلے تو ایسا کوئی اشارہ نہیں کیا۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر ایس ایم کے دفتر کی طرف چل دیا۔ ڈپٹی ایس ایم نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے گڈ ایوننگ سر کہا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "ایک کانفیڈنشل کال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ "بائی آل مینز" کہہ کر باہر نکل گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ میں نے کھڑے کھڑے ریسیور اٹھا کر اجیتا کا نمبر ڈائل کیا اور ہیلو کہتے ہی اس نے میری آواز پہچان کر کہا۔ "کہاں سے بول رہے ہو وکی؟" میں نے کہا۔ "اسٹیشن سے پرتیما۔۔۔۔۔ کس وقت مل سکتی ہو؟" بولی۔ "وکی۔۔۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ خیریت تو ہے نا؟" یوراج' برمن کے ساتھ بمبئی گئے ہوئے ہیں۔ تمہیں ملے تو نہیں؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "برمن گرفتار کر کے شردھام بھیج دیا گیا۔ یوراج گرین میں انٹرویو کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔۔۔۔۔ اور تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ بولو سروج کے ساتھ کتنی دیر میں لاکھودرا انٹرسیکشن پر پہنچ رہی ہو؟" کہنے لگی۔ "کھانا کھا چکے ہو؟" میں نے جواب دیا۔ "کھانا اتنا اہم نہیں ہے پرتیما۔۔۔۔۔ تمہارے درشن زیادہ اہم ہیں۔۔۔۔۔ تم بمبئی نہیں پہنچیں۔" وہ بولی۔ "وجہ بتاؤں گی۔ اچھا تم کھانا کھا لو ہم آٹھ بجے پہنچ رہے ہیں۔" میں نے شکریہ کہہ کر ریسیور رکھ

دیا اور دفتر سے نکل کر ڈپٹی ایس ایم کا شکریہ ادا کر کے ویٹنگ روم پہنچ گیا۔ کمنگز اور ہنٹرس کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے دروازے میں رک کر کہا۔ "آؤ کھانا کھا لیں۔" دونوں باہر نکل آئے۔ ریفرشمنٹ روم کے دروازے پر پہنچتے ہی کمنگز نے کہا۔ "وکی مجھے تو اجازت دو اگر رات کو ٹھہرنے کا پروگرام ہو تو کیمپ آ جانا------" میں نے ہنس کر اس کی کمر پر ہاتھ رکھا اور کمرے میں دھکیل دیا------ تینوں ایک میز پر بیٹھ گئے۔ ہنٹرس نے ویٹر کو ڈنر لانے کا آرڈر دیا اور کوارٹر اسکاچ لانے کو کہا۔ ویٹر چلا گیا۔ ہنٹرس نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وکی کیا بات ہے------ میں تمہیں بہت بجھا بجھا دیکھ رہا ہوں------" میں نے ہنس کر کہا۔ "بریڈ ایسی کوئی بات نہیں------ میں بالکل ٹھیک ہوں------" کمنگز نے کہا۔ "نو ناٹ ایٹ آل------ مائی ڈیئر تم وہ وکٹر نہیں ہو------ ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے کہا تمہاری یہ وزٹ آخری وزٹ ہے------ وہاٹس دی آئیڈیا مین مجھے ڈر ہے کہیں تم یہ نہ کہہ دو یہ ڈنر تمہارا آخری ڈنر ہے------" میں نے قہقہہ لگایا۔ وہ آنکھیں سکیٹر کر میری طرف دیکھنے لگا------ "لک بوائے------ ہم دوست ہیں------ ہم دونوں تمہیں اس لئے کہیں زیادہ جانتے ہیں جتنا تم سمجھتے ہو------ شاید تمہارے تمام راز نہ جانتے ہوں۔ لیکن تمہاری فطرت' تمہاری طبیعت اور تمہاری خصوصیات ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ وکٹر کی لغت میں مایوسی نہیں ہے۔ تم اس وقت مایوسی کی آخری منزل میں ہو۔ کیوں؟ تمہیں ایکس پلین کرنا پڑے گا۔" میں پھر ہنس دیا------ ویٹر نے ڈرنکس کی ٹرے میز پر رکھ دی۔ کمنگز نے بوتل کھولتے ہوئے کہا۔ "بتاؤ وکی------ ورنہ تم تمہیں کسی سے نہیں ملنے دیں گے۔" میں نے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "پیو کمنگز------ تم میرے ساتھ رہو گے------ میرا مطلب ہے بریڈ کے ساتھ کار میں دس قدم آگے یا پیچھے------ خود دیکھ لینا------" اس نے گلاسوں میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے دیکھ سکیں گے------ لیکن سن نہیں سکیں گے------ بتاؤ------ کچھ تو بتاؤ------ او کے ٹو یور ہیلتھ بوائے۔" اس نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور تینوں ہنسنے لگے۔ میں نے ایک گھونٹ لے کر کہا۔ "کمنگز' میرے ضمیر پر ایک بوجھ ہے------" اس نے مسکرا کر اثبات میں سرہلایا۔ "رائٹ------ اور تم وہ بوجھ اتارنا چاہتے ہو آج کیوں؟" میں نے دوسرا اور تیسرا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "بریڈ کو معلوم ہے اب میں مزید اس کا متحمل نہیں ہو سکتا------" ہنٹرس نے اثبات میں سرہلا کر کہا۔ "یس کمنگز ویٹس رائٹ۔" کمنگز نے پلٹ کر کہا۔ "او کے صرف یہ بتاؤ اس کا ردعمل خطرناک ہے؟" میں نے گلاس رکھ کر انڈیلتے ہوئے کہا۔ "اب تم احمقانہ باتیں کرنے لگے۔" بولا۔ "او کے میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ وکی۔ لیکن------" وہ ہنٹرس کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ ویٹر نے کھانا لا کر ہمارے سامنے رکھ دیا۔

دیواری گھڑی میں آٹھ بجتے ہی میں نے کافی کا پیالہ رکھتے ہوئے کہا۔ "بل ادا کرو بریڈ۔۔۔۔۔" پانچ منٹ بعد ہم گاڑی میں بیٹھے ہوئے شہر کی طرف جا رہے تھے۔ انٹرسیکشن آتے ہی میں نے لاکھودرا کی طرف ٹرن لیا اور گاڑی کھڑی کر کے تینوں شہر کی طرف دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ایک کار تیزی سے آتی ہوئی دکھائی دی اور دروازے کے قریب آ کر آہستہ ہوئی۔ میں نے اس کو لاکھودرا روڈ پر ٹرن لیتے دیکھ کر اس کے پیچھے دور تک نظر ڈالی اور تعاقب میں کسی کو نہ پا کر گاڑی سے باہر نکل آیا۔ آنے والی کار میں وہیل پر اجیتا تھی اور سروج اس کے برابر میں بیٹھی تھی۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر ٹوپی کو چھوا اور گاڑی ہماری کار سے دس گز کے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اجیتا وہیل چھوڑ کر باہر نکل آئی۔ میں نے مزاج پوچھا اور وہ مسکرا کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ میں وہیل پر بیٹھ گیا۔ دروازہ بند کرتے ہی سروج نے میرے کندھے پر سر رکھ دیا۔ میں نے سروج کہہ کر اس کو آغوش میں لے لیا اور اس کی سسکیاں ابھرنے لگیں۔۔۔۔۔ میں اس کے بالوں پر منہ رکھ کر کمر تھپکنے لگا۔ تھوڑی دیر دونوں پر وارفتگی طاری رہی۔ آخر وہ سنبھلی اور کہنے لگی۔ "معاف کرنا کرن میں پردیپ کو نہ لا سکی۔۔۔۔۔ وہ سو رہا ہے اور ویسے بھی اتنی جلدی میں۔۔۔۔۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "کوئی بات نہیں ڈارلنگ۔۔۔۔۔ ایشور اس کی رکھشا کریں۔۔۔۔۔ میں بہت جلد اس کو کلیجے سے لگاؤں گا۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ تمہاری طبیعت تو اچھی ہے نا؟" بولی۔ "ٹھیک ہے پریتم۔۔۔۔۔ یوراج بھیا اور برمن کے متعلق کیا کہہ رہے تھے اجیتا دیدی سے؟" میں نے گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "برمن گرفتار ہو گیا۔ بھیا بمبئی کی سیر کر رہے ہوں گے یا پھر شردھام پہنچنے والے ہوں گے۔ کشل ہیں اور آج کل میں پہنچنے والے ہیں۔ اب پلیز دنمالا اور ہنس راج کے متعلق کچھ نہ پوچھنا۔ آؤ مجھے تنہائی میں تم سے کچھ کہنا ہے۔" میں نے گاڑی سڑک کے کنارے پر لا کر کھڑی کر دی اور دروازہ کھولا اس نے مسکرا کر میرا بازو تھاما اور باہر نکل آئی۔ اجیتا نے ہنس کر کہا۔ "کرن' اس قدر رازداری؟ کیا اس اندھیرے جنگل میں تمہارا باہر نکلنا ضروری ہے؟ چلو پچھلی سیٹ پر آ جاؤ۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی اور سروج کو پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہیل پر بیٹھ گئی۔ سروج نے مجھے اندر گھسیٹ لیا۔ ہنٹرس اپنی کار آگے نکال لے گیا۔ میں نے اجیتا سے آہستہ آہستہ ڈرائیو کرنے کو کہا۔ گاڑی موشن میں آتے ہی سروج مجھ میں سما گئی۔ شاید وہ گاڑی سے باہر نکلنے کا مقصد کچھ ایسا ہی سمجھی تھی۔ اس کی وارفتگی نے میری زبان بند کر دی اور میں سب کچھ بھول کر جذبات کی رو میں بہنے لگا۔ چند منٹ اس کے جذبات کا احترام کرنے کے بعد میں نے اس کو علیحدہ کئے بغیر جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا پستول نکالا اور اس کی گود میں رکھ دیا۔ پستول پھسل کر نیچے گر گیا۔ اس نے اپنا منہ میری گردن سے ہٹا کر نیچی آواز میں کہا۔ کرن پستول اٹھا لو۔ میں نے

جھک کر پستول اٹھایا اور اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "سروج چلانا تو جانتی ہو نا؟" مسکرا کر بولی۔ "تمہارا کیا خیال ہے ـــــ نہیں جانتی ہوں گی۔" میں نے کہا۔ "نہیں میں اس لئے کہہ رہا تھا کہ سروس پسٹل ہے اس میں سیفٹی کیچ وغیرہ کا جھگڑا نہیں ہے۔ یہ دیکھو اس وقت سیف ہے۔ ٹرائیگر دباؤ' فائر نہیں ہو گا ـــــ اور اب ـــــ" میں نے ہاتھ بڑھا کر سیفٹی کیچ اوپر کر دیا۔ "ٹرائیگر دباؤ فائر ہونے لگے گا۔" وہ ہنس دی۔ بیرل نیچے کی طرف کر کے بولی۔ "مقصد کیا ہے میجر صاحب کا؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "ڈارلنگ مقصد کیا ہوتا ـــــ تمہیں آٹومیٹک پسٹل کی ٹیکنیک سمجھا رہا ہوں۔" بولی۔ "اپنے ساتھ لام پر لے جانا چاہتے ہو؟" میں نے پرمژدہ لہجے میں کہا۔ "لام پر تو میں خود بھی کہاں جا رہا ہوں سروج ـــــ" اس نے ذرا پیچھے سرک کر غور سے میری طرف دیکھا۔ میں نے سر جھکا لیا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے میرا منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کیا بات ہے کرن پراسرار بننے کی کوشش کر رہے ہو؟" میں نے نگاہیں ملائے بغیر جواب دیا۔ "نہیں ڈارلنگ ـــــ پراسرار نہیں بننا چاہتا ـــــ میں اسرار سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں ـــــ تم سے صرف ایک اعتراف کرنا چاہتا ہوں ـــــ" اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر پستول کی نالی میرے سینے پر رکھ دی اور بولی۔ "سنو کرن ـــــ" میں نے مسکرا کر کہا۔ "میرا مقصد یہی تھا یور ایکسی لنسی ـــــ" جھلا کر کہنے لگی۔ "سنو کرن ـــــ تمہارا اعتراف ـــــ اعتراف شکست ہے ـــــ اور شکست بھی تمہاری نہیں ـــــ میری ـــــ اور ـــــ میں تنہا نہیں ـــــ بہت کچھ آتا ہے ـــــ بہت کچھ ـــــ اس شکست کی ذلت سے مر جانا اچھا سمجھتی ہوں ـــــ تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو وہ میں بہت پہلے سے جانتی ہوں ـــــ اور بھی ایک ہستی ہے جو جانتی ہے ـــــ ہم جانتے ہیں ـــــ اچھی طرح جانتے ہیں ـــــ لیکن سننا نہیں برداشت کر سکتے ـــــ" میں نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ "تم جانتی ہو؟" کہنے لگی۔ "اجیتا بھی جانتی ہیں۔ سنو کرن ـــــ تم کرن ہو اور کرن ہی رہو گے۔ تم پرنسلی ہونے سے انکار کر سکتے ہو۔ وکٹر ہیرس ہونے سے انکار کر سکتے ہو۔ لیکن کرن ہونے سے انکار ـــــ میرے سامنے انکار کرو ـــــ اور تمہارے دونوں کیپٹن تین لاشیں اٹھائیں گے ـــــ" اجیتا نے گاڑی ایک دم بریک لگا کر کھڑی کر دی اور پلٹ کر دیکھا۔ میں نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں کرن ہی تو ہوں پرتیا۔" اس نے پستول پیچھے ہٹا کر سیفٹی کیچ نیچے کئے اور گلے میں بانہیں ڈال کر سینے پر سر رکھ دیا۔ اجیتا نے گھوم کر کہا۔ "کرن میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنے بیوقوف ہو سکتے ہو۔" میں نے سروج کی کمر تھپکتے ہوئے کہا۔ "یہ صرف مذاق تھا۔ اجیتا دیوی ـــــ اینڈ آئی ایم سوری فار دیٹ۔" قہقہہ لگا کر سروج کے رخسار پر چٹکی لیتے ہوئے کہنے لگی۔ "سروج' تیرے کرن میں اتنی عقل تو ہے کہ اپنی غلطی تسلیم کر کے معافی ـــــ چلو کر دو

معاف——" سروج نے میرے بازو پر آنکھیں رگڑ کے سر اٹھایا اور مسکرانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ "دیدی—— معافی تو مجھے ان سے مانگنی چاہئے——" میں نے کہا۔
"نان سینس—— فارگیٹ اٹ۔" مسکرا کر بولی۔ "بھلا سکتی ہوں۔ ایک شرط پر۔"
"حکم۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ اس نے پستول میری جیب میں ڈال دیا اور اجیتا کی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "دیدی گاڑی بیک کریں—— میں' آپ اور کرن تینوں ساتھ کھانا کھائیں گے۔" اجیتا نے گاڑی بیک کی۔ ایک دو ٹرن لے کر رخ تبدیل کیا۔ میں نے پیچھے نظر ڈال کر ہنٹرس کو بھی یو ٹرن لیتے دیکھ اور سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "ریلوے اسٹیشن ریفرشمنٹ روم میں نا؟" اس نے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں—— اور اب میں تم سے پوچھتی ہوں کہ یہ ڈرامہ کب ختم ہو گا؟ تم شردھام کے راج سنگھاسن سے کب تک فرار کرتے رہو گے؟" میں نے گاڑی کو انٹرسیکشن سے اسٹیشن کی طرف ٹرن لیتے دیکھ کر کہا۔ "شکریہ اجیتا دیوی۔ تم ہم دونوں سے کہیں زیادہ عقلمند ہو——" بولی۔ "کرن یہ میرے سوالوں کا جواب نہیں ہے——" میں نے کش لے کر سگریٹ پھینکتے ہوئے کہا۔ "اجیتا زندگی کا ڈرامہ موت پر ختم ہوتا ہے—— ابھی دس منٹ پہلے میں اس کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ نہیں ہوا—— اب مجھے معلوم نہیں کب ختم ہو گا—— یہ پہلے سوال کا جواب ہے۔" سروج نے کہا۔ "ٹھہرو کرن۔ یہ ایک ڈپلومیٹک جواب ہے۔ ایک اکاڈمک ایکسپلے نیشن ہے—— جو لاجواب کر سکتا ہے کسی کو مطمئن نہیں کر سکتا—— تم کرن کی حیثیت سے جواب دو' سروج کب تک تم سے علیحدہ رہ کر زندہ رہ سکتی ہے؟"
"جنگ ختم ہونے تک تمہیں انتظار کرنا پڑے گا ڈارلنگ۔" میں نے اس کو آغوش میں لے کر کہا۔ "اس دوران جب تک میں ہندوستان میں ہوں تمہارے پاس آتا رہوں گا۔" سروج نے ہاتھ بڑھا کر کہا۔ "ورڈ آف آنر؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "ورڈ آف آنر۔" اجیتا نے کہا۔ "اب دوسرے سوال کے جواب کی ضرورت نہیں رہی۔" میں نے پلٹ کر کہا۔ "ضرورت ہے شردھام کا راج سنگھاسن۔ پردیپ کا حق ہے—— اور میرا وعدہ ہے یہ اسی کو ملے گا یا کسی کو نہیں ملے گا۔" اسٹیشن کے قریب پہنچتے ہی اجیتا نے دائیں جانب ٹرن لیا اور مال گودام کے عقب میں ایک درخت کے نیچے گاڑی کھڑی کر دی—— میں نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "نو بج رہے ہیں اجیتا دیوی اگر مناسب ہو تو ریفرشمنٹ روم میں چلو۔" مسکرا کر بولی۔ "کرن جس طرح تم راج محل نہیں جا سکتے اسی طرح ہم——" اس کا جملہ پورا نہ ہوا تھا کہ کمنگز گاڑی سے اتر کے ہمارے قریب پہنچ گیا اور پیک کیپ اٹھا کر اجیتا کو سلام کیا۔ میں نے باہر نکل کر کہا۔ "ویل؟" کہنے لگا۔ "میجر میں کافی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب کیمپ پہنچنا چاہئے۔ اگر تم رک سکو تو کسی بھی وقت میرے پاس آ سکتے ہو——" میں نے مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے

ہاتھ ملا کر گڈ لک کہا اور سیلوٹ کر کے اپنی جیپ کی طرف چل دیا۔ اجیتا نے مجھے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ میں نے کھڑکی میں سر جھکا کر کہا۔ "جی۔" بولی۔ "مکان تیار ہو گیا؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "چھوڑو ڈیئر۔ تیار ہو بھی گیا تو تم اس کو پاون کرنے کو کہاں تیار ہو۔۔۔۔۔ میں نے تین روز بمبئی میں تمہارا انتظار کیا۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ لیٹ ہو گیا اور دوسرے جھگڑوں میں پھنس گیا۔" کہنے لگی۔ "کیا بتاؤں کرن مجھے مناکشی نے ڈرا دیا ورنہ ضرور پہنچتی۔۔۔۔۔" میں نے کہا۔ "سمجھ گیا۔۔۔۔۔ خیر میں ابھی گیارہ بجے تک کلکتہ روانہ ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے پاس میرا ایڈریس ہے۔۔۔۔۔ فون نمبر ہے جب چاہو کال کر سکتی ہو۔ آنا چاہو تو دیدہ و دل فرش راہ۔۔۔۔۔" سروج نے کہا۔ "کیا صبح تک بھی نہیں ٹھہر سکتے؟" میں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "نہیں سروج ڈیئر۔۔۔۔۔ اگر ممکن ہوتا تو تمہارے کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔۔۔۔۔" بولی۔ "اچھا وعدہ کرو بمبئی ٹرانسفر کراؤ گے۔ اس مرتبہ تمہاری اطلاع ملتے ہی میں ڈیڈی کے ساتھ بمبئی پہنچوں گی۔" میں نے کہا۔ "میں انتظار کروں گا۔" اس نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ میں نے جھک کر تیزی سے اس کا منہ چوم لیا۔ اس کے ایثار نے میری روح کے گرد زنجیروں کا جال پھیلا دیا۔ میں زندگی داؤ پر لگا کر بھی اس کو خود سے متنفر کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ یہ میری شکست فاش تھی۔ اجیتا نے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "اچھا کرن' جاؤ بھگوان تمہاری رکھشا کریں۔۔۔۔۔ اپنے خیالات میں لڑکھڑاہٹ محسوس کرو تو یہ نہ بھولنا کہ ہم نے تمہارے لئے کتنا بڑا بلیدان دیا ہے۔" اس کے آخری جملے نے میرا دل ہلا دیا۔ میں نے اپنی پلکوں پر نمی محسوس کر کے دوسری طرف منہ پھرا لیا۔ "میں بھلانا بھی چاہوں تو کیا کیا بھلاؤں گا۔ اجیتا۔۔۔۔۔" میں نے بمشکل اپنی آواز پر قابو پا کر کہا۔ دونوں نے بیک وقت کہا۔ "اچھا کرن جلد آنا۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "بہت جلد۔۔۔۔۔" گاڑی ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ حرکت میں آئی اور بائیں جانب ٹرن لے کر شہر کی طرف چل دی۔ میں نے پچھلے شیشے سے سروج کو دیکھتے پا کر ویو کیا اور دوسرے لمحے کار گیٹ سے باہر نکل کر غائب ہو گئی۔ میں سگریٹ سلگاتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔ ہنٹرس دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ "خدا کا شکر ہے وکی' زندہ تو ہے۔۔۔۔۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ میں نے ہنس کر اس کو گاڑی میں دھکیلا اور وہیل پر بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "شاید میں امر ہو چکا ہوں بریڈ۔۔۔۔۔" اس نے ہنس کر کہا۔ "میرا بہت پہلے سے یہی خیال ہے۔ شیطان اور فرشتے لا فانی ہوتے ہیں اور تم دونوں کا مرکب ہو۔۔۔۔۔ اس لئے۔۔۔۔۔ ممکن ہے ہٹلر کا سیکریٹ ویپن ہی تمہیں ڈیسٹرائے کر سکے۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر گاڑی کو یو ٹرن دیا اور شہر کی طرف چلنے لگا۔ ہنٹرس نے سگریٹ سلگاتے سلگاتے میری طرف دیکھا۔ "اب کس طرف کو؟" میں نے دھواں اس کے چہرے پر چھوڑتے ہوئے کہا۔ "ہٹلر کے علاوہ ایک

قاتل اور بھی ہے اور اسی شہر میں ہے اسے ٹرائی کر دیکھیں ----- " اس نے تیزی سے کلچ پر پیر دباتے ہوئے کہا۔ "میجر! آپ گاڑی روک دیں پلیز۔" میں نے بریک لگا دیا۔ گاڑی رکتے ہی اس نے جھک کر میری طرف والا دروازہ کھولا اور کہنے لگا آپ پچھلی سیٹ پر سو جائیں میں راستے سے واقف ہوں ----- " میں نے کہا۔ "سنو تو ----- "

"سر۔" اس نے بے رخی سے کہا۔ "مجھے معلوم ہے ----- آپ سریکھا سے بات کرنا چاہتے ہیں لیکن اب اس کا وقت نہیں ہے۔ ہم کافی سے زیادہ لیٹ ہو چکے ہیں ----- سو پلیز۔" اس نے سیٹ سے ڈرائی جن کی بوتل اٹھا کر میرے ہاتھ میں دی۔ "چند گھونٹ پئیں اور آرام سے سو جائیں ----- صبح کسی شہر میں ناشتے پر باتیں کریں گے ----- " میں "او کے" کہہ کر پچھلی سیٹ پر چلا گیا۔ اس نے گاڑی کا رخ تبدیل کیا اور دوسری سڑک پر ڈرائیو کرنے لگا۔

صبح سات بجے کے قریب ایک چھوٹے سے شہر میں ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے ہنٹرس نے مجھے جگایا۔ ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر گاڑی میں پیٹرول ڈلوایا۔ ریڈی ایٹر کا پانی تبدیل کرایا اور پھر روانہ ہو گئے۔ ہنٹرس پچھلی سیٹ پر دراز ہو کر سگریٹ پی رہا تھا ----- شہر سے نکلتے ہی کہنے لگا۔ "وکی میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن رات کو صرف ایک جگہ چند منٹ ٹھہرنے کے سوا مسلسل ڈرائیونگ نے مجھے توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس لئے سو جانا چاہتا ہوں۔" میں نے پیچھے دیکھے بغیر کہا۔ "سو جاؤ بریڈ ----- میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا اب۔" ایک دم اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "آئی۔ سی ----- آٹھ نو گھنٹے سونے کے بعد بھی مزاج میں کوئی بہتر تبدیلی نہیں آئی ----- "

"تھرماس ادھر دے دو۔" میں نے اس کے جملے کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ہنس کر تھرماس اٹھائی اور سیٹ پھلانگ کر میرے برابر میں آ کر بیٹھ گیا۔ "سونا نہیں چاہتے؟" میں نے اس کو تھرماس کھولتے دیکھ کر پوچھا۔ بولا۔ "تمہیں چائے پلا کر سو جاؤں گا ----- " میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے روکتے ہوئے کہا۔ "ابھی نہیں ----- لیکن مجھے ناراض نہ سمجھو ----- رات کو تم نے جو کچھ کیا تمہیں وہی کرنا چاہئے تھا۔ جاؤ آرام کرو ----- " وہ فلاسک سیٹ پر رکھ کر پھر پیچھے چلا گیا اور سگریٹ سلگا کر لیٹ گیا ----- مختلف شہروں میں ایک ایک گھنٹہ ٹھہرتے ہوئے رات کو نو بجے ہم کلکتہ ملٹری ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے اور بریگیڈیئر بشپ کو حاضری کی اطلاع دی۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد جبکہ ہم غسل اور کھانے سے فارغ ہو کر ان کے بنگلے جانے کو تیار ہو رہے تھے تو وہ خود ہمارے پاس پہنچ گئے۔ سلیوٹ کرتے ہی مسکرا کر بولے۔ "یو آر لیٹ۔" ہم نے بیک وقت کہا۔ "یس سر' بائی ٹوینٹی فور آورز۔" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "بہرحال تم نے بڑا کام کیا ہے وکٹر اور میں تمہیں اس کامیابی اور پروموشن پر مبارک باد دیتا ہوں۔ میں نے شکریہ ادا کرتے

ہوئے کہا۔ "سر کیپٹن ہنٹرس کے لئے آپ کو-----" بات کاٹتے ہوئے بولے۔ "سنو وکٹر کیا تم ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سے اکتا گئے ہو۔" میں نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہنٹرس کو ڈرنک لانے کا اشارہ کیا اور وہ کپ بورڈ کی طرف چلا گیا۔ میں بریگیڈیئر کی کرسی کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اور کہا۔ "سر ونمالا کی گرفتاری میں ہنٹرس اور سمن نے بہت زیادہ دوڑ بھاگ کی ہے----- میں تو محض۔" انہوں نے پھر ہاتھ اٹھا کر قطع کلام کیا۔ "میں سمجھ سکتا ہوں اور مجھ سے زیادہ مسٹر ولسن سمجھ سکتے ہیں----- خیر دیکھیں گے اگر تم یہاں سے ٹرانسفر ہو کر بمبئی نہ چلے گئے----- اور تمہیں تو میں سمجھتا ہوں----- تم نے عقلمندی کی کہ شادی ملتوی کر دی۔" ہنٹرس نے ٹیبل پر ڈرنکس رکھتے ہوئے آنکھ ماری۔ میں نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے تینوں گلاسوں میں انڈیلی اور بریگیڈیئر کی طرف دیکھا۔ گلاس بلند کرتے ہوئے بولے۔ "گریٹ بریٹن کی آخری فتح کے نام۔" ہمارے گلاس ٹکرائے اور تینوں ہنسنے لگے۔ میں نے گھونٹ لے کر کہا۔ "سر' بریگیڈیئر ہچکنس نے شاید آپ سے تفصیلی گفتگو کی ہے۔" مسکرا کر بولے۔ "ہاں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وکٹر اور ہنٹرس کچھ لیٹ ہو جائیں تو مائنڈ نہ کرنا میں نے خود انہیں دوستوں سے ملنے کی اجازت دی ہے۔" میں نے سر ہلا کر کہا۔ "یہ صحیح ہے سر' وہ بھی آپ کی طرح ہم دونوں پر مہربان ہیں۔" گلاس رکھ کر بولے۔ "ہے ای یو ڈونٹ فلیٹر ی----- میں کسی پر مہربان نہیں ہوں-----" میں نے بوتل اٹھا کر ان کے گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "یہ صحیح نہیں ہے سر----- اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو میں کبھی کا گڈ بائی بشپ کہہ کر جا چکا ہوتا۔" قہقہہ لگا کر بولے۔ "ویل' ویل' ویل۔ یو آر اے بلڈی گڈ ٹاکنگ مشین۔ ناؤ اپنی کارگزاری کی تفصیل پیش کرو۔ میں نے مختصر الفاظ میں ونمالا کی گرفتاری کی تفصیلات بتائیں۔ جن میں حقیقت صرف اسی حد تک تھی جتنی ضروری تھی۔ تقریباً" ایک گھنٹہ باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے بنگلے چلے گئے۔

صبح دس بجے ہم دفتر گئے تو بریگیڈیئر نے کاغذی کارروائی سے فرصت پاتے ہی کمشنر پولیس کو ٹیلیفون پر کہا کہ میجر ہیرس اور کیپٹن ہنٹرس ہلمیے سے واپس آ گئے ہیں اور اب پراسی کیوٹنگ انسپکٹر کو اطلاع دے کر مس ہیلن سمتھ اغوا کیس کی ساعت کی تاریخ مقرر کرا لی جائے----- ہنٹرس نے میرے اشارے پر کمشنر آفس سے سلسلہ منقطع ہوتے ہی بریگیڈیئر سے مخاطب ہو کر کہا۔ "سر مس ہیلن کیا ریلوے کوارٹرز میں ہی رہتی ہیں؟" انہوں نے چشمہ اتار کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ "ویل کیپٹن وہ وہیں ہے۔ پولیس پروٹیکشن میں' لیکن یہ سوال' سچ کہنا تم نے وکٹر کے اشارے پر نہیں کیا؟" میں نے کہا۔ "سر' کورٹ میں جانے سے پہلے ہمیں اس سے مل کر چند پوائنٹس سمجھانے ہیں۔ اس لئے۔" بولے۔ "آئی سی۔ ویل ابھی جا کر سمجھاؤ۔" ہنٹرس نے کہا۔ "ابھی ہمیں

گاڑی کی سروس کرانی ہے۔ شام کو اگر فرصت ہوئی تو مل آئیں گے۔" بولے۔ "اجازت ہے لیکن سمن کو ساتھ لے جانا۔ شہر کے حالات پہلے سے زیادہ خراب ہو چکے ہیں۔ دیہات میں غلہ ختم ہو گیا ہے اور چاروں طرف سے لوگ کلکتہ پہنچ رہے ہیں۔ مضافات میں سڑکوں پر چلنے کا راستہ بھی نہیں ملتا۔"

بارہ بجے تک دفتر میں رپورٹیں وغیرہ مرتب کرتے رہے۔ ہنٹرس نے تمام اخراجات کے بل تیار کئے اور کہنے لگا۔ "میجر ڈیڑھ ہزار روپے کے قریب بچ رہے ہیں۔" میں نے نظر اٹھائے بغیر کہا۔ "بچنے نہ دو۔" بولا۔ "کس اکاؤنٹ میں؟" میں نے اس کو جواب دینے کے بجائے بریگیڈیئر کی طرف دیکھ کر کہا۔ "سر' کار کی سروس کے اخراجات کے لئے کتنی رقم منظور کریں گے؟" انہوں نے پھر چشمہ اتار کر دیکھا اور بولے۔ "وکٹر تمہارے بل کا ففٹی پرسینٹ۔۔۔۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "میں نہیں سمجھ سکا سر! کیا آپ ہمیں پہلے سے اشارہ کر رہے ہیں کہ ہم ففٹی پرسینٹ کا مارجن رکھ کر بل تیار کریں۔" کہنے لگے۔ "نو' ناٹ ایٹ آل۔ اگر تم اپنے پرائیویٹ سفر اس میں شامل نہ کرو تو پھر۔۔۔۔۔" میں نے ان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہنٹرس سے کہا۔ "لیکن تین ہزار کے بجائے صرف پندرہ سو روپے لکھ دو پلیز۔" بریگیڈیئر نے ہنس کر میری طرف دیکھا اور کچھ کہتے کہتے رک کر بات بدلتے ہوئے بولے۔ "او کے۔ لیکن اس میں آج کی سروس بھی شامل ہے۔" میں نے ایز یو پلیز سر کہہ کر بات ختم کر دی۔ ہنٹرس نے بل تیار کر کے میرے سامنے سرکا دیا۔ میں نے بلند آواز میں کہا۔ "کیپٹن بیلنس صرف دو سو پچاس روپے گیارہ آنے۔۔۔۔۔؟" بریگیڈیئر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "سر میجر ہیرس بچ جائے تو یہ سمجھے۔" وہ رک کر میری طرف دیکھنے لگا۔ بولے۔ "سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ ناؤ شاید تم گرینڈ میں کھانا پسند کرو گے۔ جا سکتے ہو۔" ہنٹرس نے ان کا موڈ خوشگوار دیکھ کر کہا۔ "سر کیا آج بھی ہمیں اپنے ساتھ لنچ کھانے کا اعزاز نہیں دیں گے؟" کہنے لگے۔ "ہاں تمہاری گاڑی تو سروس اسٹیشن پر رہ جائے گی۔ چلو چلتے ہیں۔" وہ کرسی سے اٹھے' گھڑی کی طرف دیکھا۔ کچھ کسمسائے اور پھر کندھے اچکا کر دروازے کی طرف چل دیئے۔

ہنٹرس سروس اسٹیشن تک میری کار میں آیا اور پھر بریگیڈیئر کی گاڑی میں وہیل پر آگیا۔ بریگیڈیئر پچھلی سیٹ پر چلے گئے۔ شہر کے وسط میں سڑکوں پر واقعی قحط زدہ لوگوں کے ہجوم کے باعث کسی پوائنٹ پر بھی گاڑی تیز چلانا ناممکن تھا۔ میں نے بریگیڈیئر کی زبان سے کئی مرتبہ "پٹی پٹی" سنا اور سر گھما کر ان کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔ میں ان کے جذبہ ہمدردی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مجھے اپنی طرف متوجہ پا کر خود کلامی کے لہجے میں بولے۔ "ویری سیڈ۔۔۔۔۔ ویری سیڈ میجر۔" میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ "لیس سر۔" انہوں نے بش شرٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر دس روپے کا

نوٹ نکالا اور ہنٹرس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ہنٹرس نے گاڑی فٹ پاتھ کے قریب لے کر کھڑی کر دی۔ بریگیڈیئر میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ "کسی دکان سے چینج لے کر بچے والی عورتوں کو ایک ایک روپیہ تقسیم کر دو۔" میں نے ان سے نوٹ لے کر دروازہ کھولا اور باہر نکلا۔ میرے ہاتھ میں نوٹ دیکھ کر آس پاس کے تمام لوگ سمٹ آئے۔ میں انہیں ٹھہرنے کا اشارہ کرتا ہوا تیزی سے ایک بڑے اسٹور میں داخل ہوا اور نوٹ کاؤنٹر پر رکھ کر کہا۔ "چینج!" اسٹور والوں نے۔ ایک منٹ میں چالیس نوٹ گن کر میرے ہاتھ میں دے دیئے۔ میں تھینک یو کہہ کر باہر نکلا اور چند منٹ میں روپے بانٹ دیئے۔ ہجوم گھٹنے کے بجائے بڑھنے لگا۔ میں تیزی سے کار میں گھس گیا۔ ہجوم شور مچاتا ہوا کار پر ٹوٹ پڑا۔ بریگیڈیئر نے سر باہر نکال کر کہا۔ "دیکھو ابھی ہم کو جانے دو۔ ایک گھنٹہ بعد واپسی پر پھر۔" ہنٹرس نے ہارن بجا کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ہوٹل گرینڈ کے قریب پہنچتے پہنچتے کہنے لگے۔ "وکٹر' لنچ پر ہم تقریباً" سو روپے خرچ کر ڈالیں گے۔ نہیں؟" میں نے کہا۔ "یقیناً جناب!" بولے۔ "کیا ہم اتنا روپیہ ان لوگوں کو دے کر سو آدمیوں کو ایک دن کی زندگی نہیں دے سکتے؟" میں نے کہا۔ "یقیناً جناب! آپ کھانا کھایئے پہلے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے کوئی فرق پڑ سکتا ہے تو ہم واپسی پر پانچ سو روپے تقسیم کر دیں گے------ لیکن جناب' وہ لاکھوں ہیں------" بولے۔ "نیور مائینڈ۔ ہم اس سے زیادہ نہیں سوچ سکتے۔" میں "بہتر ہے سر" کہہ کر خاموش ہو گیا۔ ہنٹرس نے گاڑی پارک کر کے انجن بند کیا اور ہم اتر کر لاؤنج میں داخل ہو گئے۔ لاؤنج کی رونق میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ وہی رنگ برنگ ڈشوں پلیٹوں اور گلاسوں کی کھنک' وہی قہقہے' چہچہے' بھوک اور افلاس' چیخیں اور کراہیں' سڑکوں اور گلیوں میں رہ گئی تھیں۔ جین کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں اسے ہلکی سی مسکراہٹ بھی نہ دے سکا۔ شاید وہ اسے بریگیڈیئر کی موجودگی کا سبب سمجھی ہو۔ وہ مشینی انداز میں کھٹ کھٹ کرتے سیدھے بڑھے چلے گئے۔ بہت سے لوگوں نے سر اٹھا اٹھا کر ہماری طرف دیکھا۔ ایک کونے والے میز پر پہنچ کر وہ بیٹھ گئے۔ ہم ان کے سامنے والی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ویٹر کے آتے ہی میں نے ہنٹرس کی طرف اشارہ کیا اور وہ آرڈر دینے لگا۔ ویٹر چلا گیا تو بریگیڈیئر نے پیک کیپ اتار کر خالی کرسی پر رکھا اور بولے۔ "میجر ایسے حالات میں میں سول ایڈمنسٹریشن سے متنفر ہو جاتا ہوں-----" میں نے کہا۔ "آپ بہت صحیح ہیں سر۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "نہیں میجر' کوئی فائدہ نہیں اور جیسا کہ تم نے کہا۔ ہزار دو ہزار روپیہ تقسیم کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن پھر بھی خدا کہتا ہے انسان کی مدد کرو۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا تو مسکرا کر بولے۔ "نہیں کیا' میجر؟" میں نے کہا۔۔۔ نہ کسی سے شہر کے

سر-----" بولے۔ "نہیں میجر' یہ وہ نہیں جو تم کہتے چونک کر بولی۔ "کیا وکی؟" میں

ر دیکھ لو۔" وہ کندھے اچکا کر اندر چلی

یہ ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ جس قدر آپ حکم دیں۔" بولے۔ "ڈیلڈن ضرور کرو۔ تم افورڈ کر سکتے ہو۔ تمام گرل فرینڈز کو ڈسکارڈ کر دو اور۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "یہ تو خدا نہیں کہتا سر۔" بریگیڈیئر نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "وہاٹ اے ناٹی بوائے یو آر وکی!" میں نے لیس سر کہہ کر سر جھکا دیا۔ ہنٹرس منہ پھرا کر ہنسنے لگا۔

کھانا کھانے کے بعد ہم باہر نکلے تو میں نے کاؤنٹر پر پہنچ کر چند گریبز کے چھوٹے نوٹ تبدیل کراتے ہوئے جین سے باتیں کیں اور باہر نکل کر گاڑی میں سوار ہوئے تو رومال بریگیڈیئر کے قریب سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا۔ "سر اب یہ آپ اپنے ہاتھ سے تقسیم کریں۔" بولے۔ "او کے' اسی پوائنٹ پر گاڑی روک دینا------" ہنٹرس سے کہا۔ "بہتر ہے جناب!"

مین روڈ پر پہنچے تو سڑک اور فٹ پاتھ پر پہلے سے زیادہ ہجوم تھا۔ کلکتہ پر نیم برہنہ قحط زدہ مردوں' عورتوں اور بچوں کی یلغار بڑھتی جا رہی تھی۔ بریگیڈیئر نے اسی مقام پر پہنچ کر گاڑی رکوائی اور چاروں طرف سے ہجوم ٹوٹ پڑا۔ چند منٹ میں تمام روپیہ ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ رومال بھی چھن گیا اور شور اور چھین جھپٹ میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ ہنٹرس نے بمشکل گاڑی نکالی۔ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر دفتر میں داخل ہوتے ہی بریگیڈیئر نے کہا۔ "واقعی میجر۔ ہماری قربانی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ بنگال بد ترین قحط کی گرفت میں آ چکا ہے۔ او کے بیٹھ جاؤ۔ میں اب باہر نہیں جاؤں گا۔ جب تک کہ کوئی ایمرجنسی نہ ہو۔ میں باغیوں اور دشمنوں کو مشین گن سے اڑا سکتا ہوں------ لیکن عورتوں اور بچوں' بوڑھوں کو بھوک سے مرتے نہیں دیکھ سکتا۔" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "آپ صحیح کہہ رہے ہیں سر' ہم سے بھی انسانوں کو اس طرح مرتے نہیں دیکھا جاتا۔ ہم بھی اب ڈیوٹی کے سوا شہر نہیں جائیں گے۔" بریگیڈیئر نے پائپ نکال کر سلگایا اور کش لے کر بولے۔ "تمہیں شام کو مس اسمتھ کے پاس جانا ہے' بھول گئے؟" میں نے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا۔ "گاڑی نہیں ہے سر' اگر اجازت ہو تو انہیں کسی ذریعے سے یہیں بلوا لوں۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "گرینڈ میں لے جاؤ۔" میں نے کنکھیوں سے ہنٹرس کی طرف دیکھا۔ کہنے لگے "میجر شروف کی گاڑی لے جاؤ۔" میں نے بہتر ہے کہہ کر ریسیور اٹھایا اور میجر شروف کو رنگ دے کر چند رسمی جملوں کے بعد کہا۔ "اگر آپ کا کوئی اپائنٹ منٹ نہ ہو تو شام کو سات بجے مجھے آپ کی گاڑی چاہئے میجر۔" کہنے لگے۔ "آپ کی کیا ہوئی؟" میں نے ہونی تھی۔ میں ان کی "میجر میری ایک اسٹیٹ میں رہ گئی۔ آپ ایک رات کے لئے اپنی اسپیئر کر دیں کر خود کلامی کے لہجے میں بولتے ہے ای۔ کارنا؟" میں نے کہا۔ "کار ہی چاہئے سر۔ آپ کے سر ہلا کر کہا۔ "لیس سر۔" انہوں نے منگوا لینا۔" میں نے بائی بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

بریگیڈیئر نے مسکرا کر کہا۔ "خیر شروف سے یہ نہ کہنا تم نے یہ بکواس میری موجودگی میں کی۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "سر آپ کی موجودگی ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ بکواس نہیں تھی۔" قہقہہ لگا کر کہنے لگے۔ "شیور شیور اٹ واز اے گاسپ فرام دی ہولی بک۔"

چھ بجے میجر شروف خود ہی گاڑی لے کر آ گئے۔ چند پیگ پئے۔ کچھ دیر قہقہے لگائے اور ساڑھے چھ بجے ٹہلتے ٹہلتے اپنے بنگلے چلے گئے۔ سات بجے کے قریب ہم تیار ہو کر نکلے تو سمن موٹر سائیکل لئے ہوئے سڑک پر ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ وہ اس وقت جمعدار کی یونیفارم میں تھا اور کندھے پر ٹامی گن لٹکائی ہوئی تھی۔ ہماری گاڑی دیکھتے ہی سلیوٹ کر کے گیٹ کی طرف چل دیا۔ شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر لوگوں کا وہی اژدہام تھا۔ میں نے پشت گاہ سے کمر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

ہنٹرس نے ریلوے لائنز میں ہیلن کے بنگلے کے سامنے پہنچ کر گاڑی کھڑی کر دی۔ میں اس کو گاڑی میں ٹھہرنے کو کہہ کر باہر نکلا اور گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا۔ جیفری والا دروازہ بند تھا۔ میں نے کنڈی کھٹکھٹائی تو ہیلن نے اندر کے کمرے سے نکل کر دیکھا اور "ہیلو ہیلو" کرتے ہوئے جھپٹ کر دروازہ کھولا۔ اس کے ساتھ خانساماں 12 بور شاٹ گن لئے ہوئے تھا۔ "گڈ ایوننگ کہتے ہوئے ہیلن نے میرا ہاتھ پکڑ کے جیفری میں بچھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "وقت نہیں ہے ہیلن۔ یہ بتاؤ مسٹر اسمتھ کہاں ہیں؟" کہنے لگی۔ "وہ تو ڈیوٹی پر ہیں کیپٹن، صبح کو آئیں گے۔ تم کہاں ملیسے چلے گئے تھے کیا؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اب میں میجر ہوں ڈارلنگ اور آج تمہیں گرینڈ میں ڈنر دے رہا ہوں۔" اس نے گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ خانساماں اندر جا چکا تھا۔ کہنے لگی۔ "کھانا یہیں کھا لو۔ آج انڈی پینڈنس منائیں گے ----- میں دل کھول کر تمہیں پروموشن کی مبارک باد دوں گی۔" میں نے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "باہر گاڑی میں کیپٹن ہنٹرس میرا انتظار کر رہا ہے۔ اسے کون مبارک باد دے گا۔ سو پلیز ڈریس اپ اینڈ۔" بات کاٹ کر بولی۔ "گرینڈ میں ہنٹرس کو کون۔ آئی سی۔ اٹس آل رائٹ ڈارلنگ ----- اچھا میں خانساماں کو بتا دوں۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "صبح دس بجے لوٹو گی ملٹری ہیڈ کوارٹرس جا رہی ہو۔" چلتے چلتے رک کر بولی۔ "ہے ای ڈی۔ ڈیڈی مطمئن ہو جائیں گے؟" میں نے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ "ان سے کہہ دینا کہ پھر سے انقلابی ہو گئی ہو۔" ہنس کر کہنے لگی۔ "پروموشن ملتے ہی سوچنے والی مشین کی کارکردگی میں کچھ گڑبڑ تو نہیں ہو گئی ڈارلنگ؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "معلوم ہوتا ہے بہت دنوں سے نہ باہر نکلی ہو نہ اخبار پڑھتی ہو۔ نہ کسی سے شہر کے حالات سن سکی ہو۔ اس لئے چلو آج آنکھوں سے دیکھ لو۔" چونک کر بولی۔ "کیا دکی؟" میں نے پلٹ کر چلتے ہوئے کہا۔ "وقت نہیں ہے۔ آؤ اور دیکھ لو۔" وہ کندھے اچکا کر اندر چلی

گئی۔

پل کراس کر کے اسٹیشن کے سامنے آتے ہی دونوں طرف کے فٹ پاتھ سوکھے مریل اور چیتھڑوں میں لپٹے ہوئے بچوں' عورتوں اور بوڑھوں سے بھرے پڑے تھے۔ ہر طرف سوکھے سوکھے ہاتھ پھیلے ہوئے بھیک کی التجا کر رہے تھے۔ ہیلن دیر تک یہ منظر دیکھتی رہی۔ مین روڈ پر آتے ہی پشت گاہ سے کمر لگاتی ہوئی بولی۔ "گڈ لارڈ' یہ تباہی؟" میں نے کہا۔ "اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ پھر سے انقلابی بن جاؤ۔" آنکھیں سکیڑ کر بولی۔ "انقلابی بن کر غلے کا کون سا گودام کھول سکتی ہوں۔ قحط کا باعث تم لوگ ہو۔" میں ہنس دیا۔ "ہم اگر ہیں بھی تو ففٹی پرسینٹ ہیں۔ سینٹ پر سینٹ ذمہ داری کے لئے تمہیں کیپٹن ہنٹرس سے رجوع کرنا پڑے گا اور وہ اس وقت ڈرائیو کر رہا ہے۔ بگڑ گیا تو ہمیں جہنم رسید کر سکتا ہے۔"

ہنٹرس نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "میجر تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ رومان اور سیاست ساتھ ساتھ نہیں چلا کرتے۔" ہیلن نے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا۔ "لیکن ہم دونوں میں سے کسی ایک پر بھی سنجیدہ نہیں ہیں۔" ہنٹرس نے ہوٹل ایکسیلسیئر کی طرف ٹرن لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے لیکن میں سنجیدہ ہوں اور گرینڈ نہیں جاؤں گا۔ تمہارے ساتھ۔ وہاں تم مجھے شکست دے چکی ہو اور یہ کئی دوستوں کو معلوم ہے۔" ہیلن خاموش ہو گئی۔ میں نے کہا۔ "نو ابجیکشن بریڈ۔۔۔۔۔ لیکن ہیلن اب ہماری دوست ہے۔ تمہیں گزری ہوئی باتوں کو بھول جانا چاہئے۔" ہنٹرس "او کے سر" کہہ کر خاموش ہو گیا۔

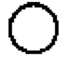
کھانے کی میز پر بھی ہیلن پر سنجیدگی طاری تھی۔ ہم ڈیڑھ گھنٹہ لاؤنج میں بیٹھے رہے۔ کھانے کے بعد بھی جانی واکر کے جام چلتے رہے لیکن ہیلن کچھ بجھی ہوئی رہی۔ آخر میں نے ہنٹرس کے اشارے پر رسٹ واچ پر نظر ڈال کر ویٹر سے بل منگایا اور پے منٹ کر کے اٹھتے ہوئے کہا۔ "چلو ہیلن تمہیں بنگلے چھوڑ آئیں۔" اس نے میرے چہرے پر نظر ڈال کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "شکریہ دکی۔۔۔۔ مائنڈ نہ کرنا' میں کچھ اموشنل واقع ہوئی ہوں۔" میں مسکرا کر دروازے کی طرف چلنے لگا۔ ریلوے لائنز میں داخل ہوتے ہی میں نے کہا۔ "ہیلن میں تمہیں یہ بتانے آیا تھا کہ پرسوں سول کورٹس میں تمہارے اغوا کے مقدمے کی سماعت ہے۔ صبح آٹھ بجے تیار ہو جانا۔ ہم دونوں تمہیں لینے آئیں گے۔ بیان وہی دینا جو بریگیڈیئر بشپ کو دے چکی ہو' او کے؟" کہنے لگی۔ "شیور ڈارلنگ۔" ہنٹرس نے گاڑی بنگلے کے سامنے لے کر کھڑی کر دی۔ میں نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے نکلتے اس کا پرس لے کر ایک گرینز اس میں سرکا دیا۔ مسکرا کر بولی۔ "یہ کیوں' ڈیئر؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "کورٹ الاؤنس۔" اس نے تھینکس کہہ کر پرس لے لیا۔ میں نے اور ہنٹرس نے بیک وقت گڈ نائٹ کہا اور گاڑی موشن میں آ گئی۔ لائنز سے باہر نکلتے ہی سمن کی موٹر

سائیکل پھر ہمارے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ ہنٹرس نے سگریٹ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "پال آج کا دن تمہاری جیب پر بھاری گزرا۔" میں نے دو سگریٹ سلگا کر اس کو ایک دیتے ہوئے کہا۔ "شاید تم یقین نہ کرو بریڈ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں بزنس پوائنٹ آف ویو سے۔ یعنی جس انداز میں تم سوچتے ہو' نو سو روپے بچا لایا۔" ہنٹرس نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "سمجھ گیا ڈی۔ بالکل سمجھ گیا۔" میں نے پل پر پہنچتے ہی آنکھیں بند کر کے پشت گاہ سے کمر لگا دی۔

تیسرے روز ہم ہیلن کو سول کورٹ میں لے کر گئے تو میں اور کیپٹن ہنٹرس پچھلی سیٹ پر ہیلن کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ لیفٹننٹ مائیکل ڈرائیو کر رہا تھا اور جمعدار سمن حسب معمول موٹر سائیکل پر ہمارے پیچھے چل رہا تھا۔ حفاظتی انتظام معقول ہونے کے علاوہ تاریخ سماعت بھی راز رکھی گئی تھی۔ اس لئے ہم بخیریت عدالت پہنچ گئے۔ مستغیثہ کو پچھلے دروازے سے مجسٹریٹ کے ریٹائرنگ روم میں بھیج دیا گیا۔ جہاں پولیس کا خصوصی انتظام تھا۔ پروگرام کے مطابق پہلی سماعت اسی مقدمے کی ہونا تھی لیکن چند تبدیلیوں کی وجہ سے نو بجے کے بجائے سوا دس بجے ہیلن کیس کے گواہوں اور ملزموں کے نام پکارے گئے اور ہم اندر داخل ہوئے۔ سماعت شروع ہوتے ہوتے پونے گیارہ بج گئے۔ صرف مستغیثہ کا بیان اور پراسی کیوشن کی جرح مکمل ہونے میں لنچ ٹائم ہو گیا اور دوسری سماعت کی تاریخ مقرر کر دی گئی جو ایک ہفتے کے بعد کی تھی۔ پولیس تینوں ملزموں کو لے کر چلی گئی اور ہم پھر اسی طرح ہیلن کو لے کر واپس ہوئے۔ پل کے قریب پہنچے تو وہاں اس وقت غیر معمولی ہجوم تھا۔ دور تک ٹریفک رکا ہوا تھا۔ ہم نے گاڑی رکوا کر سمن کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے بڑھ کر پل پر گیا۔ چند منٹ بعد واپس آ کر بتایا کہ ایک بھکارن کو بچانے میں ایک کار سامنے سے آتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا گئی اور چکنا چور ہو گئی۔ ڈرائیور اس کے برابر میں بیٹھا ہوا آدمی ابھی تک پچکی ہوئی گاڑی میں سے نہیں نکالے جا سکے۔ پچھلی سیٹ والے تین آدمی بری طرح زخمی ہوئے لیکن نکال لئے گئے ہیں۔" سمن نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اب؟" یہ راستہ تو شاید دیر سے کھل سکے گا سر——— بہتر ہو گا کسی دوسرے راستے سے چلیں۔" سمن نے کہا۔ "کیمپ جا سکتے ہیں سر' ریلوے لائنز میں جانے کے لئے تو دوسرا راستہ کئی میل کا چکر———"

"کتنے میل؟" ہنٹرس نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا۔ بولا۔ "کم از کم پانچ میل سر!" مائیکل نے پیچھے کی طرف نظر ڈالی اور کہا۔ "تمام سڑک بلاک ہو چکی بیک ہونے کے لئے بھی جگہ نہیں ہے۔ میں نے اور ہنٹرس نے سر نکال کر دیکھا۔ حد نظر تک کاروں اور گاڑیوں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اور ہارن اور گھنٹیوں کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ فٹ پاتھ پر بھکاریوں کا قبضہ تھا۔ ٹریفک رکا دیکھ کر وہ ہر طرف سے امڈ آئے تھے اور

ہر گاڑی کے سامنے بیسیوں ہاتھ پھیلے ہوئے تھے۔ سگنل تھا کہ مستقل سرخ ہو کر رہ گیا تھا۔ پندرہ بیس منٹ اسی بے چینی میں گزر گئے۔ آخر سگنل زرد اور پھر سبز ہوا اور گاڑیوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ مائیکل نے اگلی گاڑیوں کو فالو کیا اور چالیس پچاس قدم چلنے کے بعد پل کی طرف ٹرن لیا۔ اس وقت حادثے کا شکار ہونے والی کار کرین کے ذریعے ہٹائی جا چکی تھی اور ٹرک پولیس اسٹیشن لے جایا جا رہا تھا۔ سڑک کا درمیانی حصہ خون سے سرخ تھا۔ رش ہونے کی وجہ سے دونوں گاڑیاں آہستہ آہستہ چل رہی تھیں۔ ہماری کار پل کا نصف حصہ عبور کر کے ڈھلان کے قریب پہنچ رہی تھی کہ ایک زور کا دھماکہ ہوا اور ہماری گاڑی اچھل کر بائیں طرف فٹ پاتھ پر الٹ گئی۔ اس کے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا؟



جس وقت میری آنکھ کھلی تو ہلکی روشنی کا بلب جل رہا تھا اور میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ میری دائیں ٹانگ میں گھٹنے کے جوڑ سے درد کی ایک لہر سی اٹھی اور میں کراہنے لگا۔ اسی وقت ایک سفید فام نرس نے بستر کے قریب آ کر مسکراتے ہوئے گڈ ایوننگ میجر کہا اور جھک کر میری نبض پر ہاتھ رکھا۔ میں نے پیشانی پر ہاتھ پھراتے ہوئے کہا۔ "مجھے کیا ہوا نرس؟" وہ پھر مسکرائی اور رسٹ واچ سے نظر ہٹا کر کہنے لگی۔ "کچھ نہیں ہوا میجر۔ تم بالکل ٹھیک ہو' ایک معمولی سا زخم ہے۔ بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے ون منٹ۔" وہ تیزی سے گھومی اور پارٹیشن سے باہر نکل گئی۔ میں نے لیٹے لیٹے اپنے سر اور چہرے پر ہاتھ پھرا کر دیکھا۔ کہیں کوئی پٹی بندھی ہوئی نہ تھی۔ ٹانگ کے سوا جسم کے کسی حصے میں درد نہ تھا۔ رفتہ رفتہ میرا ذہن کام کرنے لگا اور مجھے پل پر ہونے والا دھماکہ اور اپنی گاڑی کا الٹ جانا یاد آیا۔ اسی وقت نرس ایک ڈاکٹر کے ساتھ پارٹیشن میں داخل ہوئی۔ ڈاکٹر نے جھک کر میرے سینے پر سٹیتھسکوپ لگا کر دیکھی اور میرے گال پر ہاتھ لگا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "یو آر آل رائٹ میجر۔" پھر نرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کافی پلاؤ میجر کو۔" نرس نے پارٹیشن سے باہر ہاتھ نکال کر کسی سے کافی کا مگ لیا۔ ڈاکٹر نے مجھے سہارا دے کر بٹھایا اور دو تین تکیے کمر کے ساتھ لگا دیئے۔ نرس نے مگ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے چند گھونٹ لے کر کہا۔ "ڈاکٹر میری دائیں ٹانگ میں سخت تکلیف ہے۔ کیسا فریکچر ہے۔ سمپل یا کمپاؤنڈ؟" ڈاکٹر نے نرس کو مارفیا دینے کو کہہ کر میری طرف دیکھا۔ "سمپل فریکچر آف نی کیپ میجر۔" میں نے ہارڈ لک کہہ کر پھر کافی پینی شروع کی۔ ڈاکٹر کھڑا دیکھتا رہا۔ کافی ختم ہوتے ہی اس نے مگ لے کر کپ بورڈ پر رکھ دیا اور سگریٹ نکال کر دیا۔ میں نے سگریٹ سلگا کر کش لیتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر میرے ساتھ کار میں تین دوست تھے۔ دو جونیئر آفیسرز اور ایک لیڈی۔ ان کا کیا حال ہے؟" ڈاکٹر اسٹول پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔ "میجر۔۔۔۔۔۔ تم

سب سے خوش نصیب ہو۔ کیپٹن ہنٹرس ابھی ہوش میں نہیں آیا لیکن فریکچر یا زخم وغیرہ نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے ہوش میں آنے پر وہ تم سے بھی زیادہ خوش نصیب ہو اور صبح خود چل کر تمہیں دیکھنے آئے۔ ہو سکتا ہے۔ لیکن ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ڈاکٹر وہ خطرے میں تو نہیں؟"

ڈاکٹر نے کندھے اچکا دیئے۔ "خدا کرے نہ ہو۔ لیکن بیہوشی بھی خطرناک تو ہو سکتی ہے۔ ایکس رے میں کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔ امید ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا ——— مائیکل اور مس اسمتھ خطرے میں ہیں۔ ان کے سر فٹ پاتھ سے ٹکرائے ہیں۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر کہا۔ میں بائیں طرف تھا۔ میرا سر کیسے بچ گیا ڈاکٹر؟"

ڈاکٹر مسکرا دیا۔ "تمہارے سر کے نیچے ایک آدمی کا جسم آ گیا تھا۔ وہ غریب کار کے نیچے آ کر کرش ہو گیا۔" میں نے کہا۔ "اوہ! تو وہ بے چارہ مر گیا؟" ڈاکٹر نے کہا۔ "یس میجر۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ تم بہت خوش نصیب ہو۔ ٹانگ کا فریکچر معمولی بات ہے چار پانچ مہینے میں پھر دوڑنے لگو گے۔" میں نے چونک کر کہا۔ "پھر کیا خوش نصیب ہوں ڈاکٹر۔ اگلے مہینے میری شادی ہونے والی تھی۔" ڈاکٹر نے ہنس کر کہا۔ "چار ماہ بعد سہی اینی وے یو آر آل رائٹ۔ اچھا اب تم کھانا کھاؤ۔ میں بریگیڈیئر بشپ کو فون کر کے بلاتا ہوں۔ وہ یہاں آئے تھے۔ تمہارے لئے فکرمند ہیں۔ گڈ نائٹ ———"

ڈاکٹر کے جاتے ہی نرس سرنج لے کر آئی اور مارفیا کا انجکشن دے کر چلی گئی۔ میں نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی تو آٹھ بجنے والے تھے۔ گھڑی کا کچھ نہیں بگڑا تھا۔ حتیٰ کہ شیشہ بھی صحیح سالم تھا۔ مجھے اس کی پائیدار اور اپنی ناپائیداری پر تعجب ہوا۔ اس کی چال میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور میری چال یکسر ختم ہو چکی تھی۔ نہ معلوم کتنے عرصے کے لئے اور پھر نہ معلوم نئی چال میں رکوع و قیام کی شان ہوتی ہے یا مشکیزہ لے کر چلنے والے سقے کا انداز۔ مجھے اپنے اس انجام پر رونا آ گیا۔ وہیل چیئر اور بیساکھی کے مقابلے میں پستول کی گولی باوقار نظر آئی۔ میری ٹانگ میں اب کوئی درد نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہیں رہی۔ میں اس پر نظر ڈالتے ہوئے گھبرا رہا تھا لیکن معاً خیال آیا کہ کہیں سچ مچ علیحدہ ہی نہ کر دی گئی ہو۔ میں نے ایک جھٹکے سے بلینکٹ دور پھینک کر ٹانگوں پر نظر ڈالی۔ دونوں ٹانگیں موجود تھیں۔ دائیں ٹانگ پٹیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ چاروں طرف سے سپلنٹس بندھے ہوئے تھے جو اسے سیدھی رکھے ہوئے تھے۔ مجھے کسی قدر اطمینان ہوا۔ آستین سے آنکھیں پونچھ کر نرس کو بلانے کے لئے گھنٹی بجائی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آئی تو اس کے ساتھ وارڈ اردلی کھانے کی ٹرے لئے ہوئے تھا۔ نرس نے چھوٹی سی فولڈنگ ٹیبل کھول کر میری ٹانگوں کے درمیان پھیلائی اور اس پر ٹرے رکھ کر کھانا کھلایا۔ مجھے شردھام کا راج محل یاد آنے لگا جہاں بیمار کرن کی حیثیت سے پہلی مرتبہ اسی طرح ناشتہ

کرایا گیا تھا۔ میں نے بیماری کی اداکاری اور حقیقی بیماری کا فرق شدت سے محسوس کیا۔ کافی کی آخری پیالی پینے کے بعد ٹرے اٹھا لی گئی اور میں سگریٹ سلگا رہا تھا کہ ڈاکٹر' بریگیڈیئر بشپ' میجر شروف اور کیپٹن کھلے کے پارٹیشن میں داخل ہوا اور جگہ کی کمی کی وجہ سے ایکسکیوز می کہہ کر چلا گیا۔ میں نے مسکرا کر گڈ ایوننگ کہا تو بریگیڈیئر نے "ہے ای بوائے کہہ کر پیٹھ تھپکی اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگے۔ "ڈاکٹر نے مجھے بتایا تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔ گھبرانا نہیں۔" میں نے سگریٹ کا کش لے کر کہا۔ "مجھے ایسی ہی امید ہے سر' تھینک یو۔" مسکرا کر کہنے لگے۔ "معلوم ہے ہم نے کیا کیا؟" میں نے نفی میں سر ہلا کر کہا "اتنا سمجھ سکتا ہوں کہ یہ انارکسٹ فرینڈز کی کارروائی ہے اور اگر میں زندہ بچ گیا تو۔" انہوں نے میرا جملہ پورا ہونے سے پہلے کہا۔ "زندہ بچ جانا کیا معنی بوائے؟ کیا تم ایک مائینر فریکچر سے مر بھی سکتے ہو؟" شروف نے ہنس کر کہا۔ "ڈونٹ بی سلی میجر۔ یور آر آل رائٹ۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "میجر خدا کرے ایسا ہی ہو۔ میں تمہیں کیا بتاؤں۔" بریگیڈیئر نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "کچھ نہ بتاؤ وکی۔ مجھے معلوم ہے تم مکمل فزیکل پر فیکشن چاہتے ہو۔ میں وعدہ کرتا ہوں یہ تمہیں ملے گی۔ خواہ اس کے لئے ہمیں تمہارے وزن جتنا سونا دینا پڑے۔ ناؤ؟" میں نے کہا۔ "شکریہ سر مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔" مسکرا کر بولے۔ "بوائے بوائے۔ خیر تم نے میری بات پوری نہیں ہونے دی۔ میں کہنا چاہتا تھا کہ سمن نے بم پھینکنے والے انارکسٹ کا پیچھا کیا اور شہر سے سات میل کے فاصلے پر ٹامی گن برسٹ سے اس کو ڈرائیور سمیت چھلنی کر کے رکھ دیا۔ حالانکہ وہ ہاتھ اٹھا کر سرینڈر ہونا چاہتے تھے ——— میں اس کو پروموشن کے علاوہ آئی ڈی ایس ایم دے رہا ہوں۔ وہ تمہارے واسطے روتا رہا ہے اور اب دعائیں کر رہا ہے۔ صبح آئے گا۔" میں نے کہا۔ "سر وہ بہترین آدمی ہے۔ خیر کیپٹن ہنٹرس' مائیکل اور ہیلن وغیرہ کس شیپ میں ہیں؟"

وہ بولے۔ "ہنٹرس خطرے سے باہر ہے۔ مائیکل ابھی غیر یقینی حالت میں ہے' ہیلن کو بھی کچھ ایسا ہی سمجھو۔" میں نے سگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے ان کے چہرے کی طرف دیکھا وہ کچھ کہتے ہوئے ہچکچا رہے تھے۔ "آئی سی۔" میری زبان سے نکلا۔ کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "مجھے افسوس ہے وکی۔" میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے۔ "اب آرام کرو میجر۔ صبح میں پھر آؤں گا۔" میں نے ان سے مصافحہ کیا۔ وہ گڈ نائٹ کہتے ہوئے دونوں افسروں کو ساتھ لے کر چل دیئے۔ ان کے جاتے ہی نرس نے آ کر مجھے لٹا دیا اور کمبل اڑھا کر چلی گئی۔

دوسرے دن میری ٹانگ اور ہنٹرس کی گردن کا آپریشن ہوا۔ بریگیڈیئر بشپ آپریشن کے دوران چار پانچ گھنٹے ہسپتال میں رہے اور میرے ہوش میں آنے کے بعد دیر تک مجھے تسلی دیتے رہے۔ انہی سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر کرنل البرٹ نے میرے گھٹنے کی چپنی کے چار

ٹکڑوں کو سکریو لگا کر جوڑنے کے بعد سیٹ کیا اور ایک ماہ کے اندر چلنے پھرنے کے قابل ہو جانے کا یقین دلایا ہے۔

دس روز گزر گئے۔ گیارھویں دن شام کو چار بجے کیپٹن ہنٹرس میرے پاس آیا۔ اس کی گردن پٹیوں میں غائب تھی اور بت کی طرح اکڑا ہوا تھا۔ ناک کی سیدھ میں چل سکتا تھا۔ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "مارے گئے پال' کیا حال ہے تمہارا؟" میں نے کہا۔ "درد تھا اور ہے بریڈ۔ لیٹ سکتا ہوں۔ بیٹھ سکتا ہوں۔ ٹانگ نہیں ہلا سکتا۔ چلنا پھرنا خواب میں بھی نظر نہیں آتا۔ دوڑنے بھاگنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور کیا چاہیے؟" مسکرا کر کہنے لگا۔ میری گردن ختم ہو گئی۔" میں نے اس کو سگریٹ دیتے ہوئے کہا۔ "گردن اتنی ضروری نہیں بریڈ۔ تم خوش قسمت ہو۔" کہنے لگا۔ "ہنسانے کی کوشش نہ کرو وکی۔ میں ایک منٹ میں مر جاؤں گا۔" میں نے اپنا سگریٹ سلگا کر اسے دیتے ہوئے کہا۔ "بریڈ اگر ایسا ہے تو اپنی گردن مجھے دے ڈالو۔ میں ایک منٹ میں مر جانے کو تیار ہوں۔" وہ بہ مشکل مسکرا سکا۔ سنبھل کر کش لیتے ہوئے بولا۔ "وکی تمہارے ساتھ یہ حادثہ ہو جانے کا مجھے بڑا صدمہ ہے۔ اے ی۔ تم اپنی منگیتر کو اطلاع کیوں نہیں دیتے۔ وہ کسی اور ملک میں تمہارا علاج کرا سکتی ہے۔" میں نے نفی میں سرہلایا۔ "ابھی ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں بھی انگلینڈ کا بہترین سرجن علاج کر رہا ہے۔ تم اچھے ہو جاؤ تو ایک ہفتے کی چھٹی لے کر ولاس پور چلے جانا اور۔" میں آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ ہنٹرس نے میرے چہرے کی طرف دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی۔

ایک ماہ بعد ہنٹرس ٹھیک ہو گیا۔ میری ٹانگ کا پلاسٹر اتار دیا گیا اور میں آہستہ آہستہ واکنگ سٹک کی مدد سے چلنے کے قابل ہوتا جا رہا تھا۔ کسی قدر تیز بھی چل سکتا تھا۔ لیکن درد ابھی باقی تھا اور میں لنگڑائے بغیر چلنا چاہتا تھا۔ چینی کا زخم مندمل ہونے کے قریب تھا لیکن ابھی خشک نہیں ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر کرنل البرٹ نے ایکسرے کرا کے دیکھا اور پھر آپریشن کیا۔ ایک ماہ گزر گیا۔ زخم کی حالت بدستور تھی۔ چار پانچ ماہ میں تین مرتبہ آپریشن کیے گئے۔ میری ہمت جواب دے گئی۔ چوتھی مرتبہ آپریشن کی تیاریاں ہونے لگیں تو میں نے ہنٹرس کو بلا کر کہا۔ "کزن یہ کرنل البرٹ معلوم ہوتا ہے انگلینڈ میں ویٹرنری سرجن تھا۔ میں نے مزید سرجری کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ تم ایک ہفتے کی رخصت لے کر جاؤ اور یشودھرا کو میری بیماری کی اطلاع دے آؤ لیکن پلیز ذرا محتاط انداز میں بہتر ہو گا اگر پہلے ریزیڈنٹ سے مل لو۔ جیسے تم مناسب سمجھو۔" ہنٹرس سر جھکا کر چلا گیا۔

شام کو چھ بجے بریگیڈیئر بشپ میرے پاس آئے اور مسکرا کر کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ "کیا بہت گھبرا گئے میجر؟" میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "بہت گھبرا گیا سر۔ ڈاکٹر البرٹ نے مجھے مایوس کیا۔" بولے۔ "او کے۔ میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں البرٹ

ہے۔ میں نے اسے پہلے آپریشن کے وقت تاکید کی تھی کہ میجر وکٹر پرنس ہے اور میں اسے اپنے بیٹے کی طرح چاہتا ہوں اس پر خاص توجہ دینا۔ لیکن وہ کچھ نہ کر سکا۔ خیر اب یہ بتاؤ کہاں جا کر علاج کرانا چاہتے ہو؟ انگلینڈ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا؟" میں نے کہا۔ "صحیح ہے۔ خیر آپ ہنٹرس کو چھٹی دے دیجئے اور مجھے یہاں سے ڈسچارج کرائیے پلیز۔" ٹھوڑی کھجاتے ہوئے بولے۔ "وکی بظاہر تم اچھی حالت میں ہو۔ چل پھر سکتے ہو۔ ڈرائیو کر سکتے ہو۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کہنے لگے۔ "پھر کیا بہتر نہ ہو گا کہ تم خود بھی ہنٹرس کے ساتھ چلے جاؤ۔ اس طرح تم اپنی منگیتر کو شاک سے بچا سکتے ہو۔ سمجھ گئے نا میرا مطلب؟" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "ٹھیک ہے سر۔ آپ مجھے کسی ایئر کرافٹ سے بلمبے بھجوا دیں۔ ہنٹرس کے ساتھ۔ باقی وہ خود سنبھال لے گا۔" بولے۔ "او کے بلمبے بہتر ہے۔ وہاں تم کسی بڑے سرجن کو کنسلٹ کر سکتے ہو۔ ملٹری ہاسپٹل بھی یہاں کی نسبت ویل ایکوئیڈ ہے۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ "میں تمہیں ابھی اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ یہ کپڑے اتار پھینکو اور یونیفارم پہن کر تیار ہو جاؤ۔"

دوسری صبح میں ہیڈ کوارٹر میں اپنا سامان پیک کر رہا تھا۔ ہنٹرس سروس اسٹیشن جا کر میری کار لے آیا۔ ایک ایک سوٹ کیس کے سوائے اپنا اور میرا تمام سامان اس میں رکھوا کر لاک کیا اور باقی گڈس ٹرین بامبے کے لئے بک کرا دیا۔ دن بھر بنگلے پر دوستوں کا ہجوم رہا۔ میں ایک ایک سے اٹھ کر ملتا رہا۔ آفیسرز کو دروازے پر پہنچ کر ریسیو اور سی آف کرتا رہا۔ میری ٹانگ میں لنگڑاہٹ کا نام نہ تھا۔ وہ مجھے مکمل طور پر صحت یاب سمجھتے رہے۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ٹائیگر نعیم اب محض ایک رینگ کر چلنے والا بیمار نعیم رہ گیا ہے۔ اسی شام ہنٹرس نے میری طرف سے میجر دلیش مکھ کو اور اپنی طرف سے ریزیڈنٹ کو قریب قریب ایک ہی مضمون کے دو ٹیلیگرام دیئے۔ "میجر وکٹر ہیرس بمبئی پہنچ رہا ہے۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ تاریخ روانگی سے مطلع کریں!" ساتھ ہی سانتا کروز کا پتہ بتایا گیا تھا۔ یہ میجر دلیش مکھ کے نام تھا۔

"میجر وکٹر ہیرس بمبئی پہنچ رہا ہے۔ ہز ہائی نس کو مطلع کر دیں کہ علیل ہونے کے باعث وہ حاضری سے قاصر ہے۔ میجر دلیش مکھ کو ایک ہفتے کے لئے بمبئی جانے کی رخصت دے دی جائے۔" یہ ریزیڈنٹ کے نام تھا۔

رات کو گیارہ بجے بمبئی جانے والے طیارے میں ہمیں سیٹ مل گئی اور صبح ساڑھے چار بجے ہم اپنے مکان پر پہنچ چکے تھے۔ کار کے سوا سب کچھ تھا۔ دس بجے سو کر اٹھے۔ غسل اور ناشتے سے فارغ ہو کر ہنٹرس نے کینتھ کو ٹیلیفون کر کے ایک انگریزی خانساماں کے ساتھ فوراً" سانتا کروز پہنچنے کو کہا۔ چار بجے جبکہ ہم مسز ولسن کو اپنی آمد کی اطلاع دینے کو جانے والے تھے۔ کینتھ کی کار گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ ہم دونوں اٹھ کر

برآمدے میں آئے۔ کینتھ انجن بند کر کے گاڑی سے اتر کر مسکراتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ اس کے ساتھ ایک خانساماں جس کا تعلق گورنمنٹ ہاؤس سے تھا' باہر نکلا اور سلام کر کے کھڑا ہو گیا۔ ہم نے کینتھ کو ویل کم کیا اور ساتھ لے کر ڈرائنگ روم میں پہنچے۔ کینتھ نے مجھے آہستہ خرام بلکہ مخرام کے انداز میں چلتے دیکھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "کیا بات ہے وکی؟" میں نے ہنس کر کہا۔ "لیو دائیں پیئے کا ا یکسل ٹوٹ گیا۔" چونک کر بولی۔ "کیا؟" ہنٹرس نے کہا۔ "زخمی ہو گئے ہیں میجر————" کہنے لگی۔ "نہیں کیپٹن تم مجھے ڈرا رہے ہو۔ یہ لڑائی پر تو نہیں گئے۔" میں نے کہا۔ "یہ سچ ہے مسی۔ میں زخمی ہوں اور دو ماہ کی رخصت پر ہوں۔ کیپٹن بریڈلے تبادلے پر آئے ہیں خیر تمہیں سب معلوم ہو جائے گا۔ تم یہ بتاؤ کہ خانساماں تلاش کرنے میں اتنی دیر ہو گئی؟" اس نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "ہاں وکی۔" میں نے ہنٹرس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بریڈ خانساماں کو پانچ سو روپے دے دو تاکہ پرویژن اور کچن کا سامان لے آئے۔" بریڈ جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا اٹھا اور برآمدے کی طرف چل دیا۔ کینتھ نے ڈارلنگ کہہ کر میرے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔ میں نے اس کو چوم کر تھپکی دی اور سسکیاں ابھرتی دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ "لیو ڈیئر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کسی بھی ایکسپرٹ سرجن کے ہاتھ کا لمس مجھے ایک مہینے میں چھلانگیں لگانے کے قابل بنا سکتا ہے اور شاید ایسا سرجن تم تلاش کر سکتی ہو۔" اس نے میرے بازو تھام کر پیچھے سرکتے ہوئے کہا۔ "ڈارلنگ چوبیس گھنٹوں میں ڈاکٹر آف جی ٹی ہاسپٹل شام کو مہمان ہو گا اور اگر تمہیں اسٹینڈ کرنے کو رضامند ہو جائے تو کل اس وقت سے پہلے آپریشن ہو چکا ہو گا۔" میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے لیو اسے بلا لینا۔ تم یہیں رہو گی۔ ہاں برمن کا کیا ہوا لیو؟" مسکرا کر بولی۔ "وہی جو ہونا چاہئے تھا۔ جو ہم چاہتے تھے۔" میں نے کہا۔ "ویلڈن لیو۔ تم میری سیکنڈ ان کمانڈ ہو۔" وہ ہنسنے لگی۔ میں اٹھ کر برآمدے کی طرف چل دیا۔

ہم گورنمنٹ ہاؤس پہنچے تو سوا پانچ بج چکے تھے۔ میں نے گیٹ سے مسٹر ولسن کو ٹیلیفون کیا تو انہوں نے سیدھا اپنے بنگلے آنے کو کہا۔ ہنٹرس نے اشارہ پاتے ہی گاڑی اسٹارٹ کی اور پورٹیکو میں پہنچ کر کھڑی کر دی۔ میں اتر کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اور مسٹر ولسن کو سیلوٹ کیا۔ انہوں نے ہے ای بوائے کہہ کر مصافحہ کیا۔ ہنٹرس بھی پہنچ گیا اور سیلوٹ کر کے میرے قریب پہنچ گیا۔ مسٹر ولسن نے سگریٹ دیتے ہوئے کہا۔ "وکٹر مجھے تمہارے زخمی ہونے کی اطلاع ملی تھی اور بعد کو یہ بھی معلوم ہوا کہ تمہارے آپریشن زیادہ تسلی بخش ثابت نہیں ہوئے۔ مجھے افسوس ہے بوائے————" میں نے سگریٹ ہونٹوں میں لگاتے ہوئے کہا۔ "تھینک یو سر———— میں ٹھیک ہوں۔" بولے۔ "یقیناً ہو جاؤ گے وکی۔ ابھی ایک گھنٹے بعد ایکسی لنسیز سے مل رہے ہیں———— ہم تمہارے لئے کیا نہیں

کر سکتے ——" میں نے پھر شکریہ ادا کیا۔ مجھے آپ سے یہی امید تھی سر —— اینی وے اب کچھ اور مسائل بھی ہیں۔" اثبات میں سر ہلا کر مسکراتے ہوئے بولے۔ "مجھے معلوم ہے ایک طرف سے۔ میرا مطلب ہے پاراگڑھ کی طرف سے تو اطمینان ہے۔ اچیتا دیوی نے تمہارے متعلق دریافت کیا تھا۔ انھیں مس کمنتھ کے ذریعے جواب دلا دیا گیا کہ تم سروس پر گئے ہوئے ہو اور کچھ معلوم نہیں کہاں ہو اور کب لوٹو گے۔ ناؤ ہاؤ اباؤٹ یور اون چوائس؟"

میں نے کش لے کر دھواں خارج کرتے ہوئے کہا۔ "آ رہی ہے —— گڈس ٹرین سے۔" انھوں نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے ہنٹرس کی طرف دیکھا اور بزر پر انگلی رکھ کر پھر ہنسنے لگے۔ "گڈس ٹرین کا سفر۔ اچھا خیال ہے وکٹر۔ ایک ہفتے میں پہنچ جائے گی۔

میڈ نے چائے کی ٹرے لا کر رکھ دی اور ہم پینے لگے۔ شام کے چھ بجے مسٹر ولسن نے ہز ایکسی لنسی کو ٹیلیفون کر کے ہمارے آنے کی اطلاع دی اور مجھے ساتھ لے کر ان کے پاس پہنچے۔ ایکسی لنسیز کا رویہ مسٹر ولسن سے بھی زیادہ ہمدردانہ اور تسلی آمیز تھا —— انھوں نے اسی وقت ملٹری ہاسپٹل ٹیلیفون کرا کے دوسری صبح میڈیکل بورڈ کا انتظام کرایا اور رخصت ہوتے وقت ہز ایکسی لنسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "نعیم اطمینان رکھو۔ تمہیں پھر سے ٹائیگر نعیم بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جیمس اس کو ملٹری کراس ملنا چاہئے اور اتنی جلدی کہ —— بے ای بوائے تمہاری شادی کب ہو رہی ہے؟" میں نے تھینک یو ویری مچ یور ایکسی لنسی کہہ کر جواب اڑانا چاہا۔ مسٹر ولسن نے مسکرا کر کہا۔ "یور ایکسی لنسی بہت جلد۔ پرنسس یشودھرا بائی گڈس ٹرین روانہ ہو چکی ہیں۔" انھوں نے مسکرا کر کہا۔ "ویل۔ پھر تو ریسپشن کے وقت ملٹری کراس اس کے سینے پر ہونا ضروری ہے۔" مسٹر ولسن نے شیور یور ایکسی لنسی کہہ کر سر جھکا دیا۔ میں نے انھیں سلیوٹ کر کے مصافحہ کیا اور ہز ایکسی لنسی کے ہاتھ کو بوسہ دے کر مسٹر ولسن کے ساتھ باہر نکل آیا۔ مسٹر ولسن نے ہمیں ڈنر دے کر ساڑھے نو بجے رخصت کیا اور دروازے تک چھوڑنے آئے۔ یہ اعزاز مجھے کچھ نیا محسوس ہوا۔ ہنٹرس کو کار کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "وکی' مس کمنتھ کو جاتے ہی بھیج دینا —— میں گیٹ پر کہہ دیتا ہوں کہ اسے ساڑھے دس بجے تک اندر داخل ہونے دیا جائے۔" میں نے بہتر ہے سر کہہ کر سلیوٹ کیا اور کار میں بیٹھ کر چل دیا۔ گیٹ سے نکلتے ہی میں نے ہنٹرس کو مسٹر ولسن کا لاسٹ ورڈ آف کمانڈ سنایا۔ کہنے لگا۔ "ہاں عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ اب تم اپنے سیماب صفت دل کو ہتھیلی پر لئے پھرنے کی بجائے کسی والٹ میں ڈپازٹ کرا دو۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔ "بہتر ہے یور ایمی نینس۔ اب کمنتھ کو ڈیپارچر سگنل دینے کا مقدس فریضہ آپ ہی سرانجام دیں گے۔" ہنٹرس مسکرا کر خاموش رہا۔



دوسری صبح دس بجے میں ملٹری ہاسپٹل کے آپریشن تھیٹر میں چھ سرجنوں کے میڈیکل بورڈ کے چیک اپ سے گزر رہا تھا۔ انہوں نے تمام ایکس ریز دیکھے۔ ہسٹری کا مطالعہ کیا۔ سکرین کر کے دیکھا او ر آخر چیف میڈیکل آفیسر نے اپنا ورڈکٹ سنایا۔ "پس فارمیشن کو چیک کر دیا جائے تو زخم ایک ہفتے میں مندمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے سکریپ کر کے پنسلین سوڈیم سے ڈریس کرایا جائے۔ روزانہ صبح و شام۔" چند ڈاکٹروں نے ان کی تائید کی اور تین گھنٹے بعد میں آپریشن تھیٹر سے نکلا تو ایک اور آپریشن ہو چکا تھا۔ چار روز انڈر آبزرویشن رکھ کر پانچویں روز ڈاکٹر نے آخری معائنہ کیا تو زخم مندمل ہو چکا تا۔ ٹانگ کی سختی اور ورم ختم ہو کر لوچ پیدا ہو چلا تھا۔ مجھے اس نئی ایجاد پر جسے سوڈیم پنسلین کہا جاتا تھا حیرت ہوئی۔ دیر تک مارک ٹائم اور ڈبل مارک ٹائم کر کے خوش ہوتا رہا۔ گھر جانے کی اجازت ملتے ہی دوڑتا اور چھلانگیں لگاتا ہوا دفتر میں پہنچا اور ہنٹرس کو گاڑی لے کر آنے کو کہا تو میری آواز پر مسرت کا عنصر غالب تھا۔ مجھے اس کی بھی پرواہ نہ تھی کہ دیکھنے والے میری طفلانہ حرکتوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ نصف گھنٹے بعد ہنٹرس میری گاڑی لے کر پہنچ گیا۔ یہ میری نئی پیکارڈ تھی جو آج ہی صبح کلکتہ سے پہنچی تھی۔ ہنٹرس نے میری زبان سے مکمل صحت یاب ہونے کی خبر سن کر مجھے گود میں لیا اور اچھال دیا۔

گھر پہنچ کر اسی سہ پہر کو میں نے ریزیڈنٹ ولاس پور سے ٹرنک پر رابطہ قائم کر کے یشودھرا کی خیریت دریافت کی۔ وہ میرا اشارہ سمجھ گئے اور ہنس کر بولے۔ "نعیم اب جبکہ تم صحت یاب ہو گئے ہو خود کیوں نہیں آ جاتے۔ اب تو کوئی خطرناک دشمن بھی نہیں رہا۔" میں نے کہا۔ "سر اسی لئے میں اپنا آنا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔" بولے۔ "او کے بوائے پرسوں فرنٹیئر میل پر صبح نو بجے تم انہیں ریسیو کر سکتے ہو۔ لیکن اب وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔" میں نے "بہتر ہے" کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

تیسرے روز میں بریڈلے اور کینتھ کے ساتھ سوا آٹھ بجے بلمبے سنٹرل اسٹیشن پہنچ گیا۔ یشودھرا فرنٹیئر میل سے اتری تو اس کے ساتھ سادھنا دیدی، ساوتری اور پرمیلا تھیں۔ دوسرے کمپارٹمنٹ سے بھاسکر اور لیفٹننٹ مائیکل نکلے۔ ان کے ساتھ میجر دلیش کھ نہیں تھے۔ کینتھ نے سادھنا دیدی اور یشودھرا کو ہار پہنائے اور مزاج پرسی کے مرحلے سے گزر کر کاروں اور ٹیکسیوں میں سوار ہو کر سانتا کروز پہنچ گئے۔ اسی شام سیرمونیل پریڈ پر مجھے اور بریڈلے کو ملٹری کراس عطا کئے گئے۔ اس تقریب کے ایک ہفتے بعد میجر دلیش کھ بمبئی پہنچے تو چند گھنٹے پیشتر رجسٹرار نعیم اور یشودھرا کو کاغذی پیرہن میں ملفوف کر چکا تھا اور ملٹری آفیسرز کے ڈنر کا اہتمام ہو رہا تھا۔

OOO